Story 1

Button, Button
(بٹن، بٹن)

By Richard Matheson

(مرکزی خیال)

اس کہانی میں مصنف ہمیں بتاتا ہے کہ انسان بڑا لالچی اور خودغرض ہے۔ اپنے ذاتی فائدے کے لیے دوسروں کے نقصان کی پروانہیں کرتا۔ چاہے ایسا کرنے سے اُسے خود بھی نقصان اٹھانا پڑے۔ مسٹر سٹیوارڈ جو کہ ایک سیلز مین ہے۔ نورما کو ایک آلہ نما ڈبہ دیتا ہے۔ جس پر ایک بٹن لگا ہوا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ بٹن دبانے سے دنیا میں کہیں بھی کوئی ایسا شخص مرجائے گا جسے وہ نہ جانتی ہوگی اور اس کے عوض اسے پچاس ہزار ڈالرملیں گے۔ جبکہ نورما کا خاوند (آرتھر) اُسے ایسا کرنے سے منع کرتا ہے لیکن نورما اپنے خاوند کی نصیحت کی پروا کیے بغیر اُس کی غیر موجودگی میں لالچ میں آکر ڈبے پر لگا بٹن دبا دیتی ہے۔ اس کے بعد اتفاقاً اُس کا خاوند ایک حادثے کا شکار ہو کر مر جاتا ہے۔ اور نورما کو اپنے خاوند کی (بیمہ) انشورنس کے پچاس ہزار ڈالرمل جاتے ہیں حقیقت جان کر نورما سکتے میں آجاتی ہے درحقیقت نورما کا خاوند اُس کے لیے اجنبی ہی تھا جسے لالچ میں آکر وہ کھو بیٹھی۔

تقابلی جائزہ: بالکل اسی طرح معروف شاعر جان ملٹن کی طویل نظم جنت گم گشتہ (Paradise Lost) میں ہمیں انسانی خصلت کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ انسان بڑا لالچی ہے۔ اور اپنے پر کوئی پابندی برداشت نہیں کرتا۔ ''جنت گم گشتہ'' میں ہم دیکھتے ہیں کہ حوا، آدم کو شجر ممنوعہ کا پھل (سیب) کھانے پر مجبور کرتی ہے۔ آدم کے منع کرنے کے باوجود بھی حوا شیطان کے وسوسہ میں آکر ممنوعہ پھل کھا لیتی ہے۔ اور سزا کے طور پر حوا اور آدم دونوں کو جنت سے بے دخل کر دیا جاتا ہے اور اب انہیں ابدی زندگی کی بجائے موت کا ذائقہ بھی چکھنا پڑتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اس کہانی ''بٹن بٹن'' کے کردار بھی ملٹن کی ''جنت گم گشتہ'' سے مماثلت رکھتے ہیں۔ مسٹر سٹیورڈ (ایک شیطان کی مانند) نورما اور آرتھر کی جنت میں داخل ہوتا ہے۔ وہ نورما کو ایک آلہ (شجر ممنوعہ) لا کر دیتا ہے۔ نورما اور آرتھر میں کشمکش شروع ہو جاتی ہے۔ نورما (حوا کی مانند) آرتھر کو بٹن دبانے پر مجبور کرتی ہے۔ آرتھر (آدم کی مانند) انکار کرتا ہے۔ لیکن نورما چپکے سے بٹن دبا دیتی ہے نتیجتاً آرتھر کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس طرح لالچ وحوس کی وجہ سے اُن کا پُرسکون جنت نما گھر، موت اور دکھ کا گہوارہ بن جاتا ہے۔

(Critical Analysis) Text of the Story (Page No. 1) (بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Abrupt beginning of the story.

The package (پلندہ، پیکٹ) **was lying** (پڑا ہوا) **by the front door - a cube-shaped** (مکعب شکل کا) **carton** (ڈبہ) **sealed** (سربمہر بند) **with tape, their name and address printed by hand: "Mr. and Mrs. Arthur Lewis, 217-E, Thirty-seventh Street, New York, New York 10016."** Norma picked it up, unlocked the door, and went into the apartment (گھر). It was just getting dark.

ایک پلندہ صدر دروازے کے ساتھ پڑا تھا یہ ایک مکعب شکل کا فیتے سے سربمہر ڈبہ تھا۔ اُن کا نام اور پتہ ہاتھ سے لکھا ہوا تھا۔ ''مسٹر اور مسز آرتھر لیوس، 217-E گلی نمبر 37، یارک، 10016-'' نورما نے اسے اٹھایا۔ دروازے کا تالا کھولا اور کمرے کے اندر چلی گئی۔ اندھیرا پھیل رہا تھا۔

Q.1. What was lying by the front door and what was written on it?

Lamb symbolizes innocence, wherease, chops symbolize death, means death of innocence.

After she had put the *lamb* (بھیڑ) *chops* (چانپیں) in the broiler (گوشت بھوننے کی جالی), she sat down to open the package.

بھیڑ کی چانپیں، گوشت بھوننے والی جالی پر رکھنے کے بعد وہ (نورما) ڈبہ کھولنے کے لیے بیٹھ گئی۔

Inside the carton was a push-button unit fastened (جڑا ہوا) **to a small wooden box.** A glass dome (گنبد نما خول) covered the button. Norma tried to lift it off (اُٹھا کر کھولنا), but it was locked in place.

ڈبے کے اندر ایک بٹن دبانے والا یونٹ (مشین) چھوٹے سے لکڑی کے ڈبے سے (جڑا ہوا) تھا۔ (اور) ایک گنبد نما شیشے کے خول نے بٹن کو ڈھانپا ہوا تھا۔

Q.2. What was inside the carton?

Q.3.What message was attached with scotch tap on the bottom of carton?

She turned the unit over and saw a **folded** (تہہ) **piece of paper Scotch-taped** (ٹیپ سے جڑا ہوا) (شدہ) **to the bottom** (نیچے پیندہ) **of the box.** She pulled it off(اکھاڑ لینا):

نورما نے اِسے اوپر اٹھانے کی، کوشش کی لیکن وہ اپنی جگہ پر مضبوطی سے جڑا ہوا تھا۔ اس نے آلہ کو الٹایا اور ڈبے کے نیچے سکاچ ٹیپ سے چپکا ہوا ایک تہہ شدہ کاغذ دیکھا۔

"Mr. Steward will call on you (آپ کو ملنے آئیں گے) **at 8.00 P. M."**

اُس (نورما) نے اِسے کھینچ کر اُتارا: ''مسٹر سٹیورڈ آپ سے رات 8:00 بجے ملنے آئیں گے۔''

Norma put the button unit *beside*(پاس، قریب) her on the couch(صوفہ). She reread (دوبارہ پڑھا) the typed note, smiling (مسکراتے ہوئے).

نورما نے بٹن یونٹ اپنے قریب صوفے پر رکھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے دوبارہ سے ٹائپ شدہ تحریر کو پڑھا۔

Situational irony

A few moments later, she went back into the kitchen to make the salad (سلاد).

کچھ دیر بعد وہ باورچی خانے میں سلاد بنانے واپس چلی گئی۔

Symbol of looming danger

The *doorbell rang* at eight o'clock. "I'll get it," Norma called from the kitchen. Arthur was in the living room, reading.

آٹھ بجے دروازے کی گھنٹی بجی۔ نورما نے باورچی خانے سے کہا ''میں دیکھتی ہوں'' آرتھر دیوان خانے میں مطالعہ کر رہا تھا۔

There was, small man in the hallway (راہ داری). He removed(اتارنا) his hat as Norma opened the door. "Mrs. Lewis?" he inquired (پوچھنا) politely (نرمی سے).

راہ داری میں ایک پست قد آدمی کھڑا تھا۔ جیسے ہی نورما نے دروازہ کھولا اس نے اپنا ہیٹ اتارا۔ اس نے شائستگی سے پوچھا ''مسز لیوس؟''

"Yes?"

''جی ہاں'' (نورما نے جواب دیا)

Introduction of Mr. Steward

"I'm Mr. Steward."

''میں مسٹر سٹیورڈ ہوں''

Q.4.Why did Norma repress a smile?

"Oh, Yes." **Norma repressed** (دبانا) **a smile** (مسکراہٹ). **She was sure now it was a sales pitch** (لہجہ).

نورما نے مسکراہٹ کو دباتے ہوئے کہا ''اوہ! اچھا۔'' نورما کو یقین ہوگیا کہ یہ کسی فروخت کنندہ کا لہجہ ہے۔

"May I come in?" asked Mr. Steward.

''کیا میں اندر آسکتا ہوں؟'' مسٹر سٹیورڈ نے پوچھا،

"I'm rather busy," Norma said.

نورما نے کہا، ''میں کچھ مصروف ہوں۔''

"Don't you want to know what it is?"

''کیا آپ یہ جاننا نہیں چاہیں گی کہ یہ کیا چیز ہے؟''

It shows salesman's tactics.

Norma turned back. *Mr. Steward's tone* (لہجہ) *had been* offensive (جارحانہ). "No. I don't think so," she replied.

نورما واپس مڑی۔ مسٹر سٹیورڈ کا لہجہ جارحانہ ہوگیا تھا۔ (نورما) نے جواب دیا ''نہیں'' میں ایسا نہیں سمجھتی (کہ مجھے اسے جاننے کی ضرورت ہے)

Introduction of temptation. Steward is tempting Norma.

"It could prove very valuable(قیمتی)," he told her.

(مسٹر سٹیورڈ) نے اُسے بتایا ''یہ آپ کے لیے بہت قیمتی ثابت ہوسکتا ہے''

"Monetarily (مالی لحاظ سے)?" she challenged.

''کیا یہ مالی اعتبار سے مفید ہے؟'' اس نے تصدیق چاہی۔

Mr. Steward nodded (سر ہلایا), "Monetari- ly," he said.

مسٹر سٹیورڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا ''ہاں، مالی لحاظ سے۔''

Q.5.Why did Norma consider the tone and attitude of Mr. Steward offensive? (Text Q No. 1)

Norma frowned (تیوری چڑھائی). **She didn't like his attitude** (رویہ). "What are you trying to sell?" she asked.

نورما نے (تیوری چڑھائی) اور اُسے گھورا۔ نورما کو اُس کا رویہ پسند نہ آیا۔ اس نے پوچھا، ''تم کیا بیچنے کی کوشش کر رہے ہو؟''

"I'm not selling anything," he answered.

اس (سٹیورڈ) نے جواب دیا ''میں کچھ نہیں بیچ رہا۔''

Introduction of Mr. Arthur as a gentleman.

Arthur came out of the living room. "Something wrong?"

آرتھر دیوان خانے سے باہر آیا (اور پوچھا)۔ ''کیا کچھ گڑبڑ ہے؟''

Mr. Steward introduced himself.

مسٹر سٹیورڈ نے اپنا تعارف کروایا۔

"Oh, the__" Arthur pointed toward the living room and smiled.

''اچھا تو.....'' آرتھر نے دیوان خانے کی طرف اشارہ کیا اور مسکرایا۔

"What is that gadget, anyway?"

''بہرحال یہ کیسی مشین ہے؟''

Text book-page No. 2 Text book-page No. 2

"It won't take long to explain," replied Mr. Steward. "May I come in?"

مسٹر سٹیورڈ نے جواب دیا۔ ''اس کی وضاحت کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ ''(لیکن) کیا میں اندر آ جاؤں؟''

"If you're selling something ___," Arthur said.

آرتھر نے کہا ''جی اگر آپ کوئی چیز بیچ رہے ہیں.....''

Cleverly of Mr. Steward

Mr. Steward shook his head. "*I'm not.*"

مسٹر سٹیورڈ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا ''میں کچھ نہیں بیچ رہا۔''

Arthur looked at Norma. "Up to you," she said.

آرتھر نے نورما کو (سوالیہ نظروں سے) دیکھا۔ (نورما) نے کہا ''یہ تم پر منحصر ہے۔''

He hesitated (ہچکچایا). "Well, why not?" he said.

وہ (آرتھر) ہچکچایا۔ پھر اس نے کہا ''اچھا، کیوں نہیں؟'' (اندر آ جاؤ)

Symbol of taking hold of Norma' mind

They went into the living room and *Mr. Stewart sat in Norma's chair.* **He reached into an inside coat pocket and withdrew** (نکال لیا) **a small sealed envelope**(سربمہر لفافہ). **"Inside here is a key to the bell-unit dome,"** he said. He set the envelope on the chairside table. **"The bell is connected** (ملی ہوئی) **to our office."**

وہ اندر دیوان خانے میں چلے گئے اور مسٹر سٹیورڈ نورما کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا سربمہر لفافہ نکالا۔ اس نے کہا ''اِس لفافے کے اندر اِس گھنٹی والے گنبد نما آلہ کی چابی ہے۔'' اُس نے وہ لفافہ کرسی کے ساتھ والی میز پر رکھ دیا۔ ''گھنٹی ہمارے دفتر سے منسلک ہے۔''

Q.6.What did Mr. Steward withdraw from his pocket?

"What's it for?" asked Arthur.

آرتھر نے پوچھا ''یہ کس لیے ہے؟''

Q.7.What did Mr. Steward explain about the push button gadget?

"If you push the button," Mr. Steward told him, **"somewhere in the world someone you don't know will die. In return for which you will receive a payment of $50,000."**

مسٹر سٹیورڈ نے اُسے بتایا ''اگر آپ یہ بٹن دبائیں گے تو کہیں بھی دنیا میں کوئی شخص جسے آپ جانتے نہیں ہوں گے وہ مر جائے گا اور اس کے بدلے میں آپ کو پچاس ہزار ڈالر ملیں گے۔''

Smile of villainous character is black humour

Norma stared (گھورنا) at the small man. *He was smiling.*

"What are you talking about?" Arthur asked him.

نورما نے چھوٹے قد کے آدمی کو گھور کر دیکھا۔ (لیکن) وہ مسکرا رہا تھا۔
آرتھر نے اس سے پوچھا "تم کیا کہہ رہے ہو؟"

Salesman's skills

Mr. Steward looked surprised (حیرت زدہ). "*But I've just explained* (وضاحت کی)," he said.

مسٹر سٹیورڈ حیران نظر آیا۔ "لیکن میں نے تو ابھی وضاحت کی ہے۔" مسٹر سٹیورڈ نے کہا۔

Arthur's straight forwardness

"*Is this a practical joke* (عملی مذاق)?" asked Arthur.

آرتھر نے پوچھا "کیا یہ عملی مذاق ہے؟"

"Not at all. The offer (پیش کش) is completely (مکمل طور پر) genuine (حقیقی)."

"بالکل نہیں۔ یہ پیش کش مکمل طور پر حقیقی ہے۔"

"You aren't making sense," Arthur said. "You expect us to believe___"

آرتھر نے کہا "تمہاری بات سمجھ سے بالاتر ہے۔ (اور) تم توقع کر رہے ہو کہ ہم یقین کر لیں گے۔"

"Who do you represent (نمائندگی کرنا)?" demanded (مطالبہ کیا) Norma.

نورما نے مطالبہ کیا "تم کس کی نمائندگی کر رہے ہو؟"

Mr. Steward looked embarrassed (پریشان). **"I'm afraid I'm not at liberty to tell you that," he said. "However, I assure (یقین دلانا) you, the organization(تنظیم) is of international (بین الاقوامی) scope(حیثیت)".**

مسٹر سٹیورڈ بہت حیران دیکھائی دیا۔ اس نے کہا "میں معافی چاہتا ہوں کہ میں یہ بتانے کا آزاد نہیں ہوں۔ تاہم میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری تنظیم بین الاقوامی حیثیت کی حامل ہے۔"

Q.8.What did Mr . Steward reply about his company?

Arthur's straight forwardness

"*I think you'd better leave*," Arthur said, standing.

آرتھر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا، "میرے خیال میں تمہارا یہاں سے چلے جانا ہی بہتر ہے۔"

Mr. Steward rose. "Of course (یقیناً)."

مسٹر سٹیورڈ اٹھ کھڑا ہوا، "یقیناً"

Arthur sees things clearer than Norma.

"*And take your button unit with you.*"

"اور اپنا بٹن یونٹ بھی اپنے ساتھ لے جاؤ۔"

"Are you sure you wouldn't care to think about it for a day or so?"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم اس کے بارے میں ایک یا دو دن کے لیے سوچنا نہیں چاہو گے؟"

Q.9.How did Arthur react on the offer of Mr. Steward?

Arthur picked up the button unit and the envelope and thrust(تھما دیا) them into Mr. Steward's hands. He walked into the hall and pulled open the door.

آرتھر نے بٹن یونٹ اور لفافہ اُٹھا کر مسٹر سٹیورڈ کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ وہ کمرہ ہال میں گیا مسٹر سٹیورڈ کے (واپس) جانے کے لیے دروازہ کھینچ کر کھول دیا۔

Salesmanship of Mr. Steward

"*I'll leave my card*", said Mr. Steward. He placed it on the table by the door.

مسٹر سٹیورڈ نے کہا، "میں اپنا کارڈ چھوڑے جا رہا ہوں۔" اس نے دروازے کے پاس موجود میز پر (کارڈ) رکھ دیا۔

Q.10.What did Arthur do with the card?

When he was gone. **Arthur tore (پھاڑ دیا) it in half and tossed (اچھال دیئے) the pieces onto the table.**

جب وہ چلا گیا۔ آرتھر نے اِسے پھاڑ کر دو حصے کیا اور اسکے ٹکڑے میز پر پھینک دیے۔

Norma was still sitting on the sofa. "What do you think it was?", she asked.

"I don't care to know," he answered.

نورما ابھی تک صوفے پر بیٹھی تھی۔ اس نے پوچھا ''تمہارے خیال میں یہ کیا تھا؟'' اس (آرتھر) نے جواب دیا ''مجھے یہ جاننے کی پروا (ضرورت) نہیں۔''

Norma is curious by nature

She tried to smile but couldn't. "*Aren't you curious*(متجسس) *at all*?"

"No." He shook his head.

اس نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن مسکرا نہ سکی۔ ''کیا تم بالکل متجسس نہیں؟'' اس (آرتھر) نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا ''نہیں۔''

After Arthur returned to his book, Norma went back to the kitchen and finished washing the dishes.

آرتھر کے کتاب میں مگن ہو جانے کے بعد، نورما باورچی خانے میں واپس گئی اور پلیٹوں کی صفائی مکمل کی۔

Gradual convincing by Norma

"*Why won't you talk about it*?" Norma asked.

نورما نے پوچھا، ''تم اس کے بارے میں کیوں بات نہیں کرنا چاہتے؟

Arthur's eyes shifted as he brushed his teeth. He looked at her reflection (عکس) in the bathroom mirror (آئینہ).

دانت برش کرتے ہوئے آرتھر نے نگاہیں پھیریں اور غسل خانے کے شیشے میں اس نے نورما کے عکس کو دیکھا۔

It shows Norma's intriguing nature

"*Doesn't it intrigue* (اکساتا) *you*?"

"It offends (اشتعال دلاتا) me," Arthur said.

''کیا (پیشکش) تمہیں اکساتی نہیں ہے؟'' آرتھر نے کہا، ''یہ (سب) مجھے اشتعال دلاتا ہے۔''

Text book-page No. 3

Text book-page No. 3

"I know, but"___ Norma rolled(گھمایا) another curler (گھونگھر ڈالنے والا کنگھا) *in her hair* ___ "does't it intrigue (اکساتا، راغب) you, too?"

''نورما نے ایک اور رولر اپنے بالوں میں لگاتے ہوئے کہا، ''میں جانتی ہوں لیکن کیا یہ تمہیں راغب نہیں کرتا؟''

Curler as a symbol of Norma's dual nature

"You think it's a practical joke (عملی مذاق)?" she asked as they went into the room.

''کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ ایک عملی مذاق ہے؟'' سو نے کے کمرے میں جاتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"If it is, it's a sick one(گھٹیا)."

''اگر ایسا ہے تو یہ بہت گھٹیا ہے۔''

Norma sat on her chair and said after a moment.

نورما اپنی کرسی پر بیٹھ گئی اور ایک لمحہ کے بعد کہا

False justification by Norma

"*May be it's some kind of psychological research* (نفسیاتی تحقیق)."

''ہو سکتا ہے کہ یہ کسی قسم کی نفسیاتی تحقیق ہو۔''

Arthur shrugged (کندھے اچکائے). "Could be."

آرتھر نے لاپرواہی سے کہا، ''ہو سکتا ہے۔''

.11.How did Norma try to convince Arthur about Mr. Steward's Offer?

"Maybe some eccentric (سر پھرا) millionaire (لکھ پتی) is doing it."

''ہو سکتا ہے کوئی سر پھرا لکھ پتی ایسا کر رہا ہو۔''

"Maybe."

''ہو سکتا ہے۔''

"Wouldn't you like to know?"

کیا تم جاننا کبھی نہیں چاہتے؟

Arthur shook his head.

آرتھر نے نفی میں اپنا سر ہلایا (نہیں)

"Why?" "کیوں؟"

"**Because it's immoral** (غیر اخلاقی)," he told her. "کیوں کہ یہ غیر اخلاقی ہے۔"

Q.12.Why did Arthur disagree with his wife? (Text Q.No.2)

Norma slid (گھس گئی) beneath (نیچے) the covers. "Well, I think it's intriguing (راغب)," she said. نورما اپنے کمبل میں گھس گئی۔ اس نے کہا، "اچھا خیال ہے کہ یہ اُکسانے والی (پیشکش) ہے۔"

Arthur's turning off the lamp symbolizes his going into dark, it means death.

Arthur turned off the lamp. "*Good night,*" he said. آرتھر نے لیمپ بجھاتے ہوئے کہا، "شب بخیر۔"

Norma closed her eyes. Fifty thousand dollars, she thought. نورما نے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ اس نے پچاس ہزار ڈالر کے متعلق سوچا۔

Q.13.Why and how did Norma pick the card halves?

In the morning, **as she left the apartment, Norma saw the card halves on the table. Impulsively** (بیجانی طور پر)**, she dropped them into her purse.** She locked the front door and joined Arthur in the *elevator* (لفٹ). صبح کے وقت گھر (اپارٹمنٹ) سے نکلنے سے پہلے نورما نے کارڈ کے دونوں آدھے ٹکڑے میز پر پڑے دیکھے۔ بیجانی طور پر اُس نے انھیں اپنے پرس میں ڈال لیا، بیرونی دروازے کو تالا لگایا اور لفٹ میں آرتھر کے ساتھ شامل ہوگئی۔

Symbol of elevation, Norma wanted to elevate her life style

While she was on her coffee break, she took the card halves from her purse and held the torn edges (پھٹے ہوئے کنارے) together. **Only Mr. Stewart's name and telephone number were printed on the card.** کافی پینے کے وقفے کے دوران اس نے اپنے پرس سے کارڈ کے آدھے ٹکڑے نکالے، پھٹے ہوئے کناروں کو باہم ملایا۔ کارڈ پر صرف مسٹر سٹیورڈ کا نام اور فون نمبر چھپے ہوئے تھے۔

Q.14.What was printed on the card presented by Mr. Steward?

After lunch, she took the card halves from her purse again and scotch- taped the edges together. دوپہر کے کھانے کے بعد اس نے پرس سے کارڈ کے آدھے حصوں کو دوبارہ نکالا اور اسکاچ ٹیپ سے (اُن کے) دونوں کنارے باہم جوڑ دیے۔

Lack of self restraint in Norma

"*Why am I doing this?*" she thought. "میں ایسا کیوں کر رہی ہوں؟" اس نے سوچا۔

Just before five, she dialed the number. پانچ بجنے سے تھوڑی دیر پہلے اس نے وہ نمبر ملایا۔

"Good afternoon," said Mr. Steward's voice. مسٹر سٹیورڈ کی آواز نے کہا، "سہ پہر بخیر۔"

Psychoanalysis of Norma

Norma almost hung up (فون بند کرنے والی تھی) *but restrained* (روکا) *herself.* She cleared her throat (گلا صاف کیا). نورما نے توقف کیا اور اپنے آپ کو فون بند کرنے سے بڑی مشکل سے باز رکھا۔ اپنا گلا صاف کیا۔

"This is Mrs. Lewis," she said. اس نے کہا، "میں مسز لیوس (بول) رہی ہوں۔"

"Yes, Mrs. Lewis," Mr. Steward sounded pleased. "جی! مسز لیوس"، مسٹر سٹیورڈ خوش دلی سے بولا۔

Word "curious" is repeated for many times

"I am *curious* (متجسس)". "میں متجسس ہوں۔"

"That's natural," Mr. Steward said. "یہ ایک فطری امر ہے" مسٹر سٹیورڈ نے کہا۔

"Not that I believe a word of what you told us." "تم نے ہمیں جو کچھ بتایا میں نے اس کے ایک لفظ پر بھی یقین نہیں کیا۔"

"Oh, it's quite authentic (بالکل درست)," Mr. Steward answered.

مسٹر سٹیورڈ نے جواب دیا، ''اوہ، مگر یہ بات بالکل درست ہے۔''

"Well, whatever__" Norma swallowed (تھوک) (نگلتے ہوئے). "When you said someone in the world would die. What did you mean?"

نورما نے تھوک نگلتے ہوئے کہا، ''بہر حال جو کچھ بھی ہے..... جب تم نے یہ کہا کہ دنیا میں کوئی مر جائے گا۔ اس (کوئی) سے تمہارا کیا مطلب ہے؟''

"Exactly that (بالکل یہی)," he answered." **It could be anyone. All we guarantee (ضمانت دینا) is that you don't know them. And, of course, that you wouldn't have to watch them die."**

Q.15. What did Mr. Steward assured Norma about the dying person?

اس نے جواب دیا ''میرا مطلب بالکل یہی ہے۔'' یہ کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ ہم صرف اس چیز کی ضمانت دیتے ہیں کہ آپ اُس کو نہیں جانتی ہوں گی۔ اور یقیناً آپ اُس کو مرتا ہوا نہیں دیکھیں گی۔

"For $50,000." Norma said.

نورما نے کہا، ''پچاس ہزار ڈالر کے لیے۔''

"That is correct."

''یہ صحیح ہے''

She made a scoffing sound (دبی ہوئی آواز). "that's crazy (عجیب)."

اس نے دبی ہوئی آواز نکالی، ''یہ بڑی عجیب بات ہے۔''

Text book-page No. 4

Text book-page No. 4

Selling skills of Mr. Steward

"Nonetheless (تاہم), that is the proposition (دعویٰ)," Mr. Steward said. "*Would you like me to return the button unit?*"

''بہر حال یہی ہمارا دعویٰ ہے۔ مسٹر سٹیورڈ نے کہا، کیا آپ پسند کریں گی کہ وہ بٹن یونٹ آپ کو واپس کر دوں۔

Hypocrisy of Norma

Norma stiffened (سختی سے کہا). "*Certainly not.*" *She hung up angrily.* (غصے سے)

نورما نے سختی سے کہا، ''یقیناً نہیں۔'' اس نے غصے سے فون بند کر دیا۔

The very first line of the lesson has been repeated here again.

The package was lying by the front door; Norma saw it as she left the elevator. Well, of all the nerve, she thought. She glared (گھورا) at the *carton* as she unlocked the door. *I just won't take it in, she thought. She went inside* and started dinner.

ڈبہ (پلندہ) بیرونی دروازے کے باہر پڑا تھا۔ نورما جونہی لفٹ سے باہر آئی تو اس نے دیکھا۔ بہر حال تمام تر تناؤ کے باوجود اس نے سوچا۔ اس نے دروازے کے تالا کھولتے ہوئے ڈبے کو گھورا۔ اس نے سوچا میں اسے اندر نہیں لے کر جاؤں گی۔ وہ اندر گئی اور رات کا کھانا بنانا شروع کر دیا۔

Symbol of temptation, like apple tree in Paradise Lost

Psycho-analysis of Norma; Norma kept doing things what she did not want to do.

Later, she went into the front hall. Opening the door, *she picked up the package and carried it into the kitchen*, leaving it on the table.

بعد میں وہ سامنے ہال میں گئی۔ دروازہ کھولتے ہوئے اس نے ڈبہ اٹھایا اور اسے باورچی خانے میں لے آئی اور اسے میز پر رکھ دیا۔

Cutlets as symbol of injury, later on Arthur was cut by train

She sat in the living room, looking out the window. After a while, she went back into the kitchen to turn the *cutlets* (ٹکڑے) in the broiler. She put the package in a bottom cabinet (الماری). (خانہ). She'd throw it out in the morning.

وہ دیوان خانے میں بیٹھی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ دوبارہ باورچی خانہ میں گئی تاکہ گوشت کے ٹکڑوں کو پلٹے۔ اس نے ڈبے کو الماری کے نچلے خانے میں رکھ دیا۔ وہ اسے صبح کے وقت باہر پھینک دے گی۔

Self deception by Norma.

"*May be some eccentric* (خبطی) *millionaire* (لکھ پتی) *is playing games with people*," she said.

اس نے کہا، ''ہو سکتا ہے کوئی خبطی لکھ پتی لوگوں کے ساتھ کوئی کھیل، کھیل رہا ہو۔''

Arthur looked up from his dinner. "I don't understand you."

آرتھر نے اپنا (رات کا) کھانا کھاتے ہوئے اوپر نظر اٹھائی ''میں تمہیں نہیں سمجھ سکتا۔''

"What does that mean?"

"Let it go," he told her.

"اس کا کیا مطلب ہے؟"

آرتھر نے نورما سے کہا، "اب یہ بات جانے بھی دو۔"

Norma is introduced with cutting and burning tools; e.g lamb, chops, broiler, cutlets, and fork.

Norma ate in silence. Suddenly, *she put her fork down*. "Suppose (فرض کیجیے) it's a genuine offer(حقیقی پیش کش)?" she said.

نورما نے خاموشی سے کھانا کھایا۔ اچانک اس نے اپنا کانٹا نیچے رکھا۔ اس نے کہا، "فرض کرو یہ ایک حقیقی پیش کش ہے۔"

Arthur stared (گھورا) at her.

"Suppose it's a genuine offer?"

آرتھر نے اسے (حیرت سے) گھورا۔

"فرض کرو یہ ایک حقیقی پیشکش ہے؟"

"All right, suppose it is?" He looked incredulous(غیر یقینی انداز). "What would you like to do? Get the button back and push it? Murder (قتل کرنا) someone?"

"ٹھیک ہے۔ فرض کیا ایسا ہی ہو؟" اس نے غیر یقینی انداز میں پوچھا۔ "تم کیا کرنا چاہتی ہو؟ بٹن یونٹ واپس لاؤ گی اور دبا دو گی؟ کسی کو قتل کر دو گی؟"

Norma looked disgusted(متنفر نظر آنے لگی). "Murder."

نورما متنفر نظر آنے لگی۔ قتل! (کیا مطلب ہے تمہارا)

Moral conflict between the two

"*How would you define* (وضاحت کرنا) *it?*"

"تم کیسے اس کی وضاحت کرو گے؟"

"If you don't even know the person?" Norma said.

نورما نے کہا، "اگر تم اس شخص کو جانتے تک نہ ہو؟"

Arthur looked astounded(ششدر), "Are you saying what I think you are?"

آرتھر ششدر نظر آیا۔ "کیا تم وہی کہہ رہی ہو جو میں تمہارے بارے میں سوچ رہا ہوں؟"

Q,16.What people might be killed according to Norma?

"If it's some old Chinese peasant(کسان) ten thousand miles away? Some diseased (بیمار) native (باشندہ) in the Congo?"

"اگر یہ کوئی بوڑھا چینی کسان ہو جو دس ہزار میل دور ہو؟ کانگو کا علیل رہائشی ہو؟"

Q.17.According to Arthur, who might be killed on pushing the button?

"How about some baby boy in Pennsylvania?" Arthur countered(جوابی حملہ کیا). "Some beautiful little girl on the next block?"

جواب دیا "پینسلوانیا میں موجود کسی معصوم سے بچے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟" "اگلے ہی بلاک میں موجود کوئی پیاری سی خوبصورت بچی بھی ہو سکتی ہے؟"

Use of Slang language

"Now you're *loading things.*"

"اب تم معاملے کو بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے ہو۔"

"The point is, Norma," he continued. **"What's the difference who you kill? It's still murder."**

اس نے بات جاری رکھی۔ "نورما اس بات سے کیا فرق پڑتا ہے کہ کوئی کسے قتل کر رہا ہے۔ قتل بہر حال قتل ہی ہے۔"

Q.18.What is Arthur's opinion about murdering an unknown person?

Q.19. What justification Norma give to Arthur about murdering an unknown person?

"The point is," Norma broke in, **"if it's someone you've never seen in your life and never will see, someone whose death you don't even have to know about, you still wouldn't push the button?".**

نورما پھوٹ پڑی "اگر کوئی ایسا شخص جسے تم نے زندگی بھر کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی دیکھو گے۔ ایسا شخص جس کی موت کا تمہیں علم ہی نہ ہو پھر بھی بٹن نہیں دباؤ گے؟"

Arthur stared at her, appalled. "You mean you would?"

آرتھر نے اسے خوفزدہ انداز میں گھورتے ہوئے کہا، "تمہارا مطلب ہے کہ تم ایسا کرو گی؟"

Symbol of greed

"*Fifty thousand dollars*, Arthur." "آرتھر! پچاس ہزار ڈالر"

"What has the amount___" "رقم کا کیا ہے....."

"Fifty thousand dollars, Arthur," Norma interrupted (ٹوکنا). "A chance to take that trip (تفریحی دورہ) to Europe we've always talked about." "پچاس ہزار ڈالر، آرتھر" نورما نے ٹوکتے ہوئے کہا۔ "یورپ جانے کا ایک موقع ملے گا جس کے متعلق ہم ہمیشہ بات کرتے رہتے ہیں۔"

"Norma, no." "نہیں نورما"

Text book-page No. 5 **Text book-page No. 5**

"A chance to buy that cottage (جھونپڑی، مکان) on the Island." "آئی لینڈ پر ایک کاٹیج خریدنے کا موقع۔"

"Norma, no." His face was white. نہیں نورما" اس کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا۔

She shuddered(کانپ گئی). "All right, take it easy," she said. "Why are you getting so upset? It's only talk." وہ کانپ گئی۔ اس نے کہا "ٹھیک ہے اس بات کو اتنی سنجیدگی سے مت لو۔" اس نے کہا "تم کیوں اتنے پریشان ہو رہے ہو۔" یہ صرف بات چیت ہے۔

After dinner, Arthur went into the living room. Before he left the table, he said, "I'd rather not discuss it anymore, if you don't mind." رات کے کھانے کے بعد آرتھر دیوان خانے میں چلا گیا۔ میز پر سے اٹھنے سے پہلے اس نے کہا، "اگر تمہیں برا نہ لگے تو میں اس موضوع پر مزید بحث نہیں کرنا چاہتا۔"

Norma shrugged (کندھے اچکائے), "Fine with me." نورما نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔" میرے لیے سب ٹھیک ہے۔"

Temptation by Norma

She got up earlier than usual to make *pancakes, eggs, and tea for Arthur's breakfast.* وہ آرتھر کے لیے ناشتے میں چائے، انڈے اور کیک بنانے کے لیے پہلے سے ذرا جلدی اٹھ گئی۔

"What's the occasion (موقع)?" he asked with a smile. مسکراتے ہوئے پوچھا، آج کون سا موقع ہے؟

"No occasion." Norma looked offended(ناراض). "I wanted to do it, that's all." "کوئی خاص موقع نہیں" نورما نے بیزاری سے کہا، "میں یہ (ناشتہ) کرنا چاہتی تھی بس یہی بات ہے۔"

"Good." He said. "I'm glad you did." "بہت خوب" اس نے کہا مجھے خوشی ہے کہ تم نے (اچھا ناشتہ) بنایا۔

She refilled his cup. "Wanted to show you I'm not___" she shrugged. نورما نے (آرتھر کا) کپ دوبارہ بھرا۔ نورما نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا، "تمہیں یہ دکھانا چاہتی ہوں کہ میں (لالچی) نہیں ہوں....."

"Not what?" "کیا نہیں ہوں؟"

Use of irony

"*Selfish.*" (میں) "خود غرض۔" (نہیں ہوں)

"Did I say you were?" "کیا میں نے کہا کہ تم خود غرض ہو؟"

"Well" ___ she gestured vaguely (مبہم انداز میں اشارہ کیا) ___ "last night"..... اس نے مبہم انداز میں اشارہ کیا" کل رات....."

Arthur didn't speak.

"All that talk about the button", Norma said. "I think you ___ well, misunderstood me (مجھے غلط سمجھا)."

"In what way?" His voice was guarded (محتاط).

"I think you felt" ___ she gestured (اشارہ دیا) again ___ "that I was only thinking of myself."

"Oh."

"I wasn't."

"Norma___".

"Well, I wasn't. When I talked about Europe, a cottage on the island ___".

"Norma, why are we getting so involved (الجھے ہوئے) in this?"

Self deception and hypocrisy of Norma.

"*I,m not involved at all.*" She drew in a shaking breath(جھنجھوڑنے والا سانس لیا). "I'm simply trying to indicate (واضح کرنا) that ___".

"What?"

Q.20. Why did Norma try to persuade her husband to agree with her? (Text Q.No. 3)

That I'd like for us to go to Europe. Like for us to have a cottage on the Island. Like for us to have a nicer apartment, nicer furniture, nicer clothes, a car.

Q.21. Where did Norma want to visit and what did she want to buy with money?

"Norma, we will," he said.

"When?"

He stared at her in dismay(افسردگی سے).

"Norma ___"

"When?"

"Are you"___ he seemed to draw back (دستبردار ہونا) slightly (تھوڑا سا) ___ " are you really saying ___"

22.What were the ...sons, Norma gave to ... husband to accept ... offer? (Text Q.No.4)

"I'm saying that they're probably (غالباً) doing it for some research project!" she cut him off. **"That they want to know what average(عام) people would**

آرتھر خاموش ...

نورما نے کہا، "بٹن یونٹ سے متعلق تمام ...چیت کے دوران بہر حال میں سمجھتی ہوں ...نے مجھے غلط سمجھا۔"

...طریقے سے؟ اس نے محتاط آواز میں پوچھا۔

میرے خیال میں تم نے (بُرا) محسوس ...اس نے دوبارہ اشارہ تا کہا" کہ میں ...اپنے بارے میں سوچ رہی تھی۔"

اوہ! اچھا تو!

...اپنے بارے میں نہیں سوچ رہی تھی۔"

"نورما....."

...میں نے یورپ کے بارے میں، ...ے پر ایک چھوٹے سے مکان کی بات کی"

"نورما، ہم کیوں اس بات میں اس قدر ...جا رہے ہیں؟"

...میں اس میں بالکل بھی الجھی نہیں ہوئی۔ ...نے جھنجھوڑنے والا سانس لیا۔ میں صرف ...ضح کرنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ.....

"کیا؟"

میری خواہش ہے کہ ہم یورپ جائیں۔ ...پسند کرتی ہوں کہ ہمارے لیے جزیرے پر ...سا مکان ہو۔ پسند کرتی ہوں کہ ہمارے ...ایک اچھا گھر (اپارٹمنٹ) ہو، اچھا فرنیچر ...چھے کپڑے اور ایک کار ہو۔

...نے کہا، "نورما ہمارے پاس یہ سب ہوگا۔"

"کب؟"

(وہ) افسردگی سے اسے گھورنے لگا۔

"نورما" (نے پوچھا)

"کب؟"

"کیا تم".....نورما کو ایسا محسوس ہوا کہ ...پیچھے ہٹ رہا ہو....."کیا تم یہ واقعی ...رہی ہو؟"

...میں کہہ رہی ہوں" کہ وہ غالبا کسی تحقیقی ...بے پر کام کر رہے ہوں گے۔" نورما ...کی بات کو کاٹتے ہوئے کہ وہ جاننا چاہتے ...گے کہ اس قسم کی صورت حال میں عام ...کیا کریں گے یا وہ صرف یہ تحقیق کے لیے

do under such a circumstance! (حالات) That they're just saying someone would die, in order to study reactions, see if there would be guilt (جرم), anxiety(تشویش), whatever! You don't really think they'd kill somebody, do you?!"

کہہ رہے ہیں کہ کوئی مر جائے گا۔ تا کہ لوگوں کے ردعمل کا مطالعہ کر سکیں۔ اور دیکھیں آیا کہ اس ردعمل میں کہیں جرم، پریشانی یا کچھ اور عوامل بھی ہیں۔ (آرتھر) تم حقیقت میں یہ نہیں سوچتے ہو گے کہ وہ واقعی کسی کو قتل کر دیں گے، کیا تم ایسا سمجھتے ہو؟"

Text book-page No. 6 **Text book-page No. 6**

Arthur didn't answer. She saw his hands trembling (کانپتے ہوئے). After a while, he got up and left.

آرتھر نے جواب نہ دیا۔ اس نے آرتھر کے کانپتے ہوئے ہاتھ دیکھے۔ کچھ دیر بعد وہ اٹھا اور چلا گیا۔

When he'd gone to work. Norma remained at the table, staring (گھورتے ہوئے) into her coffee. I'm going to be late, she thought. She shrugged. What difference did it make?

جب وہ (آرتھر) کام کے لیے چلا گیا۔ نورما میز پر بیٹھی اپنی کافی کو گھور کر دیکھتی رہی۔ پھر اس نے سوچا، مجھے دیر ہو رہی ہے۔ اس نے کندھے اُچکائے اور کہا، اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

Element of suspense.

While she was stacking (اکٹھی کر رہی تھی) dishes, she turned abruptly (فوراً), dried her hands, and took the package from the bottom cabinet. Opening it, she set the button unit on the table. *She stared at it for a long time before* taking the key from its envelope(لفافہ) and removing the glass dome. She stared at the button. How ridiculous (مضحکہ خیز), she thought. All this furor(خبط) over *a meaningless button.*

جب وہ پلیٹیں اکٹھی کر رہی تھی وہ فوراً مڑی ہاتھ خشک کیے، اور نچلے خانے سے ڈبہ نکالا۔ اس نے اسے کھولتے ہوئے بٹن یونٹ کو میز پر رکھا۔ اس نے چابی کو لفافے سے نکالنے سے پہلے اور گنبد نما شیشے کے خول کو ہٹاتے ہوئے بہت دیر تک، اس بٹن کو گھورا۔ (پھر) اس نے سوچا کتنی مضحکہ خیز بات ہے۔ اتنا خبطی پن ایک بے معنی بٹن کے لیے۔

Situational irony

Climax of the story

Reaching out, *she pressed it down. For us,* she thought angrily (غصے سے).

(بٹن یونٹ تک) ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس نے اسے دبا دیا۔ اور اس نے غصے سے سوچا اور کہا، "ہمارے لیے"

She shuddered(کانپ اٹھی). Was it happen- ing? A chill of horror (خوف کی ایک لہر) swept across her(اس میں دوڑ گئی).

وہ لرز اٹھی۔ کیا ایسا ہو چکا تھا؟ خوف کی ایک لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی۔

In a moment, it had passed. She made a contemptuous(حقارت آمیز) noise. *Ridiculous* (مضحکہ خیز), she thought. To get so worked up over nothing.

Verbal irony

یہ ایک لمحے میں سب کچھ ہو چکا تھا۔ اس نے حقارت آمیز آواز نکالی۔ اس نے سوچا، "کتنی نامعقول بات ہے۔ بے کار سی بات پر اس قدر اُلجھنا۔

She threw the button unit, dome, and key into the wastebasket (ردی کی ٹوکری) and hurried to dress (لباس پہننے کی تیزی کی) for work.

اس نے بٹن یونٹ، گنبد نما شیشے اور چابی کو کوڑے کی ٹوکری میں ڈالا اور کام پر جانے کے لیے جلدی سے کپڑے پہننے لگی۔

She had just turned over the supper (شام کا کھانا) steaks (گوشت کے ٹکڑے) when the *telephone rang*. She picked up the receiver. "Hello?"

ابھی اس نے شام کے کھانے کے لئے گوشت کے ٹکڑوں کو پلٹا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے ریسیور اٹھایا۔ ''ہیلو!''

Element of suspense

"Mrs. Lewis?"

''مسز لیوس''

"Yes?"

''ہاں''

"This is the Lenox Hill Hospital."

''یہ لینکس ہل ہسپتال ہے''

Q.23.What was the message Norma received on pushing the button? (Text Q.6)

She felt unreal as the voice informed her of the subway (زمین دوز) accident (حادثہ) ___ **the shoving crowd (بے ہنگم ہجوم) pushed Arthur from the platform in front of the train.** She was conscious of(باخبر) *shaking her head but couldn't stop.*

جب ایک آواز نے اسے زمین دوز ریلوے کے ایک حادثے کے متعلق بتایا تو اسے یہ سب غیر حقیقی محسوس ہوا..... کہ ایک بے ہنگم ہجوم کے دھکے سے آرتھر پلیٹ فارم سے ٹرین کے سامنے گر گیا۔ وہ آگاہ تھی کے اس کا سر کانپ رہا ہے۔ مگر اسے روک نہ سکی۔

Psycho disorder of Norma

Q.24.What is the significance of Arthur's life insurance policy? (Text Q.No.7)

As she hung up (فون بند کیا), she remembered **Arthur's life-insurance policy for $25,000, with double indemnity for(دوہرا ہرجانہ) ___.**

جب اُس نے فون رکھا اُسے ارتھر کی 25,000 ڈالر کی انشورنس پالیسی یاد آئی جو دوہرے ہرجانے کے ساتھ ملنا تھی۔

"No." She couldn't seem to breathe (سانس لینا). She struggled to her feet and walked into the kitchen numbly(سن حالت میں). Something cold pressed at her skull(دماغ) as she removed the button unit from the wastebasket. **There were no nails(کیل) or screws(پیچ) visible(نظر آنا).** She couldn't see how it was put together.

''نہیں'' ایسا لگا کہ وہ سانس نہیں لے سکی۔ اس نے اپنے (بوجھل) قدموں کے ساتھ کوشش کی باورچی خانے میں گئی۔ ایک سرد سی اس کے دماغ میں دوڑ گئی جب اس نے بٹن یونٹ کو کوڑے کی ٹوکری سے اٹھایا۔ اس میں کوئی بھی کیل یا پیچ نظر نہیں آرہے تھے وہ نہ سمجھ سکی کہ اسے کیسے جوڑا گیا تھا۔

Q.25.What was inside the button unit when Norma smashed it into pieces?

Abruptly (تیزی سے), **she began to smash(پٹخنا) it on the sink edge(سنک کے کنارے), pounding (ضرب لگانا) it harder and harder, until the wood split(ٹوٹ گئی). She pulled the sides apart, cutting her fingers without noticing. There were no transistors in the box, No wires or tubes.**

تیزی سے اس نے اسے سنک کے کنارے پر پٹخنا شروع کیا وہ زور زور سے ضرب لگا رہی تھی حتی کہ لکڑی ٹوٹ گئی۔ اس نے اطراف کو کھینچ کر اکھاڑا، اُسے معلوم تک نہ ہوا کہ اس کی انگلیاں زخمی ہوگئی ہیں۔ ڈبے میں کوئی ٹرانسسٹر، تاریں یا ٹیوبز نہیں تھیں۔

Q.26.Did Norma remain Normal on hearing the news of the death of the husband? (Text Q.8)

Climax of irony

The box was empty.

ڈبہ خالی تھا۔

She whirled(مڑی) with a gasp (ہانپتی ہوئی) as the telephone rang. Stumbling (لڑکھڑاتی ہوئی) into the living room, she picked up the receiver.

ٹیلی فون کی گھنٹی سن کر وہ ہانپتی ہوئی مڑی، دیوان خانے میں داخل ہوتے ہوئے اس نے ریسیور اٹھایا۔

"Mrs. Lewis?" Mr. Steward asked.

مسٹر سٹیورڈ نے پوچھا، ''مسز لیوس''

It wasn't her voice shrieking (چیختے ہوئے) so; it couldn't be. "You said I wouldn't know the one that died!"

اس طرح چیختے ہوئے اسے اپنی آواز بیگانی لگی۔ یہ اس کی آواز نہیں ہو سکتی تھی۔ ''تم نے کہا تھا کہ میں اسے نہیں جانتی ہوں گی جو شخص مرے گا۔''

Text book-page No. 7

Text book-page No. 7

Q.27.What did Mr. Steward reply to Norma about the death of her husband?

"My dear lady," Mr. Steward said. **"Do you really think you knew your husband?".**

''محترمہ'' مسٹر سٹیورڈ نے کہا، ''کیا آپ واقعی سمجھتی ہیں کہ آپ اپنے خاوند کو جانتی تھیں؟''

☆☆☆☆☆

Reading Notes from Text

frowned	تیوری چڑھانا	looked expressing disapproval
gadget	آلہ	small fitting in machinery
curious	تجسس	eager to learn, inquisitive
intrigue	سازش	carry on underhand plot
shrugged	جھٹکنا	raised shoulders to express helplessness
eccentric	خبطی	odd
impulsively	حسی طور پر، تحریکی	spontaneously
swallowed	نگلنا	took in
scoffing	گھٹی ہوئی	taunting
glared	گھورنا	gazed, looked at it without blinking
appalled	چکرا دینا	terrified, dismayed
stacking	رکھنا	piling up in frame for drying
furore	ہیجان	excitement

Story 1 — Button, Button

Text Book Exercise

Q.1 Why did Norma consider the tone and attitude of Mr. Steward offensive? (Lhr-G1)-16 (Sgd-G2)-16 (Dgk-G1)-15 (Lhr-G1)-15

نورما کو مسٹر سیٹورڈ کا لہجہ اور انداز جارحانہ کیوں لگا۔

Ans. Norma considered the tone and attitude of Mr. Steward offensive because he insisted on giving information to her about the gadget, and she had told him that she was not interested in the offer.

نورما کو مسٹر سیٹورڈ کا لہجہ اور انداز جارحانہ لگا کیونکہ وہ اُس کوڈبے کے متعلق معلومات فراہم کرنے پر بضد تھا۔ اگرچہ نورما نے اُسے بتا دیا تھا کہ وہ اِس پیشکش میں دلچسپی نہیں رکھتی۔

Q.2 Why did Arthur disagree with his wife? (Bwp-G2)-16 (Fsd-G2)-16 (Rwp-G2)-14 (Dgk-G1)-13 (Lhr-G2)-11

آرتھر اپنی بیوی سے متفق کیوں نہ تھا؟

Ans. Arthur disagreed with his wife because he considered that the killing of a human being is an immoral act. Whether one knows the person or not.

آرتھر اپنی بیوی سے متفق نہ تھا۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ کسی بھی انسان کو قتل کرنا ایک غیر اخلاقی عمل ہے چاہے وہ اُسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔

Q.3 Why did Norma try to persuade her husband to agree with her? (Lhr-G1)-12

نورما اپنے خاوند کو اپنی سوچ سے متفق کرنے کے لیے کیوں راغب کر رہی تھی؟

Ans. Norma tried to persuade her husband because she wanted to materialize her dreams, e.g, she wanted to go on a trip to Europe, to buy a cottage on the island, to have a nice apartment with furniture and a car.

نورما اپنے خاوند کو اپنی سوچ سے متفق کرنے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ وہ اپنے خوابوں کو حقیقی جامعہ پہنانا چاہتی تھی۔ مثلاً وہ یورپ کے سفر پر جانا چاہتی تھی، جزیرے پر ایک گھر بنانا چاہتی تھی، ایک اعلیٰ گھر، فرنیچر اور ایک گاڑی حاصل کرنا چاہتی تھی۔

Q.4 . What were the reasons Norma gave to her husband to accept the offer? (Mtn-G2)-16 (Sgd-G1)-16 (Ajk-G2)-15 (Lhr-G1)-13

نورما نے پیشکش قبول کرنے کے لیے اپنے شوہر کو کیا وجوہات بتائیں؟

Ans. Norma tried to convince Arthur that it would not be a murder if they did not know the person who died, and that probably some eccentric millionaire might be doing it for some research purpose.

نورما نے آرتھر کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ اگر وہ مرنے والے شخص کو نہیں جانتے تو یہ ایک قتل نہیں ہوگا۔ اور یہ کہ شاید کوئی خبطی عرب پتی آدمی کسی خاص مقصد کے لیے ایسا کر رہا ہو۔

Q.5 Why did Mr. Steward continue persuading Norma? (Bwp-G1)-15 (Lhr-G2)-15 (wp-G2)-15 (Ajk-G2)-15 (Rwp-G2)-14

مسٹر سٹیورڈ نے نورمہ کو قائل کرنا کیوں جاری رکھا؟

Ans. Mr. Steward continued persuading Norma because he was sure that she would ultimately fall a prey to his temptation of prize-money as she had not declined the offer outrighly.

مسٹر سٹیورڈ نے نورمہ کو قائل کرنا جاری رکھا کیونکہ اُس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ بالآخر وہ نعامی رقم کی لالچ کے جال میں پھنس جائے گی۔ کیونکہ اُس نے پیشکش کو یکسر رد نہیں کیا تھا۔

Q.6 What was the message Norma received on pushing the button? (Dgk-G1)-16 (Mtn-G1)-14 (Lhr-G2)-14 Bwp-G1)-14

بٹن کو دبانے پر نورمہ کو کیا پیغام وصول ہوا؟

Ans. On pushing the button, Norma received the message of the accidental death of her husband. A voice on the telephone informed her that a shoving crowd had pushed Arthur in front of the subway train.

بٹن کو دبانے پر نورمہ کو اپنے شوہر کی حادثاتی موت کا پیغام وصول ہوا۔ ٹیلی فون پر ایک آواز نے اُسے زمین دوز ٹرین حادثے کے متعلق بتایا کہ ایک دھکم پیل ہجوم نے آرتھر کو زمین دوز ٹرین کے سامنے دھکا دے دیا۔

Q.7 What is the significance of Arthur's life insurance policy? (Ajk-G1)-15 (Rwp-G1)-14

آرتھر کی بیمہ پالیسی کی کیا اہمیت ہے؟

Ans. Arthur's life insurance policy was for $ 25,000. In case of accidental death, its worth was $50,000, with double indemnity. And the same amount of $50,000 was offered as prize money.

آرتھر کی بیمہ پالیسی 25,000 ہزار کی تھی۔ حادثاتی موت پر دوگنے ہر جانے کے ساتھ اس کی قیمت پچاس ہزار ڈالر بن جاتی تھی۔ اور مسٹر سیٹورڈ نے بھی پچاس ہزار ڈالر کی پیشکش کی تھی۔

Q.8 Did Norma remain normal on hearing the news of the accident of her husband. (Mtn-G1)-16 (Bwp-G2)-15

کیا نورمہ اپنے شوہر کی حادثاتی موت کی خبر سُن کر توازن میں رہی؟

Ans. Norma did not remain normal on hearing the news of the accidental death of her husband, even she could not breathe, she was feeling numbness due to sudden shock.

نورمہ اپنے شوہر کی حادثاتی موت کی خبر سُن کر توازن میں نہ رہی۔ وہ سانس نہ کھینچ پا رہی تھی۔ وہ اس صدمے سے بالکل شل ہو گئی تھی۔

Additional Questions

Q.1. What was lying by the front door and what was written on it?

Ans. A cube-shaped carton, sealed with tape was lying by the front door. The names and address of Mr. and Mrs. Arthur Lewis were printed by hand on it.

Q.2. What was inside the carton?

Ans. There was a push-button unit fastened to a small wooden box.

Q.3. What message was attached with scotch tap on the bottom of carton.

Ans. The message attached with the scotch-tape on the bottom of the box was that Mr. Steward would call on them at 8: 00 p.m.

Q.4. Why did Norma repress a smile?

Ans: Norma repressed a smile because she was sure it was a sales pitch.

Q.5. Why did Norma consider the tone and attitude of Mr. Steward offensive? **(Text Q No. 1)** (Lhr-G1)-I (Sgd-G2)-I

Ans. Norma considered the tone and attitude of Mr. Steward offensive because he insisted on giving information to her about the gadget, though she had told him that she was not interested in the offer. (Lhr-G1)-I (Dgk-G1)-I

Q.6. What did Mr. Steward withdraw from his pocket?

Ans: Mr. Steward withdrew a small sealed envelope carrying the key to the bell-unit.

Q.7. Who was Mr. Steward and what was his offer? **OR**
What did Mr. Steward explain about the push button gadget?

Ans: Mr. Steward was a sales representative of an anonymous organization. He explained if they push the button, somewhere in the world, some one, they don't know, will die. In return, they will recieve a payment of $ 50,000.

Q.8. What did Mr . Steward reply about his company?

Ans: Mr. Steward replied that he was not at liberty to tell them, however, he assured them that the organization was of international scope.

Q.9. How did Arthur react on the offer of Mr. Steward?

Ans. Arthur became angry at Mr. Steward and asked him to leave. He also tore his card into pieces.

Q.10. What did Arthur do with the card?

Ans: Arthur tore it into two halves and tossed the pieces onto the table and asked Mr. Steward to leave.

Q.11. How did Norma try to convince Arthur about Mr. Steward's Offer?

Ans: Norma tried to convince her husband by saying that it would not be a murder if they don't know the person who died and that probably some eccentric millionaire might be doing it.

Q.12. Why did Arthur disagree with his wife? (Text Q.No.2)

(Bwp-G2)-16
(Fsd-G2)-16
(Rwp-G2)-14
(Lhr-G2)-11
(Dgk-G1)-13

Ans: Arthur disagreed with his wife because he considered that the killing of a human being is an immoral act. Whether one knows the person or not.

Q.13. Why and how did Norma pick the card halves?

Ans: While Norma was leaving for her office, she saw the card halves on the table. Impulsively, she dropped them into her purse to contact to Mr. Steward.

Q.14. What was printed on the card presented by Mr. Steward?

Ans. Only the name of Mr. Steward and his telephone number were printed on the card.

Q.15. What did Mr. Steward assure Norma about the dying person?

Ans: Mr. Steward assured Norma that it could be anyone in the world. Of course, she would not know and see the person who died.

Q.16. What people might be killed according to Norma?

Ans. According to Norma, some old Chinese peasant, ten thousand miles away or some diseased native in the Congo might be killed.

Q.17. According to Arthur, who might be killed on pushing the button?

Ans: Arthur asks Norma what would happen if some baby boy in Pennsylvania or some beautiful girl in the next block are killed.

Q.18. What is Arthur's opinion about murdering an unknown person?

Ans: Arthur is against killing any man. He believes that it makes no difference who is murdered. Murder is still a murder.

Q.19. What justification Norma give to Arthur about murdering an unknown person?

Ans: Norma believes that it makes no difference to kill a person, if one has never seen him in one's life and will never see, and someone whose death one does not even have to know about.

Q.20. Why did Norma get up earlier than usual to cook things for Arthur's breakfast?

Ans. Norma wanted to please her husband. She also wanted to prove him that she was not selfish. That is why she got up earlier and offered him a good breakfast.

Q.21. Why did Norma try to persuade her husband to agree with her? (Text Q.No. 3) (Lhr-G1)-12

Ans: Norma tried to persuade her husband because she wanted to materialize her dreams, e.g, she wanted to go on a trip to Europe, to buy a cottage on the island, to have a nice apartment with nice furniture and a car.

Q.22. Where did Norma want to visit and what did she want to buy with money.

Ans: Norma wanted to go on a trip to Europe, and to buy a cottage on the Island. She wanted to have a nicer apartment, furniture, nicer clothes, and a nice car.

Q.23. What were the reasons, Norma gave to her husband to accept the offer? (Text Q.No.4) (Sgd-G1)-16 (Mtn-G2)-16 (Ajk-G2)-15 (Lhr-G1)-13

Ans. Norma tried to convince Arthur that it would not be a murder if they did not know the person who died, and that probably some eccentric millionaire might be doing it for some research purpose.

Q.24. What were the feelings of Norma after pushing the button?

Ans. She shuddered for a while and a chill of horror swept across her body. She thought it was ridiculous to get worked up over nothing.

Q.25. What was the message Norma received on pushing the button? (Text Q.No. 6) (Dgk-G1)-16 (Mtn-G1)-14 (Lhr-G2)-14 (Bwp-G1)-14

Ans. On pushing the button, Norma received the message of the accidental death of her husband. A voice on the telephone informed her that a shoving crowd had pushed Arthur in front of the subway train.

Q.26. What is the significance of Arthur's life insurance policy? (Text Q.7) (Ajk-G1)-15 (Rwp-G1)-14

Ans: Arthur's life insurance policy was for $ 25,000. In case of accidental death, its worth was $50,000, with double indemnity. And the same amount of $50,000 was offered as prize money.

Q.27. What was inside the button unit when Norma smashed it into pieces? (Bwp-G1)-14

Ans. There was nothing in the box. There were no transistors, no wires and no circuit, even no nails or screws were seen.

Q.28. Did Norma remain Normal on hearing the news of the death of the husband? (Text Q.8) (Mtn-G1)-16 (Bwp-G2)-15

Ans. Norma did not remain normal on hearing the news of the accidental death of her husband, even she could not breathe, she was feeling numbness due to sudden shock.

Q.29. What did Mr. Steward reply to Norma about the death of her husband? (Lhr-G1)-11

Ans: Mr. Steward sarcastically asked to Norma if she really thinks she knew her husband.

General Questions

Q.30. Why did Mr. Steward continue persuading Norma? (Text Q.5) (Lhr-G2)-15

Ans. Mr. Steward continued persuading Norma because he was sure that she would ultimately fall a prey to his temptation of prize-money as she had not declined the offer outrighly. (wp-G2)-15 (Ajk-G2)-15 (Bwp-G1)-15 (Rwp-G2)-14

Q.31. Why did Mr. Steward return the package to Norma?

Ans. Norma's call to Mr. Steward made him realize that she would be interested in the offer. So, he returned the package.

Q.32. Why did Norma push the button?

Ans. Norma was curious by nature, she couldn't control her desires. She wanted to improve her life style and wanted to live the life of her dreams. Therefore, she pushed the button.

Q.33. How was Arthur different from his wife?

Ans. Arthur and Norma were two different persons with different natures, different desires and different moral ideas. Arthur was a thorough gentle man, whereas, Norma was curious and greedy.

Q.34. How did Arthur die?

Ans. Arthur died in an accident. A shoving crowd pushed him from the platform in front of the subway train.

☆☆☆☆☆

Story 1	Button, Button

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Choose the correct answers:

i. Where did Norma put the lamb chops?

a) in the oven **b) in the broiler** c) in the freezer d) in the basket

ii. There was a small man

a) in the porch b) in the room c) at the door **d) in the hallway**

iii. Where was the key to the bell-unit dome?

a) in the box b) in the drawer

c) in the sealed envelope d) in the pocket

iv. What was the reward for pushing the button?

a) $25,000 b) **$50,000** c) $5,000 d) $2,500

v. What was the question of Norma that made Mr. Steward embarrassed?

a) Where do you live? b) How do you do?

c) What do you sell? d) **Who do you represent?**

vi. What could have happened by pushing the button?

a) somewhere in the world a bird would die

b) some one would die in the neighbourhood

c) some songs would be heard

d) somewhere in the world some unknown person would die

vii. Why didn't Arthur agree to the offer of Mr. Steward for pushing the button?

a) he considered it a practical joke b) he didn't rely on him

c)he considered death of some unknown person a murder

d)he didn't believe him

viii. Why was the offer of $50,000 attractive for Norma?

a) she had a plan to improve her life

b) she felt no harm in helping someone to conduct a psychological research

c) she wanted to purchase a set of jewellery

d) she wanted to buy a new house

ix. Who in Norma's opinion, was the researcher?

a) a psychatrist b) a doctor

c) an eccentric millionaire d) a murderer

x. **Why didn't Norma take the consent of her husband to comply with the instructions of Mr. Steward?**

a) because he couldn't understand the idea
b) because he would share the offer
c) he considered it a murder
d) **he considered it immoral to kill some unknown person for the sake of money**

2. Mark the statements true or false

ان **Statements** کو درست یا غلط **Mark** کیجیے۔

i. Norma found the carton in front of her door as she arrived home. **True**
ii. Norma believed that Mr. Steward was a guest. **False**
iii. Mr. Steward took out a key and opened the box for Arthur. **False**
iv. Arthur and Norma have the same reaction to Mr. Steward's proposition. **False**
v. Norma could not resist calling Mr. Steward back. **True**
vi. Norma did not agree with Mr. Steward to have the button unit brought back. **True**
vii. Arthur said he believed that Mr. Steward's offer was a genuine one. **False**
viii. Norma wants Arthur to understand that she is interested in the proposition (منصوبہ) because the money would help the two of them. **True**
ix. Arthur could accept participating (حصہ لینا) along with Norma if they were part of a research project. **False**
x. Norma called Mr. Steward after she learned of Arthur's death. **False**

3. Answer the following questions (in one to three sentences)

Ans: Please go to Text Exercise Questions and answers at the start.

4. Write down the answers of the following questions in 100-150 words.

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات **100-150** الفاظ میں لکھیے۔

(i) Write a note on the character of Arthur.

آرتھر کے کردار پر ایک نوٹ لکھیے۔

Ans: Arthur was a compassionate and mature person. He was not greedy like his wife Norma. He wanted to go ahead in life on the basis of his own faculties of head and heart. He was not a wiseacre who could be fooled by greedy offers. That's why, he was not impressed by Mr. Steward's offer of pushing button. He felt a hidden danger in it and asked his wife not to pay heed to it. He was a true humane who could not see anybody in trouble. He considered it an immoral act of killing somebody for the sake of money. He proved himself a mature and wise man.

(ii) Why didn't Norma remain true to her husband?

نورما اپنے خاوند سے مخلص کیوں نہ رہی؟

Ans: Norma was a typical woman of modern age who wanted to enjoy all the luxuries of life. She was a greedy woman who was somehow impressed by the offer of Mr. Steward. Unlike her husband, she did not realize any danger in it. Though she was a true lover of her husband and house and pushed the button for her better future yet she did not

respect the feelings of her husband. She wanted to get comforts of life by killing an unknown person. Arthur was right in his perception that it was a sort of murder. But she did not remain true to him and acted opposite to his wishes. She found no reward except the death of her husband. She was nonplussed but it was too late to compensate.

(iii) Do you agree with Norma's assertion that the death of someone you have never seen is not important?

کیا آپ نورما کے اس دعویٰ سے متفق ہیں کہ جس شخص کو آپ نہیں جانتے اس کی ہلاکت کچھ اہمیت نہیں رکھتی؟

Ans: Norma represents all those women who want to enjoy the comforts and joys of life at any cost. She was a sort of lady whom we can regard as selfish and greedy. Her husband forbade her to engross herself in that stupid offer. But she asserted that the death of someone who was unknown to them would not matter. She even tried to convince him that in return they would get a reasonable amount to fulfill their utmost desires. She got senseless by that offer so much so that she pushed the button which brought about the sad news of the death of her own husband. We also don't agree with her proposition that the death of some unknown person is not important. Man must think about his prosperity but it does not mean to kill others. Nothing is superior to humanity.

iv) Write the story in your own words.

کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

ns: The story emphasizes upon the importance of human values. It also discourages the idea that we should achieve our goals by hurting others. Mr. and Mrs. Arthur Lewis received a button-unit from Mr. Steward. He offered them that they could get $50,000 by pushing the button. Arthur, being a sensible man, asked him to leave his house. Norma, a typical woman of modern age, was fully engrossed in that offer. She called Mr. Steward the next day who assured him about his words. She tried to convince her husband by saying that it would not be important if any unknown person would die. She also gave her own proposition that it might be a psychological game being played by some eccentric millionaire to observe the reaction of average people and that the offered amount was sufficient enough to fulfill their all desires. Her husband refused as he considered it murder. She was not convinced. After much reflection she pushed the button. She received a phone call about her husband's death from Lenox Hill Hospital. Then she remembered the life insurance policy of her husband for $25000 with double indemnity in case of accidental death. Ultimately, she came to realize that her husband was right but it was too late.

What moral lesson does the story teach?

کہانی کونسا اخلاقی سبق سکھاتی ہے؟

s: The story teaches us a moral lesson that we should not wish to get comforts of life at the cost of human life. It is the fundamental right of every person to wish for a prosperous and luxurious life. But he must care for human life. Nothing is superior to humanity. If we

want to enjoy our life by killing or hurting others, we have an absolutely wrong notion. Those who have no humanistic feelings to achieve their materialistic desires, have to lick the dust. They have to suffer from an irretrievable loss. Greed is a curse' and "humanity leads to eternal reward.'

5. Connect part of Column I with the relevant sentence in Column II and write the answers in column III.

کالم نمبر 1 کے حصے کو کالم نمبر 2 کے متعلقہ جملے سے ملائیے اور جواب کالم نمبر 3 میں لکھیے۔

Column I	Column II	Column III
She sat down to open	genuine	the package
She saw a folded piece of paper	the package	scotch-taped to the bottom of the box
Arthur came out of	by the door	the living room
It won't take long	in the bathroom mirror	to explain
The offer is completely	the living room	genuine
The organization is of	Scotch-taped to the bottom of the box	international scope
Are you sure you wouldn't	care to think about it for a day or so?	care to think about it for a day or so?
He placed it on the table	to explain	by the door
He looked at her reflection	from her purse	in the bathroom mirror
She took the card halves	international scope	from her purse

6. Use the correct form of the verbs given in brackets.

بریکٹوں میں دیے گئے **Verbs** کی درست فارم استعمال کیجیے۔

	Incorrect	Correct
i.	Norma (unlock) the door, and (go) into the apartment.	Norma **unlocked** the door, and **went** into the apartment.
ii.	She (turn) the unit over.	She **turned** the unit over.
iii.	She (reread) the typed note smilingly.	She **reread** the typed note smilingly.
iv.	He (remove) his hat as Norma (open) the door.	He **removed** his hat as Norma **opened** the door.
v.	Mr. Steward (look) surprised.	Mr. Steward **looked** surprised.

7. Punctuate the following lines.

Unpunctuated	Punctuated
Mr. Steward looked embarrassed I'm afraid I'm not at liberty to tell you that he said however i assure you the organization is of international scope.	Mr. Steward looked embarrassed. "I'm afra I'm not at liberty to tell you that", he sa "However, I assure you, the organization is international scope."

8. Write down the following lines in Indirect Narration.

	Direct Narration	Indirect Narration
i.	"Don't you want to know about it? The salesman asked the customer.	The salesman asked the customer if he did n want to know about it.
ii.	"I hope everything goes well with you," said Asif to his friend.	Asif told his friend that he hoped everythi went well with him.
iii.	"Where shall we meet tomorrow, at my home or at yours?" The lawyer asked his client.	The lawyer asked his client where they wou meet the next day, at his home or at the client home.
iv.	"All is well that ends well!" said the father when he had finished the story.	The father, when he had finished the story, sa that all is well that ends well.

Story 2 — Clearing In The Sky (پہاڑ پر کاشت کاری)

(By Jesse Stuart)

(کہانی کا مرکزی خیال)

یہ ایک نصیحت آموز ہے۔ جس میں مصنف انتہائی خوبصورتی اور دلائل کے ساتھ ہمیں انسانی روح کی طاقت سے روشناس کرواتا ہے۔ مصنف کا باپ دِل کا مریض ہے۔ لیکن وہ بہت باہمت اور محنتی ہے۔ وہ پیشے کے اعتبار سے ایک کسان ہے۔ اور کھیت کی مٹی اور فطرت سے گہری محبت رکھتا ہے۔ پچھلے چالیس سال سے ڈاکٹر اُس کے والد کو محتاط رہنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ وہ اُسے کھیتوں پر کام کرنے سے منع کرتے ہیں وگرنہ وہ طویل عمر زندہ نہیں رہ سکے۔ مگر اُن کی پیشن گوئیوں کے باوجود وہ ستر سال کی عمر تک بھی زندہ رہا۔ اور خوب محنت بھی کر رہا ہے اور سردی اور شدید گرمی اس کے ارادے کو بدل نہیں سکتی وہ اپنے بیٹے کو پہاڑ کی چوٹی پر کچھ خاص چیز دکھانا چاہتا ہے۔ یہاں اُس نے ایک نیا کھیت اُگایا ہے۔ اس کا بیٹا حیران ہوتا ہے کہ اُس کا باپ ڈاکٹر کی نصیحت کے برعکس پہاڑ کی چوٹی پر کیوں جاتا رہا لیکن وہ اپنے بیٹے کو بتاتا ہے کہ اگر وہ 40 برس پہلے ڈاکٹرز کی نصیحت پر بستر سے لگ جاتا تو وہ سست ہو کر جلدی مر گیا ہوتا لیکن اُس نے محنت کرنا نہیں چھوڑی۔ احتیاط کے ساتھ وہ دن بدن زیادہ محنت کرتا چلا گیا حتیٰ کہ آہستہ آہستہ اس کی صحت بھی بحال ہوگئی اور اس نے زندگی جی کر گزاری نہ کہ بستر سے لگ کر موت کے انتظار میں۔ اس طرح اس نے اپنے طاقتور ارادے سے اپنے کمزور جسم کو قوت بخشی اور کامیاب بھی رہا۔

(Critical Analysis) Text of the Story (Page No.11) (بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Q.1.Where did the old man take his son to?

"This is the way, Jess," said my father, pointing (اشارہ کرنا) with his cane (چھڑی) across the deep valley below (نیچے) us. **"I want to show you something you've not seen for many years!"**

یہ وہ راستہ ہے (جیس) میرے والد نے چھڑی سے گہری وادی کے پار نیچے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میں تمہیں کچھ ایسی چیز دکھانا چاہتا ہوں۔ جسے تم نے کئی سالوں سے نہیں دیکھا ہوگا۔

Contrast between old and new age.

"Isn't it too hot for you to do much walking?" I wiped (صاف کیا) the streams (بہتے ہوئے) of sweat (پسینہ) from my face to keep them from stinging (جلن پیدا کرتے ہوئے) my eyes!"

کیا یہ گرم موسم آپ کے زیادہ دور پیدل چلنے کے لیے نامناسب نہیں ہے؟ میں نے اپنے چہرے پر لگاتار بہتے ہوئے پسینے کو خشک کیا تاکہ وہ میری آنکھوں میں چبھن پیدا نہ کر سکے۔

Q.2.Why did Jess not want to go with his father?

I did't want to go with him. I had just finished walking a half mile uphill (پہاڑ کی چڑھائی) **from my home to his.** I had carried a basket of dishes to Mom. There were two slips (پھسلن) in the road and *[1] *I couldn't drive my car*. And I knew how hot it was. **It was 97 in the shade** (سائے میں). I knew that from January until April my father had gone to eight different doctors. **One of the**

میں اُن کے ساتھ نہیں جانا چاہتا تھا۔ میں نے پیدل کوئی آدھ میل چڑھائی کا سفر اپنے گھر سے اُن کے گھر تک طے کیا ہی تھا۔ میں اپنی والدہ کے لیے کھانے کی طشتری اُٹھائے ہوئے تھا۔ وہاں سڑک پر دو جگہ پھسلن تھی اور میں اپنی کار نہیں چلا سکتا تھا۔ میں جانتا تھا کہ گرمی بہت زیادہ تھی۔ سایہ میں بھی درجہ حرارت $97^{o}F$ تھا۔ میں جانتا تھا کہ جنوری سے اپریل تک میرے والد کو آٹھ مختلف ڈاکٹرز کے پاس جانا پڑا تھا۔ اُن میں سے ایک

Q.3.How much distance did Jess cover to reach his father's house?

Q.4.What was the temperature when Jess came to see his father?

☆1. Technique of contrast: the son is unable to drive his car, but the old father could walk on the top of the hill.

doctors had told him not to walk the length (لمبائی) **of a city block. He told my father to get a taxi to take him home. But my father walked home five miles across the mountain** and told Mom what the doctor had said. Forty years ago a doctor had told him the same thing. And he had lived to raise (پرورش کرنا) a family of five children. He had done as much hard work in those years as any man.

ڈاکٹر نے تو انہیں شہر کے بلاک جتنا فاصلہ چلنے سے منع کیا۔ اُس نے میرے والد سے کہا کہ وہ گھر واپس ٹیکسی کے ذریعے جائیں۔ لیکن میرے والد پہاڑوں کے درمیان پانچ میل پیدل چل کر واپس پہنچے اور میری والدہ کو بتایا کہ ڈاکٹر نے انہیں کیا کہا تھا۔ چالیس سال پہلے بھی ایک ڈاکٹر نے اُنہیں اسی طرح کی بات کی تھی۔ لیکن وہ پانچ بچوں کے خاندان کی پرورش کے لیے زندہ تھے۔ اور اُن دنوں میں انہوں نے اتنی ہی جدوجہد کی تھی۔ جتنی کہ کوئی بھی آدمی کر سکتا ہے۔

Q.5. According to the son, what had the doctor suggested to his father about his health?

I could not protest (احتجاج کرنا) to him now. He had made up his mind. **When he made up his mind to do a thing, he would do it if he had to crawl** (رینگنا). **He didn't care if it was 97 in the shade or 16 below zero.** I wiped more sweat from my face as I followed him down the little path between the pasture (چراگاہ) and the meadow (سبزہ زار).

اب میں اُن کے سامنے احتجاج نہیں کر سکتا تھا۔ انہوں نے خود کو ذہنی طور پر تیار کر لیا تھا۔ جب وہ کسی کام کا ٹھان لیتے تھے تو اسے پورا کرتے تھے چاہے اس کے لیے انہیں رینگنا ہی کیوں نہ پڑے۔ انہیں اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی تھی کہ گرمیوں میں درجہ حرارت $97^{o}F$ پر ہے یا سردی میں نقطہ انجماد سے 16 درجے نیچے۔ میں نے اپنے چہرے سے پسینہ صاف کیا اور اپنے والد کے پیچھے نیچے اترتے ہوئے چراگاہ اور سبزہ زار کے درمیان ہولیا۔

Q.6. Why did Jess not protest to his father when he had made up his mind?

Suddenly he stopped at the edge of the meadow, **took his pocket knife from his pocket, and cut a wisp of alfalfa. He held it up between him and the sun.**

یکا یک وہ چراگاہ کے ایک کنارے پر رک گئے اور اپنی جیب سے چاقو نکالا اور اُس الفلفا کی ایک ٹہنی کاٹی۔ انہوں نے اِس ٹہنی اپنے اور سورج کے درمیان پکڑا۔

Q.7. While climbing, what did the old man cut with his knife and why?

"Look at this, Jess!" he bragged (شیخی بگھاری). "Did you ever see better alfalfa grow out of the earth?"

"دیکھو! ''جیس'' انہوں نے بڑے فخر سے کہا۔ کیا تم نے زمین پر اس سے بہتر الفلفا کا پودا دیکھا ہے؟ یہ بہترین دیکھائی دینے والی گھاس ہے جو میں نے کہیں اور نہیں دیکھی؟''

Q.8. What did Jess reply about Alfalfa?

"It's the best looking hay (گھاس پھونس) **I've ever seen any place,"** I said, **"I've not seen better looking alfalfa even in the Little Sandy River bottoms!"**

میں نے کہا کہ میں نے اس سے بہتر چارہ چھوٹے دریائے سینڈی کے نشیبی علاقوں میں بھی نہیں دیکھا۔

"When I bought this little farm everybody around here said I'd end up with my family at the country poor farm if I tried to make a living here," he bragged again. **"It took me thirty years to improve** (بہتر بنانا) **these old worn-out** (تباہ حال) **acres to make them do this!"**

جب میں نے زمین کا یہ ٹکڑا خریدا تو آس پاس کے شخص نے کہا کہ اگر میں نے اس پر انحصار کرنے کی کوشش کی تو میں اپنے خاندان سمیت برباد ہو جاؤں گا۔ اُنہوں نے دوبارہ فخر سے کہا۔ مجھے بنجر زمین کے اس ٹکڑے کو بہتر بنانے اور اس درجہ فصل پیدا کرنے کے لیے تیس سال لگے۔

Q.9. What did the people warn the old man about his piece of land?

Q.10. How much time did the old man spend to improve his acres?

"I like these woods, Jess," my father said. **"Remember when we used to come here to hunt (شکار کرنا) fox squirrels (گلہریاں)? Remember when we sat beneath these hickories (اخروٹ کے درخت) and the squirrels threw green hickory shells (چھلکے) down at us? The morning wind just at the break of day (سویرے) in August was so good to breathe (سانس لینا). I can't forget those days. And in October when the rabbits were ripe (جوان) and the frosts (کہر) had come and the hickory leaves had turned yellow and when the October winds blew, they rustled (سرسراتے) the big leaves from the trees and they** *fell like yellow rain drops* **to the ground!** Remember," he said, looking at me with his *pale blue eyes* (نیلی زرد آنکھوں سے), **"How our hounds (شکاری کتے), Rags and Scout, would make the rabbits circle!** These were good days, Jess! That's why I remember this mountain."

میرے والد نے کہا۔ جیس! مجھے یہ جنگل بہت پسند ہے یاد کرو! جب ہم یہاں پر گلہریوں کے شکار کو آیا کرتے تھے۔ یاد کرو! جب ہم اِن درختوں کے نیچے بیٹھا کرتے تھے۔ اور گلہریاں ہم پر اِن درختوں کے اوپر سے سبز خول نیچے پھینکا کرتی تھیں۔ دن کے آغاز پر اگست کے مہینے میں صبح کی ہوا میں سانس لینا انتہائی بھلا معلوم ہوتا تھا۔ میں وہ دن کبھی نہیں بھول سکتا ہوں۔ ماہ اکتوبر میں جب خرگوش جوان ہو جاتے اور دھند چھانے لگتی اور اخروٹ کیدرخت کے پتے پیلے پڑ جاتے، ہوائیں چلنے لگتیں تو درختوں کے بڑے بڑے پتے سرسرانے لگتے اور زمین پر پیلے بارش کے قطروں کی طرح گرنے لگتے۔ انہوں نے میری طرف زرد نیلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ یاد کرو! ہمارے شکاری کتے Scout & Rags خرگوشوں کو کس طرح دائروں میں دوڑنے پر مجبور کرتے تھے۔ وہ بہت اچھے دن تھے جیس! یہی وجہ ہے کہ میں اس پہاڑی کو یاد کرتا ہوں۔

Q.11. What did the old man remember on seeing the fox squirrel?

Q.12. What were the old man's memories about August morning?

Q.13. What were the old man's memories about October?

Visual imagery

Symbol of hope and strength

"Is that what you wanted to show me?" I asked.

"Oh, no, no," he said as he began to climb the second bluff (عمودی چٹان) that lifted abruptly (اچانک) from the flat (ہموار جگہ) toward the sky. **The pines on top of the mountain above us looked as if the fingers (انگلیاں) of their long boughs (ڈالیاں) were fondling (اٹھکیلیاں کر رہی ہوں) the substance (مادہ) of a white cloud.** Whatever my father wanted me to see was on top of the highest point of my farm. And **with the exception (کے علاوہ) of the last three years, I had been over this point many times. I had never seen anything extraordinary (غیر معمولی) upon this high point of**

میں نے پوچھا ''کیا یہ وہی ہے؟ جو آپ مجھے دکھانا چاہتے تھے؟''

''اوہ نہیں نہیں'' انہوں نے کہا۔ انہوں نے ایک دوسری عمودی چٹان پر چڑھنا شروع کیا۔ جو آسمان کی طرف بالکل سیدھی عمودی تھی۔ پہاڑ کی چوٹی پر صنوبر کے درخت انگلیوں کے مانند معلوم ہوتے تھے۔ جو سفید بادلوں کو انتہائی پیار سے چھیڑ رہے ہوں۔ جو کچھ میرے والد مجھے دکھانا چاہتے تھے وہ کھیت کے سب سے اونچے مقام پر واقع تھا۔ اور گزشتہ تین سالوں کے علاوہ، میں اس مقام پر کئی مرتبہ جا چکا تھا۔ میں نے اس سے قبل اس ناہموار قطعہ زمین پر کوئی غیر معمولی چیز نہیں دیکھی

Q.14. How were the pine trees looking like in the sky?

Q.15. Had the son ever been there before? (Text-Q.4)

rugged land (ناہموار جگہ). I had seen the beauty of many wild flowers, a few rock cliffs (پتھریلی چٹانیں), and many species (اقسام) of hard and soft-wood trees.

تھی۔ میں نے بہت سے جنگلی پھولوں کی خوبصورتی کو دیکھا تھا۔ چند پتھریلی چٹانیں اور بہت سے اقسام کے نرم اور سخت لکڑی والے درختوں کو وہاں دیکھا تھا۔

"Why do you take the path (راستہ) straight up the point (سیدھا عمودی)?" I asked. "Look at these other paths! What are they doing here?"

میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے اس مقام تک پہنچنے کے لیے اس قدر عمودی راستہ کیوں اختیار کیا ہے؟ یہ دیکھیں دوسرے راستے۔ یہ یہاں کس لیے ہیں؟

Within the distance (فاصلہ) of a few yards (گز), several paths (کئی راستے) left the main path and circled around the slope, gradually (آہستہ آہستہ) climbing the mountain.

چند گز کے فاصلے پر اور بہت سے راستے ایک بڑے راستے سے نکلتے ہوئے ڈھلوان کے اردگرد چکر لگاتے ہوئے آہستگی سے پہاڑی پر چڑھ جاتے ہیں۔

"All paths go to the same place ," he answered.

اُنہوں نے جواب دیا ''یہ سب راستے ایک ہی منزل کی طرف جاتے ہیں''

"Then why do you take the steep (عمودی) one?" I asked.

''پھر آپ نے یہ عمودی ڈھلوانی راستہ کیوں اختیار کیا ہے؟'' میں نے پوچھا۔

"I'll explain later," he spoke with half-breaths (پھولے ہوئے سانسوں سے).

''اس کی وضاحت بعد میں کروں گا۔'' انہوں نے پھولی ہوئی سانس سے کہا۔

He rested (آرام کیا) a minute to catch his second wind while **I managed to stand on the path by holding to a little sapling** (چھوٹا پودا), **because it was too steep for my feet to hold unless I braced** (سنبھالا) **myself.**

اُنہوں نے سانس بحال کرنے کے لیے کچھ لمحے توقف کیا۔ اس دوران میں نے اپنا توازن برقرار رکھنے کے لیے ایک نوخیز درخت کا سہارا لیا کیونکہ اُس عمودی ڈھلوان پر کھڑے رہنے کے لیے مجھے اپنے آپ کو سنبھالنا بہت ضروری تھا۔

Q.16. How did Jess manage to stand on the steep path?

Then my father started to move slowly up the path again, supporting himself with his cane. I followed at his heels (ایڑیاں). Just a few steps in front of him a *fox squirrel* crossed the path and ran up a hickory tree.

تب میرے والد نے آہستہ سے دوبارہ اپنی چھڑی کے سہارے سے اُس راستے پر چلنا شروع کر دیا میں اُن کے پیچھے ہو لیا۔ اُن سے چند قدم آگے ایک گلہری اُن کے سامنے سے گزری اور اخروٹ کے درخت پر چڑھ گئی۔

Frequent use of animal imagery.

"See that, Jess!" he shouted .

وہ چلائے ''دیکھو! ''جیس''

"Yes, I did," I answered.

ہاں میں نے دیکھا ہے۔ میں نے جواب دیا۔

"That brings back (یاد دلاتی ہے) something to me," he said, "*brings back the old days* to see a fox squirrel. But this won't bring back as much as something I'm going' to show you,"

اُنہوں نے کہا۔ یہ مجھے کچھ یاد دلاتی ہے ایک گلہری کو دیکھ کر گزرے دن یاد آتے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ وہ یاد نہیں دلاتا جس کے لیے میں تمہیں یہاں لایا ہوں۔

Use of nostalgia

My curiosity (تجسس) was aroused. I thought he had found a new kind of wild grass, or an unfamiliar herb (نامعلوم جڑی بوٹی), or a new kind of tree. For I remembered the time he found a coffee tree in our woods (جنگل). It is, as far as I know, the only one of its kind growing in our country.

میرا تجسس بڑھ رہا تھا۔ میں نے سوچا شاید انہوں نے جنگلی گھاس کی کوئی نئی قسم ڈھونڈی ہے یا کوئی نایاب جڑی بوٹی یا کوئی نیا درخت۔ اس کے لیے مجھے وہ وقت یاد آیا جب اُنہوں نے ہمارے اپنے جنگل میں کافی کا ایک درخت ڈھونڈا تھا۔ اور یہ درخت، جہاں تک میں جانتا ہوں، ہمارے گاؤں میں اُگنے والا اپنی قسم کا واحد درخت تھا۔

Only twice did my father stop to wipe the sweat from his eyes as he climbed the second steep bluff (عمودی چٹان) toward the fingers (ٹہنیاں) of the pines. We reached the *limbless trunks* (بغیر ٹہنیوں کے تنے) of these tall straight pines whose branches reached toward the blue depth of sky, the white cloud was now gone. **I saw a clearing, a small clearing of not more than three-fourth of an acre in the heart of this wilderness** (بیاباں) **right on the mountain top.**

Description of natural beauty.

Q.17. What did the son see right on the mountain top.

میرے والد نے دوسری عمودی چٹان پر چڑھتے ہوئے صرف دو مرتبہ رک کر اپنی آنکھوں سے پسینہ پونچھا اور انگلی نما صنوبر کی جانب پہاڑی پر چڑھنے لگے۔ ہم صنوبر کے لمبے شاخوں والے تنوں تک جا پہنچے۔ جو آسمان کی نیلگوں گہرائیوں تک پہنچے ہوتے تھے۔ سفید بادل اب وہاں سے چلا گیا تھا۔ (وہاں) میں نے ایک کھیت دیکھا جو کہ ایک ایکڑ کے تین چوتھائی حصے پر مشتمل تھا اور وہ پہاڑی کی چوٹی پر اس بیابان کے مرکز میں تھا۔

"Now, you're comin' to something, son," he said as he pushed down (نیچے دبایا) the top wire so he could cross the fence (باڑ). "This is something I want you to see!"

''اب تم ایک خاص جگہ کی جانب آرہے ہو بیٹے'' انہوں نے کہا۔ جب اُنہوں نے حفاظتی جنگلے کی سب سے اوپر والی تار کو نیچے کی جانب دھکیلا تا کہ اُس کو پار کر سکیں۔ ''یہ ہے وہ چیز جو میں چاہتا ہوں کہ تم دیکھو''

"Who did this!" I asked. "Who cleared this land and fenced it? Fenced it against what?"

میں نے پوچھا ''یہ (کام) کس نے کیا ہے؟'' اِس قطع ارض کو کس نے صاف کیا اور کس نے اِس پر حفاظتی باڑ لگائی؟ اور یہ باڑ کس چیز کے خلاف حفاظت کے لیے لگائی گئی ہے؟

Q.18. Who cleared this land and who fenced it?

"Stray cattle (آوارہ مویشی) if they ever get out of the pasture (چراگاہ)," he answered me curtly (مختصراً). *"I cleared this land. And I fenced it!"*

Symbol of conquering and harnessing nature.

''آوارہ مویشی اگر وہ کبھی چراگاہ سے باہر آجائیں یہاں'' انہوں نے مختصر اور روکھا جواب دیا۔ ''میں نے ہی اس زمین کو صاف کیا اور میں نے ہی باڑ لگائی۔''

Text book-page No. 13

"But why did you ever climb to this mountain top and do this?" I asked him. "Look at the fertile land (زرخیز زمین) we have in the valley (وادی)!"

مگر آپ مسلسل اس چوٹی پر کیوں چڑھتے رہے اور ایسا کیوں کیا؟ میں نے اُن سے پوچھا۔ اس زرخیز زمین کو دیکھیں جو اس وادی میں ہمارے پاس ہے۔

"Fertile," he laughed as he reached down and picked up a double handful of leaf-rot loam (گلے سڑے پتوں والی مٹی). "This is the land, son! This is it. I've tried all kinds of land!"

"زرخیز" وہ ہنستے ہوئے نیچے جھکے اور مٹھی بھر کے گلے سڑے پتوں کی کھاد والی مٹی اُٹھائی، یہ اصل مٹی ہے بیٹا یہی ہے اصل مٹی، میں ہر قسم کی زمین آزما چکا ہوں۔

Use of alfactory imagery

Then he *smelled* (سونگھا) *of the dirt* (مٹی). He whiffed and whiffed (سونگھتا چلا گیا) the smell of this wild dirt into his nostrils (نتھنے).

پھر انہوں نے مٹی کو سونگھا۔ وہ اِس مٹی کی خوشبو کو بار بار اپنے نتھنوں سے سونگھتے رہے۔

Use of tactile imagery

"Just like fresh air," he said as he let the dirt run between his fingers. "*it's pleasant to touch,* too," He added.

"بالکل تازہ ہوا کی طرح ہے" انہوں نے اپنی انگلیوں سے مٹی کو گراتے ہوئے کہا۔ اس مٹی کو صرف چھونا بھی خوشگوار ہے۔ انہوں نے بات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا۔

"But, Dad....."I said.

''لیکن! ابا جان''۔ میں نے اُن سے کہا۔

I know what you think," he interrupted (بات کاٹتے ہوئے کہا). "Your mother thinks the same thing. She wonders (حیران ہوتی ہے) why I ever climbed to this mountain top to raise (اگانا) my potatoes (آلو), yams (کچالو), and tomatoes (ٹماٹر)! But, Jess," He almost whispered (سرگوشی کی). **"anything grown in new ground like this has a better flavor** (ذائقہ). **Wait until my tomatoes are ripe! You'll never taste** (چکھنا) **sweeter tomatoes in your life!**

اُنہوں نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ میں جانتا ہوں تم کیا سوچ رہے ہو؟ تمہاری ماں بھی ایسا ہی سوچتی ہے۔ وہ حیران ہوتی کہ میں مسلسل اس پہاڑی کی چوٹی پر آلو، شکر قندی اور ٹماٹر اُگانے کے لیے کیوں چڑھتا ہوں! مگر Jess اس نے سرگوشی سی کی۔۔ ''کوئی بھی چیز جو اس طرح کی زمین پر لگائی جائے وہ بہترین ذائقہ رکھتی ہے۔ میرے ٹماٹروں کے پکنے کا انتظار کرو۔ تم نے اپنی زندگی میں اتنے میٹھے ٹماٹر کبھی نہ کھائے ہوں گے۔''

Q.19. What did the old man tell to his wife and son about growing crops in the new grounds?

"They'll soon be ripe, too," I said as **I looked at the dozen or more rows** (قطاریں) **of tomatoes on the lower side of the patch** (کھیت).

''یہ جلد ہی پک بھی جائیں گے'' میں نے اس کھیت پر نچلی طرف درجن بھر سے زائد ٹماٹروں کی قطاروں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

Then above the tomatoes were a half-dozen rows of yams. Above the yams were, perhaps, three dozen rows of potatoes.

پھر ٹماٹروں کے اوپر کی جانب آدھی درجن شکر قندی کی قطاریں تھیں۔ اور ان کے اوپر غالباً کوئی تین درجن آلوؤں کی قطاریں تھیں۔

Q.20.What were the names of the vegetables? (Text Q.No.5)

"I don't see a weed in this patch," I laughed. "Won't they grow here?"

''میں نے اس ٹکڑے پر کوئی جھاڑی نہیں دیکھی ہے''، میں نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''کیا وہ یہاں نہیں اُگتی ہیں؟''

"I won't let em," he said. "Now this is what I've been wanting you to see!"

''میں نے انہیں اُگنے ہی نہیں دیا۔'' اُس نے کہا۔'' یہی وہ چیز ہے جس کے بارے میں میری خواہش تھی۔ کہ تم اسے دیکھو!''

"This is the cleanest patch I've ever seen," I bragged (شیخی بگھاری). "But I still don't see why you climbed on the top of this mountain to clear this patch. And you did all this against your doctor's orders (ڈاکٹر کی ہدایات)!"

''میں نے آج تک جتنی بھی زمین دیکھی ہے۔ یہ اُن میں سب سے صاف ہے۔'' میں نے شیخی بگھارتے ہوئے کہا۔ ''مگر میں ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ آپ اس پہاڑ کی چوٹی پر زمین کا ٹکڑا صاف کرنے کے لیے کیوں چڑھتے رہے۔ اور یہ سب آپ نے اپنے ڈاکٹر کے احکامات کے برعکس کیا؟''

"Which one?" he asked, laughing.

''کن احکامات کے برخلاف؟'' اُس نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

Then he sat down on a big oak stump (ٹھنٹھ، درخت کا ٹکڑا) and I sat down on a small black-gum stump near him. This was the only place on the mountain where the sun could shine to the ground. And on the lower side of the clearing there was a rim (حلقہ، دائرہ) of shadow (سایہ) over the rows of dark stalwart plants (تناور پودے) loaded (لدے) with green tomatoes.

پھر وہ ایک بہت بڑے شاہ بلوط کے مڈھ پر بیٹھ گئے اور میں اُن کے قریب ہی گوند کے درخت کی جڑوں والی لکڑی پر بیٹھ گیا۔ ''یہ پہاڑی پر واحد جگہ تھی جہاں پر کہ سورج کی روشنی پہنچ سکتی تھی۔'' اور اس صاف کھیت کے نچلی جانب سبز ٹماٹروں سے لدے مضبوط پودوں کی قطاروں پر ایک گہرا سایہ تھا۔

"What is the reason for your planting this patch up here?" I asked.

''آخر اِس بلندی پر زمین کے ٹکڑے کو کاشت کرنے کی کیا وجہ ہے؟'' میں نے پوچھا۔

"Twenty times in my life," he said, "a doctor has told me to go home and be with my family as long as I could. Told me not to work. Not to do anything but to live and enjoy the few days I had left me. If the doctors have been right," he said, winking (آنکھ مارتے ہوئے) at me," I have cheated death (موت کو دھوکہ دیا) many times! Now, **I've reached the years the Good Book (مقدس کتاب، انجیل) allows to man in his lifetime upon this earth! Three score years and ten (ستر سال)!"**

''میری زندگی میں 20 مرتبہ ایک ڈاکٹر مجھے اپنے گھر جانے اور اپنے بچوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے کا کہہ چکا ہے۔'' انہوں نے بتایا۔ مجھے کام کرنے سے منع کیا۔ بالکل کچھ نہ کرنے کو کہا۔ بلکہ جو دن باقی بچے ہیں اُن کو ہنس کھیل کر گزارنے کا مشورہ دیا۔ ''اگر ڈاکٹر درست کہہ رہے ہیں تو میں نے موت کو کئی بار دھوکا دیا ہے! انہوں نے آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اب میں اُس عمر کو پہنچ گیا ہوں جتنی کہ مقدس کتاب انجیل اس دنیا میں رہنے کے لیے انسان کو اجازت دیتی ہے۔ ''ساٹھ سال اور دس یعنی 70 سال!''

He got up from the stump and wiped the raindrops of sweat (پسینے کے قطرے) from his *red-wrinkled face* (سرخ جھریوں والا چہرہ) with his big blue bandanna (بڑے نیلے رومال سے).

وہ درخت کے مڈھ سے اُٹھا اور اپنے بڑے سے نیلے رومال سے جھریوں والے سرخ چہرے پر سے پسینے کے قطرے صاف کیے۔

Q.21.What did the doctor suggest the old man, to live his life?

Q.22.What were the feelings of the old man at the age of seventy.

Symbol of hard work

"And something else, Jess," he said, motioning (اشارہ کرتے ہوئے) for me to follow him to the upper edge (بالائی کنارہ) of the clearing, **"You won't understand until you reach threescore and ten! After these years your time is borrowed** (مستعار). And when you live on that kind of time, then something goes back. Something I cannot explain. You go back to the places you knew and loved. See this steep hill slope (ڈھلوان)." He pointed (اشارہ کیا) down from the upper rim (بالائی کنارہ) of the clearing toward the deep valley below.

Q.23.According to the old man, what thing Jess is unable to understand till he reaches the age of seventy (three scores and ten)?

"Your mother and I, when she was nineteen and I was twenty-two cleared this mountain slope together. We raised corn(غلہ اگایا), beans (لوبیا), and pumpkins (پیٹھا) here," he continued, his voice rising with excitement (جوش وخروش سے) he talked with his hands, too. "Those were the days. This wasn't land one had to build up. It was already here as God had made it and we had to do was clear the trees and burn the brush. I ploughed (ہل چلایا) this mountain with cattle the first time it was ever ploughed. And we raised more than a barrel of corn to the shock (گچھا). That's why I came back up here. I went back to our youth, and this was the only land left like that was.

"And, Jess," he bragged, "regardless (کے باوجود) of my threescore years and ten, **I ploughed it. Ploughed it with a mule(خچر)! I have, with just a little help, done all the work.** It's like the land your mother and I used to farm (کاشتکاری کرنا) here when I brought my gun to the field and took home a mess (بڑی تعداد) of fox squirrels every evening."

Q.24.How did the old man plough the land?

''اور کچھ، Jess'' اُس نے مجھے کھیت کے بالائی کنارے کی جانب اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور کہا ''تم یہ سب باتیں اُس وقت تک نہیں سمجھ پاؤ گے جب تک کہ تم 70 سال کی عمر کو نہ پہنچ جاؤ۔ اِس عمر کے بعد کا وقت زندگی مستعار ہوتی ہے۔'' اور جب آپ اس قسم کا وقت گزار رہے ہوتے ہیں تو آپ کا دھیان پیچھے کی طرف لوٹتا ہے۔ جس کی میں تمہیں وضاحت نہیں کر سکتا۔'' آپ ایسی جگہوں کی جانب واپس جانا پسند کرتے ہو۔ جن سے جو آپ اب واقف تھے اور جن سے آپ محبت کرتے تھے۔'' اس نے کھیت کے بالائی حصہ کی طرف سے کھیت کے نچلی جانب گہری وادی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''تمہاری والدہ اور میں نے جب وہ 19 اور میں 22 سال کا تھا تو ہم نے اس ڈھلوانی پہاڑی کو اکٹھے صاف کیا تھا۔ ہم نے یہاں پر غلّہ، پھلیاں اور کدوّ کاشت کیے۔ انہوں نے بات جاری رکھتے ہوئے ہاتھوں کے اشاروں سے بتایا۔ اُن کی آواز پر جوش ہوتی جا رہی تھی۔ ''وہ بھی کیا دن تھے'' یہ ایسی مٹی نہ تھی کہ جس کو تیار کرنا پڑے۔ یہ ایسی مٹی تھی کہ جسے خدا نے تیار حالت میں رکھا تھا، تمہیں صرف یہاں سے درختوں کو صاف کرنا اور جڑی بوٹیوں کو جلانا تھا۔ میں نے پہلی مرتبہ اس زمین پر جانوروں کی مدد سے ہل چلایا۔ اِس پہاڑی پر پہلی مرتبہ ہل چلایا گیا تھا۔ اور ہم نے یہاں ایک کنستر سے زیادہ اناج اُگایا۔ یہی وجہ ہے کہ میں یہاں واپس آیا ہوں۔ یہاں میں واپس اپنی جوانی میں کھو جاتا ہوں۔ اور یہ واحد مٹی ہے جو اس طرح کی رہ گئی ہے۔

''اور جیس'' اُس نے بڑے فخر سے کہا۔ اپنی 70 سال عمر کے قطع نظر میں نے اس زمین کو کاشت کیا۔ اور ایک خچر کی مدد کے ساتھ میں نے یہاں ہل چلایا میں نے یہ سارا کام خود کیا صرف معمولی کی مدد کے ساتھ سارا کام کیا۔ یہ کھیت اُس زمین کے ٹکڑے کی مانند ہے۔ جسے میں اور تمہاری ماں کاشت کیا کرتے تھے۔ میں اپنی بندوق کے ساتھ میدان میں جاتا اور ہر شام گلہریوں کا شکار کر کے گھر لے جاتا۔

I looked at the vast mountain slope (وسیع پہاڑی ڈھلوان) below where my mother and father had farmed. And I could remember, years later, when they farmed this land. It was on this steep slope that my father once made me a little wooden plough (لکڑی کا ہل). That was **when I was six years old and they brought me to the field to thin corn. I lost my little plough in a furrow** (نالی) **and I cried and cried until he made me another plough.** But I never loved the second plough as I did the first one.

میں نے نیچے کی طرف گہری ڈھلوان پر نظر ڈالی جہاں میری والدہ اور والد کاشت کاری کر چکے تھے۔ اور میں اتنے سال گزرنے کے باوجود بھی وہ وقت یاد کر سکتا تھا جب انہوں نے اس زمین کو کاشت کیا تھا۔ یہ اسی گہری ڈھلوان کا واقع ہے۔ جب میرے والد نے مجھے لکڑی کا ایک ہل بنا کر دیا تھا۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب میں چھ سال کا تھا اور وہ مجھے غلّہ چھانٹنے کے لیے اس کھیت میں لاتے تھے۔ میں اُس چھوٹے سے ہل کو کیاریوں میں گم کر بیٹھا تھا اور روتا رہا، یہاں تک کہ اُس نے مجھے ایک اور ہل بنا کر دیا۔ لیکن جتنی محبت مجھے اپنے پہلے ہل سے تھی اُتنی میں اس دوسرے ہل سے نہیں کر سکا تھا۔

Q.25.Why did the son at the age of six cry? (Text Q.No.7)

Now, to look at the mountain slope, grown up with tall trees, many of them big enough to have sawed (چیرا) into lumber (عمارتی لکڑی) at the mill, it was hard to believe that my father and mother had cleared this mountain slope and had farmed it for many years. For many of the trees were sixty feet tall and the wild vines (جنگلی بیلیں) had matted (الجھا دیا تھا) their tops together.

اب اس گہری ڈھلوان کی طرف دیکھتے ہوئے جس پر لمبے درخت اُگے ہوئے تھے۔ اور جن میں کچھ اتنے بڑے ہو چکے تھے کہ ان کو کارخانے کی لکڑیوں کی طرح کاٹ لیا جاتا یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ اس ڈھلوان کو میرے والدین نے صاف کیا تھا اور بہت سال اس پر کاشت کاری کرتے رہے تھے۔ ان میں بہت سے درخت 60 فٹ بلند تھے۔ اور جنگلی بیلوں نے ان کی چوٹیوں کو آپس میں بُن رکھا تھا۔

And, Jess, "he almost whispered (سرگوشی), **"the doctors told me to sit still and to take life easy. I couldn't do it. I had to work. I had to go back. I had to smell this rich loam** (گلے سڑے پودوں کی زرخیز مٹی) **again.** This land is not like the land I had to build to grow alfalfa. This is real land. **It's the land that God left. I had to come back and dig in it** (اس میں گودی کرنا). **I had to smell it, sift** (چھانٹنا) **it through my fingers again. And I wanted to taste** (چکھنا) **yams, tomatoes, and potatoes grown in this land.**

''اور Jess'' انہوں نے تقریباً سرگوشی میں کہا۔ ڈاکٹرز نے مجھے آرام سے بیٹھنے اور زندگی کو آسان بنانے کو کہا تھا۔ میں ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ مجھے کام کرنا تھا۔ مجھے واپس جانا تھا۔ مجھے اِس زرخیز کھاد والی مٹی کو دوبارہ سونگھنا تھا کیونکہ یہ مٹی اُس مٹی جیسی نہیں تھی۔ جسے میں نے الفلفا اُگانے کے لیے تیار کیا تھا یہی اصل مٹی ہے یہی وہ زمین ہے جسے خدا نے بنائی تھی مجھے واپس آ کر اسے کھودنا تھا۔ مجھے اِس مٹی کو سونگھنا اور اِسے اپنی انگلیوں سے پھسلانا تھا۔ میں اس زمین میں اُگنے والے آلو، شکر قند اور ٹماٹروں کو چکھنا چاہتا تھا۔

Q.26.Why didn't the old man follow the advice of the doctors? (Text Q.1)

Q.27.Why had the old man planted his secret garden? (Text Q.No.9)

From this mountain top I looked far in every direction (ہر سمت) over the rugged hills (ناہموار پہاڑیاں) **my father and mother had cleared and farmed in corn, maize, and cane.** The one slope they hadn't cleared was the one from which my father had cleared his last, small patch.

پہاڑ کی اس چوٹی سے میں نے ناہموار پہاڑیوں سے دور تک ہر طرف نظر دوڑائی جنہیں میرے والدین نے صاف کیا تھا اور ان میں غلّہ، مکئی اور گنا کاشت کیئے تھے۔ ایک ڈھلوان جسے انہوں نے (اُس وقت) صاف نہیں کیا تھا یہ والی تھی جہاں سے میرے والد نے یہ آخری چھوٹا ٹکڑا صاف کیا تھا۔

Q.28.What crops did Jess father and mother grow in their youth?

I followed him from his clearing in the sky, down a new path, toward the deep valley below.

میں نے بلند کھیت سے واپس پر ایک نئے بنے ہوئے راستہ کی طرف اُن کا پیچھا کیا، (یہ راستہ) نیچے وادی کی طرف لے جاتا تھا۔

"But why do you have so many paths coming from the flat (ہموار سطح) up the steep second bluff(عمودی پہاڑی)?" I asked, since he had promised (وعدہ کیا تھا) that he would explain this to me later (بعد میں).

میں نے پوچھا کہ آپ نے اتنے بہت سے راستے کیوں بنائے ہیں جو اِس ہموار جگہ سے نیچے دوسرے ڈھلوانی پہاڑی کے جانب لے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس کی وضاحت کرنے کا وعدہ پہلے ہی کر چکے تھے۔

"Oh, yes," he said. "Early last spring (موسم بہار), I couldn't climb straight (سیدھا) up the steep (عمودی) path. That was when the doctor didn't give me a week to live. **I made a longer, easier path so I wouldn't have to do so much climbing. Then, as I got better, he explained. "I made another path that was a little steeper. And as I continued to get better, I made steeper paths. That was one way of knowing (جاننا) I was getting better all the time!"**

''اوہ ہاں'' انہوں نے کہا۔ پچھلے موسم بہار کے اختتام پر میں عمودی ڈھلوان چڑھائی نہیں چڑھ سکتا تھا۔ اور یہ اُس وقت کی بات ہے جب ڈاکٹرز نے مجھے زندگی کے لیے صرف ایک ہفتے کی مہلت بھی نہ دی تھی۔ لہٰذا میں نے آسان اور طویل راستہ بنایا تا کہ مجھے زیادہ چڑھائی نہ چڑھنی پڑے۔ پھر جیسے میں ٹھیک ہو گیا میں نے ایک نیا راستہ بنایا جو زیادہ عمودی تھا۔ انہوں نے واضح کیا، اور جوں جوں میں بہتر ہوتا چلا گیا میں زیادہ عمودی راستے بناتا گیا۔ یہ اس بات کو جاننے کا ایک طریقہ تھا کہ میں دن بدن کتنا صحت مند ہو رہا تھا۔''

Q.29.Why did the old man take the steep path? (Text-Q.6)

I followed him down the path that wound (خم کھاتے ہوئے) this way and that, three times the length of the path we had climbed.

میں نیچے کی جانب اُن کے پیچھے پیچھے اُس بل دار راستے پر چلتا رہا۔ جو کبھی ایک طرف (بل کھاتا) اور کبھی دوسری طرف (بل کھاتا نیچے کی جانب لے جا رہا تھا)۔ یہ اُس راستے سے تین گنا طویل تھا جس سے ہم اوپر چڑھے تھے۔

☆☆☆☆☆

Reading Notes from Text

97 in the shade سایہ میں ۹۷ درجہ حرارت	temperature of 97°F
protest احتجاج	oppose
a wisp of alfalfa الفالفا کی ٹہنی	a thin stem of leafy green hay, used to feed horse and cows
brag شیخی بھگارنا	boast, praise oneself
sapling کونپل	a young tree
brace پکڑنا	support, reinforce
bluff چوٹی	headland with a broad and steep face
curtly سختی سے	hardly polite
loam ذرخیز مٹی	a rich soil consisting of clay, silt and sand
whiff خوشبو	smell, inhale the odor of something
yam کچالو، اروی، شکر قندی	orange coloured vegetable root, somewhat resembling a sweet potato
stalwart مضبوط	strong and vigorous in body, mind or spirit
Good book مقدس کتاب بائبل	The Bible
three score years and ten ۷۰ سال	seventy years
bandanna بڑا رومال	a large figured handkerchief made of dyed cloth
black gum سخت لکڑی والا درخت	a tree having light but tough wood
mess of fox squirrels گلہری کا غول	a quantity of fox squirrels enough to cook for a meal.

Story 2 — Clearing In The Sky

Text Book Exercise

Q.1 Why didn't the old man follow the advice of the doctors? بوڑھے آدمی نے ڈاکٹروں کی نصیحت پر عمل کیوں نہ کیا؟ (Dgk-G2)-16 (Lhr-G2)-15

Ans. The old man did not follow the advice of the doctors because he believed in himself. He also believed in struggle. If he had followed the doctors' advice, he would have been confined to bed and died. (Dgk-G2)-13 (Lhr-G1)-12

بوڑھے آدمی نے ڈاکٹروں کی نصیحت پر عمل نہ کیا کیونکہ اُسے خود پر یقین تھا۔ اُسے جدوجہد پر بھی یقین تھا۔ اگر اُس نے ڈاکٹروں کی نصیحت پر عمل کیا ہوتا تو وہ بستر پر ہی مقید ہو جاتا۔

Q.2 What had the doctors told the old man? ڈاکٹروں نے بوڑھے آدمی کو کیا کہا تھا؟ (Bwp-G2)-16

Ans. Twenty times in the life of the old man, a doctor told him to go home and stay with his family as long as he could. Not to do anything but to live and enjoy the few days he had left with him. (Sgd-G2)-16 (Mtn-G2)-15 (Lhr-G2)-11

بیسیوں مرتبہ بوڑھے کو ایک ڈاکٹر نے نصیحت کی کہ گھر جائے اور جتنا ممکن ہو سکے اپنے خاندان کے ساتھ وقت گزارے۔ کوئی بھی کام نہ کرے۔ اور اپنی زندگی کے باقی ماندہ دن خوشی کے ساتھ گزارے۔

Q.3 Where did the old man take his son to? بوڑھا آدمی اپنے بیٹے کو کہاں لے کر گیا؟ (Dgk-G2)-15

Ans. The old man took his son to the top of the mountain to show the clearing in the sky, where he had raised potatoes, yams, and tomatoes.

بوڑھا آدمی اپنے بیٹے کو پہاڑی کی چوٹی پر کھیت دیکھانے کو لے گیا۔ جہاں اُس نے آلو، شکر قندی اور ٹماٹر کی فصل کاشت کی تھی۔

Q.4 Had the son ever been there before? کیا لڑکا اس سے پہلے وہاں گیا تھا؟ (Grw-G1)-14

Ans. With the exception of the last three years, the son had visited there for many times, but he had never seen anything extraordinary.

پچھلے تین سالوں کے سوا، لڑکا بیشتر دفعہ وہاں گیا تھا لیکن اُس نے وہاں کبھی کوئی غیر معمولی چیز نہ دیکھی تھی۔

Q.5 What were the names of the vegetables? اُن سبزیوں کے کیا نام تھے؟ (Sgd-G1)-15

Ans. The old man grew corn, beans, pumpkin potatoes, yams, and tomatoes in his farm. (Fsd-G1)-15

بوڑھے آدمی نے مکئی، پھلیاں، کدو، آلو، شکر قندی اور ٹماٹر (کی فصل) اُگائی تھی۔

Q.6 Why did the old man take the steep path? بوڑھے آدمی نے ڈھلوانی راستہ کیوں اختیار کیا؟ (Dgk-G1)-15

Ans. The old man took the steep path to climb the mountain, because he wanted to show his son that he was still healthy. (Rwp-G1)-15 (Mtn-G1)-14

بوڑھے آدمی نے پہاڑ پر چڑھنے کے لیے ڈھلوانی راستہ اختیار کیا کیونکہ وہ اپنے بیٹے کو ثابت کرنا چاہتا تھا کہ وہ اب بھی صحت مند ہے اور وہ حق بجانب تھا کہ اُس نے ڈاکٹروں کی بستر پر آرام کرنے کی نصیحت پر عمل نہ کیا تھا۔

Q.7 Why had the son at the age of six cry? لڑکا چھ سال کی عمر میں کیوں پھوٹ کر رویا تھا؟ (Sgd-G1)-16

Ans. The son cried at the age of six because he lost the little toy plough, his father had made for him. He kept crying till his father made another wooden plough for him. (Sgd-G1)-15 (Fsd-G1)-15

لڑکا چھ سال کی عمر میں پھوٹ کر رویا تھا کیونکہ اُس نے اپنا ہل والا کھلونا کھو دیا تھا۔ وہ مسلسل روتا رہا حتی کہ اُس کے باپ نے اُس کو لکڑی سے ایک اور ہل بنا کر دیا۔

Q.8 What were the feelings of the old man at the age of seventy?

بوڑھے آدمی کے 70 سال کی عمر میں کیا احساسات تھے؟

Ans. The old man was happy that he had cheated death many times and lived the years of life, the good book alows to a man, despite the warnings of doctors. He was happy that he had raised a family of five children successfully.

بوڑھے آدمی خوش تھا کہ اُس نے ڈاکٹروں کی تنبیہات کے باوجود فطرتی زندگی گزاری ہے اور 5 بچوں کے خاندان کی کامیابی سے پرورش کی ہے۔

Q.9 Why had the old man planted his secret garden?

بوڑھے آدمی نے اپنا خفیہ باغ کیوں لگایا تھا؟

Ans. The old man planted his secret garden to prove his strength. The secret garden was a symbol of his will-power and a sign of his victory over nature.

بوڑھے آدمی نے اپنا خفیہ باغ اپنی قوت کو ثابت کرنے کے لیے لگایا تھا۔ خفیہ باغ اُس کی قوت ارادہ اور اُس کی قدرت پر فتح کی علامت تھا۔

Additional Questions

Q.1. Where did the old man take his son to? (Dgk-G2)-15

Ans. The old man took his son to the top of the mountain to show the clearing in the sky, where he had raised potatoes, yams, and tomatoes.

Q.2. Why did Jess not want to go with his father?

Ans. Jess didn't want to go with his father because it was very hot outside and he had already walked half a mile uphill carrying basket of dishes to his Mom.

Q.3. How much distance did Jess cover to reach his father's house?

Ans: There were two slips in the road and he couldn't drive his car well, Jess had to walk a half mile uphill from his home to reach his father's home.

Q.4. What was the temperature when Jess came to see his father? (Bwp-G1)-16

Ans. It was 97 in the shade when Jess came to see his father

Q.5. According to the son, what had the doctor suggested to his father about his health? (Grw-G1)-14

Ans. According to the son, the doctor had suggested his father to go home and take rest with his family and enjoy the few days he had.

Q.6. Why did Jess not protest to his father when he had made up his mind? **OR**
What kind of man was the writer's father?

Ans: Jess didn't protest to his father because he knew when his father made up his mind to do a thing, he would do it if he had to crawl. He didn't care if its was 97 in the shade or 16 below zero.

Q.7. While climbing, what did the old man cut with his knife and why?

Ans: The old man took the steep path to measure his health. That was one way of knowing about his health. He also wanted to show his son that he was still healthy.

Q.8. What did Jess reply about Alfalfa?

Ans: Jess said that it was the best looking hay, he had seen at any place. Even he had not seen better looking alfalfa in the little sandy River bottoms.

Q.9. What did the people warn the old man about his piece of land?

Ans. Everybody around the old man warned him that he would end up with his family, if he tried to make a living there.

Q.10. How much time did the old man spend to improve his acres?

Ans: It took him thirty years to improve those old worn-out acres to make them rich and fruitful.

Q.11. What did the old man remember on seeing the fox squirrel?

Ans. The old man remembered the old days when he and his son used to sit under hickory trees and the squirrels used to throw green hickory shells at them.

Q.12. What were the old man's memories about August morning?

Ans: The old man couldn't forget those days of August when he used to go to the woods with his son to hunt fox squirrels. They used to sit beneath those hickories and the squirrels threw green hickory shells down at them. The morning wind was also good to breathe in August.

Q.13. What were the old man's memories about October?

OR

What was the significance of October in old man's memories?

Ans. In October, the old man and his son used to sit beneath hickories and the hickory leaves fell like yellow rain due to frost. It was time when the rabbits were ripe and their hounds would make the rabbits circle.

Q.14. How were the pine trees looking like in the sky?

OR

How did the pine trees look on the top of the mountain?

Ans. The long boughs of the pine trees on top of the mountain looked like the fingers in the sky, fondling with the white clouds.

Q.15. Had the son ever been there before? **(Text Q.No.4)** **(Grw-G1)-14**

Ans. With the exception of the last three years, the son had visited there for many times, but he had never seen anything extraordinary.

Q.16. How did Jess manage to stand on the steep path?

Ans: Jess managed to stand on the steep path by holding to a little sapling because it was too steep for his feet to hold unless he braced himself.

Q.17. What did the son see right on the mountain top. **(Dgk-G2)-14**

OR **(Fsd-G1)-14**

What did the old man show to his son, right on mountain top?

Ans: The old man took his son on the top of the mountain. They saw a clearing in the sky, it was small clearing of not more than three-fourth of an acre in the heart of this wilderness, right on the mountain top.

Q.18. Who cleared this land and who fenced it?

OR

Why did the old man fence his vegetable field?

Ans. The old man cleared the land and fenced his field against the stray cattle if they ever got out of the pasture and ruin the field.

Q.19. What did the old man tell to his wife and son about growing crops in the new grounds? **OR**

Why did the old man raise vegetables on the mountain top?

OR

Why did the old man prefer the piece of land on the top of the mountain?

Ans. The old man preferred to raise vegetables on the mountain top because anything grown in a new ground would give better flavour, colour and size. He explained to his wife and the son.

Q.20. What were the names of the vegetables? **(Text Q.No.5)** (Sgd-G1)-16

OR

What were the names of the vegetables, the old man grew in his farm? (Sgd-G1)-15 (Fsd-G1)-15

OR

What did the old man grown in his field.

Ans: The old man grew corn, beans, pumpkin potatoes, yams, and tomatoes in his farm.

Q.21. What did the doctor suggest the old man, to live his life?

Ans: Twenty times in the life of the old man, a doctor told him to go home and stay with his family as long as he could. Not to do anything but to live and enjoy the few days he had left with him.

Q.22. What were the feelings of the old man at the age of seventy.

OR

What age does the good book allow to a man upon this earth?

Ans: **Ans.** The old man was happy that he had cheated death many times and lived the years of life, the good book alows to a man, despite the warnings of doctors. He was happy that he had raised a family of five children successfully.

Q.23. According to the old man, what thing Jess is unable to understand till he reaches the age of seventy (three scores and ten)?

Ans: According to the old man, Jess was unable to understand till he reaches the age of three score and ten that a man loves to go back to the places what he knew and loved. After seventy years, the time of a man's life is borrowed.

Q.24. How did the old man plough the land?

Ans: The old man ploughed the land with the help of a mule. He himself had done all the work.

Q.25. Why did the son at the age of six cry? **(Text Q.No.7)** (Sgd-G1)-16

Ans: The son cried at the age of six because he lost the little toy plough, his father had made for him. He kept crying till his father made another wooden plough for him. (Sgd-G1)-15 (Fsd-G1)-15

Q.26. Why didn't the old man follow the advice of the doctors? (Text Q.1) (Dgk-G2)-16

Ans. The old man did not follow the advice of the doctors because he believed in himself. He also believed in struggle and will to work. If he had followed the doctors' advice, he would have been confined to bed and died. (Lhr-G2)-15 (Dgk-G2)-13 (Lhr-G1)-12

Q.27. Why had the old man planted his secret garden? **(Text Q.No.9)**

Ans. The old man planted his secret garden to prove his strength. The secret garden was a symbol of his will-power and a sign of his victory over nature.

Q.28. What crops did Jess father and mother grow in their youth? (Dgk-G1)-15

Ans: Jess' father and mother cleared and formed in corn, maize and cane, in their youth. (Rwp-G1)-15 (Mtn-G1)-14

Q.29. Why did the old man take the steep path? (Text-Q.6)

OR

Why did the old man make so man paths?

Ans. The old man took the steep path to measure his health. That was one way of knowing about his health. He also wanted to show his son that he was still healthy.

☆☆☆☆☆

Story 2	Clearing In The Sky

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Choose the correct answers:

i. The old man wanted to show to his son.

a) his farm b) his land **c) patch of clearing** d) river

ii. The day was

a) hot b) pleasant c) rainy d) humid

iii. How many years ago did the doctor advise the old man to take rest?

a) ten b) twenty c) thirty **d) forty**

iv. How many children had the old man?

a) three b) four **c) five** d) seven

v. What did the old man cut with his pocket knife?

a) a sapling b) a flower **c) a wisp of alfalfa** d) a tomato

vi. In how many years did the old man improve the land?

a) twenty **b) thirty** c) forty d) sixty

vii. Why did the old man hunt the squirrels?

a) to sell b) to kill **c) to cook for meal** d) to pet

viii. What type of special tree was found by the old man?

a) cherry b) apple c) orange **d) coffee tree**

ix. The clearing on the top was not more than

a) three acres b) four acres c) two acres **d) three-fourth of an acre**

x. The land was fenced by

a) the son b) the mother **c) the old man** d) the brother of the old man

2. Mark the statements true or fals **Statements کو درست یا غلط Mark کیجیے۔**

i. Jess's father was a weak man. Fals

ii. The old man followed his doctors' advice in all his life. Fals

iii. The old man invited his son to take a walk up a mountain path. Tru

iv. When the old man reached seventy, he wanted to go back to farming land that had never been touched. Tru

v. Thirty years labour of the old man proved futile. Fals

vi. The old man took the easy path to go to the top. **False**

vii. The old man took rest twice while climbing the steep bluff. **True**

viii. The old man did not have trust in God. **False**

ix. The old man felt relieved on the fruit of his toil. **True**

x. The vegetables that the old man grew in his secret garden were better flavored because of the sunshine in the clearing. **False**

3. Answer the following questions (in one to three sentences)

Ans: Please go to Text Exercise Questions and answers at the start.

4. Write down the answers of the following questions in 50-100 words.

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات 50-100 الفاظ میں لکھیے۔

(i) Describe the physical appearance of the old man. بوڑھے آدمی کی ظاہری جسمانی حالت بیان کیجیے۔

Ans: The old man had a red-wrinkled face. Though physically he was not too strong yet he was an energetic and hard working person. He had been suffering from heart disease since the last forty years. Doctors had advised him to take complete bed rest on many occasions. But he did not yield in and worked as hard as any normal human being could do. He worked on his barren land and made it fertile and fruitful.

(ii) How did the old man feel about the land? زمین کے بارے میں بوڑھے آدمی کے کیا احساسات تھے؟

Ans: The feelings of the old man about the land are something special. He was an ardent lover of nature. He had great love and care for land like a mother. He planted trees and ploughed his farm land irrespective of the fact that he was suffering from heart disease. He preferred the land which had never been farmed before. That's why, he cleared a piece of land on the highest point of his farm and grew different vegetables like tomatoes, potatoes and yams. His love for nature also inspires us and motivates us to do hard work in our life.

(iii) What did the son remember from the childhood? Were these good memories?

بیٹے کو اپنے بچپن سے کیا یاد آیا؟ کیا یہ خوشگوار یادیں تھیں؟

Ans: The son remembered some pleasant memories of his childhood. When he looked below at the vast mountain slope, he got remembered the time when his father and mother farmed that land. He also had the sweet memory of the wooden plough he had lost in a furrow at the age of six. It was a painful experience for him as he cried a lot on that loss. His father made him another plough but he never loved the second plough as much as the first one.

(iv) Write the story in your own words. کہانی کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

Ans: The story tells us about an old man who had been suffering from heart disease since the last forty years. He was an ambitious and hard working person who wanted to live life by his own struggle. He kept on working hard despite repeated warnings of different doctors on several occasions. He worked as hard as any normal man could do. He cleared a piece of land on the highest point of his farm land where he grew different vegetables like potatoes, tomatoes and yams. He along with the assistance of his wife worked hard to change the lot of the barren land of his farm. He had strange feelings at the age of 70. He was a man of iron will who did

not yield in against the heavy odds. His determination and hard struggle throws light on the greatness of man power against crucial circumstances.

(v) What moral lesson does the story teach? کہانی کیا اخلاقی سبق سکھاتی ہے؟

Ans: The story teaches us the moral lesson of dignity of labour. It also teaches us to face heavy odds manfully. Those who do not allow their ailment and worries overcome them, always get the desired result. Hard work is the key to success. We should keep this fact in mind and combat against adverse situations with our strong resolution and hard struggle. It will dignify our character.

5. Use the correct form of the verbs given in brackets.

بریکٹوں میں دیئے گئے **Verbs** کی درست فارم استعمال کیجیے۔

Incorrect	Correct
i. I (carry) a basket of dishes to Mom.	I **carried** a basket of dishes to Mom.
ii. I (know) how hot it was.	I **knew** how hot it was.
iii. I (follow) him down the little path.	I **followed** him down the little path.
iv. I (buy) this little farm around here.	I **bought** this little farm around here.
v. Is that what you (want) to show me?	Is that what you **wanted** to show me?

6. Punctuate the following lines.

مندرجہ ذیل سطروں میں اوقاف لگائیے۔

Unpunctuated	Punctuated
now youre coming to something son he said as he pushed down the top wire so he could cross the fence this is something i want you to see.	"Now, you're coming to something, son," he said as he pushed down the top wire so he could cross the fence. "This is something I want you to see!"



Story 3

Dark They Were And Golden Eyed (سیاہ رنگ اور سنہری آنکھوں والے) (By Bradbury)

(کہانی کا مرکزی خیال)

اِس کہانی میں دو سیاروں پر زندگی کو واضح فرق سے بتایا گیا ہے۔ زمین اور مریخ پر زندگی کیسی ہے؟ اس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مسٹر بٹرنگ اپنے خاندان کے ساتھ مریخ پر جا بسا کیونکہ زمین پر ایٹمی جنگ کا آغاز ہو چکا تھا لیکن مریخ پر تنہائی تھی۔ سخت موسم تھے۔ اُنہوں نے وہاں گھر بنایا۔ لیکن وہ وہاں خوفزدہ ہی رہے۔ ہیری ایک حساس آدمی تھا۔ وہ واپس زمین پر جانا چاہتا تھا۔ اور اِس مقصد کے لیے اُس نے راکٹ بنانا شروع کیا۔ لیکن دوسرے لوگوں نے اُس کا ساتھ نہیں دیا۔ اُس کا رنگ روپ، قد بہت بدلنا شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ اسی دھرتی جیسے ہو گئے۔ اور وہیں پر رہنا بسنا شروع کر دیا۔ زمین پر ہر وقت جنگ کے بادل چھائے رہتے۔ جبکہ وہاں ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔ درحقیقت یہ نام نہاد ترقی اور جنگی سوچ پر تنقید ہے۔

(Critical Analysis) Text of the Story (Page No. 18) (بامحاورہ اُردو ترجمہ)

P-18: The rocket metal (دھات) cooled in the meadow (چراگاہ) winds. Its lid gave a bulging (اُبھرتی ہوئی) pop (چٹاخ). **From its clock interior (گول اندرونی حصہ) stepped a man, a woman, and three children. The other passengers whirled away (اِدھر اُدھر چلے گئے)** across the Martian (مریخ) meadow, leaving the man alone among his family.

سبزہ زار کی ہواؤں میں راکٹ کی دھات ٹھنڈی ہو گئی۔ اس کے خول نے دھماکے دار تیز آواز پیدا کی۔ اسکے خول نما اندرونی حصے سے ایک آدمی ایک عورت اور تین بچے باہر نکلے۔ دوسرے مسافر اُس آدمی کو اس کے خاندان کے ساتھ تنہا چھوڑ کر۔ تیزی کے ساتھ مریخ کے سبزہ زار پر چل دیے۔

Q.1.Who came out of the rocket landed on the Mars?

The man felt his hair flutter (پھڑ پھڑاتے ہوئے) and the tissues (رگ ریشے) of his body draw tight (سخت) as if he were standing at the center of a vacuum (خلا). His wife, before him, seemed almost to whirl away in smoke. The children, small seeds (بیج), might at any instant (لمحہ) be sown (بیج دینا) to all the Martian climes (موسم).

اُس آدمی نے اپنے بالوں کو ہوا میں اُڑتا ہوا محسوس کیا۔ اُس کے جسم کے پٹھے اکڑ گئے۔ جیسے کہ وہ خلا کے وسط میں موجود ہو۔ اُس کی بیوی اُس کے سامنے دھوئیں میں چکراتی دکھائی دی۔ بچے، ننھے بیجوں کی مانند دیکھائی دے رہے تھے جنہیں ہوا مریخ کے موسموں میں گم کر دے گی۔

Q.2.What did Harry feel when he landed on the Mars?

The children looked up at him, as people look to the sun to tell what time of their life it is. His face was cold.

بچوں نے نظریں اُٹھائیں اور اُس کی طرف ایسے دیکھا۔ جیسے لوگ سورج کی جانب یہ بتانے کے لیے دیکھتے ہیں کہ یہ اُن کی زندگی کا کیسا وقت ہے۔ اُس (ہیری) کے چہرے پر سرد مہری تھی۔

"What's wrong (کیا ہوا)?" asked his wife.

''کیا مسئلہ ہے؟'' اُس کی بیوی نے پوچھا۔

"Let's get back on the rocket."

''آؤ راکٹ پر واپس چلیں''۔

"Go back to Earth?"

''واپس زمین پر چلیں؟''

"Yes! Listen!"

"ہاں۔ سنو!"

Q.3.What climate did they face? (Text Q.No.3)

The wind blew as if to flake away their identities (شناخت). **At any moment the Martian air might draw his soul from him, as marrow** (گودا) **comes from a white bone. He felt submerged** (غرقاب) **in a chemical that could dissolve** (ختم کر دینا) **his intellect** (ذہانت) **and burn away his past.**

ہوا یوں چلی جیسے کہ اُن کی شناخت اڑا دے گی۔ مریخ پر چلنے والی ہوائیں کسی بھی لمحے اس کی روح کو ایسے کھینچ سکتی تھی جیسے کہ گودا سفید ہڈی سے باہر آتا ہے۔ اُس نے اپنے آپ کو ایک ایسے کیمیائی مادے میں ڈوبتا ہوا محسوس کیا جس میں اُس کی عقل تحلیل ہو رہی تھی۔ اور اُس کا ماضی جل رہا تھا۔

Q.4. How did the Martian hills and cities look like to them?

They looked at Martian hills that time had worn with a crushing (تباہ کن) **pressure** (دباؤ) **of years. They saw the old cities, lost in their meadows, lying like children's delicate bones** (نرم نازک ہڈیاں) **among the blowing lakes** (جھیلیں) **of grass.**

انہوں نے مریخی پہاڑوں کی جانب دیکھا۔ جنہیں وقت نے بہت زیادہ کمزور حال کر دیا تھا۔ انہوں نے قدیم شہر دیکھے جو اِن سبزہ زاروں میں گم ہو چکے تھے۔ وہ (سب) بچوں کی نرم و نازک ہڈیوں کی طرح (لمبی) گھاس کی جھیلوں میں پڑے تھے۔

Q.5.How much away did they go on the Mars?

"Chin up (حوصلہ رکھو), Harry," said his wife. "It's too late. **We've come over sixty million miles.**

"حوصلہ کرو ہیری"۔ اُس کی بیوی نے کہا۔ اب بہت دیر ہو چکی ہے ہم نے 60 ملین کا فاصلہ طے کیا ہے۔

The children with their yellow hair hollered (شور کرنے لگے) at the deep dome of Martian sky. There was no answer but the racing hiss (سنسناہٹ) of wind through the stiff (سخت) grass.

زرد رنگ کے بالوں والے بچے مریخی آسمان کے گنبد کی طرف دیکھتے ہوئے زور سے پکارے۔ ماسوائے سخت گھاس میں سے سرسراتی آواز کے سوا انہیں کوئی جواب نہ ملا۔

He picked up the luggage in his cold hands. "Here we go," he said-a man standing on the edge of a sea, ready to wade (پانی میں سے چل کر گزرنا) in and be drowned.

اُس نے اپنے یخ بستہ ہاتھوں میں سامان اُٹھایا۔ اُس نے کہا "چلو ہم چلتے ہیں" ایک ایسے آدمی کی طرح جو سمندر کے کنارے کھڑا ہو اور اُس میں ڈوب یا دھنس جانے پانی میں سے کے لیے بالکل تیار ہو۔

They walked into town.

وہ شہر میں داخل ہو گئے۔

Q.6.What were the names of Harry's family members?

Their name was Bittering-Harry and his wife Cora; Dan, Laura, and David. They built a small white cottage (جھونپڑی) and ate good breakfasts there, but **the fear was never gone. It lay with Mr. Bittering and Mrs. Bittering, a third unbidden partner at every midnight talk, at every dawn** (صبح سویرے) **awakening.**

"ہیری"، اُس کی بیوی "کورا"، "لارا" اور "ڈیوڈ" تھے۔ انہوں نے چھوٹی سی ایک سفید جھونپڑی بنائی اور وہاں اچھا ناشتہ کیا۔ لیکن اُن کا خوف دور نہ ہو سکا۔ (خوف) بن بلائے مہمان کی مانند ہر آدھی رات کی گفتگو اور صبح کی گفتگو میں مسٹر اور مسز بٹرنگ کے ہمراہ ہوتا۔

Q.7.Who was the third unbidden partner, all the times?

Q.8. Why did Harry want to go back to Earth? (Text Q.No.1)

"I feel like a salt crystal (نمک کا ذرہ)**," he said, "in a mountain stream** (ندی)**, being washed away** (گھلنا) **(بہنا). We don't belong here. We're Earth people. This is Mars. It was meant for Martians.** For heaven's sake, Cora, let's buy tickets for home!"

اُس نے کہا کہ میں خود کو نمک کی قلم کی مانند محسوس کرتا ہوں جو ایک پہاڑی ندی میں گھل جا رہا ہو۔ ہمارا یہاں متعلق نہیں ہے۔ ہم زمین کے باسی ہیں۔ یہ مریخ ہے۔ یہ مریخیوں کے لیے بنا ہے۔ خدا کے واسطے کورا! آؤ ہم گھر واپسی کے ٹکٹ خریدیں۔

Text book-page No. 19

But she only shook (ہلایا) her head. "One day the atom bomb will fix (تباہ کر دے گا) Earth. Then we'll be safe (محفوظ) here."

"Safe and insane!"

"Nonsense (احمقانہ بات)!" Mr. Bittering looked out the windows. "We're clean, decent (عمدہ) people." He looked at his children. **"All dead cities have some kind of ghosts (بھوت پریت) in them. Memories, I mean. He stared at the hills. "You see a staircase (سیڑھی) and you wonder what Martians looked like climbing it. You see Martian paintings (تصاویر) and you wonder what the painter (مصور) was like. You make a little ghost in your mind, a memory.** It's quite natural. Imagination. (تخیل)" He stopped. "You haven't been prowling (گھومتے) (پھرتے up in those ruins (کھنڈرات), have you?"

"No, Papa," David looked at his shoes.

"See that you stay away from them. Pass the jam."

"Just the same, said little David, "I bet (شرط) (لگاتا something happens."

Something happened that afternoon.

Laura stumbled (لڑکھڑاتی ہوئی) through the settlement (خیمہ), crying. She dashed blindly (اندھادھند دوڑتی ہوئی) onto the porch (ڈیوڑی).

"Mother, Father -- the war, Earth!" she sobbed (سسکیاں بھرتے ہوئے کہا). **"A radio flash just came (ریڈیو پر خبر آئی ہے). Atom bombs hit New York! All the space rockets blown up (اڑ گئے). No more rockets to Mars, ever!"**

"Oh, Harry!" The mother held onto her husband and daughter.

Q.9.What did Harry say about dead cities and memories?

Q.10.Why did he (Harry) want to go back to Earth? (Text Q.No.2)

لیکن صرف اُس نے اپنا سر ہلایا۔اور کہا ایک دن ایٹم بم اس دنیا کو تباہ کر دے گا۔تب ہم صرف یہاں پر ہی محفوظ ہوں گے۔

''محفوظ اور دیوانے''

''بے وقوف'' مسٹر بٹرنگ نے کھڑکی سے باہر دیکھا''ہم صاف ستھرے شائستہ لوگ ہیں۔''اُس نے اپنے بچوں کی طرف دیکھا۔تمام مردہ شہروں میں کچھ اقسام کے بھوت رہتے ہیں میرے کہنے کا مطلب ''یادوں'' کا بسیرا ہوتا ہے۔وہ پہاڑیوں کی طرف گھورنے لگا۔تم ایک زینے کو دیکھتے ہو سوچتے ہو کہ مریخی لوگ اس پر چڑھتے ہوئے کیسے دکھائی دیتے ہوں گے۔تم مریخ کے لوگوں کی بنی ہوئی تصاویر کو دیکھتے ہو اور سوچتے ہو کہ ان کو بنانے والا کیسا ہوگا؟ تم اپنے ذہن میں ایک بت بنا لیتے ہو۔ایک یاد ایک فطری عمل ہے۔ایک تصوراتی عمل۔وہ بات کرتے کرتے رک گیا۔''تم ان کھنڈرات میں تو نہیں پھرتے رہے ہو؟ گھومتے پھرتے رہے ہو؟

''نہیں پاپا!'' ڈیوڈ نے اپنے جوتوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

''دیکھو''تم اِن سے دور رہنا۔'' جیم کی بوتل مجھے پکڑاؤ۔

بالکل یہی بات ہے۔چھوٹے ڈیوڈ نے کہا۔میں شرط لگاتا ہوں۔کچھ ہوا ہے؟

اس دوپہر کچھ ہوا ہے۔

لارا خیمے سے لڑکھڑاتی ہوئی اور روتی ہوئی اندر آئی اور اندھادھند پورچ میں داخل ہوگئی۔

''ماما، پاپا، اُس نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا، زمینگ پر'' ریڈیو کے ذریعے ابھی ایک خبر آئی ہے۔نیویارک پر ایٹم بموں سے حملہ ہوا ہے۔تمام خلائی راکٹ اُڑا دیے گئے ہیں۔اب مریخ پر کبھی کوئی راکٹ نہیں آئیں گے۔

''اوہ، ہیری!'' ماں نے اپنے شوہر اور بیٹی کو مضبوطی سے تھاما۔

"Are you sure, Laura?" asked the father quietly (آہستہ سے).

"لارا! کیا تمہیں اس کا یقین ہے۔" باپ نے آہستہ سے پوچھا۔

Q.11. What news did Laura break to her parents?

Laura wept. 'We're stranded (پھنس گئے) on Mars, Forever and ever!"

لارا رو پڑی۔ ہم بے یار و مددگار مریخ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پھنس گئے ہیں۔

For a long time there was only the sound of the wind in the late afternoon. Alone, thought Bittering. **Only a thousand of us here. No way back. No way. No way. Sweat poured (پسینہ بہنے لگا) from his face and his hands and his body; he was drenched (شرابور) in the hotness of his fear.** He wanted to strike Laura, cry, "No, you're lying! The rockets will come back!" Instead, he stroked Laura's head against him and said, "The rockets will get through someday."

سہ پہر میں کافی دیر تک صرف ہوا کی آواز آ رہی تھی۔ اکیلے تنہا بٹرنگ نے سوچا۔ یہاں پر صرف ہم ایک ہزار ہیں۔ اور واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ کوئی بھی راستہ! پسینہ اُس کے چہرے، ہاتھوں اور اس کے جسم سے بہنے لگا۔ وہ اپنے خوف کی گرمی میں شرابور تھا۔ اس کا دل لارا کو پیٹنے کو چاہا۔ اس نے چیختے ہوئے یہ کہا۔ "کہ تم جھوٹی ہو" راکٹ واپس آئیں گے۔" بجائے پیٹنے کے، اس نے لارا کا سر اپنے ساتھ لگایا اور کہنے لگا "راکٹ کسی نہ کسی دن ضرور آئیں گے۔"

Q.12. What was the condition of the Bittering family on hearing the news of the war on the Earth? (Text Q.No. 4)

"Father, what will we do?"

"ہم کیا کریں گے؟" ابا جان!

"Go about our business, of course. Raise (پیدا کرنا) crops and children. Wait. Keep things going until the war ends and the rockets come again."

بلاشبہ ہم اپنا کام کاج کریں گے۔ فصلیں اگائیں گے اور بچے پالیں گے۔ اُس وقت کا انتظار کریں گے اور تب تک معاملات کو ایسے ہی چلنے دیں گے۔ جب تک کہ جنگ ختم ہو جائے اور راکٹ دوبارہ آ جائیں۔

The two boys stepped out onto the porch.

دونوں لڑکے پورچ میں باہر آ گئے۔

"Children," he said, sitting there, looking beyond (دور تک) them, "I've something to tell you."

اُس نے وہاں بیٹھے ہوئے، اُن سے دور جھانکتے ہوئے کہا۔ بچو! "میرے پاس تمہیں بتانے کے لیے کچھ ہے۔"

"We know," they said.

انہوں نے کہا۔ "ہم جانتے ہیں"

He looked with dismay (افسردگی) at their house. **"Even the house. The wind's done something to it. The air's burned it. The fog (کہر) at night. The boards, all warped out of shape (مڑ کر بدشکل ہو گئے). It's not an Earthman's house any more."**

اُس نے بجھے ہوئے انداز میں اپنے گھر کی طرف دیکھا۔ ہوا نے گھر تک کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔ ہوا نے اسے جلا دیا ہے۔ رات کی دھند نے سارے تختے ٹیڑھے کر دیے ہیں۔ اب یہ زمین پر رہنے والے آدمی کا گھر نہیں لگتا ہے۔

Q.13. What was the condition of their house? (Text Q.No.6)

"Oh, your imagination!"

"اوہ! خیالات"!

He put on his coat and tie. "I'm going into town. We've got to do something now. I'll be back."

اُس نے اپنا کوٹ اور ٹائی پہنا اور کہا۔ "میں قصبہ جا رہا ہوں۔ اب ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔ میں واپس آ جاؤں گا۔"

"Wait, Harry!" his wife cried.

اُس کی بیوی چلائی۔ "ہیری ٹھہرو!"

Text book-page No. 20

But he was gone.

مگر وہ جا چکا تھا۔

Q.14.Why did Harry want to fire a pistol in the air to see the people at a grocery store?

In town on the shadowy (سایہ دار) step (زینہ) of the grocery store (کریانہ کی دکان), the men sat with their hands on their knees (گھٹنے), conversing (باتیں کر) (رہے تھے) with great leisure (اطمینان) and ease (سکون).

کریانے کی دوکان کے سایہ میں، آدمی اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے بڑی بے فکری اور فرصت سے باتیں کر رہے تھے۔

Mr. Bittering wanted to fire a pistol in the air.

مسٹر بٹرنگ پستول سے ہوائی فائر کرنا چاہتا تھا۔

What are you doing, you fools! he thought? Sitting here! You've heard the news -- we're stranded (پھنسے ہوئے) on this planet. Well, move! Aren't you frightened (ڈرے ہوئے)? Aren't you afraid? What are you going to do?

بے وقوف لوگو! تم کیا کر رہے ہو؟ تم لوگ یہاں (بے مقصد) بیٹھے ہو۔ کیا تم نے خبر سنی ہے..... ہم اس سیارے پر پھنس گئے ہیں اچھا چلو یہ بتاؤ! کیا تمہیں ڈر نہیں لگ رہا ہے؟ کیا تمہیں ڈر نہیں لگ رہا ہے؟ اب تم کیا کرنے جا رہے ہو؟

"Hello, Harry," said everyone.

ہر ایک نے کہا "ہیلو، ہیری"

"Look," he said to them. "You did hear the news, the other day, didn't you?"

"دیکھو" اُس نے اُن سے کہا۔ تم نے کل ایک خبر تو ضرور سُنی ہوگی؟ کیا تم نے نہیں سنی؟

They nodded (سر ہلایا) and laughed. 'Sure. Sure, Harry."

انہوں نے اثبات میں سر ہلائے اور ہنسے۔ ہاں ہیری یقیناً سنی ہے۔

"What are you going to do about it?"

"اب اس کے بارے میں تم کیا کرنا چاہتے ہو؟"

"Do, Harry, do? What can we do?"

"کیا کریں گے، ہیری؟ ہم کیا کر سکتے ہیں؟"

"Build a rocket, that's what!"

"ایک راکٹ بناؤ یہ تو کر سکتے ہو۔"

"A rocket, Harry? To go back to all that trouble? Oh, Harry!"

"راکٹ، ہیری تاکہ پھر واپس انہیں مصیبتوں میں چلے جائیں۔" "اوہ ہیری!"

"But you must want to go back. **Have you noticed the peach (آڑو) blossoms (شگوفے), the onions (پیاز), the grass?"**

مگر تمہیں واپس جانے کی خواہش رکھنی چاہیے۔ کیا تم نے آڑوؤں کے شگوفے، پیاز اور گھاس پر غور کیا ہے؟

Q.15. What did they want to grow? (Text Q.No.5)

"Why, yes, Harry, seems we did," said one of the men.

کیوں؟ "ہاں ہیری"، ایسا لگتا ہے کہ ہم نے غور کیا ہے؟ ان آدمیوں میں سے ایک نے کہا۔

"Doesn't it scare you?"

"کیا یہ تمہیں خوفزدہ نہیں کرتے؟"

"Can't recall (یاد کرنا) that it did much, Harry."

"ہمارا حافظہ کمزور ہو گیا ہے۔ بات یاد نہیں کر سکتے اس بات نے بھی ہمیں بہت زیادہ خوفزدہ کیا ہے ہیری!"

"Idiots!"

"احمقو"!

"Now, Harry."

"اب کیا کہتے ہو ہیری۔"

Q.16.What was the advice Harry gave to the people? (Text Q.7)

Q.17.How dangerous a Martian virus can be?

Q.18.How did common people make fun of Harry?

Bittering wanted to cry, **"You've got to work with me. If we stay here, we'll all change. The air. Don't you smell it? Something in the air. A Martian virus, may be; some seed, or a pollen (زردانہ). Listen to me!"**

They stared (گھورا) at him.

"Sam," he said to one of them.

"Yes, Harry?"

"Will you help me build a rocket?"

"Harry, I got a whole load of metal and some blueprints (خاکے). You want to work in my metal shop on a rocket you're welcome. I'll sell you that metal for five hundred dollars. You should be able to construct (بنا) a right pretty (عمدہ) rocket, if you work alone, in about thirty years."

Everyone laughed.

"Don't laugh."

Sam looked at him with quite good humor (مزاح).

"Sam", Bittering said, "Your eyes–"

"What about them, Harry?"

"Didn't they used to be grey (سرمئی)?"

"Well, now, I don't remember."

"They were, weren't they?"

"Why do you ask, Harry?"

بٹرنگ چیخنا چاہتا تھا۔تم سب کو میرے ساتھ کام کرنا ہوگا۔اگر ہم یہاں قیام کرتے ہیں۔ہم سب بدل جائیں گے۔کیا تم نے اس ''ہوا'' کو سونگھا ہے؟ ہوا میں کچھ ہے۔اس میں مریخ کا کوئی وائرس ہوسکتا ہے۔کوئی بیج یا کوئی زردانہ۔میری بات غور سے سنو!

انہوں نے گھورتے ہوئے اُسے دیکھا۔

''سیم'' اُس نے اُن میں سے ایک سے کہا۔

''کہو، ہیری''؟

''کیا تم راکٹ بنانے میں میری مدد کرو گے؟''

ہیری میرے پاس کل مقدار میں دھات اور چند خاکے ہیں۔اگر تم میری بھٹی میں راکٹ بنانے کے منصوبے پر کام کرنا چاہتے ہو تو میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔میں تمہیں یہ دھات پانچ سو ڈالر میں فروخت کروں گا۔اگر تم تیس 30 سال مسلسل کام کرو تو تم ایک بہتر راکٹ بنانے میں کامیاب ہو سکتے ہو۔

ہر کوئی ہنسا!

''ہنسو مت۔''

سیم نے اچھے مزاح کے ساتھ اُس کو دیکھا۔

''سیم'' بٹرنگ نے کہا۔''تمہاری آنکھیں''؟

''انہیں کیا ہوا ہے؟'' ہیری

''کیا وہ سرمئی رنگ کی نہ تھیں؟''

''اچھا۔اب یہ بات مجھے یاد نہیں ہے۔''

''وہ ایسی ہی تھیں؟ کیا وہ ایسی نہیں تھیں''

''ہیری تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟''

Text book-page No. 21

Text book-page No. 21

"Because now they're kind of yellow-colored."

''کیونکہ اب یہ زرد رنگت کی ہو چکی ہیں۔''

"Is that so, Harry?" Sam said, casually (لاپرواہی سے).

''کیا ایسا ہی ہے ہیری؟'' سیم نے لاپرواہی سے پوچھا۔

"And you're taller and thinner (دبلے پتلے) --"

''اور تم لمبے اور پتلے ہو گئے ہو؟''

"You might be right, Harry."

''ہیری ہو سکتا ہے؟ تم درست کہہ رہے ہو۔''

'Sam, you shouldn't have yellow eyes."

''سیم تمہاری آنکھیں زرد نہیں ہونی چاہیے تھیں۔''

"Harry, what color eyes have you got?" Sam said.

سیم نے پوچھا ''ہیری تمہاری آنکھیں کس رنگ کی ہیں؟''

"My eyes? They're blue, of course (بلاشبہ)."

''میری آنکھیں؟ وہ یقیناً نیلی ہیں۔''

"Here you are, Harry." Sam handed him a pocket mirror. "Take a look at yourself."

''لو دیکھو!'' سیم نے اُسے ایک آئینہ پکڑایا۔ ''ذرا ایک نظر اپنے آپ پر تو ڈالو''۔

Mr. Bittering hesitated, and then raised the mirror to his face.

مسٹر بٹرنگ ہچکچایا اور پھر آئینے کو اپنے چہرے تک اُٹھایا۔

Q.19.What changes appeared in Harry Bittering?

There were little, very dim flecks (ہلکے دھبے) of new gold, captured in (اسیر) the blue of his eyes.

اُس کی آنکھوں کے نیلے حصے میں ہلکے سنہری رنگ کے نشان سموئے ہوئے تھے۔

"Now look what you've done," said Sam a moment later. "You've broken my mirror.",

دیکھو تم نے کیا کیا ہے؟ سیم نے کچھ لمحے کے بعد کہا۔ تم نے میرا آئینہ توڑ دیا ہے۔

Harry Bittering moved into the metal shop and began to build the rocket. Men stood in the open door and talked and joked without raising their voices. Once in a while they gave him a hand on lifting something. But mostly they just idled (نکمے رہے) and watched him with their yellowing eyes.

ہیری بٹرنگ بھٹی میں داخل ہو گیا اور راکٹ بنانا شروع کر دیا۔ آدمی کھلے دروازے پر کھڑے بغیر بلند آواز کئے ہوئے بات چیت اور ہنسی مزاح کر رہے تھے۔ کبھی کبھی وہ اُس کی کچھ چیز اُٹھانے میں مدد کر دیتے لیکن زیادہ تر وہ فارغ رہ کر زرد آنکھوں سے اُس کی طرف دیکھتے تھے۔

"It's suppertime (رات کے کھانے کا وقت), Harry," they said.

یہ کھانے کا وقت ہے ہیری اُنہوں نے پکارا۔

His wife appeared with his supper in a wicker basket (بید کی بنی ہوئی ٹوکری).

اُس کی بیوی بید کی بنی ٹوکری میں اُس کا کھانا لے کر آئی۔

Q.20.Why did Harry refuse to eat food brought by his wife?

"I won't touch it," he said. "I 'll eat only food from our Deep-freezer. Food that came from Earth. Nothing from our garden."

''میں اس کو نہیں کھاؤں گا اُس نے کہا۔ میں صرف اپنے ڈیپ فریزر کا کھانا کھاؤں گا۔ جو ہم زمین سے لائے تھے۔ میں اپنے باغ کی کوئی چیز نہیں کھاؤں گا۔''

His wife stood watching him. "You can't build a rocket."

اُس کی بیوی اُسے کھڑی دیکھتی رہی۔ ''تم راکٹ نہیں بنا سکتے۔''

"I worked in a shop once, when I was twenty. I know metal. Once I get it started, the others will help," he said, not looking at her, laying out (رکھتے ہوئے) the blueprints.

میں جب 20 سال کا تھا تو تب میں نے ایک کارخانے میں کام کیا تھا، میں جانتا ہوں دھات کیا ہے؟ ایک مرتبہ میں نے اس پر کام شروع کر دیا تو دوسرے میری مدد کریں گے۔ اُس نے اپنی بیوی اُس کی طرف بغیر دیکھے ہوئے راکٹ کی ڈرائنگ پھیلاتے ہوئے کہا۔

"Harry, Harry," she said, helplessly (بے بسی سے).

''ہیری، ہیری''! اُس نے لاچارگی سے کہا۔

"We've got to get away, Cora. We've got to!" "ہمیں ہر صورت یہاں سے دور جانا ہے۔"

"ہمیں ایسا کرنا ہے!" Cora

Summer burned the canals dry. Summer moved like flame upon the meadows (چراگاہیں). In the empty (خالی) Earth settlement (بستی), the painted houses flaked (ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا) and peeled (اکھڑ گیا). Rubber tires upon which children had swung in back yards hung suspended (لٹکے ہوئے) like stopped clock pendulums (لٹکن) in the blazing (جھلسادینے والی) air.

گرمی نے نہروں کا پانی خشک کر دیا تھا۔ گرمی کا موسم ہنوز زاروں پر شعلوں کی مانند لپکا ہے۔ خالی شدہ زمینی بستیوں کے گھروں پر سے رنگ چھلکوں کی طرح چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں اُتر چکا تھا۔ ربڑ کے ٹائر جن پر چھوٹے بچے جھولا جھولتے تھے۔ اب اس طرح لٹکے ہوئے تھے۔ جیسے سلگتی ہوئی ہوا میں گھڑیال کا پنڈولم کا ہوا ہو۔

Q.21. What changes did the summer do to the Earth settlement?

At the metal shop, the rocket frame (ڈھانچہ) began to rust (زنگ لگنا).

بھٹی کے اندر راکٹ کے خول کو زنگ لگنا شروع ہو چکا تھا۔

Q.22.What did happen with the rocket frame at the metal shop?

In the quiet autumn Mr. Bittering stood, very dark now, very golden-eyed, upon the slope (ڈھلوان) above his villa (مکان), looking at the valley (وادی).

مسٹر بٹرنگ جس کی رنگت اب بہت گہری اور آنکھیں سنہری ہو چکی تھیں۔ خزاں کی خاموشی میں اپنی قیام گاہ سے اوپر کی جانب ڈھلوان پر کھڑا وادی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

Q.23.What physical changes occurred in Harry till autumn?

"It's time to go back," said Cora. Cora نے کہا۔ "اب وقت آ گیا ہے کہ واپس چلیں۔"

"Yes, but we're not going," he said quietly (آہستگی سے). "There's nothing there any more." ہاں مگر ہم نہیں جا رہے۔ اُس نے آہستگی سے کہا۔ "اب وہاں مزید کچھ نہیں ہے۔"

"Your books," she said. "Your fine clothes. اُس نے کہا "تمہاری کتابیں، تمہارے عمدہ و اعلیٰ لباس۔"

"The town's empty (خالی). No one's going back," he said. "There's no reason to, none at all." "قصبہ خالی ہے۔ کوئی واپس نہیں جا رہا۔ اور واپس جانے کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے۔ بلکہ کوئی وجہ نہیں ہے جانے کی" اُس نے کہا۔

The daughter wove (بُنتی) tapestries (پردے) and the sons played songs on ancient flutes (بانسریاں) and pipes, their laughter echoing (گونج رہے تھے) in the marble (سنگ مرمر) villa (گھر).

بیٹی (اسکی) دھاگوں سے سجاوٹی کشیدہ کاری کرتی رہتی اور بیٹا پرانی بانسریوں اور پائپ پر گانے بجاتا رہتا۔ اُن کے قہقہے سنگ مرمر کے گھر میں گونجتے رہتے۔

Q.24.What were the activities of Bittering children?

Text book-page No. 22

Text book-page No. 22

Mr. Bittering gazed (دیکھا) at the Earth settlement (بستی) far away in the low valley. **"Such odd, such ridiculous houses the Earth people built."**

مسٹر بٹرنگ نے گہری وادی میں زمینی بستی کی جانب نظر ڈالی۔ عجیب و غریب اور مضحکہ خیز گھر زمین والوں نے بنائے تھے۔

Q.25.What did Mr. Bittering comment at Earth people and their houses, after their settlement on Mars?

"They did't know any better," his wife mused (محویت کے عالم میں کہا). **Such ugly people. I'm glad they've gone."**

اُس کی بیوی سوچ کر بولی۔ "اس سے بہتر اُنہیں بنانے نہیں آتے تھے۔" مجھے خوشی ہے کہ "ایسے بدنما لوگ جا چکے ہیں۔"

They both looked at each other, startled (چونکتے ہوئے) by all they had just finished saying. They laughed.

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر قہقہہ لگایا اور جو باتیں انہوں نے اب تک کی تھیں۔ اُس پر وہ چونک پڑے۔

"Where did they go?" he wondered (حیران ہوا). He glanced at his wife. **She was golden and slender (دبلی پتلی) as his daughter.** She looked at him, and he seemed most as young as their eldest son.

''وہ سب (زمینی لوگ) کہاں چلے گئے؟'' اُس نے حیرت سے سوچا۔ اُس نے اپنی بیوی کی طرف سرسری نگاہ سے دیکھا۔ وہ اُس کی بیٹی کی طرح سنہری رنگت اور پتلی لگ رہی تھی۔ اس کی بیوی نے اُس (بٹرنگ) کی طرف دیکھا۔ وہ اپنے بیٹوں کی طرح جوان نظر آتا تھا۔

Q.26.What physical changes appeared in Cora?

"I don't know," she said.

اُس نے کہا'' مجھے پتہ نہیں ہے؟

"We'll go back to town may be next year, or the year after, or the year after that," he said, calmly (پرسکون انداز میں). "Now-I'm warm. How about taking a swim?"

''ہوسکتا ہے ہم اگلے سال واپس اپنے شہر جائیں یا اُس سے اگلے سال، یا پھر اُس اگلے سال۔'' اُس نے پُرسکون انداز میں کہا۔ ''مجھے گرمی لگ رہی ہے۔ کیا خیال ہے میں تیراکی نہ کرلوں؟''

They turned their backs to the valley. Arm in arm they walked silently (خاموشی سے) down a path of clear-running spring water.

اب انہوں نے وادی کے دوسری جانب رخ موڑ لیا۔ بانہوں میں بانہیں ڈالے وہ نیچے ایک راستے کی جانب چل دیے جہاں چشمے کا صاف پانی بہتا تھا۔

Five years later a rocket fell out of the sky. It lay steaming (بھاپ چھوڑتا ہوا) in the valley. Men leaped (کودگئے) out of it, shouting (چلاتے ہوئے).

پانچ سال بعد آسمان سے ایک راکٹ اترا۔ یہ وادی میں کھڑا تھا اور اُس میں سے بھاپ نکل رہی تھی۔ آدمی چیختے چلاتے چھلانگیں مار کر اُس میں سے نکلے۔

Q.27.After how many years, did the earth people come to rescue them from Mars?

"We won the war on Earth! We're here to rescue (بچانا) you! Hey!"

''ہم زمین پر جنگ جیت چکے ہیں۔'' ''ہم تمہیں یہاں بچانے آئے ہیں'' کیا تم سن رہے ہو!''

But the **American-built town of cottages (جھونپڑیاں), peach trees, and theaters was silent. They found a flimsy (ناکمل) rocket frame rusting (زنگ آلودہ) in an empty shop.**

لیکن امریکیوں کا بنا ہوا گاؤں، جھونپڑے آڑو کے درخت اور سینما گھر خاموش تھے۔ انہیں وہاں ایک خالی کارخانے میں راکٹ کا کمزور اور نامکمل خول ملا۔ جسے زنگ لگ رہا تھا۔

Q.28.What did rocket men find on Mars?

The rocket men searched the hills. **The captain established headquarters in an abandoned (بے آباد) bar (شراب خانہ).** His lieutenant came back to report.

راکٹ سے آئے آدمیوں نے پہاڑی پر تلاشی لی۔ کپتاں نے متروک شراب خانے میں اپنے انتظامی دفاتر قائم کیے۔ اُس کا نائب اُسے روداد بیان کرنے آیا۔

Q.29.Where did the captain establish their head quarters?

"The town's empty, but we found native (مقامی) life in the hills, sir. Dark people. Yellow eyes. Martians. **Very friendly (ملنسار). We talked a bit (تھوڑی سی), not much. They learn English fast. I'm sure our relations (تعلقات) will be most friendly with them, sir."**

''جناب شہر خالی ہے۔ مگر پہاڑوں پر مقامی آبادی ملی ہے۔ گہری رنگت اور پیلی آنکھوں والے لوگ۔ مریخی، بہت ملنسار لوگ ہیں۔ ہم نے چند باتیں کی ہیں۔ وہ جلدی سے انگلش سیکھتے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ ہمارے اُن سے تعلقات اچھے ہوں گے۔

Q.30.What did the Lieutenant report to the caption, and what was his opinion about the natives?

"Dark, eh?" mused (سوچتے ہوئے) the captain. "How many?"

''گہری رنگت او؟'' کپتان نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''کتنے ہیں وہ''؟

"Six, eight hundred, I'd say, living in those marble ruins (سنگ مرمر کے کھنڈرات) in the hills, sir. Tall, healthy. Beautiful women."

"میرے خیال میں" چھ یا آٹھ سو کے قریب ہوں گی۔ جو سنگ مرمر کے کھنڈرات میں پہاڑیوں میں رہ رہے ہیں۔ طویل قامت اور صحت مند، اور خواتین جو خوبصورت ہیں۔"

"Did they tell you what became of the men and women who built this Earth settlement, Lieutenant?"

"لیفٹیننٹ کیا انہوں نے بتایا ہے کہ ان مرد و خواتین کا کیا بنا جنہوں نے زمین والوں کی طرح یہاں ایک بستی بنائی تھی؟"

"They hadn't the foggiest (تھوڑا سا) notion (خیال) of what happened to this town or its people."

"انہیں مبہم سا بھی اندازہ نہیں ہے کہ اس بستی اور اس کے باسیوں کا کیا ہوا؟"

"Strange (عجیب). You think those Martians killed them?"

"عجیب بات ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے؟ اِن مریخیوں نے انہیں مار دیا ہوگا"۔

"They look surprisingly (حیران کن حد تک) peaceful (پرامن). Chances are a plague (طاعون) did this town in, sir."

"وہ حیران کن حد تک پُرامن دکھائی دیتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے طاعون کی وبا نے اس بستی کو تباہ حال کر دیا ہو۔"

"Perhaps. I suppose (خیال ہے) this is one of those mysteries (راز) we'll never solve. One of those mysteries you read about."

شاید! یہ ان سربستہ رازوں میں ہے۔ جنہیں ہم کبھی حل نہیں کر پائیں گے۔ ان رازوں میں سے ایک جن کے بارے میں آپ کو پڑھنے سے علم ہوتا ہے کہ آپ نے پڑھا۔

☆☆☆☆☆

Reading Notes from Text

bulging pop دھماکہ دار آواز	irregular short, sharp, explosive sound
whirl away چکرا دینا	move or travel rapidly
flake away their identities شناخت ختم کر دینا	lacking the knowledge of who they were, lose their identities
marrow گودا	soft, fatty substance that fills the hollow parts of bones
chin up, Harry ہمت کرو۔ ہیری	be brave' don't be afraid, Harry
holler چلانا	(colloquial) yell and shout
the atom bomb will fix the earth ایٹم بم دنیا تباہ کر دے گا	the bomb will permanently destroy the earth.
prowling up ٹٹولنا، گھومنا	going about
stumble لڑکھڑانا	strike the foot against something and almost fall
stranded پھنس جانا	in a difficult position
drenched بھیگ جانا	made wet all over
the martian virus مریخ کا وائرس	a microbe or disease germ found on Mars
flecks داغ، دھبے	small spots or patches
tapestries کڑھائی، نمونے	decorations, embroideries
leaped out of it باہر چھلانگ لگانا	jumped out of it

Story 3 Dark They Were And Golden Eyed

Text Book Exercise

Q.1 Why did Harry want to go back to Earth? ہیری واپس زمین پر کیوں جانا چاہتا تھا؟ **(Bwp-G1)-16**

Ans. Harry wanted to go back to Earth because it seemed to him that the Martian climate would dissolve their intellect and burn their memory. It would change them altogether. **(Fsd-G1)-16** **(Lhr-G1)-15**

ہیری واپس زمین پر جانا چاہتا تھا کیونکہ اس کو لگتا تھا کہ مریخ کی آب وہوا اُن کے دماغ کو ختم کر دے گی، اُن کی یادداشت جلا دے گی اور اُن تمام کو مکمل طور پر بدل دے گی۔

Q.2 Why did he (Harry) want to stay (on Mars)? ہیری مریخ پر کیوں رُکنا چاہتا تھا؟

Ans. Harry wanted to stay on Mars till the war ended on the earth and the rockets came to pick them.

ہیری مریخ پر اس وقت تک رُکنا چاہتا تھا جب زمین پر جنگ ختم ہو جائے اور خلائی گاڑی اُن کو لینے آ جائے۔

Q.3 What climate did they face? **(Lhr-G1)-16**

وہ کیسی آب وہوا تھی جس کا زمین کے لوگوں نے مریخ پر سامنا کیا؟ **(Fsd-G2)-16**

Ans. The climate on Mars was very hot. Summer burned the canals dry and moved like flame upon the meadows. The painted houses were flaked and peeled. It also changed the complexion of their bodies. **(Ajk-G1)-15**

لوگوں نے مریخ کی جس آب وہوا کا سامنا کیا وہ تباہ کن تھی۔ موسم گرما نے نہروں کو جلا کر خشک کر دیا۔ گھروں پر رنگ چھلکے کی طرح اُتر گیا تھا۔ گرمی نے اُن کے جسموں اور رنگت کو بھی بدل ڈالا تھا۔

Q.4 What was the condition of the Bittering family on hearing the news of war on Earth? **(Bwp-G1)-15**

بٹرنگ خاندان کی زمین پر جنگ کی خبر سُن کر کیا حالت ہوئی؟ **(Sgd-G1)-15**

Ans. The Bittering family was shocked to hear about the atomic war on earth. Now they were stranded on Mars forever, because all the space rockets on the earth had blown up. **(Sgd-G2)-15** **(Fsd-G1)-15** **(Fsd-G2)-15**

بٹرنگ خاندان زمین پر ایٹمی جنگ کا سُن کر سکتے میں آ گیا۔ اب وہ مریخ پر ہمیشہ کے لیے پھنس چکے تھے۔ کیونکہ زمین میں موجود خلاء میں جانے والے تمام راکٹ پھٹ چکے تھے۔

Q.5 What did they want to grow (on Mars)? بٹرنگ خاندان کے افراد مریخ پر کیا اُگانا چاہتے تھے؟

Ans. The Bittering family wanted to grow crops, onions and peach on Mars. They tried to grow all kinds of vegetables. But all these things grew very odd to frighten them.

بٹرنگ خاندان، پیاز اور آڑو کو مریخ پر اُگانا چاہتے تھے۔ اُنہوں نے سبزی کی تمام قسموں کو اُگانے کی کوشش کی لیکن یہ تمام چیزیں اس عجیب طرح سے اُگیں کہ اُنہیں خوفزدہ کر دیا۔

Q.6 What was the condition of their (Harry's) house? ہیری کے گھر کی کیا حالت تھی؟ (Rwp-G2)-14

Ans. The condition of their house was very poor. The hot summer wind had flaked and peeled the painted houses. The fog at night had changed the shape of the boards. It was no more looked the house of an Earth man.

اُن کے گھر کی حالت بہت عجیب وغریب تھی۔ تیز ہوا نے رنگ کو جلا ڈالا تھا۔ رات کے وقت کی دھند نے لکڑی کے تختوں کی شکل بدل ڈالی تھی۔ یہ ایک زمینی آدمی کا گھر دکھائی نہیں دیتا تھا۔

Q.7 What was the advice Harry gave to the people? ہیری نے لوگوں کو کیا نصیحت کی؟ (Dgk-G2)-16

Ans. Harry advised the people to build a rocket to go back to Earth. Otherwise, the Martian virus would change them altogether and scorch their memory. (Rwp-G2)-15 (Dgk-G2)-13

ہیری نے لوگوں کو ایک راکٹ بنانے اور زمین پر واپس جانے کا مشورہ دیا۔ اُس نے اُن کو تنبیہ کی کہ مریخ کا وائرس اُن کو مکمل طور پر بدل ڈالے گا۔

Q.8 How dangerous can a Martian virus be? مریخ کا وائرس کتنا خطرناک تھا؟ (Dgk-G1)-16

Ans. A Martian virus can change the whole physique of an earth man. It can dissolve their intellect, and flake away their identities. It can change everything; vegetable, fruits and human beings. (Mtn-G2)-16 (Lhr-G1)-13 (Lhr-G1)-11

مریخ کا وائرس زمین کے آدمی کا مکمل حلیہ بدل سکتا تھا۔ یہ اُن کی شناخت ختم اور اُن کی ذہانت کو کمزور کر سکتا تھا۔ یہ ہر چیز بدل سکتا تھا (جیسا کہ) سبزیاں، پھل اور انسان۔

Additional Questions

Q.1. Who came out of the rocket landed on the Mars? (Mtn-G1)-16

Ans. Besides other passengers, a man, a woman, and three children came out of the rocket, landed on the Mars. (Ajk-G2)-15

Q.2. What did Harry feel when he landed on the Mars? (Lhr-G1)-16 (Fsd-G2)-16 (Ajk-G1)-15

Ans. Harry felt that his hair fluttered and the tissues of his body drew tight as if he were standing at the centre of a vacuum.

Q.3. What climate did they face? (Text Q.No.3)

OR

What was the climate the earth people faced on Mars?

Ans. Harry felt as if the hot wind would flake away their identities and it air might draw their souls, at any movement. He felt submerged in a chemical that could dissolve his intellect and burn away his past.

Q.4. How did the Martian hills and cities look like to them?

Ans. Martian hills looked as if the time had worn them with a crushing pressure of years, and the old cities seemed to be lost in the meadows, lying like children's delicate bones among the blowing lakes of grass.

Q.5. How much away did they go on the Mars?

Ans: They came over sixty million miles away from Earth.

Q.6. What were the names of Harry's family members?

Ans: Their names were Bittering Harry, his wife Cora, Dan, Laura, and David.

Q.7. Who was the third unbidden partner, all the times?

Ans: Harry was haunted by fear. It laid with Mr. Bittering and Mrs. Bittering. It was the third unbidden partner at every midnight talk, at every dawn awakening.

Q.8. Why did Harry want to go back to Earth? (Text Q.No.1) (Bwp-G1)-16 (Fsd-G1)-16 (Lhr-G1)-15

OR

What did Harry feel himself on the Mars?

Ans: Harry felt that he was like a salt crystal, being washed away in a mountain stream. He believed that they are Earth people and they don't belong to Mars. Therefore, Harry wanted to go back to Earth.

Q.9. What did Harry say about dead cities and memories?

Ans: Harry thinks that memories haunt like ghosts. And all dead cities have some kind of memories in them which hunt like ghosts.

Q.10. Why did he (Harry) want to stay (on Mars)? (Text Q.No.2)

OR

How did the Bitterings come to know about the war on Earth?

Ans. The Bitterings came to know about the war on the Earth through a radio flash. Therefore, they wanted to stay on Mars till the war ended on the Earth.

Q.11. What news did Laura break to her parents?

Ans. Laura broke the news of atomic war on earth. She told that atom bombs had hit New York and all the space rockets had been destroyed.

Q.12. What was the condition of the Bittering family on hearing the news of the war on the Earth? (Text Q.No. 4) (Bwp-G1)-15 (Sgd-G1)-15 (Sgd-G2)-15 (Fsd-G1)-15 (Fsd-G2)-15 (Rwp-G2)-14

Ans: The Bittering family was shocked to hear about the atomic war on earth. Now they were stranded on Mars forever, because all the space rockets on the earth had blown up.

Q.13. What was the condition of their (Harry's) house? (Text Q.No.6)

Ans: The condition of their house was very poor. The hot summer wind had flaked and peeled the painted houses. The fog at night had changed the shape of the boards. It was no more looked the house of an Earth man.

Q.14. Why did Harry want to fire a pistol in the air to see the people at a grocery store?

Ans. Harry wanted to fire a pistol in the air to startle the people sitting airlessly on the steps of a grocery store. They were talking and laughing leisurely. They were unaware of the changes taking place in them.

Q.15 What did they want to grow (on Mars)? (Text Q.No.5)

OR

What did the members of the Bittering family want to grow on Mars?

Ans. The Bittering family wanted to grow crops, onions and peach on Mars. They tried to grow all kinds of vegetables. But all these things grew very odd to frighten them.

Q.16. What was the advice Harry gave to the people? (Text Q.No.7) (Dgk-G2)-16 (Rwp-G2)-15

OR

Why did Harry want to make a rocket? (Dgk-G2)-13

Ans: Harry advised the people to build a rocket to go back to Earth. Otherwise, the Martian virus would change them altogether and scorch their memory.

Q.17 How dangerous can a Martian virus be? (Text Q.No.8) (Dgk-G1)-16

Ans. A Martian virus can change the whole physique of an earth man. It can dissolve their intellect and flake away their identities. It can change everything; vegetable, fruits and human beings. (Mtn-G2)-16 (Lhr-G1)-13 (Lhr-G1)-11

Q.18. How did common people make fun of Harry?

Ans: Out of their ignorance and carelessness, Common people made fun of Harry. They cut jocks at him.

Q.19.What changes appeared in Harry Bittering?

Ans: Harry Bittering was getting taller and thinner. His blue eyes turned into yellow and golden.

Q.20. Why did Harry refuse to eat food brought by his wife?

Ans: Harry refused to eat the vegetables grown on Mars. He preferred to eat food from their deep freezer brought from Earth.

Q.21. What changes did the summer do to the Earth settlement?

Ans. The hot summers burned everything in the empty Earth settlements even the painted houses were flacked and peeled. the rubber tires were hanging suspended like stopped clock pendulums in the blazing air.

Q.22. What did happen with the rocket frame at the metal shop?

Ans: The rocket frame began to rust at the metal shop.

Q.23. What physical changes occurred in Harry till autumn?

Ans. Harry grew darker, taller and thinner than before. He was started to look like his son. The colour of his eyes turned into golden.

Q.24. What were the activities of Bittering children?

Ans. The daughter often wove tapestries and the sons used to play on ancient flutes and pipes.

Q.25. What did Mr. Bittering comment at Earth people and their houses, after their settlement on Mars?

Ans: Mr. Bittering gazed at the Earth settlement and thought that they were ugly people and they had built odd and ridiculous houses. He was glad that they had gone.

Q.26. What physical changes appeared in Cora?

Ans: Cora, wife of Mr. Bittering, became slender and golden as her daughter.

Q.27. After how many years, did the earth people come to rescue them from Mars?

Ans: Five years later, a rocket fell out of the sky to rescue the Earth people from Mars.

Q.28. What did rocket men find on Mars?

Ans: Rocket men found American-built cottages, beach trees and silent theaters. They also found a flimsy rocket frame rusting in an empty shop.

Q.29. Where did the captain establish their head quarters?

Ans. The captain established their headquarters in an abandoned bar.

Q.30. What did the Lieutenant report to the caption, and what was his opinion about the natives?

Ans. The lieutenant reported to the captain that the Earth settlements were empty, but he had seen some friendly native in the ruins of Mars. He further explained that they learn English fast and they can establish friendly relations with them.

☆☆☆☆☆☆

Story 3 Dark They Were And Golden Eyed

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Choose the correct answers:

i. The man felt his hair flutter and the tissues of his body draw tight as if he were
   a) sick b) happy
   c) feeling sad **d) standing at the center of a vacuum**

ii. At any moment the Martian air might
   a) bring relief **b) draw his soul from him**
   c) kill him d) become pleasant

iii. What did they see on Martian hills?
   a) the old cities b) flower beds
   c) stream of fresh water d) a deep valley

iv. What did they do after building a cottage?
   a) decorated it b) furnished it
   c) ate good breakfasts d) arranged a feast

v. What was the news Laura told her parents?
   a) the war on Earth b) the death of the people
   c) the arrival of a rocket d) the fall of a rocket

vi. Which one of the city was attacked?
   a) Texas b) Virginia
   c) New York d) New Jersy

vii. What did they feel on the Mars after the attack on Earth?
   a) drenched **b) stranded**
   c) secluded d) surrendered

viii. What were the men doing in town on the shadowy step of the grocery store?
   a) quarrelling
   b) conversing with great leisure and ease
   c) playing
   d) buying the grocery

ix. How many dollars did he offer to sell the metal?
   a) two hundred b) three hundred
   c) four hundred **d) five hundred**

x. In which season did Mr. Bittering stand very golden-eyed?

a) winter b) summer

c) autumn d) spring

2. Mark the statements true or false ان Statements کو درست یا غلط Mark کیجیے۔

i. The rocket metal burned in the meadow winds. **False**

ii. He felt submerged in a chemical that could enhance his intellect. **False**

iii. He felt like a salt crystal in a mountain stream. **True**

iv. All the space rockets flew up. **False**

v. He was drenched in the hotness of his fear. **True**

vi. Harry suggested to build a rocket. **True**

vii. Men helped Harry in building a rocket. **False**

viii. The daughter wove tapestries. **True**

ix. Harry seemed almost as young as his eldest son. **True**

x. Six years later a rocket fell out of the sky. **False**

3. Answer the following questions (in one to three sentences)

Ans: Please go to Text Exercise Questions and answers at the start.

4. Write down the answers of the following questions in 50-100 words.

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات 50-100 الفاظ میں لکھیے۔

(i) What circumstance did the Bittering family face? بیٹرنگ خاندان کو کن حالات کا سامنا کرنا پڑا؟

Ans: The Bittering family consisted of five persons: Harry and his wife, Cora and their three children, Dan, Laura and David. They had to face adverse circumstances when they landed on Mars. The wind was severe enough to flake away their identities. The towns of Mars were emptied. There was no Martian life: There was fog at night. They felt themselves standing at the center of a vacuum. They did not have proper food, water and housing facilities. There was a smell in the air like Martian virus. The air was hot and blazing. They also had to undergo physical changes. But they were bound to live there as they had been cut off from the world due to atomic explosion on New York.

(ii) How social were the people of Mars? مریخ کے لوگ کس حد تک ملنسار تھے؟

Ans: The story does not reveal any Martian civilization as it was emptied when the earth people landed on Mars. They themselves had to undergo extreme physical changes. In the first stance, they became sluggish and wasted their time in idle talks. In the second phase, they were physically changed. The colour of their eyes changed. They got taller and thinner. Their women got golden eyed and slender. But at the same time they became gentle, peaceful and polite. They totally forgot about their earthly existence and started considering the earth people ugly.

(iii) How did the life change finally? Was this better or worse?

آخر کار زندگی کیسے تبدیل ہوئی؟ کیا یہ اچھی تھی یا بری؟

Ans: Life is worth-living when it is peaceful. It becomes a hell if people constantly come across the fear of destruction, disorder and chaos. The earth people had to take refuge on the Mars only because they were afraid of atomic war on earth. They got stranded on Mars when the atomic bombs hit New York. Their life was strange on Mars right from the beginning. They had to undergo physical changes. The colour of their skin, eyes and their minds changed altogether. They began to hate the earth people by considering themselves Martians. The women became tall, healthy and beautiful. Whereas, the men became taller, thinner and young. They started living in the Martian mountains peacefully. It was a better change for them as they were safe from the destruction of war.

(iv) Write the story in your own words.

کہانی کو اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

Ans: They story tells us about the curse of war which puts the people into endless trouble. A few people from earth had to take refuge on Mars due to the threat of atomic war. As soon as, they took refuge on Mars, atomic bombs hit New York. They were stranded there. They had to face severe climatic as well as physical changes which changed their lot altogether. The colour of their eyes and bodies changed. They became tall, beautiful and healthy. With the passage of time, they got enmeshed in the Martians. They also began to hate earthly people and their houses. After five years, some people from the earth came to their rescue but could not recognize them due to their entire physical change. The story clearly reveals the fact that human beings are basically inclined towards peaceful existence. They can't face the danger of war at any cost.

(v) What differences can you point out in the life style of the people of two different planets?

دو مختلف سیاروں کے لوگوں کی زندگی کے طور طریقوں میں آپ کیا کیا فرق بتا سکتے ہیں؟

Ans: The earth people see one another with a grain of salt. They are selfish and love to kill others for the trash of this world. They are narrow-minded. They don't let a chance to fight against others for the fulfillment of their worldly motives. As far as the Maintains are concerned, they are dark and golden eyed. They have entirely different thinking and physical appearance from the earth people. They are sluggish yet loving, calm and polite. They too are hostile to the earth people. They don't like to live in their houses. Their men are tall, thin and young. And their women are tall, healthy and beautiful. To sum up, Martians are peace-loving and the earth people destroy peace due to their personal gains.

5. Use the correct form of the verbs given in brackets.

بریکٹوں میں دیئے گئے **Verbs** کی درست فارم استعمال کیجیے۔

	Incorrect	Correct
i.	The man (feel) his hair flutter.	The man **felt** his hair flutter.
ii.	They (see) the old cities.	They **saw** the old cities.
iii.	They (look) at their children.	They **looked** at their children.
iv.	Laura (stumble) through the settlement.	Laura **stumbled** through the settlement.
v.	He (drench) in the hotness of his fear.	He was **drenched** in the hotness of his fear
vi.	All the boards (warp) out of shape.	All the boards were **warped** out of shape.
vii.	Harry (move) into the metal shop.	Harry **moved** into the metal shop.
viii.	His wife (appear) with his supper in a basket.	'His wife **appeared** with his supper in a basket.
ix.	The sons (play) songs on ancient flutes.	The sons **played** songs on ancient flutes.
x.	They (turn) their backs to the valley.	They **turned** their backs to the valley.

6. Punctuate the following lines.

مندرجہ ذیل سطروں میں اوقاف لگائیے۔

Unpunctuated	Punctuated
the towns empty but we found native life in the hilts sir dark people yellow eyes the martians very friendly we talked a bit not much they learn english fast.	"The town's empty, but we found native life in the hills, sir. Dark people. Yellow eyes. The Martians. Very friendly. We talked a bit, not much. They learn English fast."



Story 4

Thank You, M'am
(شکریہ مادام)

(By Langston Hughes)

(کہانی کا مرکزی خیال)

اس کہانی میں ایک خاتون ایک نوجوان لڑکے کو صحیح اور غلط کا فرق سیکھاتی ہے۔ وہ لڑکا اُس عورت سے پرس چھیننے کے لیے جھپٹتا ہے۔ کیونکہ وہ نئے جوتے خریدنا چاہتا ہے۔ مگر اس کوشش میں وہ کامیاب نہیں ہوتا بلکہ نیچے گر جاتا ہے اور وہ عورت اُسے قابو کر لیتی ہے اور اُسے اپنے گھر لے آتی ہے۔ اُسے سرزنش کرتی ہے۔ کھانا دیتی ہے اور آخر میں وہ اُسے کچھ پیسے دیتی ہے کہ وہ جوتے خرید لے۔

لڑکا اُس کے اِس خوبصورت روّیے سے بہت متاثر ہوتا ہے اور وہ ایک اچھا لڑکا بننے کا وعدہ کرتا ہے۔ وہ اُسے یہ بھی بتاتی ہے کہ ضروری نہیں کہ ہم زندگی میں جن چیزوں کی خواہش کریں اُن سب کو ہم پالیں۔ ان کو پانے کے لیے ہمیں بہتر طریقے سے کوشش کرنی چاہیے۔

(Critical Analysis)

Text of the Story (Page No. 26)

(محاورہ اُردو ترجمہ)

She was a large woman (قد آور عورت) with a **large purse that had everything in it but a hammer** (ہتھوڑا) **and nails** (کیل). It had a long strap (پٹا), and she carried it slung (لٹکائے ہوئے) across her shoulder (کندھے پر). **It was about eleven o'clock at night,** dark and she was walking alone, when a boy ran up behind her and tried to snatch (چھیننا) her purse. **The strap broke with a sudden single tug** (جھٹکا) **the boy gave it from behind.** But the boy's weight and the weight of the purse combined caused him to **lose his balance** (توازن). Instead of taking off full blast (رفتار) as he had hoped, **the boy fell on his back on the sidewalk and his legs flew up.** The large **woman simply turned around and kicked him right square** (زاویہ) **in his blue jeaned sitter** (کولہے). **Then she reached down, picked the boy up by his shirt front, and shook him until his teeth rattled** (بجنے لگے).

After that the woman said, "Pick up my pocket-book (بٹوہ), boy, and give it here."

وہ ایک قد آور عورت تھی جس کے پاس ایک بڑا پرس تھا جس میں ہتھوڑی اور کیلوں کے علاوہ سب کچھ تھا۔ اُس کی پٹی لمبی سی رہی تھی جسے اُس نے اپنے کندھے کے گرد لٹکا رکھا تھا۔ یہ تقریباً رات گیارہ بجے کا وقت تھا۔ اندھیرا تھا اور وہ اکیلے پیدل چل رہی تھی۔ جب ایک لڑکا تیزی سے اُس کے پیچھے بھاگتا ہوا آیا اور اس کا پرس چھیننے کی کوشش کی۔ پرس کی پٹی ایک ہی جھٹکے کے ساتھ جو اُس لڑکے نے پیچھے سے لگایا تھا ٹوٹ گئی۔ لیکن لڑکے کے وزن اور پرس کے وزن میں مجتمع ہونے سے لڑکا اپنا توازن کھو بیٹھا۔ لڑکے کی توقع کے برعکس پوری رفتار پکڑنے کی بجائے وہ پیدل گزرگاہ پر کمر کے بل جا گرا اور اُس کی ٹانگیں اوپر کی جانب اُٹھ گئیں اُس بڑی عورت نے سادگی سے اپنا رخ موڑا اور بالکل سیدھے اُس کے نیلے رنگ کی جینز میں ملبوس پیٹھ پر ٹھوکر دے ماری۔ پھر وہ نیچے جھکی، لڑکے کو اُس کے گریبان سے پکڑا اوپر اُٹھایا اور اُسے اُس وقت تک ہلاتی رہی جب تک کہ اُس کے دانت بجنے لگے۔

بعد ازاں اُس خاتون نے اُس لڑکے سے کہا۔ ''میرا بٹوہ اُٹھاؤ اور اِدھر مجھے دو۔''

Q.1. What things woman had in her purse?

Q.2. What was the time when the boy tried to snatch the purse of the woman? (Text Q.No. 1)

Q.3. What happened to the boy when he tried to snatch the woman's purse? (Text Q.No.2)

Q.4. What was the reaction of the woman? (Text Q.No.3)

Q.5. What was the condition of the boy when the woman gave him a few jerks. (Text Q.No.6)

She still held him tightly(مضبوطی سے). But she bent down enough to permit (اجازت دینا) him to stoop (جھکنا) and pick up her purse. Then she said, "Now ain't you ashamed (شرمندہ) of yourself?

اُس خاتون نے لڑکے کو مضبوطی سے جکڑا ہوا تھا اُس نے خود کو اِس قدر جھکایا کہ وہ لڑکا اتنا جھک سکے کہ وہ اس کا پرس اُٹھا کر اُسے پکڑا سکے۔ پھر اُس نے کہا۔ ''کیا تم اب خود پر شرمندہ نہیں ہو؟''

Firmly (مضبوطی) gripped (پکڑا) by his shirt front, the boy said, "Yes'm."

وہ مضبوطی سے اُس کے گریبان کو تھامے ہوئے تھی لڑکے نے کہا ''جی میڈم''

The woman said, "What did you want to do it for?"

اُس خاتون نے کہا۔ ''تم ایسا کس لیے کرنا چاہتے تھے؟''

The boy said, "I did't aim to."

لڑکے نے کہا ''میرا ایسا کرنے کا کوئی مقصد نہیں تھا۔''

She said, "You a lie!"

اُس نے کہا ''تم جھوٹے بولتے ہو۔''

Q.6. What was the conduct of the people who saw the incident? (Text Q.No.4)

By that time two or three people passed, stopped, turned to look, and some stood watching.

اِسی اثناء میں دو، تین لوگ وہاں سے گزرے، رُکے، دیکھنے کے لیے مڑے اور کچھ وہیں کھڑے ہو کر دیکھتے رہے۔

"If I turn you loose, will you run?" asked the woman.

''اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو کیا تم بھاگ جاؤ گے؟'' اُس خاتون نے پوچھا۔

"Yes'm," said the boy.

لڑکے نے جواب دیا ''جی میڈم''

"Then I won't turn you loose," said the woman. She did not release him.

''پھر میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی'' خاتون نے کہا اُس نے اُسے نہیں چھوڑا۔

"Lady, I'm sorry," whispered (سرگوشی کی) the boy.

''محترمہ مجھے معاف کیجیے گا؟ لڑکے نے سرگوشی میں کہا۔

"Um-hum! your face is dirty (گندہ). I got a great mind to wash your face for you. Ain't you got no body home to tell you to wash your face?"

''ہاں۔ تمہارا منہ میلا کچیلا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں تمہاری خاطر تمہارا منہ دھلواؤں'' کیا تمہارے گھر میں کوئی ایسا نہیں ہے۔ جو تمہیں منہ دھونے کو کہے؟''

No'm," said the boy.

''نہیں میڈم'' لڑکے نے جواب دیا

"Then it will get washed this evening," said the large woman, starting up the street, dragging (گھسیٹتے ہوئے) the frightened (خوفزدہ) boy behind her.

''پھر آج شام اِسے دھو دیا جائے گا''۔ قد آور خاتون نے کہا اور خوفزدہ لڑکے کو اپنے پیچھے گھسیٹتے ہوئے گلی کی جانب چلنا شروع کر دیا۔

Q.7. How did the boy look physically? (Text Q.No.5)

He looked as if he were fourteen or fifteen, frail (دبلا پتلا، کمزور) and willow-wild (جنگلی بید مجنوں کی طرح), in tennis shoes and blue jeans.

ایسا لگتا تھا کہ وہ (لڑکا) چودہ یا پندرہ سال کا ہوگا۔ انتہائی دبلا پتلا کمزور چھڑی جیسا، (اُس نے) نیلی جینز پر ٹینس والے جوتے پہن رکھے تھے۔

Q.8. What would the woman teach the boy if he were her son?

The woman said, **"You ought to be my son. I would teach you right from wrong. Least I can do right is to wash your face.** Are you hungry (بھوکا)?"

خاتون نے کہا۔ ''اگر تم میرے بیٹے ہوتے تو میں تمہیں صحیح اور غلط میں تمیز سکھاتی۔ اب اس وقت جو میں کر سکتی ہوں وہ یہ ہے کہ کم از کم میں تمہارا منہ دھلوا دوں۔ کیا تم بھوکے ہو؟''

Q.9. What did the boy reply when the woman asked him, if he were hungry?

"No'm," said the being-dragged (گھسیٹا جانے والا) boy. "I just want you to turn me loose."

"Was I bothering (پریشان کر رہی تھی) you when I turned that corner?" asked the woman.

"No'm."

"But you put yourself in contact (تعلق و رابطہ) with me," said the woman. "If you think that that contact is not going to last awhile (تھوڑی دیر کا), you got another thought coming. **When I get through with you, sir, you are going to remember Mrs. Luella Bates Washington Jones."**

Q.10. What will the boy remember after coming into contact with the woman?

Sweat (پسینہ) popped out (بہہ نکلا) on the boy's face and he began to struggle (کوشش کرنا). **Mrs. Jones stopped, jerked (جھٹکا دیا) him around in front of her, put a half nelson about his neck, and continued to drag him up the street. When she got to her door, she dragged the boy inside, down a hall, and into a large kitchenette (باورچی خانہ) furnished (سجا ہوا) room at the rear (عقب) of the house.** She switched on the light (بتی جلائی) and left the door open. **The boy could hear other roomers laughing and talking in the large house.** Some of their doors were open, too, so he knew he and the woman were not alone. The woman still had him by the neck in the middle of her room.

Q.11. What did the woman do with the boy, when he struggled to release?

Q.12. Where did the woman drag the boy?

Q.13.What voices the boy could hear at the woman's house?

She said, "What is your name?"

"Roger," answered the boy.

Q.14.What was the name of the boy.

"Then, Roger, you go to that sink (بیسن) and wash your face," said the woman, whereupon she turned him loose-at last. Roger looked at the door-looked at the woman-looked at the door-and went to the sink.

Q.15. Why did the woman ask the boy to wash his face? (Text Q.No.7)

"Let the water run until it gets warm." she said. "Here's a clean towel."

"نہیں میڈم" گھسیٹتے ہوئے لڑکے نے جواب دیا۔ "نہیں میڈم، میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے چھوڑ دیں۔"

"کیا اُس وقت میں نے تمہیں پریشان کیا تھا۔ جب میں اُس کونے سے مڑی تھی" خاتون نے پوچھا۔

"نہیں میڈم"

"لیکن تم نے جان بوجھ کر میرے رابطے میں آنے کی کوشش کی۔" اُس عورت نے کہا۔ "اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ تعلق زیادہ وقت قائم نہیں رہ سکے گا تو تمہیں کچھ اور سوچنا چاہیے جب میں تم سے اپنا تعلق ختم کرلوں گی تو تم یاد رکھو گے کہ مسز لولا بیٹس واشنگٹن جونز کون تھی؟"

لڑکے کے چہرے پر پسینہ پھوٹ پڑا۔ اُس نے خود کو چھڑانے کے لیے کوشش شروع کر دی۔ مسز جونز رکی۔ (اور) ایک جھٹکے سے اُس لڑکے کو اپنے سامنے کھڑا کیا۔ اُس کو گردن سے دبوچا اور گلی کی طرف گھسیٹنا شروع کیا۔ جب وہ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچی تو لڑکے کو گھسیٹ کر کمرہ ہال کی جانب لائی اور پھر اُسے گھر کے عقب میں واقع ایک کچن نما بڑے کمرے میں لے آئی۔ جہاں کھانا پکانے کا سامان موجود تھا۔ اُس نے روشنی جلائی اور دروازہ کھلا چھوڑ دیا۔ لڑکا اس بڑے گھر میں دوسرے کمروں سے لوگوں کو باتیں کرتا اور ہنستے ہوئے سن سکتا تھا۔ اُن میں سے کچھ کمروں کے دروازے کھلے تھے اور وہ (لڑکا) یہ جان گیا تھا کہ وہ اور خاتون اکیلے نہ تھے۔ عورت نے ابھی، بھی کمرے کے وسط میں لڑکے کی گردن دبوچ رکھی تھی۔

اُس نے پوچھا، "کیا نام ہے تمہارا نام کیا ہے؟"

"راجر" لڑکے نے جواب دیا۔

"اچھا تو راجر تم اُس سنک پر جاؤ اور اپنا منہ دھولو"۔ خاتون نے کہا۔ اور آخر کار اُس (خاتون) نے (لڑکے کو) اکیلا چھوڑ دیا۔ راجر نے دروازے کی طرف دیکھا پھر خاتون کی طرف، پھر دروازے کی طرف دیکھا اور سنک کی جانب چلا گیا۔

"پانی کو اس وقت تک بہنے دو جب تک کہ وہ گرم نہ ہو جائے" یہ صاف" تولیہ لے لو اُس نے کہا۔

Q.16. Where did the boy was afraid of being taken to?

"You gonna take me to jail?" asked the boy, bending over the sink.

''کیا آپ مجھے جیل لے کر جائیں گی''؟ لڑکے نے سنک پر جھکتے ہوئے کہا۔

"Not with that face, I would not take you nowhere," said the woman. Here I am trying to get home to cook me a bite (کچھ کھانا پکانا) to eat, and you snatch (چھین لیا) pocket-book! Maybe you ain't been to your supper (رات کا کھانا) either, late as it be. Have you?"

''اِس (سلے) چہرے کے ساتھ، میں تمہیں کہیں نہیں لے کر جاؤ گی۔'' خاتون نے کہا۔'' دیکھو میں کوشش کر رہی تھی کہ کوئی چیز گھر لا کر پکائی جائے اور تم نے میرا پرس چھیننے کی کوشش کی۔ ہوسکتا ہے تم نے شام کا کھانا بھی نہ کھایا ہو۔ کافی دیر ہو چکی ہے۔ کیا تم نے کھانا کھایا ہے؟''

Q.17. What did the boy tell the woman about his family members?

"There's nobody home at my house," said the boy.

لڑکے نے کہا۔ ''میرے گھر میں کوئی موجود نہیں تھا۔''

"Then we'll eat," said the woman. "I believe you're hungry (بھوکا) or been hungry-to try to snatch (چھیننا) my pocket-book (پرس)!"

خاتون نے کہا ''پھر ہم کھانا کھائیں گے۔'' مجھے یقین ہے کہ تم بھوکے ہو یا بھوکے تھے۔ تبھی تم نے میرا پرس چھیننے کی کوشش کی۔''

Q.18. Why did the boy try to snatch the purse?

"I want a pair of blue suede shoes," said the boy.

لڑکے نے کہا۔ ''میں نرم چمڑے کا نیلا جوتا خریدنا چاہتا ہوں۔''

"Well, you didn't have to snatch my pocket-book to get some suede shoes," said **Mrs. Luella Bates Washington Jones.** "You could of asked me."

''ٹھیک ہے۔'' لیکن ان جوتوں کو خریدنے کے لیے تمہیں میرا پرس نہیں چھیننا چاہیے تھا۔'' مسز لولا بیٹس واشنگٹن جونز نے کہا۔'' تم مجھ سے (پیسے مانگ) بھی سکتے تھے؟''

Q.19. What was the name of the woman?

"M'am?"

''میڈم''

The water dripping (ٹپک رہا تھا) from his face, the boy looked at her. There was a long pause (وقفہ). A very long pause. After he had dried his face, and not knowing what else to do, dried it again, the boy turned around, wondering what next. The door was open. He could make a dash (تیز دوڑ) for it down the hall. He could run, run, run, run!

لڑکے نے سوالیہ انداز میں اُس خاتون کی جانب دیکھا۔ جبکہ پانی کے قطرے اُس کے چہرے سے ٹپک رہے تھے۔ پھر گفتگو کے درمیان ایک طویل وقفہ آ گیا۔ جب اُس نے اپنا چہرہ خشک کر لیا اور یہ نہیں جانتا تھا کہ اب اُسے مزید کیا کرنا ہے؟ اُس نے پھر اپنا چہرہ خشک کیا، وہ نہیں جانتا تھا کہ اب کیا ہونے والا ہے۔ دروزہ کھلا تھا۔ وہ ہال کی جانب تیزی سے دوڑ سکتا تھا۔ وہ بالکل بھاگ سکتا تھا۔ بھاگ سکتا تھا اور بھاگ سکتا تھا۔

The woman was sitting on the daybed (صوفہ). After a while she said, "I were young once and I wanted things I could not get."

وہ عورت ایک ایسے صوفے پر بیٹھی تھی۔ جسے بستر میں تبدیل کیا جا سکتا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ بولی۔'' جب میں جوان تھی۔ میں بھی چند چیزیں لینا چاہتی تھی جو میں نہیں خرید سکتی تھی۔''

There was another long pause. The boy's mouth opened. Then he frowned (تیوری چڑھائی), not knowing he frowned.

گفتگو میں پھر ایک طویل وقفہ آ گیا۔ لڑکے کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ پھر اُس نے تیوری چڑھائی۔ بغیر جانے بوجھے کہ اُس نے تیوری چڑھائی ہے۔

The woman said. "Um-hum! You thought I was going to say but, didn't you? You thought I was going to say, but I did't snatch people's pocket-books. Well I wasn't going to say that." Pause (وقفہ). Silence (خاموشی). "I have done things, too, which I would not tell you son neither tell God, if He didn't already know. Everybody's got some thing in common. So you set down while I fix us something to eat. You might run that comb (کنگھی) through your hair so you will look presentable (اچھے نظر آؤ)."

خاتون نے کہا۔ ''تم نے سوچا کہ میں کچھ کہوں گی۔ کہ تم نے کیا سوچا؟ تم نے سوچا ہوگا کہ میں کہوں گی کہ میں لوگوں کے بٹوے نہیں چھینا کرتی تھی'' ٹھیک ہے میں یہ نہیں کہنے والی تھی۔'' ایک طویل وقفہ (آ گیا) اور پھر خاموشی (چھا گئی) ''میں کئی کام کر چکی ہوں بیٹا جو نہ تو میں تمہیں بتاؤں گی اور نہ ہی خدا کو اگر وہ پہلے سے نہیں جانتا ہے؟'' ہر بندے میں کچھ چیزیں مشترک ہوتی ہیں۔ بس تم ٹھیک طرح سے بیٹھ جاؤ۔ تا کہ کھانے کے لیے کچھ لگا سکوں۔ تم کھنگی کرو تا کہ تم ایک مناسب حلیے میں نظر آ سکو۔''

In another corner of the room behind a screen (پردہ) was a gas plate (گیس کا چولہا) and an icebox (فریج). Mrs. Jones got up and went behind the screen. **The woman did not watch the boy to see if he was going to run now, nor did she watch her purse, which she left behind her on the daybed.** But the boy took care to sit on the far side (دور والا کنارہ) of the room, away from the purse. Where he thought she could easily see him out of the corner (گوشہ) of her eye if she wanted to. **He did not trust** (بھروسہ نہ کیا) **the woman not to trust him. And he did not want to be mistrusted** (بے اعتماد ہونا) **now.**

کمرے کے دوسرے کونے میں ایک پردے کے پیچھے چولہا اور فریج رکھے تھے۔ مسز جونز اُٹھیں اور پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ خاتون نے لڑکے پر نظر نہیں رکھی۔ کہ وہ بھاگ تو نہیں جائے گا اور نہ ہی اپنے بٹوئے پر جو اُس نے بیڈ ناموں نے پر چھوڑ دیا تھا۔ تاہم لڑکے نے احتیاط سے کام لیا اور بٹوئے سے دور کمرے کی دوسری طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ جہاں اُس کے خیال میں اگر خاتون چاہتی تو اُس پر دور سے بھی آنکھ رکھ سکتی تھی۔ اُس نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا کہ خاتون اُس پر بھروسہ نہ کرے۔ اب وہ نہیں چاہتا تھا کہ خاتون اُس پر شک و شبہ کر سکے۔

Q.20. Why didn't the woman watch the boy while preparing a dish? (Text Q.No.9)

Q.21. Why didn't the boy run from the house of the woman? (Text Q.No. 8)

"Do you need somebody to go to the store," asked the boy, "may be to get some milk or something?"

''کیا آپ کو ضرورت ہے کہ آپ کسی کو دوکان پر بھیجیں'' تا کہ وہ دودھ یا کوئی اور چیز لے کر آئے'' لڑکے نے خاتون سے پوچھا۔

Don't believe I do, "said the woman, "Unless you just want sweet milk yourself. I was going to make cocoa out of this canned milk I got here.""That will be fine," said the boy.

''مجھے یقین ہے کہ نہیں'' اُس خاتون نے جواب دیا۔ ''جب تک تم اپنے لیے کچھ میٹھا دودھ وغیرہ نہ لانا چاہو'' میں اپنے پاس موجود سے بند ڈبے کے دودھ سے چاکلیٹ بنانے جا رہی ہوں جو میرے پاس موجود ہے۔'' یہ بہتر رہے گا۔'' لڑکے نے کہا۔

Q.22.What did the woman cook for their meal?

Q.23. Why didn't woman ask the boy about his whereabout?

Q.24. What was the nature of the woman's job? (Text Q.No.10)

She heated some lima beans and beef she had in the icebox (فریج), **made the cocoa, and set the table. The woman did not ask the boy anything about where he lived, or his folks** (رشتہ دار), **or anything else that would embarrass** (شرمندہ کرنا) **him.** Instead (اس کی بجائے), as they ate, **she told him about her job in a hotel beauty shop that stayed open late, what the work was like, and how all kinds of women came in and out, blondes** (بھورے بالوں والی), **redheads** (سرخ بالوں والی), **and Spanish.** Then she cut him a half of her ten-cent cake.

اُس نے لیما کی پھلیاں اور گوشت گرم کیا۔ جو اس کے پاس فریج میں موجود تھا۔ کوکو تیار کی اور کھانے کی میز پر لگا دی۔ اُس نے لڑکے سے کوئی ایسی بات نہیں پوچھی۔ کہ وہ کہاں رہتا ہے؟ اُس کے رشتہ دار کون ہیں کوئی بھی ایسی بات نہیں پوچھی۔ جو اُسے شرمندہ کرتی۔ اس کے برعکس کھانا کھانے کے دوران وہ اسے اپنی ملازمت کے بارے میں بتاتی رہی جو کہ ہوٹل کے ایک سنگھار خانے میں تھی۔ جو رات گئے تک کھلی رہتی ہے۔ کام کی نوعیت کیا ہے؟ اور کس طرح کی خواتین وہاں آتیں جاتیں ہیں۔ جن میں بھورے بال، گوری رنگت اور سرخ بالوں والی اور ہسپانوی خواتین شامل ہیں۔ پھر اُس خاتون نے لڑکے کو دس سینٹ والے کیک کا ایک آدھا ٹکڑا کاٹ کر دیا۔

Eat some more, son," she said.

اُس نے لڑکے سے کچھ اور کھانے کو کہا

Q.25. How much money did the woman give to the boy for shoes?

Q.26.What did the woman advise the boy after giving him ten dollars?

When they finished eating, she got up and said, **"Now here, take this ten dollars and buy yourself some blue suede shoes** (چمڑے کے نیلے جوتے). **And next time, do not make the mistake** (غلطی کرنا) **of latching onto** (چھیننا) **my pocket-book nor nobody else's - because shoes got by devilish ways** (برے طریقے سے) **will burn your feet.** I got to get my rest (آرام) now. But from here on in, son, I hope you will behave (اچھا رویہ) yourself."

جب وہ کھانا کھا چکے تو وہ خاتون اُٹھی اور کہا۔ ''لو اب یہاں آؤ یہ لو دس ڈالرز اور اپنے لیے ایک عمدہ نرم نیلا جوتا خرید لو۔ اور اگلی مرتبہ میرے یا کسی بھی اور شخص کے بٹوئے کو چھیننے کی غلطی نہیں کرنا۔ کیونکہ غلط طریقے سے حاصل کیے گئے جوتے تمہارے پاؤں جلا دیں گے۔ اب میرے آرام کا وقت ہے۔ مگر آج کے بعد مجھے اُمید ہے کہ تم تمیز سے اور اچھے طریقے سے رہو گے۔''

Q.27.What did the lady say to the boy when he was leaving?

She led him down the hall to the front door and opened it. **"Good night! Behave yourself, boy!"** she said, looking out into the street as he went down the steps.

خاتون نے ہال کی طرف سے بیرونی دروازے کی طرف لڑکے کی رہنمائی کی اور دروازہ کھولا جیسے ہی وہ لڑکا سیڑھیوں سے نیچے اُترنے لگا خاتون نے اُسے شب بخیر کہا اور اچھا بننے کی تاکید کی۔

Q.28. What did the boy want to say to the lady when he was leaving?

The boy wanted to say something other than, **"Thank you, m'am,"** to Mrs. Luella Bates Washington Jones, but although his lips (لب) moved, he couldn't even say that as he turned at the foot of the barren stoop (ویران چبوترہ) and looked up at the large woman (عظیم عورت) in the door. Then she shut the door (دروازہ بند کر دیا).

لڑکا مسز جیمز کو شکریہ میڈم کے علاوہ، کچھ کہنا چاہتا تھا۔ اگرچہ اُس کے ہونٹ ہلے لیکن وہ سیڑھیاں اُترتے ہوئے کچھ بھی نہ کہہ سکا اور اوپر کی جانب کھڑی قد آور عورت کی جانب دیکھا۔ اُس کے بعد اُس خاتون نے دروازہ بند کر لیا۔

☆☆☆☆☆

Reading Notes from Text

slung	جھولنا	(past of sling) looped round
taking off full blast	تیزی سے بھاگنا	running away at full speed
rattled	بجنے لگنا	make short, sharp sounds quickly
stoop	جھکنا	bend the body forward and downward
frail	کمزور، لاغر	weak
willow-wild	بید لکڑی کی طرح پتلا	thin that can easily be bent like willow-wild (a kind of shrub)
popped out	ابھرنا	come out quickly
suede	باریک چمڑے کے	a kind of soft leather made from the skin of goat
frowned	تیوری چڑھانا	draw the eyebrow to show puzzlement
embarrass	خفت ہونا	make to feel ashamed
latching onto	لٹکنا	cling to, getting possession of

Story 4 — Thank You, M'am

Text Book Exercise

Q.1 What was the time when the boy tried to snatch the purse of the woman?

جب لڑکے نے عورت کے پرس کو چھیننے کی کوشش کی تو کیا وقت تھا؟

Ans. It was about 11 O'clock at night when a young boy tried to snatch the purse of a large woman.

رات کے 11 بجے تھے۔ جب ایک نوجوان لڑکے نے ایک بھاری بھرکم عورت کے پرس کو چھیننے کی کوشش کی۔

Q.2 What happened to the boy when he tried to snatch the woman's purse? (Bwp-G1)-16 (Lhr-G1)-16 (Sgd-G2)-16

جب (لڑکے) نے عورت کا پرس چھینا تو لڑکے کے ساتھ کیا ہوا؟

Ans. When the boy tried to snatch the purse of the woman, its strap broke with a single tug, and the boy lost his balance and fell on his back and legs flew up. (Fbd-G1)-16 (Lhr-G1)-15 (Sgd-G2)-15 (Dgk-G2)-15

جب لڑکے نے عورت کا پرس چھیننے کی کوشش کی تو جھٹکے کی وجہ سے اس کی پٹی ٹوٹ گئی اور لڑکا اپنا توازن کھو بیٹھا اور پیچھے کی جانب گر پڑا اور ٹانگیں اوپر اُٹھ گئیں۔ (Fbd-G2) -15 (Mtn-G1)-14

Q.3 What was the reaction of the woman? عورت کا کیا ردِعمل تھا؟ (Dgk-G1)-15

Ans. The reaction of the large woman was unexpected, she kicked him right square in his blue jeaned sitter. Then she reached down and picked him up by his collar, and shook him until his teeth rattled.

بھاری بھرکم عورت کا ردِعمل بہت غیر متوقع تھا۔ اُس نے اُس کے دائیں کولہے پر نیلے رنگ کی جینز پر لات ماری۔ پھر وہ نیچے جھکی اور اُس کو گریبان سے پکڑ کر اوپر اُٹھایا اور پھر اس کو جھنجھوڑا کہ اُس کے دانت بجنے لگے۔

Q.4 What was the conduct of the people who saw the incident? (Mtn-G1)-15

جن لوگوں نے واقعہ کو دیکھا اُن کا کیا ردِعمل تھا؟

Ans. Only two or three people were around. They stopped, turned to look, but nobody interfered to release the boy.

اردگرد صرف دو یا تین لوگ تھے۔ وہ رُکے، مڑ کر دیکھا لیکن کسی نے لڑکے کو چھڑانے کے لیے مداخلت نہ کی۔

Q.5 How did the boy look physically? جسمانی طور پر لڑکا کیسا دیکھائی دیتا تھا؟ (Dgk-G2)-16

Ans. The boy looked fourteen or fifteen years of age. He looked frail and willow-wild in his tennis shoes and blue jeans. It seemed that he had not washed his face for many days. (Bwp-G2)-15

لڑکا چودہ یا پندرہ سال کی عمر کا تھا۔ وہ اپنے ٹینس شوز اور نیلی جینز میں بہت کمزور اور پتلا دکھائی دیتا تھا۔ ایسا دکھائی دیتا تھا کہ اُس نے کئی دنوں سے منہ نہیں دھویا تھا۔

Q.6 What was the condition of the boy when the woman gave him a few jerks?
لڑکے کی کیا حالت ہوئی جب عورت نے اُس کو چند جھٹکے دیئے؟

Ans. When the woman gave the young boy a few jerks, his teeth started rattling and sweat popped out on his face.

جب عورت نے نوجوان لڑکے کو چند جھٹکے دیئے اُس کے دانت بجنے لگے اور اس کا چہرہ پسینہ پسینہ ہو گیا۔

Q.7 Why did the woman ask the boy to wash his face? (Bwp-G2)-16
عورت نے لڑکے سے اپنا چہرہ دھونے کو کیوں کہا؟ (Lhr-G1)-13

Ans. The woman asked the boy to wash his face because it seemed that he had not washed his face for many days and he was looking untidy. The woman also wanted to teach him good manners.

عورت نے لڑکے سے اپنا چہرہ دھونے کے لیے کہا کیونکہ ایسا دکھائی دیتا تھا کہ اُس نے کئی دنوں سے اپنا چہرہ نہیں دھویا اور وہ بہت گندہ دکھائی دیتا تھا۔

Q.8 Why didn't the boy run from the house of the woman?
لڑکا عورت کے گھر سے کیوں نہیں بھاگا؟

Ans. Though the door was open and the boy could run, yet he didn't want the woman to distrust him. Besides, the woman had shown a very kind attitude to him and he hoped that she would not send him to jail.

اگرچہ دروازہ کھلا تھا اور لڑکا بھاگ سکتا تھا لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ عورت اُس پر بھروسہ نہ کرے۔ اس کے علاوہ اُس کو عورت سے امید تھی کہ وہ اس کو جیل نہیں بھیجے گی۔

Q.9 Why didn't the woman watch the boy while preparing a dish? (Lhr-G1)-11
عورت نے کھانا پکاتے ہوئے لڑکے کو کیوں نہ دیکھا؟

Ans. The woman didn't watch the boy because she did not want to show him that she distrusted him. Besides, she was confident that he would not run away after her kind treatment.

عورت نے لڑکے کو نہیں دیکھا کیونکہ وہ اُس کو یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ اُس پر اعتبار نہیں کرتی۔ اس کے علاوہ وہ پُر اعتماد تھی کہ اُسکے نرم رویے کے بعد لڑکا نہیں بھاگے گا۔

Q.10 What was the nature of the woman's job? عورت کے کام کی کیا نوعیت تھی؟ (Fbd-G2)-16

Ans. The woman worked in a beauty saloon at a hotel that stayed open late at night. And all kinds of women - blondes, redheads, and Spanish used to come there. (Guj-G1)-14 (Lhr-G2)-14 (Lhr-G2)-12

وہ ایک ہوٹل کے بیوٹی سیلون (ہار سنگھار) میں کام کرتی تھی جو کہ رات دیر تک کھلا رہتا تھا۔ اور تمام طرح کی سنہرے بالوں والیاں، سُرخ بالوں والیاں، اور ہسپانوی عورتیں وہاں پر آیا کرتیں تھیں۔

****

Additional Questions

Q.1 What things woman had in her purse?

Ans: The woman had everything in her large purse but a hammer and nails.

Q.2 What was the time when the boy tried to snatch the purse of the woman? (Text Q.No. 1)

Ans: It was about 11 O'clock at night when a young boy tried to snatch the purse of a large woman.

Q.3 What happened to the boy when he tried to snatch the woman's purse? (Text Q.No. 2) (Bwp-G1)-16 (Lhr-G1)-16 (Sgd-G2)-16 (Fbd-G1)-16 (Lhr-G1)-15 (Sgd-G2)-15 (Dgk-G2)-15 (Fbd-G2) -15 (Mtn-G1)-14

Ans: When the boy tried to snatch the purse of the woman, its strap broke with a single tug, and the boy lost his balance and fell on his back and legs flew up.

Q.4 What was the reaction of the woman? (Text Q.No.3) (Dgk-G1)-15

Ans: The reaction of the large woman was unexpected, she kicked him right square in his blue jeaned sitter. Then she reached down, and picked him up by his collar, and shook him until his teeth rattled.

Q.5 What was the condition of the boy when the woman gave him a few jerks. (Text Q.No.6)

Ans: When the woman gave the young boy a few jerks, his teeth started rattling and sweat popped out on his face.

Q.6 What was the conduct of the people who saw the incident? (Text Q.No.4) (Mtn-G1)-15

Ans: Only two or three people were around. They stopped, turned to look, but nobody interfered to release the boy.

Q. 7 How did the boy look physically? (Text Q.No.5) (Dgk-G2)-16

Ans: The boy looked fourteen or fifteen years of age. He looked frail and willow-wild in his tennis shoes and blue jeans. It seemed that he had not washed his face for many days. (Bwp-G2)-15

Q. 8 What would the woman teach the boy if he were her son?

Ans: If the boy were her son, she would teach him right from wrong. At least, she would help him to wash his face and be a neat boy.

Q.9 **What did the boy reply when the woman asked him, if he were hungry?**

Ans: Though the boy was hungry yet he just wanted the lady to turn him loose.

Q.10 **What will the boy remember after coming into contact with the woman?**

Ans: The boy will remember Mrs. Luella Bates, the way she thrashed him at first and then the way she treated him affectionately like a mother.

Q.11 **What did the woman do with the boy, when he struggled to release?**

Ans: When the boy struggled to release, Mrs. Jones stopped, then jerked him around in front of her, and put a half nelson about his neck, then continued to drag him up the street.

Q.12 **Where did the woman drag the boy?**

Ans: The large woman dragged the boy to her house, into a large kitchenette furnished room, at the back of her house.

Q. 13 **What voices the boy could hear at the woman's house?**

Ans: The boy could hear other roomers laughing and talking in the large house.

Q.14 **What was the name of the boy.**

Ans: The name of the boy was "Roger".

Q.15 **Why did the woman ask the boy to wash his face?** **(Text Q.No.7)** **(Bwp-G2)-16**

Ans. The woman asked the boy to wash his face because it seemed that he had not washed his face for many days and he was looking untidy. The woman also wanted to teach him good manners. **(Lhr-G1)-13**

Q.16 **Where did the boy was afraid of being taken to?** **(Bwp-G2)-16**

Ans: The boy was afraid of being taken to jail. **(Lhr-G1)-13**

Q.17 **What did the boy tell the woman about his family members?**

Ans: The boy replied the woman that there was nobody at his home.

Q.18 **Why did the boy try to snatch the purse?**

Ans: The boy tried to snatch the purse because he wanted to buy a pair of blue suede shoes.

Q.19 **What was the name of the woman?**

Ans: The name of the woman was Mrs. Luella Bates Washington Jones.

Q.20 Why didn't the woman watch the boy while preparing a dish? (Lhr-G1)-11

OR (Text Q.No.9)

Did the woman keep an eye on the boy and on her purse during cooking?

Ans: The woman didn't watch the boy because she did not want to show him that she distrusted him. Besides, she was confident that he would not run away after her kind treatment.

Q.21 Why didn't the boy run from the house of the woman?

(Text Q.No.8)

Ans: Though the door was opened and the boy could run, yet he didn't want the woman to distrust him. Besides, the woman had shown a very kind attitude to him and he hoped that she would not send him to jail.

Q.22 What did the woman cook for their meal?

Ans: The woman made some lima beans and beef. Then she made cocoa with milk.

Q.23 Why didn't woman ask the boy about his whereabout?

Ans: The woman did not ask the boy about his whereabouts because she did not want to embarrass him.

Q.24 What was the nature of the woman's job? **(Text Q.No.10)** (Fbd-G2)-16

OR (Guj-G1)-14

What kind of women visit the beauty shop? (Lhr-G2)-14

Ans: She worked in a beauty saloon at a hotel that stayed open late at night. (Lhr-G2)-12 And all kinds of women - blondes, redheads, and Spanish used to come there.

Q.25 How much money did the woman give to the boy for shoes?

Ans: The woman gave him ten dollars to buy some blue suede shoes.

Q.26 What did the woman advise the boy after giving him ten dollars? (Ajk-G1)-15

Ans: After giving ten dollars to the boy, the woman advised him not to do the mistake of latching onto people's pocket book again. She also advised him that shoes got through devilish ways would burn his feet.

Q.27 What did the lady say to the boy when he was leaving?

Ans: The lady said to the boy 'Good Night' and advised him to behave himself.

Q.28 What did the boy want to say to the lady when he was leaving?

Ans: The boy wanted to say something other than "Thank you Man" but he couldn't even say that.

Story 4 — Thank You, M'am

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Choose the correct answers:

i. What was the woman carrying?

a) a rod b) a bag c) a hammer **d) a large purse**

ii. From where was she coming?

a) hotel **b) beauty shop** c) office d) college

iii. What had happened to her?

a) a boy made a request for help b) a boy tried to help her

c) a boy begged ten dollars **d) a boy tried to snatch her purse**

iv. The boy washed his face on the direction of

a) a police officer b) his father **c) the woman** d) his uncle

v. The boy was in his

a) teens b) twenties **c) jeans** d) thirties

vi. What was the name of the woman?

a) Luella b) Bates

c) Washington Jones **d) Luella Bates Washington Jones**

vii. The boy was dragged into a

a) living room **b) kitchenette-furnished room**

c) hall d) dining room

viii. What did she suggest to the boy to look presentable?

a) to wash his face b) to dress properly

c) to polish the shoes **d) to comb his hair**

ix. The woman cooked the food and asked the boy

a) to serve b) to help c) to set the table **d) to eat**

x. What did the boy want to say to the woman?

a) thank you, M'am b) thankful to you

c) grateful to you **d) something, other than," Thank you, m'am**

2. Mark the statements true or false **Statements کو درست یا غلط Mark کیجیے۔**

i. A large woman was carrying a large purse containing hammer and nails. **False**

ii. The boy offered his help to carry the purse. **False**

iii. The woman firmly gripped the boy by his shirt front. **True**

iv. The woman dragged the boy to her home. **True**

v.	She asked the boy to bring some food from the store.	**False**
vi.	The boy was punished by the other members of the house.	**False**
vii.	The boy stole the pocket-book to buy some food.	**False**
viii.	The boy was afraid of going to jail.	**True**
ix.	The boy did not trust the woman not to trust him.	**True**
x.	The woman advised the boy not to make the mistake of latching onto her pocket-book.	**True**

3. Answer the following questions (in one to three sentences)

Ans: Please go to Text Exercise Questions and answers at the start.

4. Answers the following questions in 100-150 words.

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات 100-150 الفاظ میں لکھیے۔

(i) Write the incident in your own words.

اس واقعہ کو ایک سو الفاظ میں تحریر کیجیے۔

Ans: The story is about a teenaged boy who tried to snatch the purse of a bulky woman in the street. He couldn't succeed in his attempt and fell on the ground. She kicked him and pushed him heavily. He was a lean boy who could not resist against her. She took him to her house in order to teach him the importance of good manners. She asked him to wash his face first. Then she gave him a piece of cake and ten dollars to buy a pair of sued shoes. She taught him that the shoes got by devilish means would burn his feet. There is a moral for all of us. We should work hard if we want to get anything. We also learn that the act of snatching is not only punishable but also shameful.

(ii) What was the effect of the behaviour of the woman on the boy?

لڑکے کے ساتھ خاتون کے رویہ کا کیا اثر ہوا؟

Ans: The behaviour of the woman with the boy was very strict in the beginning but is was necessary to teach him. She took him to her house and decided to teach him the importance of good manners. She also wanted to teach him not to repeat any such action which would be shameful. The boy was impressed by her good behaviour. He did not try to run away from her house only because of avoiding her mistrust. He liked the lady and even asked her for work as a houseboy. In the end, he wanted to say other than 'Thank you M'am'. But she did not give him any opportunity and shut the door. The boy learnt by that experience that 'we should work hard instead of snatching things if we want to get any thing'. It will surely save us from the disgrace and humiliation of any wrong treatment.

(iii) Why did she treat the boy nicely in her home after punishing him in the street?

گلی میں سزا دینے کے بعد اپنے گھر پر اس نے لڑکے کے ساتھ اچھا سلوک کیوں کیا؟

Ans: Mrs. Luella Bates Washington Jones was a nice lady. Once she had punished the boy in the street. She decided to teach him the difference between right and wrong. The boy was quite young and seemed to be a needy one. She took him as her son and asked him to wash his face first. She inquired about the reason of snatching her purse. She taught

him that the things get through by wrong methods, can be devilish. The boy was young enough to understand what she taught. She also gave him a piece of cake and ten dollars to buy a pair of suede shoes. Hence, she taught him the importance of good manners. Kings can also be our slave if we have kind hearted treatment. The boy also learnt what she taught her.

5. Use the correct form of the verbs given in brackets.

جملوں میں دیئے گئے **Verbs** کی درست فارم استعمال کیجیے۔

Incorrect	Correct
i. She (carry) the purse slung across her shoulder.	She **carried** the purse slung across her shoulder.
ii. The boy (fall) on his back on the sidewalk.	The boy **fell** on his back on the sidewalk.
iii. Some people (turn) to look.	Some people **turned** to look.
iv. She (drag) the boy inside, down a hall.	She **dragged** the boy inside, down a hall.
v. Mrs. Jones (get) up and went behind the screen.	Mrs. Jones **got** up and went behind the screen.
vi. The boy (take) care to sit on the far side of the room.	The boy **took** care to sit on the far side of the room.
vii. She (make) the cocoa, and set the table.	She **made** the cocoa, and set the table.
viii. A hotel beauty shop (stay) open late.	A hotel beauty shop **stayed** open late.
ix. She (lead) him down the hall to the front door.	She **led** him down the hall to the front door.
x. The boy (want) to say something.	The boy **wanted** to say something.

6. Punctuate the following lines.

مندرجہ ذیل سطروں میں اوقاف لگائیے۔

Unpunctuated	Punctuated
well you didnt have to snatch my pocketbook to get some suede shoes said mrs. luella bates Washington Jones you could have asked me.	"Well, you didn't have to snatch my pocket-book to get some suede shoes", said Mrs. Luella Bates Washington Jones. "You could have asked me."

7. Use the following prepositions in your own sentences.

In	He is in trouble these days.
Across	I saw him across the road.
Off	They set off on a journey.
Up	He got up early in the morning.
around	They built a wall around their house.



Story 5

The Piece of String
(رسی کا ٹکڑا)

(By Guy De Maupassant)

(کہانی کا مرکزی خیال)

یہ کہانی ''رسی کا ٹکڑا'' زندگی کے سخت حقائق کو بیان کرتی ہے۔ یہ ایک دیہاتی آدمی کی کہانی ہے۔ وہ ایک سچا آدمی ہے اور جھوٹ سے نفرت کرتا ہے لیکن آزمائش کے وقت وہ لوگوں کے سامنے اپنی معصومیت کو بیان کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ وہ لوگوں کو یہ نہیں بتا سکتا کہ وہ چور نہیں ہے۔ وہ صرف زمین پر پڑی ڈوری اُٹھاتا ہے۔ جو اُس کے لیے شک وشبہ کا باعث بن جاتی ہے۔ اور اس کی ساری زندگی مشکوک ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اسی کشمکش میں وہ نزع کی کیفیت میں چلا جاتا ہے۔ وہ مسلسل تکرار کرتا ہے کہ اُس نے چوری نہیں کی ہے۔ اور وہ جھوٹ نہیں بولتا ہے۔ اسی عالم میں وہ انتقال کر جاتا ہے۔ بالآخر قدرت اُسے معصوم ثابت کرتی ہے۔ سخت سیلاب آتا ہے۔ اُس کا مذاق اُڑانے والے تمام لوگ اپنے مال ومتاع کے ساتھ بہہ جاتے ہیں۔ صرف اُس کی قبر بچ جاتی ہے۔ بہرحال جیت صرف سچ کی ہوتی ہے۔

(Critical Analysis) Text of the Story (Page No. 32) (بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Q.1. Why did the people gather at a great hall, and what vehicles did they ride on?

P-32: At the end of market day (خرید وفروخت کا دن), **the rich people with vehicles** (گاڑیاں) **of all kinds, carts** (چھکڑے), **gigs** (ایک گھوڑے والی ہلکی گاڑی), **wagons, dumpcarts** (کھلے چھکڑے) **gathered at a great big hall for a great meal** (بڑا کھانا).

خرید وفروخت کے دن کے اختتام پر، اُمرا اپنی مختلف اقسام کی سواریوں، گاڑیوں چھکڑوں، گھوڑا گاڑیوں، ویگنوں، سامان والی گاڑیوں کے ہمراہ ایک بہت بڑے ہال میں پُرتکلف اور شاندار دعوت کے لیے جمع تھے۔

Q.2. What were the dishes served at the big hall Feast?

There were chickens (مرغیاں), **pigeons** (کبوتر) **and legs of mutton in the roast and an appetizing** (بھوک تیز) **odour of roast beef** (بھنے ہوئے گائے کے گوشت کی مہک کرنے والی). **Leaf and gravy** (شوربہ) **dripping over the browned skin, which increased the appetite** (بھوک) **and made everybody's mouth** (منہ میں پانی بھر آیا) **water. Everyone told his fair, his purchases and sales** (خرید وفروخت). **The diners** (کھانا کھانے والے) **discussed** (بات چیت کی) **the crops and the weatherwhich was favourable** (موافق) **for the green things but not for wheat.** Suddenly, at the sound of drum beat (ڈھول کی آواز) in the court every body rose from the seats except (ماسوائے) a few ones who still had the food in their hands. After the drum beat had ceased (ختم ہوئی), the drumbeater (ڈھول بجانے والا) called out (بلایا) to the people who were now attentive (متوجہ) and impatiently waiting (بے چینی سے انتظار کر رہے تھے) for him to call out the public announcement (اعلان). "It is hereby made known to the inhabitants

اِس دعوت میں مرغ، بھنی بکرے کی ہوئی رانیں، کبوتر شامل تھے۔ بھنے ہوئے گوشت کی اشتہا انگیز خوشبو ہر طرف تھی۔ بھنے ہوئے گوشت پر (سلاد) کے پتوں اور ٹپکتے ہوئے شوربے نے بھوک بڑھا دی تھی اور ہر ایک کا منہ پانی سے بھر گیا تھا۔ ہر شخص اپنے مال کی نمائش وفروخت، خریداری اور منافع کے بارے میں بتا رہا تھا۔ کھانے والوں نے فصلوں کے بارے میں بحث کی۔ اور سبزیوں کے لیے، نہ کہ گندم کے لیے، موافق موسم پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ یکا یک صحن سے ڈھول بجنے کی آواز آئی تو ہر شخص اپنی نشست سے کھڑا ہو گیا۔ ماسوا اُن چند لوگوں کے جو ابھی کھانا کھا رہے تھے۔ جب ڈھول بجنے کی آواز بند ہوئی تو ڈھول بجانے والوں نے لوگوں کو پکارا جو کہ اب ان کی جانب متوجہ ہو چکے تھے اور جو انتہائی بے صبری سے اعلان عام کا انتظار کر رہے تھے۔ ''یہاں جگہ کے رہنے والے اور بازار کے عام لوگوں کو اطلاع

Q.3. What did increase the appetite and make everybody's mouth watered?

Q.4. What did the diners discuss?

Q.5. What was the public announcement made by the drum beater?

(رہنے والے) of this place and general to all persons in the market that **a black leather pocket-book** (چمڑے کا بٹوہ) **containing** (جس میں موجود تھے) **five hundred shilling and some business papers** (کاروباری کاغذات) **was lost on the road between 9.00 and 10.00 in the morning. The finder** (جسے ملے) **is requested to return the same to the mayor's office or to Mr. James, the caretaker** (رکھوالا) **of this public hall. There will be a reward** (انعام) **of 20 shillings".**

دی جاتی ہے کہ ایک کالے رنگ کے چمڑے کا بٹوا جس میں 500 شلنگ اور کاروبار کے کچھ کاغذات تھے۔ صبح 9 سے 10 بجے کے درمیان سڑک پر کہیں گم گیا تھا۔ بٹوا پانے والے سے درخواست ہے۔ کہ وہ اُسے بلدیہ کے سربراہ کے دفتر یا مسٹر جیمز کو لوٹا دے۔ جو کہ عوامی ہال کا نگران ہے۔ اس کے لیے 20 شلنگ کا انعام رکھا گیا ہے۔"

Q.6. What request was made to the finder of the pocket book?

Q.7. What reward was announced on returning the lost pocket book?

After the meal had concluded (کھانا ختم ہونے پر) the Chief of the police appeared on the scene (جائے وقوعہ). He inquired (پوچھا), "Is Mr. Hubert here?" Mr. Hubert seated at another end of the table replied, "here I am." The police officer went up to him and said, **"Mr. Hubert, will you please accompany** (ساتھ چلیں گے) **me to the mayor's office, the mayor would like to talk to you."**

پولیس کا سربراہ کھانا ختم ہونے کے بعد نمودار ہوا۔ اُس نے پوچھا "کیا مسٹر ہوبرٹ یہاں ہیں؟" مسٹر ہوبرٹ جو میز کی دوسری جانب بیٹھے تھے انہوں نے جواب دیا "میں یہاں ہوں" پولیس افسر اس کے پاس گیا اور کہا "مسٹر ہوبرٹ" کیا مہربانی فرما کر آپ میرے ساتھ بلدیہ کے دفتر تک چلیں گے۔ بلدیہ کے سربراہ آپ سے بات کرنا چاہیں گے۔"

Q.8. What did police officer ask Mr. Hubert?

"Mr. Hubert surprised and disturbed, (حیران و پریشان) followed the police officer. The mayor, a stout (موٹا تازہ) serious (سنجیدہ) man, was waiting for Hubert. Mr. Hubert, he said, **"you were seen this morning to pick up** (اٹھانا) **the pocket-book lost by Mr. James."** Mr. Hubert the simple countryman (سادہ دیہاتی آدمی) looked at the Mayor **astounded** (ششدر) **and already terrified** (خوفزدہ) **by the suspicion resting on him. "Why, Me?** Me? Me picked up the pocket-book?" "Yes you yourself". **"By my word of honour I never heard of it."** "But you were seen."

"مسٹر ہوبرٹ حیران و پریشان پولیس آفسر کے پیچھے چل دیے۔ سربراہ بلدیہ مضبوط جسم کا سنجیدہ آدمی تھا اور وہ مسٹر ہوبرٹ کا انتظار کر رہا تھا، اُس نے کہا؟ "مسٹر ہوبرٹ" آج صبح آپ کو مسٹر جیمز کا بٹوا اُٹھاتے دیکھا گیا ہے" مسٹر ہوبرٹ جو کہ ایک عام دیہاتی باشندے تھے۔ انہوں نے اُس کی جانب دیکھا اور ہکا بکا رہ گئے۔ وہ پہلے ہی اُس شک کی بناء پر جو ان پر کیا جا رہا تھا کی وجہ سے خوفزدہ تھے۔ "کیوں؟ میں! میں نے، میں نے بٹوا اُٹھایا؟" "جی ہاں آپ نے"۔ "مجھے قسم ہے میں تو اس بارے جانتا تک بھی نہیں ہوں۔" "مگر آپ کو دیکھا گیا ہے۔"

Q.9. Who was the owner of the pocket book?

Q.10. What was Mr. Hubert's reaction, when he was accused by the mayor?

"I was seen with the pocket book? Who saw me?". **"Mr. Manana, the harness man** (گھوڑے گاڑیوں کا سامان رکھنے والا) **saw you pick up the pocket book."**

"کیا میں بٹوئے کے ساتھ دیکھا گیا تھا؟ اور مجھے کس نے دیکھا ہے؟" مسٹر منانا جو کہ گھوڑا جوتنے والا ہے۔ اُس نے آپ کو بٹوا اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

Q.11. Why did Manana accuse Hubert of picking the lost pocket-book? (Text Q.No.1)

Mr. Hubert, the old man, remembered, understood and flushed (لال پیلا ہو گیا) with anger (غصے سے).

بوڑھا مسٹر ہوبرٹ کو کچھ یاد آیا اور پھر اُسے ساری بات کی سمجھ آ گئی۔ وہ غصے سے لال ہو گیا۔

Q.12.What did Hubert draw out from his pocket for clarification?

"O, him! Yes! **He saw me pick up this string** (رسی) **here." And as he said so, he drew out the little piece of string from his pocket.**

''اچھا! ہاں! اُس نے مجھے یہ ڈوری اُٹھاتے ہوئے دیکھا ہے''۔ ایسا کہتے ہوئے اُس نے اپنی جیب سے چھوٹا سا رسی کا ٹکڑا نکالا۔

Q.13.Why did the mayor not believe in the innocence of Mr. Hubert?

But the Mayor shook his head (سر ہلایا) and said. **"You will not make me believe** (یقین دلانا) **that** *Mr. Manana who is a man of worthy credence* (قابل بھروسہ) **mistook** (غلطی سے سمجھا) **the cord** (رسی) **for a pocket book."**

مگر بلدیہ کے سربراہ نے اپنا سر نفی میں ہلایا اور کہا۔ ''تم مجھے یہ یقین نہیں دلا سکتے مسٹر منانا جو قابل اعتبار آدمی ہیں ہے نے غلطی سے ڈوری کو بٹوا سمجھ لیا۔''

Use of verbal irony.

Mr. Hubert, the peasant (دہقان) **furiously** (غصے سے) **lifted his hand, spat** (تھوکا) **at one side to attest** (تصدیق کرنا) **his honour** (عزت و وقار)**, and said in the most exasperating tone** (غصیلے لہجے)**, "It is, nevertheless, truth of the good God, the sacred truth** (مقدس سچ)**. I repeat it on my soul and my salvation** (نجات)**."**

مسٹر ہوبرٹ جو کہ پیشے کے اعتبار سے کسان تھا۔ غصے سے اپنے ہاتھ کو ایک طرف اُٹھاتے ہوئے سخت برہمی سے تھوکتے ہوئے کہا، ''خدا کی قسم یہ سچ ہے بالکل سچ، میں اپنی روح کی عافیت اور نجات کے بدلے یہ بات دوہراتا ہوں۔''

Q.14.How did Mr. Hubert try to prove his innocence?

"After picking up the object, you stood there, looking a long while in the mud (کیچڑ) to see if any money had fallen out."

''بٹوا اُٹھانے کے بعد تم کافی دیر وہاں کھڑے کیچڑ میں دیکھتے رہے کہ کہیں کوئی پیسے باہر تو نہیں گر گئے۔''

The good soul, Mr. Hubert, choked (بھرا ہوا) with indignation and fear (غصے اور خوف سے).

نیک روح مسٹر ہوبرٹ غصے سے دم بخود رہ گیا۔

"How any one can tell such lies to take away an honest man's reputation (نیک نامی)". How can any one ....."

''اس طرح کے جھوٹ بول کر کوئی بھی شخص کسی (دوسرے) آدمی کی عزت کیسے چھین سکتا ہے کوئی کیسے یہ کر سکتا ہے.....''

There was no use in Mr. Hubert's protesting (احتجاج), for nobody believed him. Mr. Manana repeatedly maintained (بار بار کہنا) that Hubert had picked up the pocket book. For an hour both men abused (گالی گلوچ دیں) each other. **Then at his own request, Mr. Hubert was searched. Nothing was found on him.**

مسٹر ہوبرٹ کے احتجاج کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ کیونکہ کوئی بھی ان کا یقین کرنے کو تیار نہیں تھا۔ مسٹر منانا نے اس بات پر بار بار اصرار کیا کہ ہوبرٹ نے ہی بٹوا اُٹھایا تھا۔ ایک گھنٹے تک دونوں آدمی ایک دوسرے کو گالم گلوچ کرتے رہے۔ پھر اُس کی اپنی ہی درخواست پر مسٹر ہوبرٹ کی تلاشی لی گئی۔ لیکن کچھ برآمد نہ ہوا۔

Q.15.Was anything found from Mr. Hubert's pocket?

Finally (آخرکار) **the mayor discharged** (چھوڑ دیا) **Hubert with warning** (تنبیہ کرکے) **that he would consult** (مشورہ کرے) **the public prosecutor** (سرکاری وکیل) **and ask for further orders** (مزید کارروائی).

آخر بلدیہ سربراہ نے ہوبرٹ کو وارننگ دیتے ہوئے یہ کہہ کر جانے دیا کہ وہ سرکاری وکیل سے رابطہ کرے گا اور مزید احکامات طلب کرے گا۔

Q.16.How did the mayor finally warn Mr. Hubert?

As he left the Mayor's office, people surrounded (گھیر لیا) and questioned him with serious curiosity (پر تجسس). Nobody believed his story of the string. Instead people laughed at him.

جب وہ (ہوبرٹ) بلدیہ سربراہ کے دفتر سے باہر نکلا تو لوگوں نے اُسے گھیر لیا اور بہت سے سنجیدہ اور تجسس بھرے سوالات کیے ۔ کسی نے اُس کی رسی والی کہانی پر یقین نہیں کیا۔ اس کی بجائے لوگ اُس پر ہنسنے لگے۔

Q.17.What did Mr. Hubert say to his friend to prove his innocence?

Mr. Hubert went along stopping his friends giving them his statement and presentation, turning his pocket inside out to prove that he had nothing. All they said was, *"you old rascal* (بدمعاش)! *Get out of here!".*

مسٹر ہوبرٹ راستے میں اپنے دوستوں کو روک کر کچھ بتاتا، رکتا، اپنی جیبیں جھاڑ کر اندر باہر کرتا یہ ثابت کرنے کے لیے کہ اُس کے پاس کچھ نہیں تھا۔ اُن سب نے کہا۔ ''تم بوڑھے اور بدمعاش شخص ہو، دفع ہو جاؤ۔''

Element of social satire and verbal irony.

Mr. Hubert went to the village telling every man he knew about his adventure (مہم), but he only met with incredulity (بداعتمادی). It all made him ill.

مسٹر ہوبرٹ نے اپنے گاؤں کی طرف جاتے ہوئے ہر اُس آدمی کو جسے وہ جانتا تھا اپنے اس واقعہ کے متعلق بتایا۔ مگر اُس کو صرف شک کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کی وجہ سے وہ بیمار پڑ گیا۔

Q.18.Who returned the pocket book to Mr. James?

The next day in the afternoon a **man named George returned the pocket book and its contents** (چیزیں) **to Mr. James the owner of the pocket book.**

اگلے دن دوپہر میں ایک آدمی جس کا نام جارج تھا۔ بٹوا اور اس میں موجود سامان بٹوے کے مالک مسٹر جیمز کو واپس کر دیا۔

Q.19.Why did George give the pocket book to his employer? (Text Q.No.3)

George claimed (دعویٰ کیا) **to have found the pocket book on the road to the village market, but not knowing how to read he had given it to his employer** (مالک).

جارج کا دعویٰ تھا کہ اُسے یہ بٹوا گاؤں کے بازار کی طرف جانے والی سڑک سے ملا تھا۔ لیکن کیونکہ اُسے پڑھنا نہیں آتا تھا۔ چنانچہ اُس نے اس کو اپنے مالک کو دے دیا تھا۔

The news spread like fire in the neighbourhood (گردونواح). Mr. Hubert was also informed. He was in triumph (فتح).

یہ خبر آس پاس آگ کی طرح پھیل گئی۔ مسٹر ہوبرٹ کو بھی اطلاع دے دی گئی کہ وہ سرخرو تھا۔

Q.20.What made Hubert ashamed? (Text Q.No.4)

"What grieved (دل دکھایا) me as much was not the thing itself-as the lying (جھوٹ). **There is nothing so shameful** (شرمناک) **as to be called a liar** (جھوٹا)."

''جس چیز نے مجھے بہت زیادہ رنجیدہ کیا۔ وہ بذات خود جھوٹ بولنے کا عمل نہیں تھا۔ بلکہ اُس سے بھی زیادہ بری بات یہ تھی کہ کوئی آپ کو جھوٹا کہے۔

Q.21.What did people think of Hubert when they heard of the return of the pocket-book by some other person? (Text Q.No.2)

Whatever reasons he gave, **people were not willing to believe him. "Those are lying excuses** (بہانے)**." They said behind his back.**

جو بھی وجوہات اُس نے پیش کیں لوگ اُس کو یقین کرنے پر تیار نہیں تھے۔ ''یہ سب جھوٹے بہانے ہیں۔'' وہ سب اُس کے پیچھے ایسا کہتے۔

Q.22.Why did Mr. Hubert fall ill?

Hubert felt this shame (شرمندگی) **and disgrace** (بے عزتی) **to his self esteem** (عزت نفس) **and character.** He consumed his heart (غم کو دل سے لگا لیا) over this and wasted away (گھل گھل کر مر گیا) before the very eyes of the people.

ہوبرٹ نے اس سب کو اپنی عزت نفس اور کردار کے لیے شرمندگی اور ذلت کا باعث جانا۔ جس کی وجہ سے ان کے دل پر برا اثر پڑا۔ اور لوگوں کے سامنے وہ بتدریج گھل کر رہ گیا۔

Q.23.Why did people make fun of his innocence? (Text Q.No.5)

Social satire

People started to tell the story of the string to amuse(جی بہلانے کے لیے) **themselves** and *told it in a manner* (انداز) *of soldier* (سپاہی) *who had been on a campaign* (مہم) *and told about his battles.*

لوگوں نے خود کو محظوز کرنے کی خاطر رسی اُٹھانے کی کہانی سنانی شروع کر دی تھی۔ بالکل اُس سپاہی کی مانند جو بذات خود جنگی محاذ پر رہا ہو اور اپنی جنگوں کے بارے میں لوگوں کو بتائے۔ اس سب کا ہوبرٹ کے ذہن پر برا اثر مرتب ہوا اور اس کی حالت دن بدن بگڑنے لگی۔

Hubert's mind touched to the depth, began to weaken day by day.

Towards the end of the month he took to his bed. He died in the first week of the following month.

یہاں تک کہ مہینے کے آخر تک وہ بستر کو جا لگا اور اگلے مہینے کے پہلے ہفتے میں وہ وفات پا گیا۔

In the **delirium** (عالم ہذیان) **of his death struggles he kept claiming his innocence** (بے گناہی), **reiterating** (بار بار کہتا رہا):

موت وحیات کی کشمکش میں وہ مسلسل اپنی معصومیت کا دعویٰ اور تکرار کرتا رہا۔

Q.24.What did old man keep claiming while he was dying? (Text Q.No.6)

"A piece of string, a piece of string! By my word of honour (ایمانداری سے کہتا ہوں) **I did not lie."**

''وہ رسی کا ایک ٹکڑا تھا۔ ایک رسی کا ٹکڑا تھا۔ میں قسم اُٹھاتا ہوں میں نے جھوٹ نہیں بولا۔''

And he died.

اور وہ مر گیا۔

It is said that a **great flood in its great wrath** (غیظ وغضب میں) **carried away the people and all their belongings** (چیزیں).

کہا جاتا ہے کہ ایک بہت بڑا سیلاب آیا اور لوگوں کو ان کے مال ومتاع سمیت بہا لے گیا۔

Q.25.How was the innocence of Mr. Hubert proved?

The grave (قبر) **of Hubert withstood the havocs** (تباہ کاریاں) **of the flood.**

(لیکن) ہوبرٹ کی قبر سیلاب کی تباہ کاریوں میں بھی قائم دائم رہی۔

It was engraved (کندہ کیا گیا) on his tomb stone (قبر کے کتبے پر), Years after his death, **"Here lies a man who told nothing but truth. Here lies the man who would not prove his innocence** (بے گناہی), **but the flood proved it-!."**

اُس کی موت کے کئی سالوں بعد اُس کی قبر پر ایک کتبے پر یہ لکھ کر لگایا گیا۔ ''یہاں ایک ایسا آدمی محوِ آرام ہے جو سچ کے سوا کچھ نہیں کہتا تھا۔ یہاں ایک ایسا آدمی سویا ہے۔ جو اپنی معصومیت تو ثابت نہ کر سکا۔ مگر (بعد میں آنے والے) سیلاب نے یہ ثابت کر دیا۔''

Q.26.What was engraved on Hubert's tombstone?

Reading Notes from Text

appetizing	بھوک بڑھانے والی	to make feel hungry
stout	قوی/مضبوط	very healthy
astounded	ششدر/حیران	shocked
exasperating	برہم/غصہ دلانا	irritating
indignation	ناراضگی	annoyance
public prosecutor	سرکاری وکیل	legal official of the state
curiosity	تجسس	eagerness
rascal	بدمعاش	a knave
havoc	تباہی	destruction

Story 5 — The Piece of String

Text Book Exercise

Q.1 **Why did Manana accuse Hubert of picking the lost pocket-book?** (Dgk-G2)-16

منانہ نے ہبرٹ پر گمشدہ بٹوہ کے چرانے کا الزام کیوں لگایا تھا؟ (Sgd-G2)-16

Ans. Mr. Manana, the harness man, saw Mr. Hubert picking something from the ground. In fact, it was a piece of string but Manana misunderstood it for the lost pocket-book. Therefore, he accused Hubert of stealing. (Mtn-G1)-14

منانہ نے ہبرٹ کو زمین سے کچھ اُٹھاتے دیکھا۔ دراصل یہ ایک ڈوری کا ٹکڑا تھا لیکن منانہ اس کو گمشدہ بٹوہ سمجھی۔ اس لیے اس نے ہبرٹ پر چوری کا الزام لگایا۔

Q.2 **What did people think of Hubert when they heard of the return of the pocket-book by some other person?**

لوگوں نے ہبرٹ کے متعلق کیا سوچا جب اُنہوں نے کسی اور شخص کے بٹوہ واپس کرنے کے متعلق سُنا؟

Ans. Despite knowing the fact that the pocket-book has been found by some other person, the people still thought that Hubert had invented the story of a piece of string to prove himself innocent. Whatever reasons Hubert gave to them, the people called them lying excuses.

جب لوگوں نے کسی اور شخص کو بٹوہ واپس کرنے کے متعلق سُنا۔ اُنہوں نے سوچا کہ ہبرٹ نے رسی کے ٹکڑے کی کہانی خود کو معصوم ثابت کرنے کے لیے گڑھ لی ہے۔ وہ اُس کو جھوٹے بہانے سمجھتے تھے جو کچھ بھی ہبرٹ اُن کو بتاتا تھا۔

Q.3 **Why did George give the pocket-book to the employer?** (Mtn-G1)-16

جارج نے بٹوہ اپنے مالک کو کیوں دیا؟ (Lhr-G1)-15

Ans. Mr. George gave the pocket book to his employer because he could not read the name of the owner of pocket book. (Rwp-G1)-15 (Mtn-G1)-15

مسٹر جارج نے بٹوہ اپنے مالک کو اس لیے دیا کیونکہ وہ (اصل) مالک کا نام نہ پڑھ سکتا تھا۔

Q.4 **What made Hubert ashamed?** (Bwp-G1)-16 (Bwp-G2)-16

ہبرٹ کو کس چیز نے شرمندہ کیا؟ (Dgk-G2)-15 (Lhr-G1)-12

Ans. Mr. Hubert believed that nothing was so shameful as to be called a liar.

مسٹر ہبرٹ کو یقین تھا کہ جھوٹا کہلوانے سے بڑھ کر کچھ بھی زیادہ قابل شرمندگی بات نہیں ہے۔

Q.5 **Why did people make fun of his innocence?** لوگ اُس کی معصومیت کا مذاق کیوں اُڑاتے تھے؟ Lhr-G2)-16

Ans. In order to amuse themselves, most of the People made fun of Hubert's innocence by telling the story of the string to one another. (Mtn-G2)-15 (Lhr-G2)-11

بہت سے لوگ ہبرٹ کی معصومیت کا مذاق ''اسی کی کہانی'' ایک دوسرے کو سُنا کر کرتے تھے۔

Q.6 Why did Hubert keep claiming his innocence before his death?

ہبرٹ اپنی موت سے پہلے تک اپنی بے گناہی کا دعویٰ کیوں کرتا رہا تھا؟

Ans. Mr. Hubert kept on trying to establish his innocence before his death because he was not a liar and he believed that nothing was more shameful for a man as to be called a liar.

مسٹر ہبرٹ اپنی موت سے پہلے تک اپنی بے گناہی کو ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہا، کیونکہ وہ جھوٹا نہ تھا اور اس کا خیال تھا کہ جھوٹا کہلوانے سے زیادہ شرمناک کچھ بھی نہ تھا۔

Additional Questions

Q.1 Why did the people gather at a great hall, and what vehicles did they ride on?

Ans. The people gathered at a great big hall for a great feast at the end of a market day. They came on vehicles of all kinds, e.g., carts gigs, wagons and dumpcarts.

Q.2 What were the dishes served at the big hall Feast?

Ans. Roasted Chicken, pigeons, beef and mutton chops were served at the feast.

Q.3 What did increase the appetite and make everybody's mouth watered?

Ans. There were roasted chickens, pigeons, mutton and beef to increase their appetite and water their month.

Q.4 What did the diners discuss?

Ans. The diners discussed the crops and favourable weather for green crops.

Q.5 What was the public announcement made by the drum beater?

Ans. The public announcement made by the drum-beater was about the loss of a black pocket book, containing five hundred shilling and some business papers, lost on the road, between 9:00 to 10:00 in the morning.

Q.6 What request was made to the finder of the pocket book?

Ans. It was requested to return the pocket book to the Mayor's office or to the caretaker of the public hall. There will be a reward of 20 shillings.

Q.7 What reward was announced on returning the lost pocket book?

Ans. A reward of 20 shillings was announced for the person who returned the lost pocket book.

Q. 8 What did police officer ask Mr. Hubert?

Ans. The Police officer asked Mr. Hubert to accompany him to the mayor's office because the mayor wanted to talk with him about the lost pocket-book

Q. 9 Who was the owner of the pocket book?

OR

What did mayor tell to Mr. Hubert about lost pocket book?

Ans. Mr. James, the caretaker of the public hall, was the owner of the lost pocket book. The Mayor told Mr. Hubert that he had been seen picking up the lost pocket book.

Q.10 What was Mr. Hubert's reaction, when he was accused by the mayor?

Ans. Mr. Hubert looked astounded and terrified due to the suspicion resting on him by the mayor. He swore that he had never heard of it.

Q.11 Why did Manana accuse Hubert of picking the lost pocket-book? (Dgk-G2)-16 (Sgd-G2)-16 (Mtn-G1)-14

OR **(Text Q.No.1)**

Who saw Mr. Hubert picking up the lost pocket book?

Ans. Mr. Manana, the harness man, saw Mr. Hubert picking something from the ground. In fact, it was a piece of string but Manana misunderstood it for the lost pocket-book. Therefore, he accused Hubert of stealing.

Q.12 What did Hubert draw out from his pocket for clarification?

Ans. Hubert drew out the little piece of string from his pocket for clarification.

Q.13 Why did the mayor not believe in the innocence of Mr. Hubert? (Lhr-G2)-15

Ans. The mayor considered Mr. Manana a worthy man, therefore, he did not believe in Hubert's innocence. (Bwp-G1)-15 (Dgk-G2)-12

Q.14 How did Mr. Hubert try to prove his innocence?

Ans. Mr. Hubert lifted his hand and spat at one side to attest his honour, saying that what he had told was the sacred truth of good God. He repeated it on his soul and salvation.

Q.15 Was anything found from Mr. Hubert's pocket?

Ans. Mr. Hubert was searched on his own request but nothing was found from him.

Q.16 How did the mayor finally warn Mr. Hubert?

Ans. The mayor finally warned Mr. Hubert that he would consult to the public prosecutor and ask for further orders.

Q.17 What did Mr. Hubert say to his friend to prove his innocence?

Ans. Mr. Hubert kept on stopping his friends and showing them his empty pockets that he had nothing but they disbelieved him.

Q.18 Who returned the pocket book to Mr. James?

Ans. A man named George returned the pocket book and its contents to Mr. James, the owner of the pocket book.

Q.19 Why did George give the pocket book to his employer?(Text Q.No.3) (Lhr-G1)-15

Ans. Mr. George gave the pocket book to his employer because he could not read the name of the owner of pocket book. (Rwp-G1)-15 (Mtn-G1)-15 (Mtn-G1)-16

Q.20 What made Hubert ashamed? **(Text Q.No.4)** (Bwp-G1)-16 (Bwp-G2)-16 (Lhr-G1)-16 (Sgd-G1)-16 (Dgk-G2)-15 (Lhr-G1)-12

Ans. Mr. Hubert believed that nothing was so shameful as to be called a liar.

Q.21 What did people think of Hubert when they heard of the return of the pocket-book by some other person? **(Text Q.No.2)**

OR

What did people say behind Mr. Hubert's back?

Ans. Despite knowing the fact that the pocket-book has been found by some other person, the people still thought that Hubert had invented the story of a piece of string to prove himself innocent. Whatever reasons Hubert gave to them, the people called them lying excuses.

Q.22 Why did Mr. Hubert fall ill?

Ans. Mr. Hubert felt deeply ashamed and disgraced. He believed that there was nothing so shameful as to be called a liar. Therefore, he began to grow weak day by day and took to bed in a few days.

Q.23 Why did people make fun of his innocence? **(Text Q.No.5)** (Lhr-G2)-16

Ans. In order to amuse themselves, most of the People made fun of Hubert's innocence by telling the story of the string to one another. (Mtn-G2)-15 (Lhr-G2)-11

Q.24 What did old man keep claiming while he was dying? (Text Q.No.6) (Fbd-G2)-16

Ans. Mr. Hubert kept on trying to establish his innocence before his death because he was not a liar and he believed that nothing was more shameful for a man as to be called a liar. (Sgd-G2)-15 (Fbd-G2)-15 (Rwp-G2)-14

Q.25 How was the innocence of Mr. Hubert proved? **OR** (Rwp-G1)-15

How did the flood prove Hubert's innocence? (Dgk-G2)-13

Ans. It is said that a great flood in its great wrath carried away the people and all their belongings. Only Mr. Hubert's grave withstood the havocs of the flood.

Q.26 What was engraved on Hubert's tombstone? (Dgk-G1)-13

Ans. The words engraved on Huberts tomb-stone were: "Here lies a man who told nothing but truth. Here lies the man who would not prove his innocence but the flood proved it." (Rwp-G1)-14

General Question

Q.27 Write some qualities of Hubert's character.

Ans. Mr. Hubert was a simple, straightforward, innocent and sensitive man. He had a habit of picking things from the ground. He was unable to prove his innocence till his death.

Q.28 What is the moral lesson of the story?

Ans. The moral lesson of the story is that one should not blame others for nothing, because it can take away the life of a person. On the other hand, an honest and truthful person should also be bold enough to face the bitter realities of life without taking them to heart.

Story 5

The Piece of String

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

Choose the correct answers:

The rich people gathered at a big hall

a) to watch a show b) for a discussion

c) to hear a lecture **d) for a great meal**

What was the public statement made by the drumbeater?

a) loss of the black leather pocket-book containing money and business paper

b) open invitation for dinner

c) to enjoy a concert

d) sale of a building

Mr. Hubert was surprised and disturbed when the police officer asked him to accompany him

a) the police station **b) the mayor's office**

c) the court d) the airport

"By my word of honour I never heard of it" means

a) that he never saw it

b) being an honourable man he didn't pick up the lost object

c) an honourable person never thought of picking up a lost object

d) he never heard of the lost object

What did Hubert say in the most exasperating tone?

a) he never stole the pocket-book

b) he picked up a piece of string

c) it is, nevertheless, truth of the good God, the sacred truth

d) "O, him! Yes! He saw me pick up this string here."

What were the feelings of Hubert when he was informed of the recovery of the lost object? He felt

a) disgusted **b) triumphed** c) indifferent d) concerned

"But he only met with incredulity" means that he was believed

a) telling the truth **b) lying** c) showing his faith d) gentleman

viii. **What did the people say behind his back?**

a) those are lying excuses b) he is innocent

c) he is unreliable d) a man of loose character

ix. **What did Hubert feel?**

a) a grace of personality

b) shame and disgrace to his self esteem and character

c) truthful

d) trust worthy

x. **What were the last words Hubert uttered before his death?**

a) "a piece of string! a piece of string!"

b) by my word of honour I am innocent

c) I picked up a pocket-book

d) I handed over the pocket-book to its owner

2. **Mark the statements true or false** **Statements کو درست یا غلط Mark کیجیے۔**

i.	Everybody's mouth watered on the sight of wealth.	False
ii.	The finder of the pocket book will be rewarded.	True
iii.	He drew out the little pocket book from his pocket.	False
iv.	Mr. Hubert was pleased to hear the allegation.	False
v.	People greeted Hubert when he came out of the office of the Mayor.	False
vi.	George found the pocket-book and gave it to Hubert.	False
vii.	The people believed the reason Hubert gave to prove his innocence.	False
viii.	People started to tell the story of the string to amuse themselves.	True
ix.	A great flood carried away the people.	True
x.	Nothing but the flood proved Hubert's innocence.	True

3. **Answer the following questions (in one to three sentences)**

Ans: Please go to Text Exercise Questions and answers at the start.

4. **Answers the following questions in 100-150 words.**

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات 100-150 الفاظ میں لکھیے۔

(i) **Write down a note on the character of Hubert.** **ہوبرٹ کے کردار پر ایک نوٹ لکھیے۔**

Ans: Mr. Hubert is the unfortunate fellow who is blamed of picking up the lost pocket-book. H represents the character of those poor and downtrodden people who are alway suspected as and when a similar situation comes. He is a straight forward and sentimenta villager who wants to prove his innocence before the mayor and other people. He is in th habit of collecting discarded but useful things from the ground. This habit becomes th very reason of Mr. Manana's misunderstanding of picking up the lost pocket-book by him It was a coincidence that the time and place are the same but the things are different The more he tries to prove his innocence, the more the people mistrust him and mock a him. He is a sensitive man who takes this shame and humiliation to heart. It ultimately brings about his tragic death.

(ii) Write ten lines on the mentality (ذہنیت) of the people who did not believe Hubert.

ان لوگوں کی ذہنیت پر دس سطریں تحریر کیجیے جنہوں نے ہیوبرٹ پر یقین نہ کیا؟

Ans: The Mayor, Mr. Manana and all other people prove themselves to be selfish and mean. They don't believe in the innocence of Mr. Hubert at any cost. They may be jealous of his honesty or they may be the worshiper of the rising sun. They do not respect his statements. They do not believe in his innocence even after the return of the lost pocket-book by George. They call him a liar. They hurt his feelings by saying "you old rascal, get out of here." They give him disrespect when they mock at him behind his back and say "Those are lying excuses". They enjoy the whole incident with mocking amusement. Their behaviour is altogether contrary to the moral values of any religion or belief. They prove themselves to be conservative and narrow-sighted who are devoid of respecting the feelings of others.

(iii) Why did the Mayor not believe the innocence of Hubert?

میئر نے ہیوبرٹ کی بے گناہی پر یقین کیوں نہ کیا؟

Ans: The poor are always neglected and the rich are given due respect at every place. Poverty creates suspicion of stealing whereas riches exempt this situation. The simple and honest people like Mr. Hubert are always suspected. While, people like Mr. Manana, a man of worthy credence, are respected everywhere. He was the eye-witness of the incident of picking up something from the ground by Mr. Hubert. The time and place went in his favour and the Mayor believed in him due to his status. He did not believe in Mr. Hubert as he had no proof of his innocence. The Mayor might be right until the pocket book was missing but he seemed to be partial when he did not believe in the innocence of Mr. Hubert even after the return of the purse by George. This clearly shows that he was a careless and partial person.

(iv) Was it neceasary for Hubert to continue pleading (پیش کرنا) his innocence?

کیا ہیوبرٹ کے لیے ضروری تھا کہ وہ اپنی بے گناہی ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہتا؟

Ans: It is said that "Wealth can be regained; but honour once gone, cannot be retrieved." Mr. Hubert was a simple country man. He had no more wealth except honour. He was charged with the humiliation of picking up a lost pocket-book. It was a fatal conviction for a respectable and sensitive person like him. Moreover, he was being suspected and mocked by other people. It was a situation of "Prove or die" for him. So, he was just in pleading his innocence. The more he tried to prove his innocence, the more the people insulted him by calling him liar, old rascal etc. Though he could not prove his innocence yet the flood proved it.

(v) What suggestions can you give Hubert to save him from such a humiliating situation?

ہوبرٹ کو ایسی شرمندہ کرنے والی صورت حال سے نجات پانے کے لیے آپ اسے کیا مشورہ دے سکتے ہیں؟

Ans: Mr. Hubert, a respectable country man tried to prove his innocence in every possible way. But the people did not believe. They showed extreme feelings of disrespect by calling him liar and old rascal. When once the lost pocket-book was returned to its owner by George, Mr. Hubert should have availed of the opportunity of knocking at the door of court. He should not have considered the Mayor and the people the only forum to prove his innocence rather he should have used his legal right. It would have been much better than facing the humiliation by all. He did not have any proof at the time of conviction but he had sufficient proof after the return of the lost pocket-book. He proved himself an extremely sensitive man who did not use his wit and took the disgrace to heart which finally led him to death.

5. Fill in the correct preposition. (on, to, of, at, from)

i. He was walking **to** the public square.

ii. Then he pretended to be looking **at** something **on** the ground.

iii. They had decided **on** the purchase.

iv. The finder is requested **to** return the same.

v. George claimed **to** have found the pocket book.

6. Punctuate the following lines. مندرجہ ذیل سطروں میں اوقاف لگائیے۔

Unpunctuated	Punctuated
i was seen with the pocket-book who saw me mr. manana the harness man saw you pick up the pocket-book.	"I was seen with the pocket-book? Who saw me?" "Mr. Manana, the harness man, saw you pick up the pocket-book."

7. Use the following words in sentences of your own.

purchase, attentive, surprised, astounded, shook درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

i.	Purchase(خریدنا):	He purchased a new car last year.
ii.	Attentive (متوجہ ہونا):	Please be attentive.
iii.	Surprised (حیران ہونا):	He was surprised to see me in his room.
iv.	Astounded(حیران و پریشان):	Her rude behaviour astounded me.
v.	Shook (زور زور سے جھٹکے دینا):	I shook him forcibly.

8. Read the passage and answer the questions given at the end.

اس پیرا کو پڑھ کر آخر میں دیے گئے سوالوں کے جوابات دیں۔

Suddenly, at the sound of drumbeat in the court every body rose from the seats except a few ones who still had the food in their hand. After the drum beat had ceased, the drumbeater called out to the people who were now attentive and impatiently waiting for

him to call out the public announcement. "It is hereby made known to the inhabitants of this place and general to all persons in the market that a black leather pocket-book containing five hundred shillings and some business papers was lost on the road between 9.00 and 10.00 in the morning. The finder is requested to return the same to the Mayor's office or to Mr. James, the caretaker of this public hall. There will be a reward of 20 shillings".

i. **Did all the people rise on hearing the sound of drumbeat?**
کیا ڈھول کی آواز سن کر سب لوگ کھڑے ہو گئے؟

Ans: No, some people who had food in their hands did not rise.

ii. **What was the announcement made by the drumbeater?** نقارچی نے کیا اعلان کیا؟

Ans: The drumbeater announced that a leather pocket book containing five hundred shillings and some business papers had been lost on the road between 9.00 and 10.00 in the morning. The finder was requested to return the same to the Mayor's office or to Mr. James, the caretaker of that public hall. He also announced that there would be a reward of 20 shillings.

iii. **Who was the owner of the lost pocket-book?** گم شدہ بٹوا کا مالک کون تھا؟

Ans: Mr. James was the owner of the lost pocket-book.

iv. **Where was the pocket-book lost?** بٹوا کہاں کھویا تھا؟

Ans: The pocket-book was lost on the road.

❁❁❁❁❁

Story 6

The Reward

(صلہ)

Lord Dunsany

(کامیابی کا مرکزی خیال)

یہاں ہمیں ہمت، عزم اور مسلسل جدوجہد کا سبق ملتا ہے۔ اگر انسان ہمت اور سچائی کے ساتھ اپنے مقصد کے لیے کوشاں رہے تو کامیابی اس کا مقدر ضرور بنتی ہے۔ جورکنز اور اس کے دوست کلب میں بیٹھے اس بات پر بحث کر رہے ہوتے ہیں کہ کامیابی کے لیے ضروری چیز "عزم" ہے یا "مواقع کی فراہمی" جورکنز کا ماننا ہے کہ "ارادہ کی مضبوطی" ضروری چیز ہے۔ اگر ارادے پختہ ہوں تو مواقع خود بخود پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس کے لیے وہ Gorgios کی کہانی سناتا ہے۔ Gorgios ایک جوان آدمی تھا۔ اس کے والدین کہتے تھے کہ کامیابی کے لیے مواقع کا ہونا ضروری ہے۔ جبکہ Gorgios کا ماننا تھا کہ ارادہ پختہ ہو تو مواقع خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک اچھا اسٹیلٹ تھا۔ وہ درباری بازی گر تعینات ہونا چاہتا تھا۔ جبکہ اس کے ملک کے دربار میں اس طرح کی آسامی نہیں تھی۔ وہ سیاست دان بنا تاکہ وہ یہ آسامی تخلیق کروا سکے۔ اس کی مخالفت کی گئی۔ مگر وہ اپنے موقف پر ڈٹا رہا۔ یہاں تک کہ وہ ایسا کرنے میں کامیاب رہا۔ اس کو پہلا درباری بازی گر بنا دیا گیا۔ اور یوں وہ اپنی کوشش میں کامیاب رہا۔

(Critical Analysis) Text of the Story (Page No.38) (پیراگراف اردو ترجمہ)

Q.1.What was the subject discussed at the club?(Text Q.No.1)

Q.2.What did Jorkens say about determination?

Our talk at the Club one day was of opportunity (موقع) and determination (پکا ارادہ). Some said opportunity was required (درکار) for success (کامیابی), and millions (لاکھوں) never had it; others that only determination was needed. And then **Jorkens joined in, all for determination. If a man was determined (پرعزم) to get anything, and stuck to (ڈٹا رہے) it long enough, he got it, said Jorkens.**

'Anything?' asked Terbut.

'Anything,'Jorkens replied, 'so long as he sticks to (قائم رہے) it, and sticks to it hard enough and long enough. Anything whatever.'

Terbut disagreed.

ایک دن کلب میں ہماری بات چیت کا موضوع "موقع" اور "ارادہ" (کی اہمیت کے بارے میں) تھا۔ کچھ نے کہا کہ "موقع" ملنا کامیابی کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ اور لاکھوں لوگوں کو یہ "موقع" میسر نہیں ہوتا ہے۔ کچھ اور لوگوں نے کہا (کامیابی) کے لیے صرف "مصمم ارادے" کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر جورکنز گفتگو میں شامل ہوا اور اس نے اپنا پورا وزن "مصمم ارادے" کی اہمیت پر دیا۔ جورکنز نے کہا اگر کسی شخص میں کسی چیز کو حاصل کرنے کی لگن ہو اور وہ لمبے عرصے تک اس پر قائم رہے تو وہ اس چیز کو حاصل کر لیتا ہے۔

ٹربٹ نے پوچھا "کوئی بھی چیز"۔

جورکنز نے جواب دیا "ہاں کوئی بھی چیز"۔ جب تک کہ وہ اس پر مصمم ارادہ سے لمبے عرصے تک ڈٹا رہے۔ چاہے کوئی بھی چیز ہو۔

ٹربٹ نے اس پر اختلاف رائے دیا۔

Q.3.What did Jorkens say about life?

'Life is like a race.' Jorkens went on, 'in which they tire (تھک جانا) after a while and sit down, or get interested (دلچسپی لینا) in something else instead (اس کی بجائے). The man who keeps on wins the race.'

''زندگی ایک دوڑ کی مانند ہے۔'' جورکنز نے کہا۔ ''جس میں لوگ کچھ دیر بعد تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ یا کسی اور چیز میں دلچسپی لینا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن وہ آدمی جو اِس دوڑ کو جاری رکھتا ہے۔ وہ جیت جاتا ہے۔''

'And suppose (فرض کیجیے) a man wanted to be skating champion of the Sahara, said Terbut, 'and couldn't afford (گنجائش ہونا) the money to get there.'

''اور فرض کریں کہ کوئی آدمی صحرائے صحارا کا Skating پر کھلاڑی بننا چاہنا چاہے۔ اور وہاں پہنچنے کے لیے اُس کے پاس رقم موجود نہیں ہے۔'' ٹربٹ نے (سوالیہ انداز میں) کہا۔

Q.4.How did Jorkens convince that a man can become a skating champion of the Sahara? (Text Q.No.3)

'He'd make the money,' said Jorkens. **'And he'd build a skating-rink (سکیٹنگ کا میدان) in the Sahara and organize (انتظام کرنا) a competition (مقابلہ) there. He'd be skating champion all right, if he really gave all his time to it.'**

جورکنز نے کہا کہ ہاں ''وہ پیسہ بھی کمالے گا'' وہ صحارا میں عارضی میدان بنائے گا اور وہاں وہ سکیٹنگ کے مقابلے کا انتظام کرے گا۔ اور اگر واقعی وہ اپنا کل وقت اس مقصد پر صرف کرلے گا تو وہ سکیٹنگ کا چمپئن بن جائے گا۔

'Could you tell us a case like that?' asked one of us.

''کیا آپ اس طرح کا کوئی (ملتا جلتا) واقعہ بتا سکتے ہیں'' ہم میں سے ایک نے پوچھا۔

'As a matter of fact, I can,' said Jorkens, 'a very similar case.'

جورکنز نے کہا۔ ''درحقیقت میں ایک ایسا واقعہ بتا سکتا ہوں۔ بالکل ایسا ملتا جلتا واقعہ۔''

'Let' hear it,' said Terbut.

ٹربٹ نے کہا تو ٹھیک ہے ''آیئے اِسے سنتے ہیں۔''

'There was a young fellow,' said Jorkens, 'to whom his **parents probably (غالباً) used to say the very things that we have been saying now; and very likely (امکان ہونا) he,** as many young fellows do, **may have wanted to prove them wrong.** I don't know: it was a long time ago. But, whatever his motive (مقصد) was, **he hit on a most extraordinary (غیر معمولی) ambition (خواہش), and stuck to it. It was nothing less than to be appointed (تعینات ہونا) Court acrobat (درباری بازیگر).'**

جورکنز کہنے لگا۔ ''ایک نوجوان آدمی تھا، جسے غالباً اُس کے والدین بالکل اسی طرح کی باتیں کہا کرتے تھے۔ جیسا کہ ہم اس وقت کر رہے ہیں اور جیسا اکثر نوجوان کیا کرتے ہیں عین ممکن ہے کہ وہ انہیں غلط ثابت کرنا چاہتا ہو مجھے (قصہ) صحیح طرح سے یاد نہیں ہے یہ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے۔ لیکن اُس (شخص) کا مقصد جو بھی تھا۔ اُس نے ایک غیر معمولی خواہش کو اپنا نصب العین بنا لیا اور اس پر مضبوطی سے ڈٹ گیا۔ اُس کا نصب العین ایک درباری ''بازی گر'' بننے سے زیادہ کچھ نہ تھا۔''

Q.5.What was the view point of the parents of Gorgios?(Text Q.No.5)

Q.6.What was the ambition of Gorgios in life?

'What?' said Terbut.

''کیا؟'' ٹربٹ نے پوچھا۔

'Acrobat,' Jorkens went on, 'to the court of the country in which he lived.'

جورکنز نے بات جاری رکھی (ہاں) ''بازی گر'' اُس ملک کے دربار کا (بازی گر) جہاں وہ رہتا تھا۔

'What kind of country was that?' asked Terbut.

ٹربٹ نے پوچھا۔ ''وہ کس قسم کا ملک تھا؟''

'Never mind what country it was,' said Jorkens. 'And as a matter of fact its customs (رواج) weren't so silly (احمقانہ) as you suppose. **They had no post of Court acrobat** (درباری بازیگر), **and never had.** But that didn't stop young Gorgios. That was his name. **He was a good athlete** (کھلاڑی) **when he came by his wild idea** (عجیب خیال) **at about the age of sixteen, and had won the high jump and the hurdles and the hundred** (رکاوٹوں والی دوڑ) **yards at his school.'**

Q.7.Was there any post of court acrobat?

Q.8.How old was young Gorgios when he came by the idea of becoming a Court Acrobat?

'Well, there was opportunity (موقع), argued (دلیل دی) Terbut, 'if he was born a good athlete (پیدائشی کھلاڑی).'

'But wait a moment,' said Jorkens. 'You don't remain an athlete all your life, and he still had to get the post (اسامی) created (تخلیق کروانا).'

جورکنز نے کہا۔ ''اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کون سا ملک تھا؟ تاہم اُس ملک کی رسومات اتنی احمقانہ نہ تھیں۔ جتنا تم گمان کر رہے ہو۔ اُن کے دربار میں بازی گر کا عہدہ ہی نہ تھا۔ اور نہ (ہی یہ عہدہ) اس سے پہلے کبھی رہا تھا۔ لیکن یہ (حقیقت) بھی نوجوان گوجیس کو نہ روک سکی۔ یہی اُس شخص کا نام تھا۔ وہ ایک اچھا اتھیلیٹ تھا۔ جب سولہ سال کی عمر میں اُسے یہ عجیب وغریب خیال آیا۔ اُس وقت تک وہ سکول میں بلند چھلانگ، رکاوٹی والی دوڑ اور سوگز کی دوڑ جیت چکا تھا۔''

''اچھا، تو پھر اُس کے پاس ایک اچھا موقع تھا۔ اگر وہ پیدائشی طور پر ایک اچھا ایتھلیٹ تھا۔'' ٹربٹ نے دلیل دی۔

''ایک لمحہ رکو تو سہی'' جورکنز کہنے لگا۔ ''کوئی شخص ساری عمر کیلئے ایتھلیٹ بن کر تو نہیں رہ سکتا ہے۔ اور اُسے تو ابھی یہ (بازیگر کا) عہدہ تخلیق کروانا تھا۔''

Text book-page No. 39 **Text book-page No. 39**

'How did he do that?' asked Terbut.

ٹربٹ نے پوچھا۔ ''ایسا اُس نے کس طرح کیا؟''

Simply (صرف) by sticking (ڈٹے رہنے سے) to it,' said Jorkens. **'He went into politics** (سیاست). **They all do in that country.** But he went into them harder than anyone else, and never gave up (ترک کیا) his ambition (مقصد). Of course **he made speeches, and fine ones, on many other subjects; but all the while he stuck to his one idea.** The years went by, and the day came when he had power enough to preach (پرچار کرنا) his ambition openly (کھلم کھلا), and **he told them how the glory** (شان وشوکت) **of their country and of its ancient** (قدیم) **throne** (تخت وتاج) **would be increased if the post of Court acrobat were created** (تخلیق کی). He gave examples of other Courts and greater ones. Of course many opposed (مخالفت کی) him: that is politics. Of course it took a long time: that

Q.9.How did Gorgios achieve his ambition?

Q.10.How did Gorgios persuade his people to make his country strong?(Text Q.No.4)

''کیا صرف مستقل مزاجی کے ساتھ ڈٹے رہنے سے''۔ وہ سیاست میں چلا گیا۔ جورکنز کہنے لگا جیسا کہ اُس ملک میں سبھی کرتے تھے۔ لیکن وہ دوسروں کی نسبت زیادہ تندھی اور لگن سے سیاست میں گیا اور پھر وہ اپنے مقصد سے کبھی دست بردار نہیں ہوا۔ ہاں اُس نے تقاریر کیں اور بہت اعلیٰ قسم کی (تقاریر) بہت سے دیگر موضوعات پر۔ مگر اس دوران میں تمام وقت وہ اپنے مقصد پر ڈٹا رہا۔ وقت گزرتا گیا اور وہ دن آن پہنچا۔ جب وہ اتنا بااختیار ہو گیا کہ وہ کھلے عام اپنے مقصد کا پرچار کر سکتا تھا۔ وہ انہیں بتانے لگا۔ کہ کس طرح اُن کے ملک اور اس کے قدیم تخت وتاج کی شان وشوکت میں اضافہ ہوگا۔ اگر (ایک) درباری بازی گر کا عہدہ تخلیق کر دیا جائے۔ اُس نے دوسرے عظیم درباروں کی مثالیں پیش کیں۔ بہت سے لوگوں نے اُس کی مخالفت کی۔

is politics too. But as the years went by he wore down opposing (مخالفانہ) arguments (دلائل), till he had taught people what a lesson it would be to all the nations to have a **young athlete at Court exhibiting** (مظاہرہ کرنا) **perfect physical fitness** (مکمل جسمانی صحت), **and how such an example would strengthen** (مضبوط بنانا) **their soldiers** (سپاہی) **and enable them finally** (آخر کار) **to win the just rights of the nation in victorious** (فتح یاب) **battle against their accursed neighbours** (ملعون ہمسایے). **And so the idea** caught on; and to make a very long story short, the post of Court acrobat was duly created (باقاعدہ طور پر وجود میں آگیا).

(اور) یہی سیاست ہے اس میں بہت زیادہ وقت لگا۔ یہ بھی سیاست ہے۔ سالہا سال گزرتے گئے۔ وہ تمام مخالفانہ دلائل پر غالب آتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اُس نے لوگوں کو یہ سیکھا دیا کہ تمام اقوام کے لیے یہ کتنا سبق آموز ہوگا کہ دربار میں نوجوان ایتھلیٹ رکھے جائیں۔ جو مکمل تندرست ہوں یہ مثال اُس کے سپاہیوں کو کس طرح تقویت بخشے گی اور بالآخر انہیں اس قابل بنائے گی کہ وہ اپنے ملعون ہمسایوں کے خلاف فاتحانہ جنگ میں قوم کے منصفانہ حقوق حاصل کر سکیں۔ رفتہ رفتہ یہ تصور مقبول ہو گیا۔ اور قصہ مختصر کہ درباری بازی گر کا عہدہ باقاعدہ طور پر تخلیق کر دیا گیا۔

Q.11. How can the post of an acrobat strengthen the soldiers?

'Both parents of Gorgios were by then long dead. By then, little remained (باقی رہ گیا) to be done: he had only to stick for a few more days to that wild idea (عجیب خیال) of his, and then, when the question arose of choosing an athlete to fill the newly-made post (نیا تخلیق کردہ عہدہ), **whom could they choose but the man who had worked for it all those years?**

(جب گورجیئس نے اپنا مقصد حاصل کیا) اُس وقت تک اُس کے والدین ایک مدت سے وفات پا چکے تھے۔ اور اب بہت تھوڑا کام سرانجام دینے کے لیے باقی رہ گیا تھا۔ اُسے اپنے حیرت انگیز مقصد کے حصول کے لیے کچھ اور دن چاہیے تھے۔ اور جب اُس نئے (تخلیق کردہ بازیگر کے) عہدہ کو پُر کرنے کے لیے سوال کھڑا ہوا کہ انہیں ایک ایتھلیٹ کو منتخب کرنا ہے۔ وہ کس کا انتخاب کریں؟ یقیناً وہ آدمی جو، عمر بھر اس عہدے (کی تخلیق) کے لیے کوشش کرتا رہا ہے۔

Q.12. Who was appointed at the newly created post of court acrobat?

'So Gorgios was appointed acrobat to the Court, and learned so late in life, what always takes time, that his parents were right after all. It only remained then to inaugurate him. And that is where I came on the scene, **wandering about Europe as I used to do in those days when food used to be cheap and I was young and could easily walk long distances.** I came to that country and they were wonderfully (حیران کن حد تک) friendly, and they let me see the great ceremony (تقریب), which took place (منعقد ہوئی) as soon after the creation (تخلیق) of the post as Gorgios's uniform could be got ready. And **very magnificent** (شاندار) **clothing it was, a tight-fitting** (چست) **suit of red velvet** (سرخ مخمل), **all gay** (شوخ) **with gold buttons and shining**

چنانچہ گورجیئس کو دربار میں بازی گر مقرر کر دیا گیا۔ زندگی کی دوڑ میں بہت دیر بعد اُس نے یہ بات جان لی۔ (یقیناً) جس کے سیکھنے میں بہت مدت لگتی ہے۔ یہ کہ اُس کے والدین بہر حال حق بجانب تھے۔ اب اُس عہدے کا افتتاح ہونا باقی تھا۔ اور یہی وہ وقت تھا جب میں (جو رکنز) یورپ کی سیر کرتا ہوا وہاں پہنچا اور ایسا ہی میں ان دنوں میں کیا کرتا تھا۔ جبکہ خوراک سستی تھی اور میں عالم جوانی میں تھا اور لمبے سفر میں آسانی سے طے کر لیا کرتا تھا۔ میں اُس ملک میں پہنچا۔ وہ لوگ بہت زیادہ ملنسار تھے۔ اُنہوں نے مجھے یہ عظیم الشان تقریب دیکھنے کی اجازت دے دی۔ جو اِس عہدے کی تخلیق کے بہت جلد ہی منعقد ہونی تھی۔ جتنی دیر میں گورجیئس کی وردی تیار ہونی تھی۔ یہ ایک شاندار لباس تھا۔ سرخ مخمل کے کپڑے کا چست لباس جس پر سنہری بٹن لگے ہوئے تھے۔

Q.13. What did Gorgios learn late in his life?

Q.14. When and where Jorkens used to wander?

Q.15. What was the speciality of Gorgios' uniform for the ceremony?

with lines (پٹیاں) **of gold lace that wound** (لپٹی ہوئی) **and twisted about it.**

جو اردگرد لپٹی ہوئی سنہری پٹیوں سے چمک رہا تھا۔

Q.16.What were the arrangements made for the function of inauguration? (Text Q.No.6)

The great throne-room (عظیم دربار) **had been turned into a kind of gymnasium** (ورزش گاہ), **with the members of the Royal House seated** (شاہی خاندان کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے) **along a raised platform** (اونچا چبوترہ) **at one end, and the principal officers** (اہم افسران) **standing beside and behind them. Great curtains of red and gold were hung along the walls, and the high swings** (اونچے جھولے) **of acrobats hung down with gilded ropes** (چمکیلی رسیاں) **from the ceiling** (چھت), **and a row of neat hurdles** (رکاوٹیں) **was arranged on the polished floor:** like the ones over which Gorgios had won his race when at school. Lights glittered (روشنیاں جگمگائیں), a band in pale green and gold played softly, and it was indeed a splendid scene (شاندار منظر).

عظیم شاہی دربار کو ایک طرح کے جمینزیم میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ شاہی خاندان کے افراد ایک طرف اونچی مسند پر جلوہ افروز تھے۔ اور افسران بالا اُن کے پاس عقب میں کھڑے ہوئے تھے۔ سرخ اور سنہری پردے دیواروں کے ساتھ لٹکائے گئے تھے۔ بازی گر کے اونچے جھولے چھت سے سنہری رسوں کے ساتھ لٹکائے گئے تھے۔ چمکدار فرش پر رکاوٹوں کو ایک ترتیب دی گئی تھی۔ جو ان رکاوٹوں کی مانند تھی۔ جن پر سے گورجیئس نے سکول کے زمانے میں دوڑ جیتی تھی روشنیاں چمک اُٹھیں۔ ہلکے سبز اور سنہری لباس میں ملبوس ایک طائفہ دھیمے دھیمے بینڈ بجانے لگا۔ درحقیقت یہ ایک شاندار منظر تھا۔

Q.17.Where were the members of the royal house seated?

Q.18.Describe the scene of inauguration write five sentences. (Text Q.No.7)

I will not describe (بیان کرنا) it to you, because everything there, the uniforms and the ladies' brilliant dresses (زرق برق لباس), was utterly (مکمل طور پر) put in the shade by the moment **when the doors opened with a flood of golden light, and the old man in his brilliant** (شاندار) **uniform appeared between them for the crowning** (تاج پوشی) **of his life's work.** His white hair and the red uniform of the Court acrobat showed each other off to perfection (کمال درجہ), and his thin figure worn with age was made all the more melancholy (افسردہ) by the tight-fitting uniform. As though tired by his long patience (صبر آزما) and the work of a lifetime, he walked slowly in his pointed shoes (نوکدار جوتے) and leaned on a gilded stick (چمکدار چھڑی). He came to the hurdles (رکاوٹیں) that he remembered, over which once he had won so easy a victory (فتح).

میں آپ کو یہ سب کچھ تو بیان نہیں کروں گا کیونکہ وہاں موجود ہر چیز مثلاً وردیاں، خواتین کے چمکیلے لباس، اُس وقت تک مکمل اندھیرے میں ڈوبے رہے۔ جب تک کہ دروازے کھلے اور سنہری روشنی کا سیلاب اندر آ گیا۔ اور ایک بوڑھا شخص ان کے درمیان اپنی شاندار وردی میں اپنی زندگی کی کمائی کی تاج پوشی کے لیے جلوہ گر ہوا۔ اُس کے سفید بال اور سرخ وردی ایک دوسرے کی شان درجۂ کمال تک بڑھا رہی تھیں اُس کا دبلا پتلا عمر رسیدہ جسم چُست وردی میں افسردہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنے نوکدار جوتے میں ایک سنہری چھڑی کے سہارے وہ ایسے دھیرے دھیرے چل رہا تھا جیسے وہ زندگی بھر کی مشقت اور طویل صبر سے تھک کر نڈھال ہو۔ وہ رکاوٹوں کی طرف آیا جو اُسے یاد تھیں کہ ایک دفعہ انہیں پھلانگ کر اُس نے کتنی آسانی سے فتح حاصل کی تھی۔

Q.19.What were the feelings of Gorgios on the occasion? (Text Q.No. 8)

Q.20.How did the court and people welcome him?

Q.21.How long had Gorgios to stick to get his ambition achieved? (Text Q.No.10)

Q.22.Did Gorgios use any shortcut to achieve his ambition? (Text Q.No.9)

As he came to the first **he looked up for a moment with a slightly** (قدرے) **sad expression** (غمگین تاثر) **towards the royal platform** (شاہی چبوترہ), as though he asked some question with his eyes. Whatever the question was it was at once understood: **royal smiles were directed towards him, and gentle applause** (پرتپاک داد تحسین) **broke out from every hand,** which he understood at once, and the old bent form (خمیدہ کمر) moved on away from the hurdle (رکاوٹ). Once he raised a hand to touch the lowest of the swings (جھولے) that were hung from the roof. But again the applause broke out, assuring him (اسے یقین دلاتے ہوئے) that no actual activity (حقیقی کرتب) was expected (توقع) of him. And so; having made his bows, he was led to a seat, his life's ambition (مقصد زندگی) achieved (حاصل ہو گیا). **It must have taken him more than sixty years to do it, since first he came by that strange ambition** (عجیب وغریب مقصد) **of his. But he did it. Not many stick to a thing for so long.'**

جونہی وہ پہلی رکاوٹ پر آیا۔ اُس نے افسردگی کے ساتھ شاہی چبوترے کی طرف ایک لمحے کے لیے دیکھا جیسا کہ اُس کی آنکھوں میں کچھ سوال ہوں۔ سوال جو بھی تھے۔ انہیں فوراً سمجھ لیا گیا۔ اُسے شاہی اجازت سے نوازا گیا۔ ہر ہاتھ اُسے پرتپاک داد تحسین دینے لگا۔ وہ سمجھ گیا اور خمیدہ کمر والا بوڑھا رکاوٹ سے دور چلا گیا۔ جب اُس نے چھت سے لٹکتے جھولوں میں سب سے نچلے جھولے کو چھونے کے لیے ہاتھ بلند کیا۔ ایک بار پھر تالیاں بجنا شروع ہو گئیں کہ اُس سے کسی قسم کی کرتب کی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ اظہار وتشکر کے طور پر تعظیماً جھکنے کے بعد اُسے ایک نشست تک لایا گیا۔ اُس کی زندگی کا مقصد اپنے منطقی انجام کو پہنچ چکا تھا۔ لیکن اِس مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اُس وقت سے جب یہ دھن یا خیال اس کے ذہن میں پیدا ہوا اُس وقت سے اب تک ساٹھ سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا تھا۔ مگر اُس نے اپنے اِس مقصد کی تکمیل کی۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اتنا طویل عرصہ کسی مقصد کے لیے ثابت قدم رہیں۔

Text book-page No. 40

Text book-page No. 40

Q.23.Why did Jorkens sigh at the end of the story?

And **Jorkens uttered a quiet sigh** (ہلکی سی آہ), **so clearly mourning** (ماتم کرنا) **over some lost ambition that he himself had given up** (چھوڑ دیا گیا), that not even Terbut asked him what it was.

اور جورکنز نے زیرلب ایک آہ بھری۔ جو کسی ناکام خواہش پر سوگ کا اظہار تھا۔ وہ خواہش جسے وہ خود ترک کر چکا تھا۔ یہاں تک کہ ٹربٹ نے بھی اُس سے یہ پوچھنے کی ہمت نہ کی۔

☆☆☆☆☆

Reading Notes from Text

skating - ring سکیٹنگ کیلئے مخصوص جگہ	a place made for skating
hit on خیال سوجھا	thought of
just rights, accursed neighbours منحوس ہمسائے / اپنا ملک عزیز	one's own country is always right, and its enemies are always wrong.
inaugurate him تقریب رونمائی	appoint him officially
wound بل کھاتا ہوا	(past tense of wind) move in curves
in pale green and gold ہلکا سبز اور سنہری رنگ میں	in pale green uniforms with gold lace on them
was put in the shades سایہ میں تھے/کم تابناک تھے	seemed less brilliant by comparison
the crowning اہم ترین لمحہ	the supreme moment, the reward
from every hand تمام اطراف سے	from every side

Story 6 — The Reward

Text Book Exercise

Q.1 **What was the subject discussed at the Club?** کلب میں کیا موضوع زیر بحث تھا؟ (Lhr-G1)-15 (Lhr-G2)-15 (Bwp-G1)-15 (Rwp-G2)-14

Ans. The subject discussed at the club was whether opportunity or determination, or both were important for success in life. (Lhr-G1)-12

کلب میں زیر بحث موضوع تھا کہ آیا موقع یا عزم یا کہ دونوں زندگی میں کامیابی کے لیے اہم ہوتے ہیں۔

Q.2 **What did Terbut think of Jorkens' argument?** ٹربت، جورکن کے دلائل کے متعلق کیا سوچتا تھا؟ (Ajk-G2)-15

Ans. Terbut seemed to be disagreed with Jorkens' point of view, if a man were determined to achieve something and if he stuck to it, he would ultimately get it. (Lhr-G2)-12 (Lhr-G1)-11

ٹربت، جورکن سے متفق نہیں لگتا تھا کہ اگر کوئی شخص کچھ حاصل کرنے کے لیے پرعزم ہو اور اگر وہ اس پر قائم رہے تو بالآخر وہ اس کو پالیتا ہے۔

Q.3 **How did Jorkens convince that a man can become skating champion of the Sahara?** (Lhr-G2)-16 جورکن کیسے قائل ہوا کہ کوئی بھی شخص سہارا (صحرا) کا سکیٹنگ چمپئن بن سکتا ہے؟ (Mtn-G1)-16

Ans. Jorkens said if a man wanted to be skating champion of Sahara desert, he would have to build a skating-ring in Sahara desert and organize a competition there. (Mtn-G2)-16 (Rwp-G2)-15 (Lhr-G1)-13

جورکن نے کہا کہ اگر کوئی شخص سہارا (صحرا) کا سکیٹنگ چمپئن بننا چاہتا ہے اُس کو سہارا ڈیزرٹ میں ایک سکیٹنگ رِنگ بنانا پڑے گا اور وہاں ایک مقابلہ منعقد کروانا پڑے گا۔ (Lhr-G2)-16

Q.4 **How did Gorgios persuade his people to make his country strong?** (Lhr-G2)-16

گارجئس نے کیسے اپنے لوگوں کو قائل کیا کہ وہ اپنے ملک کو مضبوط کریں؟ (Mtn-G1)-16

Ans. Gorgios tried to persuade the people of his country about the importance of a court acrobat by saying that a young athlete at Court would help the soldiers to be strong physically to win the rights of the nation. (Mtn-G2)-16 (Rwp-G2)-15 (Lhr-G1)-13

گارجئس نے اپنے لوگوں کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ ملک میں درباری باز یگر کی اسامی بنا کر ملکی دفاع کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ اُس نے وضاحت کی کہ ایک جوان شاہی کھلاڑی فوجیوں کو جسمانی طور پر مضبوط کر کے قوم کے دفاع میں مدد کرے گا۔

Q.5 **What was the viewpoint of the parents of Gorgios?** (Rwp-G1)-15

گارجئس کے والدین کا کیا خیال تھا؟ (Dgk-G2)-13

Ans. The parents of Gorgios believed that both opportunity and determination were required for success in life.

گارجئس کے والدین کو یقین تھا کہ موقع اور عزم دونوں ہی زندگی میں کامیابی کے لیے ضروری ہیں۔

Q.6 What were the arrangements made for the function of inauguration? (Dgk-G1)-11 (Dgk-G2)-15 (Lhr-G2)-11

تقریب کے افتتاح کے کیا انتظامات کیے گئے تھے؟

Ans. The great throne room was turned into a kind of gymnasium. Great curtains of red and gold were hung along the walls. Lights were glittering and a band played misic softly.

وسیع و عریض دربار کو ایک طرح کی ورزش گاہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ سُرخ اور سنہرے رنگ کے بڑے بڑے پردے دیواروں پر لٹکا دیئے گئے۔ روشنیاں چمک رہی تھیں اور ایک بینڈ مدھر دھنیں بجا رہا تھا۔

Q.7 Describe the scene of inauguration. Write five sentences. (Dgk-G1)-15 (Dgk-G2)-15 (Lhr-G2)-11

افتتاح کا منظر بیان کریں۔

Ans. The doors opened with a flood of golden light, and the old man appeared in his brilliant uniform. He walked slowly to the hurdles, and looked up for a moment with a slightly sad expression. A gentle applause broke out from every hand and the royal smiles were directed towards him.

سنہری روشنی کے سیلاب سے دروازے کھلے اور بوڑھا آدمی اپنے شاندار لباس میں نمودار ہوا۔ وہ آہستگی سے رکاوٹوں کے پاس آیا۔ رُکا اور اُداسی کے ساتھ ایک لمحے کے لیے اوپر دیکھا۔ ہر طرف سے تالیاں گونج اُٹھیں اور شاہی خوشی اور مسکراہٹ کے ساتھ نوازا گیا۔

Q.8 What were the feelings of Gorgios on the occasion? (Grw-G1)-14 (Rwp-G1)-14

گارجئس کے اِس موقع پر کیا احساسات تھے؟

Ans. Gorgios had a sad expression on his face that showed his inner feelings. Though he had achieved his ambition yet he had lost the golden days of his life for achieving it.

اُس کے چہرے پر افسردگی کے آثار تھے جو اُس کے اندرونی احساسات کو ظاہر کرتے تھے۔ اُس نے اپنا مقصد حاصل کر لیا لیکن اپنی زندگی کے سنہرے دن اس مقصد کو حاصل کرنے میں کھو دیئے۔

Q.9 Did Gorgios use any short cut to achieve his ambition? (Lhr-G2)-14

کیا گارجئس نے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کوئی چور راستہ استعمال کیا؟

Ans. No, Gorgios did not use any short cut to achieve his ambition. Rather, he struggled for more than sixty years to achieve his ambition.

گارجئس نے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کوئی چور راستہ اختیار نہ کیا۔ اُس نے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے 60 سال سے زائد عرصہ جدوجہد کی۔

Q.10 For how long had Gorgios to stick to his ambition?

گارجئس اپنے مقصد کے ساتھ کتنا عرصہ ثابت قدم رہا؟

Ans. Gorgios had to struggle for more than sixty years to achieve his ambition of being a court acrobat.

گارجئس کو اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے 60 سال سے زیادہ عرصہ لگا۔

Additional Questions

Q.1. What was the subject discussed at the club? (Text Q.No.1) (Lhr-G1)-15 (Lhr-G2)-15 (Bwp-G1)-15 (Rwp-G2)-14 (Lhr-G1)-12

Ans: The subject discussed at the club was whether opportunity or determination, or both were important for success in life. Some thought that opportunity is required for success, while others thought that only determination is needed for success.

Q.2. What did Jorkens say about determination?

Ans: Jorkens believed if a man was determined to get anything, and if he stuck to it long enough, he got it.

Q.3. What did Jorkens say about life?

Ans: According to Jorkens, life is like a race, some people tire after a while and sit down while some get interested in something else. But only the man who keeps on struggling wins the race.

Q.4. How did Jorkens convince that a man can become a skating champion of the Sahara? (Text Q.No.3) (Lhr-G2)-16 (Mtn-G1)-16 (Mtn-G2)-16 (Rwp-G2)-15 (Lhr-G1)-13 (Lhr-G2)-16

Ans: Jorkens said if a man wanted to be skating champion of Sahara desert, he would have to build a skating-ring in Sahara desert and organize a competition there.

Q.5. What was the view point of the parents of Gorgios?(Text Q.No.5) (Rwp-G1)-15 (Dgk-G2)-13

Ans: The parents of Gorgios believed that both opportunity and determination were required for success in life.

Q.6. What was the ambition of Gorgios in life?

Ans: Gorgios hit on a most extraordinary ambition to be appointed as a court acrobat and he stuck to it till he achieved it.

Q.7. Was there any post of court acrobat?

Ans: No, there was no post of court acrobat, at all. It had to be created for him.

Q.8. How old was young Gorgios when he came by the idea of becoming a Court Acrobat?
(OR) What races did Gorgios win at his school?
(OR) What competitions did Gorgios win at the age of sixteen?

Ans: Gorgios was about sixteen years old when he came by the idea of becoming a Court Acrobat. And just at the age of sixteen, Gorgios had won high jump, hurdles and hundred-yard race at his school.

Q.9. How did Gorgios achieve his ambition? OR
Why did Gorgios go into politics?

Ans: To achieve his ambition, Gorgios decided to go into politics so that he could win public opinion in favour of his idea of creating a post of Court acrobat.

Q.10. How did Gorgios persuade his people to make his country strong? (Text Q.No.4) (Lhr-G2)-16 (Mtn-G1)-16 (Mtn-G2)-16 (Rwp-G2)-15 (Lhr-G1)-13

Ans: Gorgios tried to persuade the people of his country about the importance of a court acrobat by saying that a young athlete at Court would help the soldiers to be strong physically to win the rights of the nation.

Q.11. How can the post of an acrobat strengthen the soldiers?

Ans: A young athlete at court, exhibiting perfect physical fitness, would strengthen the soldiers. He would enable them to win the rights of the nation in victorious battle against the accursed neighbours.

Q.12. Who was appointed at the newly created post of court acrobat?

Ans: Whom could they choose but the man who had worked for it all those years. Of course, it was Gorgios.

Q.13. What did Gorgios learn late in his life?

Ans: Gorgios learned so late in his life that his parents were right, after all.

Q.14. When and where Jorkens used to wander?

Ans: When Jorkens was young and the food was cheap, he used to wander about Europe.

Q.15. What was the speciality of Gorgios' uniform for the ceremony?

Ans: Gorgios' uniform was very magnificent, tight fitting suit of red velvet, all gay with gold buttons and shining with lines of gold lace twisted around it.

Q.16. What were the arrangements made for the function of inauguration? (Text Q.No.6) (Dgk-G1)-15 (Dgk-G2)-15 (Lhr-G2)-11

OR

Why the royal throne room was changed into a gymnasium?

Ans: The great throne room was turned into a kind of gymnasium. Great curtains of red and gold were hung along the walls. Lights were glittering and a band played misic softly.

Q.17. Where were the members of the royal house seated?

Ans. The members of the Royal House were seated along a raised platform at the end of the great throne room.

Q.18. Describe the scene of inauguration write five sentences.(Text Q.No.7) (Dgk-G1)-15 (Dgk-G2)-15 (Lhr-G2)-11

Ans: The doors opened with a flood of golden light, and the old man appeared in his brilliant uniform. He walked slowly to the hurdles, and looked up for a moment with a slightly sad expression. A gentle applause broke out from every hand and the royal smiles were directed towards him.

Q.19. What were the feelings of Gorgios on the occasion?(Text Q.No. 8) (Grw-G1)-14 (Rwp-G1)-14

Ans: Gorgios had a sad expression on his face that showed his inner feelings. Though he had achieved his ambition yet he had lost the golden days of his life for achieving it.

Q.20. How did the court and people welcome him?

Ans: Royal smiles were directed towards him, and gentle applause broke out from every hand.

Q.21. How long had Gorgios to stick to get his ambition achieved?

(Text Q.No.10)

Ans: Gorgios had to struggle for more than sixty years to achieve his ambition.

Q.22. Did Gorgios use any shortcut to achieve his ambition? (Text Q.No.9) **(Lhr-G2)-14**

Ans: No, Gorgios did not use any short cut to achieve his ambition. Rather, he struggled for more than sixty years to achieve his ambition.

Q.23. Why did Jorkens sigh at the end of the story?

Ans: Jorkens uttered a quiet sigh to mourn over some lost ambition that he himself had given up. He regretted that he was also one of those people who could not stick to their ambition for a long time till it was achieved.

General Questions

Q.24. What did Terbut think of Jorkens' argument? (Text Q.No.2) **(Ajk-G2)-15**

Ans: Terbut seemed to be disagreed with Jorkens' point of view that if a man were determined to achieve something and if he stuck to it, he would ultimately get it. **(Lhr-G2)-12** **(Lhr-G1)-11**

Q.25. What were Jorkens political views?

Ans: According to Jorkens, even a common man can do wonders, if he has speaking power and knowledge to deliver speeches on various subjects. And if he is determined and sticks to it, he can achieve his goal.

Q.26. Why were all other brilliant dresses put in the shade at the inauguration?

Ans: The uniform of the old man was so brilliant and shining that all the other dresses worn by ladies and officers were put in the shade.

Q.27. What is the moral lesson of the story "The Reward?"

Ans: It teaches us the message of determination. If a man is determined and he sticks to it and works hard, he succeeds in achieving his ambition.

Q.28. What does determination mean?

Ans: Determination means a strong will, and firmness of purpose.

Story 6 — The Reward

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Choose the correct answers:

i. Jorkens said that a man who wanted to succeed had to be:

a) an athlete **b)** *a determined person*
c) a lucky man d) a hardworking person

ii. The man who keeps on wins

a) the reward **b)** *the race* c) the shield d) the trophy

iii. He'd be skating champion if he really gave

a) some money b) his passion
c) *all his time to it* d) his energies

iv. He hit on a most extraordinary ambition, to be appointed

a) an inspector b) a magistrate
c) a clerk **d)** *a court acrobat*

v. At the age of sixteen he won the

a) high jump b) the hurdles c) the hundred yards race
d) high jump, the hurdles and the hundred yards

vi. Gorgios probably wanted to:

a) make his country powerful **b)** *prove his parents wrong*
c) wear a splendid uniform d) create a post of court acrobat

vii. When Gorgios was inaugurated, the people applauded because he,

a) *had achieved his ambition* b) looked splendid in his uniform
c) performed on the hurdles and swings
d) defeated his enemies

viii. The great throne-room had been turned into a kind of

a) swimming pool **b)** *gymnasium* c) stadium d) race track

ix. Terbut

a) asked Jorkens what was his own ambition
b) believed Jorken's story
c) *disagreed with Jorkens*
d) improved Jorkens story

x. **Gorgios achieved his ambition by**

a) building a skating ring **b)** *going into politics*

c) getting an opportunity d) winning the hundred yards

2. Mark the statements true or false ان **Statements** کو درست یا غلط **Mark** کیجیے۔

i.	They talked of money and determination.	**False**
ii.	Gorgios wanted to prove his parents wrong.	**True**
iii.	He went into politics to persuade them.	**True**
iv.	The creation of a post of Court acrobat would increase the glory of the country.	**True**
v.	It would inspire them to win the just rights.	**True**
vi.	Many athletes competed for the post of a Court-acrobat.	**False**
vii.	The magnificent uniform of Gorgios impressed the all.	**True**
viii.	Everyone was sad on the inauguration.	**False**
ix.	The band played softly.	**True**
x.	Gorgios looked up with a slightly sad expression towards the royal platform.	**True**

3. Answer the following questions (in one to three sentences)

Ans: Please go to Text Exercise Questions and answers at the start.

4. Answers the following questions in 100 - 150 words.

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات 100-150 الفاظ میں لکھیے۔

(i) Discuss the political views of Jorkens. جارکنز کے سیاسی نظریات پر بحث کیجیے۔

Ans: According to Jorkens, hard and long time struggle is required to come to a fruitful result. Sometimes we have to wait for a long time. If we are consistent, we will achieve our goal. Jorkens is of the view that we should make long efforts. These must be supported by our sincerity. If we have to go to the politics for its achievement, we should join. We should seek proper time to express our goal to the people.

(ii) How did Gorgios achieve his ambition? گورجیاس نے کس طرح اپنا مقصد حاصل کیا؟

Ans: Gorgios had a wild ambition to be a Court acrobat. But he did not have resources enough to achieve his goal. He had to join politics for that purpose. He emerged as a successful politician. As soon as he found an opportunity, he expressed his ambition openly. He faced the opposing arguments and after a long struggle of more than sixty years, he was able to make his people believe that the presence of a Court acrobat would be an inspiration for the soldiers to fight against enemies energetically. He was appointed a Court acrobat against the newly created post. In this way, he achieved his ambition.

(iii) Do you agree or disagree with the viewpoint of the writer? Give five reasons.

کیا آپ مصنف کے نقطۂ نظر سے متفق ہیں یا غیر متفق ہیں؟ پانچ وجوہات دیجیے۔

Ans: The writer has a right notion about a successful life. It can be achieved by hard work only. Our setting up a goal, then proper planning, then constant hard working, then facing

hurdles with zest and zeal and finally taste the flavor of success are the keys to achieve our goal. It is not an easy task but it is not impossible too. It may take a very long time but our strong determination can lead us towards our goal.

(iv) Why were the brilliant dresses put in the shade (شان کم ہوجانا) at the inauguration?
افتتاحی تقریب میں بھڑکیلے لباس کی چمک دمک کیوں ماند کردی گئی تھی؟

Ans: All the brilliant dresses were put in the shade so that the splendour of the Court acrobat's dress be revealed to all. When Gorgios, the appointed Court acrobat against the newly created post, appeared amidst glittering flood of lights in his red uniform and white hair, he gave out a sense of glory and brightness. It seemed to be dazzling as no eye could stand against his sudden appearance. There was nothing but a flood of different lights in the hall which was presenting the view of a galaxy.

(v) What is the lesson the story teaches? **کہانی ہمیں کیا سبق سکھاتی ہے؟**

Ans: The story emphasizes upon the need of strong resolution and determination if we really want to achieve our goal. For this we should have strong goal with proper planning. Our dedication and energies will prove to be motivational and this spirit can lead us to face every hurdle before achieving our ultimate goal. We can say that the story throws light on the need of strong conviction to materialize our dream.

5. Connect part of Column I with the relevant part to Column II and write in column III.
کالم ایک کے حصے کو کالم دو کے حصے کے ساتھ ملائیں اور اسے کالم تین میں لکھیے۔

Column I	Column II	Column III
(i) Some said opportunity was	ambition openly	**required for success**
(ii) He was a good athlete when	few more days to that wild idea	**he came by his wild idea**
(iii) He went into them harder	food used to be cheap	**than anyone else**
(iv) He had power enough to preach his	showed each other off to perfection	**ambition openly**
(v) He had only to stick for a	than sixty years to do it	**few more days to that wild idea**
(vi) I used to do in those days when	than anyone else	**food used to be cheap**
(vii) His white hair and the red uniform	he came by his wild idea	**showed each other off to perfection**
(viii) It must have taken him more	required for success	**than sixty years to do it**

6. Punctuate the following lines. مندرجہ ذیل سطروں میں اوقاف لگائیے۔

Unpunctuated	Punctuated
life is like a race jorkens went on in which they tire after a while and sit down or get interested in something else instead the man who keeps on wins the race.	"Life is like a race." Jorkens went on, "in which they tire after a while and sit down, or get interested in something else instead. The man who keeps on wins the race."

7. Complete these sentences with the correct forms of the verbs in brackets.

بریکٹوں میں دیئے گئے **verbs** کی درست **forms** سے ان جملوں کو مکمل کیجیے۔

	Incorrect	Correct
i.	Jorkens said that if a man (be) determined to get anything, and (stick) to it long enough, he (get) it.	Jorkens said that if a man was determined to get anything, and **stuck** to it long enough, he **got** it.
ii.	If a man (want) to be a skating champion of the Sahara, and (can) not afford the money to get there, he'd (make) the money.	If a man **wanted** to be a skating champion of the Sahara, and **could** not afford the money to get there, he'd make the money.
iii.	He (be) skating champion if he really (give) all his time to it.	He **would be** skating champion if he really **gave** all his time to it.
iv.	It was thought that the glory of the country (be) increased of Court acrobat (be) created.	It was thought that the glory of the country **would be** increased if the post of court acrobat **were** created.
v.	It was decided that if a good athlete (can) be found, they (make) him court acrobat.	It was decided that if a good athlete **could be** found, they **would make** him court acrobat.

8. Use the following phrasal verbs in sentences of your own.

مندرجہ ذیل **Phrasal verbs** کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

1	get in	داخل ہونا	Many families were unable to get in the hall.
2	get out	باہر نکل جانا	Would you please get out of my site?
3	get on	سوار ہونا	The old woman was given passage to get on the train.
4	get off	اترنا	He got off his car and went into the meeting hall.

9. Read the passage and answer the questions given at the end.

اس پیرے کو پڑھ کر آخر میں دیئے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

'Simply by sticking to it,' said Jorkens. 'He went into politics. They all do in that country. But he went into them harder than anyone else, and never gave up his ambition. Of course he made speeches, and fine ones, on many other subjects; but all the while he

stuck to his one idea. The years went by, and the day came when he had power enough to preach his ambition openly, and he told them how the glory of their country and of its ancient throne would be increased if the post of Court acrobat were created. He gave examples of other Courts and greater ones. Of course many opposed him: that is politics. Of course it took a long time; that is politics too. But as the years went by he wore down opposing arguments, till he had taught people hat a lesson it would be to a!l the nations to have a young athlete at Court exhibiting perfect physical fitness and how such an example would strengthen their soldiers and enable them finally to win the just rights of the nation in victorious battle against their accursed neighbours. And so the idea caught on; and to make a very long story short, the post of Court acrobat was duly created.

a) **Who went into the politics?**

Ans: Gorgios went into the politics.

b) **How can the glory of the country be increased?**

Ans: According to Gorgios, the glory of the country can be increased by creating the post of the Court acrobat.

c) **How was the post of a Court acrobat created?**

Ans: The post of the Court acrobat was created by a long but fruitful struggle (ثمر آور مساعی) of Gorgios. In order to achieve his ambition, he went into politics and made speaches in favour of the post of the Court acrobat. Finally, he convinced people that, their country and their rights would be properly guarded (اچھے طریقہ سے حفاظت کی جائے گی) and after the long and hard struggle of sixty years, he got success in creating the post of a court acrobat in the country.

d) **Write down the main idea of the paragraph.**

Ans: This paragraph teaches us the message of determination. If a man is determined and he sticks to it and works hard, he succeeds in achieving his ambition.



Story 7

The Use of Force
(طاقت کا استعمال)

(By William Carlos Williams)

(کہانی کا مرکزی خیال)

''بچوں کی بہتری، اور ان کی صحت کو محفوظ رکھنے کے لیے بسا اوقات بچوں پر کچھ زیادہ سختی کی جاتی ہے۔ جو بہر حال ان کی بہتری کے لیے کی جاتی ہے۔ خاص طور پر جب بچے بیمار ہوں تو اُن کو صحت مند بنانے کے لیے اُن کے مزاج کے خلاف کچھ زیادہ ہی اقدامات اُٹھانے پڑتے ہیں مگر یہ سب اُن کی بہتری کے لیے ہوتا ہے۔ بچے ہمارا مستقبل ہیں۔ وہ معصوم ہوتے ہیں اُن کے لیے کیا چیز بہتر ہے؟ اور کیا نقصان دہ وہ اس کا ادراک نہیں رکھتے؟ یہ والدین اور معاشرہ ہے جو اُن کو اُن کے نہ چاہنے کے باوجود اچھائی کی طرف لے کر جاتے ہیں۔ علاج معالجہ خاص طور پر اُن کے لیے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن والدین اور ایک معالج اس سے بخوبی واقف ہوتا ہے چنانچہ وہ اسے اُس کی بیماری میں تشخیص کے مشکل مراحل سے گزارتے ہیں۔ اور صحت مند بنانے میں تعاون کرتے ہیں۔''

(Critical Analysis) **Text of the Story** (Page No.44) **(با محاورہ اُردو ترجمہ)**

"Please come down as soon as you can, my daughter is very sick (بیمار)."

''مہربانی فرما کر جتنی جلد ممکن ہو سکے نیچے تشریف لائیں۔ میری بیٹی شدید بیمار ہے۔''

Q.1. How was the mother of the sick child looking like?

When I arrived **I was met by the mother, a big startled**(پریشان حال) **looking woman, very clean and apologetic** (معذرت خواہ) who merely (صرف) said, "Is this the doctor?" and let me in. She added. "You must excuse us (ہمیں معاف کیجیے), doctor, **we have her in the kitchen where it is warm** (گرماہٹ). **It is very damp** (نم دار، سردی) **here sometimes.**"

جب میں پہنچا تو میری ملاقات (بیمار لڑکی کی) والدہ سے ہوئی۔ وہ خاصی پریشان لگ رہی تھی۔ صاف اور معذرت خواہ انداز میں۔ اُس نے بمشکل کہا۔ ''کیا آپ ڈاکٹر ہیں؟'' اور مجھے اندر لائی۔ پھر اُس نے کہا۔ ڈاکٹر صاحب ''ہمیں معاف کیجیے گا! ہم نے بچی کو باورچی خانے میں رکھا ہوا ہے کیونکہ یہ گرم ہے۔ بعض اوقات یہاں موسم میں نمی زیادہ ہو جاتی ہے۔''

Q.2. Why did the parents keep the sick child in the kitchen? (Text Q.No. 2)

Q.3. What was the condition of the parents on the arrival of the doctor? (Text Q.No. 1)

The child was fully dressed and sitting on her father's lap near the kitchen table. He tried to get up, but I motioned (اشارہ کیا) for him not to bother (تکلیف کرنا). I could see that **they were all very nervous** (گھبرائے ہوئے), **eyeing me up and down distrustfully** (بے اعتمادی سے). As often, in such cases, they weren't telling me more than they had to, it was up to me to tell them; that's why **they were spending three dollars on me.**

بچی مکمل طور پر ملبوس اپنے والد کی گود میں باورچی خانے کی میز کے قریب بیٹھی ہوئی تھی۔ والد نے اُٹھنے کی کوشش کی۔ مگر میں نے اشارے سے اُسے ایسا کرنے سے منع کیا۔ میں دیکھ سکتا تھا۔ کہ وہ سب کے سب سخت گھبرائے ہوئے اور کش مکش کی کیفیت میں مجھے سر سے پاؤں تک گھور رہے تھے۔ جیسا کہ اکثر اِس طرح کی صورت حال میں ہوتا ہے۔ وہ مجھے بہت کم بتا رہے تھے۔ برعکس کہ وہ زیادہ بتاتے۔ ان کو یہ سب بتانا میری ذمہ داری تھی۔ کیونکہ وہ مجھ پر 3 ڈالر خرچ کر رہے تھے۔

Q.4. How much money the parents were spending as doctor's fee?

Q.5. What was the behaviour of the child with the doctor? (Text-Q.No.3)

The child was fairly (درحقیقت) **eating me up with her cold, steady eyes** (سرد گھورتی ہوئی نظروں سے), **and no expression** (تاثر) **to her face whatever.** She did not move and seemed inwardly (اندرونی طور پر) quiet; **an unusually attractive** (غیر معمولی پرکشش) **little thing, and as strong as a heifer** (چھوٹی گائے) **in appearance** (ظاہراً).

بچی سرد نگاہوں سے مجھے کھا جانے والی نظروں سے مجھ پر آنکھیں گاڑھ کر دیکھ رہی تھی۔ اُس کے چہرے پر کسی قسم کا کوئی تاثر نہ تھا۔ وہ بے حس و حرکت مگر دِلی طور پر پُرسکون نظر آ رہی تھی۔ وہ غیر معمولی پُرکشش چھوٹی سی بچی تھی اور ایک چھوٹے بچھڑے کی طرح مضبوط تھی۔

Q.6. Describe the appearance of the child.

But her face was flushed (سرخ تھا), she was breathing rapidly (تیز تیز سانس لینا), and I realized (محسوس کیا) that she had a high fever. **She had magnificent** (شاندار) **blonde hair** (بھورے بال), **in profusion** (گھنے). One of those picture children often reproduced in advertising leaflets (اشتہاری اوراق) and the photogravure (فوٹو) sections (تصویری حصوں) of the Sunday papers.

اس کا چہرہ سُرخ ہو رہا تھا وہ تیزی سے سانس لے رہی تھی۔ میں نے اندازہ لگا لیا کہ اُسے تیز بخار ہے۔ اُس کے بال گھنے، سنہرے اور شاندار تھے۔ یہ اُن خوبصورت بچوں کی تصویر تھی جن کی تصاویر اتوار کے اخبار میں اشتہاری اوراق اور فوٹو والے حصے میں آویزاں ہوتی ہیں۔

Q.7. For how many days, the girl was suffering from fever?

"She's had a fever for three days," began the father, "and we don't know what it comes from. My wife has given her things, you know, like people do, but it don't do no good. And there's been a lot of sickness (بیماری) around. So we tho't you'd better look her over and tell us what is the matter."

"اِسے تین دن سے بخار تھا" والد نے کہنا شروع کیا۔ "اور ہمیں اس کی وجہ معلوم نہیں ہو رہی۔ میری بیوی نے دوسرے لوگوں کی طرح اسے کچھ چیزیں دی ہیں جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ یہاں ہر سُو بیماری پھیلی ہوئی ہے۔ چنانچہ ہم نے ضروری خیال کیا کہ آپ اس کا معائنہ کریں۔ اور ہمیں بتائیں کہ بات کیا ہے۔"

As doctors often do, I took a trial shot (تشخیصی بات) at it as a point of departure (نقطۂ آغاز). "Has she had a sore throat (خراب گلا)?"

جیسا کہ ڈاکٹر اکثر پوچھتے ہیں میں نے تشخیص کے لیے بات کا آغاز کیا اور پوچھا کہ کیا "اِس کا گلا دُکھ رہا ہے؟"

Both parents answered me together, "No..... No, she says her throat don't hurt (دکھنا) her."

بچی کے والدین نے بیک زبان جواب دیا کہ "نہیں وہ کہتی ہے کہ اس کا گلا نہیں دکھتا ہے۔"

"Does your throat hurt you?" added the mother to the child. But the little girl's expression (لڑکی کا رویہ) didn't change nor did she move her eyes from my face.

والدہ نے بچی سے مزید پوچھا کہ "کیا تمہارا گلا دُکھتا ہے" مگر بچی کے چہرے کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور نہ ہی اُس نے اپنی نظریں میرے (ڈاکٹر کے) چہرے سے ہٹائیں۔

"Have you looked?"

"کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے؟"

"I tried to", said the mother, but I couldn't see.

والدہ نے جواب دیا کہ "میں نے ایسا کرنے کی کوشش کی۔ مگر میں اس کو نہیں دیکھ سکی۔"

Q.8. What disease broke out in the school?

"As it happens **we had been having a number of cases of diphtheria** (خناق) **in the school to which this child went during that month** and we were all, quite apparently (واضح طور پر) thinking of that, though no one had as yet spoken of the thing".

"یہ حقیقت ہے کہ جس مہینے یہ بچی سکول میں پڑھنے جاتی رہی ہے۔ وہاں خناق کے کئی واقعات پیش آئے ہیں۔ اور ہم واضح طور پر خناق کے بارے میں سوچ رہے تھے۔ اگرچہ ابھی تک اس کا کسی نے ذکر نہیں کیا ہے۔"

Q.9. Why did the doctor call the sick girl by her first name? (Text Q.No.4)

Well, I said, suppose we take a look at the throat first. I smiled in my best professional manner (پیشہ ورانہ طریقہ) and asking for the child's first name I said, **come on, Mathilda, open your mouth and let's take a look at your throat.**

میں نے کہا کہ ایسا کرتے ہیں کہ پہلے بچی کے گلے کا معائنہ کر لیتے ہیں۔ میں نے پیشہ ورانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا کہ بچی کے نام کا پہلا حصہ پوچھتے ہوئے کہا "آؤ متھیلڈا اپنا منہ کھولو اور مجھے اپنے گلے کو اچھی طرح دیکھنے دو۔"

"Nothing doing."

''(میں) کچھ نہیں کر رہا ہوں۔''

(Text page-45): Aw, come on, I coaxed (بہلایا), **just open your mouth wide** (کھلا) **and let me take a look.** Look, I said opening both hands wide, "I haven't anything in my hands. Just open up and let me see."

''چلو آؤ'' اپنا منہ پوری طرح کھول لو اور مجھے ایک نظر دیکھنے دو'' میں نے اُسے پیار سے پھسلاتے ہوئے کہا۔'' دیکھو'' میں نے اپنے دونوں ہاتھ اچھی طرح کھول کر بچی کو دکھاتے ہوئے کہا۔ میرے ہاتھوں میں کچھ نہیں ہے'' تم منہ کھولو اور مجھے معائنہ کرنے دو۔''

Q.10. What did the mother say to the girl about the doctor?

Such a nice man, put in the mother. **Look how kind he is to you. Come on, do what he tells you to. He won't hurt** (نقصان پہنچانا) **you.**

بچی کی والدہ بولی۔ دیکھو کتنے اچھے آدمی ہیں۔ وہ تم پر کتنے مہربان ہیں۔ ویسا ہی کرو جیسے کہ وہ آپ کو کہہ رہے ہیں۔'' وہ تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہونے دیں گے۔''

Q.11. Why did doctor feel disgusted at the word "kind and hurt"?

At that **I ground my teeth** (دانت پیسنا) **in disgust** (نفرت، طیش). **If only they wouldn't use the word "hurt" I might be able to get somewhere.** But I did not allow myself to be hurried (جلد بازی کرنا) or disturbed (پریشان ہونا) but speaking quietly and slowly approached (پہنچا) the child again.

اس پر میں نے طیش سے دانت پیسے۔ اگر وہ لفظ ''تکلیف پہنچانے'' کا لفظ استعمال نہ کرتے تو عین ممکن ہے کہ میں اب تک کسی حتمی نتیجے پر پہنچنے کے قابل ہو چکا ہوتا۔ میں نے خود کو عجلت کا شکار کیے بغیر نرمی آہستگی سے بچی کو بہلانا شروع کیا۔ اور آہستگی سے بچی کے قریب جا پہنچا۔

Q.12. Did the sick girl promptly respond to the instructions of the doctor? (Text Q.No.5)

As I moved my chair a little nearer suddenly with one catlike (بلی کی طرح) **movement both her hands clawed** (پنجے گاڑے) **instinctively** (فطری طور پر) **for my eyes and she almost reached them too. In fact she knocked my glasses** (عینک کو) **flying and they fell, though unbroken, several feet away from me on the kitchen floor.**

جیسے ہی میں نے اپنی کرسی مزید آگے کی۔ یکا یک وہ بچی بلی کی سی تیزی کے ساتھ میری آنکھوں پر جھپٹنے کے لیے دونوں ہاتھ قدرتی طور پر قریب لائی۔ درحقیقت وہ میری عینک پر جھپٹی۔ جو اُڑتی ہوئی مجھ سے کئی فٹ دور باورچی خانے کے فرش پر جا گری لیکن ٹوٹنے سے محفوظ رہی۔

Q.13. What happen to the glasses of the doctor during child's examination.

Q.14. Why did the parents rebuke the girl? (Text Q.No.6)

Both the mother and father almost turned themselves inside out in embarrassment (پریشانی) and apology (ندامت). **"You bad girl," said the mother, taking her and shaking** (ہلاتے ہوئے) **her by one arm. "Look what you've done. The nice man....."**

دونوں ماں باپ شرمندگی اور ندامت سے بوکھلا اُٹھے'' تم ایک بُری لڑکی ہو'' والدہ نے اُس کو ایک بازو سے پکڑ کر جھنجوڑا اور کہا'' دیکھو تم نے ایک اچھے انسان کے ساتھ کیا کیا ہے؟''

Q.15. Why did doctor not like to be called a nice man?

"For heaven's sake (خدا کے واسطے)," I broke in (بول پڑا). **"Don't call me a nice man to her. I'm here to look at her throat on the chance** (امکان) **that she might have diphtheria and possible die of it."** But that's nothing to her. **"Look here"**, I said to the child, **"we're going to look at your throat. You're old enough to understand what I'm saying. Will you open it now by yourself or shall we have to open it for you?**

''خدا کے لیے مجھے اس بچی کے سامنے اچھا آدمی نہیں کہیں۔'' میں بولا۔ کیونکہ میں یہاں اس کے گلے کے معائنے کے لیے آیا ہوں۔ اس امکان کے پیش نظر کہ شاید اِسے خناق کی تکلیف ہو اور ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے وہ موت کے منہ میں چلی جائے مگر اِس بچی کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہے'' میں نے بچی کو کہا'' اِدھر دیکھو! میں تمہارے گلے کا معائنہ کرنے لگا ہوں۔ تم اتنی بڑی ہو کہ میں جو کہوں وہ تم سمجھ سکتی ہو۔'' اب تم اپنا منہ خود کھولو گی یا ہم زبردستی ایسا کریں۔''

Q.16. What was the threat of the doctor to the child for not showing her throat? (Text Q.No.7)

Not a move (کوئی حرکت نہ ہوئی). Even her expression hadn't changed. Her breaths (سانسیں), however, were coming faster and faster. Then the battle began. I had to do it. I had to have a throat culture (گلے کا معائنہ) for her own protection (حفاظت). But first I told the parents that it was entirely (کلی طور پر) up to them., I explained the danger (خطرے کی وضاحت کر دی) but said that I would not insist (اصرار کرنا) on a throat examination (معائنہ) so long as they would take the responsibility (ذمہ داری).

لڑکی ٹس سے مَس نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اُس کے تاثرات بھی تبدیل نہیں ہوئے۔ تاہم اُس کی سانسیں مزید تیز چلنے لگیں۔ پھر جنگ کا آغاز ہوگیا۔ اور مجھے ایسا کرنا پڑا مجھے اس کی زندگی کی حفاظت کے لیے اُس کے گلے کا معائنہ کرنا تھا۔ تاہم پہلے میں نے اس کے والدین کو کہا ''کہ فیصلے کا مکمل اختیار آپ کو ہے! میں نے آپ کو خطرے سے آگاہ کر دیا ہے اور میں اُس وقت تک اس کے گلے کے معائنے پر اصرار نہیں کروں گا جب تک کہ آپ ذمہ داری نہ اُٹھائیں۔

Q.17. Why did the doctor order for holding the girl?

"If you don't do what the doctor says you'll have to go to the hospital", the mother admonished (سرزنش کی) her severely (سختی سے).

''اگر تم ویسا نہیں کرو گی جیسا کہ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں تو پھر تمہیں ہسپتال جانا پڑے گا۔'' ماں نے بہت سختی سے بچی کی سرزنش کی۔

"Put her infront (سامنے) of you on your lap (گود)", I ordered, "and hold both her wrists (کلائیاں)."

میں نے حکم دیا کہ ''آپ اسے اپنی گود کے سامنے بٹھالیں۔ اور اس کی دونوں کلائیاں پکڑ لیں۔''

Q.18.What did the girl scream when she was caught up?

But as soon as he did the child let out a scream (چیخ). **"Don't, you're hurting me. Let go off my hands. Let them go I tell you." Then she shrieked (چیخ ماری) terrifyingly (خوفزدہ انداز میں), hysterically (ہیجانی انداز میں). "Stop it! You're killing me!"**

لیکن جونہی اُس نے ایسا کیا۔ بچی نے ایک چیخ ماری ''ایسا مت کرو تم مجھے تکلیف دے رہے ہو۔ میرے ہاتھ چھوڑ دو۔ میں تم سے کہتی ہوں کہ اُنھیں چھوڑ دو۔'' پھر وہ ہیجانی انداز میں چیختے ہوئے بولی۔ ''یہ سب بند کرو تم مجھے مار رہے ہو۔''

"Do you think she can stand (برداشت کر سکتی ہے) it, doctor!" said the mother.

والدہ نے کہا۔ ''ڈاکٹر صاحب! کیا آپ کے خیال میں یہ سب برداشت کر سکتی ہے؟''

"You get out", said the husband to his wife. Do you want her to die of diphtheria?"

''تم باہر چلی جاؤ'' شوہر نے اپنی بیوی سے کہا کیا تم چاہتی ہو کہ وہ خناق سے مر جائے؟''

"Come on now, hold her", I said.

''آؤ، اسے پکڑو۔'' میں نے کہا

Then I grasped (پکڑا) the child's head with my left hand and tried to get the wooden tongue depressor (زبان دبانے والا) between her teeth. She fought, with clenched teeth (دانت بھینچ), desperately (بے جگری سے! But now I also had grown furious (غضب ناک) at a child. I tried to hold myself down but I couldn't. I know how to expose a throat (گلا کھلوانا) for inspection (معائنہ کے لیے). And I did my best. **When finally (آخرکار) I got the wooden spatula (لکڑی کا آلہ یا چمچ) behind the last teeth and just the point of it into the mouth cavity (خلا), she opened up for an instant (ایک لمحہ کے لیے)**

پھر میں نے بائیں ہاتھ سے لڑکی کے سر کو پکڑا۔ اور زبان دبانے والے لکڑی کے چمچ کو منہ میں داخل کرنے کی کوشش کی۔ وہ سختی سے دانت بھینچ بے جگری سے لڑتی رہی۔ لیکن تب تک میں بھی بچی پر غصے میں آگ بگولا ہو چکا تھا۔ میں نے خود پر قابو پانے کی کوشش کی۔ مگر میں ایسا نہیں کر سکا۔ مجھے معائنہ کرنے کے لیے گلا کھلوانا آتا تھا۔ میں نے مکمل کوشش کی۔ اور جب میں لکڑی کے بنے ہوئے آلے کو اُس کے مُنہ میں آخری دانت کے پاس لے گیا۔ جو اُس کے تالو کے بالکل قریب تھا۔ اُس نے چند لمحے کے لیے اپنا منہ کھولا۔

Q.19.Why did she break the wooden blade? (Text Q.No.8)

but before I could see anything she came down again and gripped (پکڑلیا) the wooden blade between her molars (داڑھوں) she reduced it to splinters(ٹکڑے) before I could get it out again.

لیکن اس سے پہلے کہ میں کچھ دیکھ پاتا۔ اس نے اِسے اپنی داڑھوں میں دبا کر مُنہ دوبارہ بند کرلیا۔ اس سے پہلے کہ میں لکڑی کے آلے کو باہر نکال پاتا۔ اُس (بچی) نے اِسے (دو) ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا۔

P-46: "Aren't you ashamed (شرمندہ)", the mother yelled (چلائی) at her.

ماں بچی پر چیخ اُٹھی ''کیا تم شرمسار نہیں ہو؟''

"Aren't you ashamed to act like that in front of the doctor?"

''ایک ڈاکٹر کے سامنے ایسا کرتے ہوئے تمہیں شرمندگی نہیں ہوئی ؟''

"Get me a smooth-handled spoon (ہموار دستے والا چمچ) of some sort (قسم)", I told the mother, "We're going through with this." The child's mouth was already bleeding (خون بہنا). Her tongue was cut and she was screaming (چیخ رہی تھی) in wild hysterical shrieks (غضبناک ہذیانی انداز میں چیخ اٹھی). Perhaps I should have desisted (رک جانا چاہیے تھا) and come back in an hour or more. No doubt it would have been better. But I have seen, **at least, two children lying dead in bed of neglect (غفلت) in such cases, and feeling that I must get a diagnosis (تشخیص) now or never I went at it again.** But the worst (برا) of it was that I too had got beyond reason (حد عبور کر گیا). **I could have torn the child apart in my own fury (غصہ) and enjoyed it. It was a pleasure to attack her. My face was burning (جل رہا تھا) with it.**

''مجھے ہموار دستے والا کوئی چمچ دیجیے۔'' میں نے ماں سے کہا۔ ''ہم یہ کام کر کے رہیں گے۔'' بچی کے منہ سے پہلے ہی خون بہہ رہا تھا۔ اُس کی زبان کٹ گئی تھی۔ وہ پاگل پن میں چیخیں مار رہی تھی۔ شاید مجھے رک جانا چاہیے تھا۔ اور پھر ایک دو گھنٹے بعد واپس آنا چاہیے تھا اور شاید یہی بہتر ہوتا۔ لیکن اس طرح کی صورت حال، میں میں نے دو بچوں کو موت کی وادی میں اُترتے دیکھا تھا۔ اور محسوس کیا کہ مجھے لازماً اس کی تشخیص ابھی کرنی چاہیے۔ یا شاید دوبارہ مجھے اس کا موقع نہ ملے۔ میں پورے جوش کے ساتھ دوبارہ ایسا کرنے لگا۔ میں عقل کا دامن ہاتھ سے چھوڑ چکا تھا۔ میں شدید غصے کے باعث لڑکی کے ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا تھا اور اس کا لطف بھی اُٹھا سکتا تھا۔ اُس پر حملہ کرنا میرے لیے باعث مُسرت تھا۔ میرا منہ غصّے سے جل رہا تھا۔

In the final unreasoning assault (خلاف عقل حملہ) **I overpowered (قابو پایا) the child's neck and jaws (گردن اور جبڑے). I forced the heavy silver spoon back of her teeth and down her throat till she gagged(آواز بند ہوگئی). And there it was-both tonsils (گلے کے غدود) covered with membrane (جھلی).** She had fought valiantly (بہادری سے) to keep me from knowing her secret (راز). She had been hiding that sore throat for three days at least and lying to her parents in order to escape (بچنا) just such an outcome at this.

آخری خلاف عقل حملے میں، میں نے بچی کی گردن اور جبڑوں کو دبوچ لیا۔ اور زبردستی چاندی کا بھاری چمچ اس کے دانتوں کے پیچھے حلق میں داخل کر دیا۔ یہاں تک کہ اُسے اُبکائی آگئی۔ اور یہ دیکھیں! دونوں غدودوں پر جھلّی بنی ہوئی ہے۔ وہ اپنے راز کو مجھ سے چھپانے کے لیے مجھ سے بڑی بہادری سے لڑی تھی۔ وہ اپنے خراب گلے کو کم از کم تین دن سے چھپا رہی تھی۔ اور اس قسم کے انجام سے بچنے کے لیے والدین سے مسلسل جھوٹ بول رہی تھی۔

Q.20. Why did the doctor not desist himself from checking up girl's throat?

Q.21. What were the feelings of the doctor during the check up of the girl?

Q.22. How did the doctor succeed in examining her throat? (Text Q.No.10)

Q.23. What was the condition of the tonsils of the sick girl? (Text Q.No.9)

Q.24. What did the girl try to do when the doctor finally succeeded in checking her throat?

Now truly (سچ مچ) she was furious (غضب) (ناک. She had been on the defensive (مدافعانہ) before but now she attacked. **Tried to get off her father's lap and fly at me while tears of defeat** (شکست خوردگی کے آنسوں) **blinded her eyes** (اس کی آنکھیں دھندلا گئیں)."

اب حقیقتاً وہ برہم ہو چکی تھی۔ پہلے وہ مدافعانہ انداز میں لڑ رہی تھی لیکن اب اس نے حملہ کر دیا۔ اُس نے اپنے باپ کی گود سے نکل کر مجھ پر جھپٹنے کی کوشش کی۔ اور شکست کی وجہ سے اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے دھندلا گئیں تھیں۔

☆☆☆☆☆

Reading Notes from Text

startled	حیران/ششدر	shocked
motioned for him not to bother	روک دینا	directed him to remain in that position
distrustfully	بداعتمادی کیساتھ	not trusting or believing
eating me up	غصہ سے دیکھنا	looking angrily
heifer	گائے کا بچہ	young cow
tho't	سوچ	thought
diphtheria	گلے کا مرض	acute infectious disease with inflammation of throat
coaxed	پھسلانا/نرمی سے برتاؤ کرنا	get somebody to do something with kindness and patience
embarrassment	خفت ہونا	to make feel ashamed or awkward
admonished	ڈانٹ/دھمکی دی	gave a mild warning
contemptible	نفرت کے قابل	deserving or provoking contempt
hysterically	ہیجانی انداز سے	with violent motion
clenched	دانت بھینچ لینا	tightly shut (closed)
furious	ناراض	angry
spatula	چمچ نما بلیڈ	tool with a wide blade
splinters	ٹکڑے	pieces, bits

Story 7 — The Use of Force

Text Book Exercise

Q.1 What was the condition of the parents on the arrival of the doctor? (Sgd-G2)-16

ڈاکٹر کی آمد پر والدین کی کیا حالت تھی؟ (Sgd-G2)-15

Ans. The parents were very nervous at the arrival of the doctor. Their daughter was seriously ill. They wanted the doctor to check her and inform them. (Rwp-G2)-15 (Bwp-G1)-15

ڈاکٹر کی آمد پر والدین بہت پریشان تھے۔ان کی بیٹی بہت سخت بیمار تھی۔اور وہ چاہتے تھے کہ ڈاکٹر اُس کا معائنہ کرے اور اُن کو (اُس کی بیماری کے متعلق) مطلع کرے۔ (Fbd-G2)-15 (Ajk-G2)-15

Q.2 Why did the parents keep the sick child In the kitchen?

والدین نے بیمار بچی کو کچن میں کیوں رکھا؟

Ans. It was very damp outside, which was not good for the child. So, the parents kept the sick child in the kitchen to keep her warm.

باہر خنکی تھی جو کہ بچی کے لیے ٹھیک نہ تھی۔چنانچہ والدینے بچی کو گرم رکھنے کے لیے کچن میں رکھا تھا۔

Q.3 What was the behaviour of the child with the doctor? (Bwp-G2)-15

Ans. بچی کا ڈاکٹر کے ساتھ کیسا رویہ تھا؟ (Mtn-G1)-15

The child wanted to eat up the doctor with her old and steady eyes. She defied all the instructions of the doctor and compelled him to use force to look into her throat. (Bwp-G2)-16 (Lhr-G1)-16

بچی ڈاکٹر کو کھا جانا چاہتی تھی۔اُس نے ڈاکٹر کی تمام ہدایات سے سرکشی کی اور ڈاکٹر کو اپنے گلے کا معائنہ کرنے کے لیے طاقت کے استعمال پر مجبور کیا۔

Q.4 Why did the doctor call the sick girl by her first name? (Dgk-G2)-11

Ans. ڈاکٹر نے بچی کو اُس کے نام سے کیوں پکارا؟ (Lhr-G2)-11

In order to be friendly with the child, the doctor called the sick child by her first name. He wanted her to cooperate with him and not to be afraid of him.

بچی کے ساتھ دوستی کرنے کے لیے ڈاکٹر نے بچی کو اُس کے ابتدائی نام سے پکارا۔وہ چاہتا تھا کہ (بچی) اُس کے ساتھ تعاون کرے اور اُس سے خوفزدہ نہ ہو۔

Q.5 Did the sick girl promptly respond to the instructions of the doctor?

کیا لڑکی نے ڈاکٹر کی ہدایات پر مستعدی سے عمل کیا؟

Ans. She declined all the instructions of the doctor and behaved very awkwardly. Even she attacked the doctor with both of her hands, and tried to scratch his face. She also knocked his glasses several feet away on the floor.

اُس نے (ڈاکٹر) کی تمام ہدایات کو رد کیا اور بہت بدسلوکی کے ساتھ پیش آئی۔حتی کہ اُس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ڈاکٹر پر حملہ کیا اور اُس کے چہرے کو نوچنے کی کوشش کی۔اُس نے (ڈاکٹر) کے چشمے کو فرش پر کئی فٹ دور جا پھینکا۔

Q.6 Why did the parents rebuke her? والدین نے بچی کو کیوں ملامت کی؟ (Dgk-G2)-13 (Rwp-G1)-15

Ans. The parents rebuked the child because she misbehaved with the doctor and attacked at him, tried to scratch his face, and knocked his glasses away.

والدین نے بچی کی سرزنش کی کیونکہ (بچی) نے ڈاکٹر کے ساتھ بدسلوکی کی اور اُس پر حملہ کیا، اُس کے چہرے کو نوچنے کی کوشش کی اور اُس کے عینک کو ضرب دی۔

Q.7 What was the threat of the doctor to the child for not showing her throat? ڈاکٹر نے بچی کو اپنا گلا نہ دکھانے پر کیا دھمکی دی؟

Ans. The doctor warned her that he would have to use force if she herself didn't open her mouth. The doctor wanted to look into her throat to know if she might have diphtheria.

ڈاکٹر نے (بچی) کو تنبیہ کی کہ اگر اُس نے اپنا منہ خود سے نہ کھولا تو اُس کو طاقت کا استعمال کرنا پڑے گا۔ ڈاکٹر اُس کے گلے کا معائنہ کرنا چاہتا تھا کہ کہیں اس کو گلے کی بیماری تو نہیں۔

Q.8 Why did she break the wooden blade? لڑکی نے لکڑی کی چمچ کو کیوں توڑا؟ (Mtn-G1)-16 (Rwp-G2)-14 (Lhr-G2)-14

Ans. Because the child had a bad throat, therefore, when the doctor put the spatula behind her teeth, she broke the wooden tongue depressor as a protest.

کیونکہ لڑکی کا گلہ خراب تھا۔ اس لیے جب ڈاکٹر نے چمچ اُس کے دانتوں کے نیچے رکھا تو اُس نے لکڑی سے بنے ہوئے زبان کو دبانے والے آلے کو احتجاجاً توڑ دیا۔

Q.9 What was the condition of the tonsils of the sick girl? لڑکی کے گلے کے غدود کی کیا حالت تھی؟ (Dgk-G1)-16

Ans. Both the tonsils of the child were covered with membrane. She had sore throat for three days. She was suffering from high fever and breathing rapidly. (Sgd-G1)-16 (Dgk-G2)-15

بچی کے دونوں غدود پر جھلی چڑھی ہوئی تھی۔ اس لیے اُس کا گلہ خراب تھا۔ اور وہ تین دنوں سے بخار میں مبتلا ہو کر لیٹی ہوئی تھی اور اُس کا سانس تیز تیز چل رہا تھا۔

Q.10 How did the doctor succeed in examining her throat? ڈاکٹر اُس کے گلے کے معائنہ کرنے میں کس طرح کامیاب ہوا؟

Ans. The doctor overpowered the neck and jaws of the child and forced the heavy silver spoon behind her teeth and opened her throat till examined.

ڈاکٹر نے بچی کے گلے اور جبڑے کو قابو میں کر لیا اور چاندی کے بھاری چمچ کو اُس کے دانتوں کے نیچے رکھ دیا اور اُس کے گلے کو کھول کر معائنہ کیا۔

Additional Exercise

Q.1 **How was the mother of the sick child looking like?**

Ans. The mother of the sick child was bit startled and apologetic.

Q.2 **Why did the parents keep the sick child in the kitchen?**

(Text-Q.No.2)

Ans. It was very damp outside, which was not good for the child. So, the parents kept the sick child in the kitchen to keep her warm.

Q.3 **What was the condition of the parents on the arrival of the doctor?** **(Text-Q.No.1)** **(Sgd-G2)-16** **(Sgd-G2)-15** **(Rwp-G2)-15** **(Bwp-G1)-15** **(Fbd-G2)-15** **(Ajk-G2)-15**

Ans. The parents were very nervous at the arrival of the doctor. Their daughter was seriously ill. They wanted the doctor to check her and inform them.

Q.4 **How much money the parents were spending as doctor's fee?**

Ans. The parents were spending three dollars as check up fee for their child.

Q.5 **What was the behaviour of the child with the doctor?**

OR **(Text Q.No.3)**

How was the child looking at the doctor?

Ans. The child wanted to eat up the doctor with her old and steady eyes. She defied all the instructions of the doctor and compelled him to use force to look into her throat.

Q.6 **Describe the appearance of the child.** **(Dgk-G1)-13** **(Dgk-G1)-15**

The parents rebuked the child because she misbehaved with the doctor and attacked at him, tried to scratch his face, and knocked his glasses away.

Ans. The child was an unusually attractive little girl. She was as strong as a heifer in appearance.

Q.7 **For how many days, the girl was suffering from fever?**

Ans. The girl had been suffering from fever for three days.

Q.8 **What disease broke out in the school?**

Ans. Diphtheria broke out in the school in which the child was studying. Many children were suffering from this disease.

Q.9 **Why did the doctor call the sick girl by her first name?** **(Dgk-G2)-11** **(Lhr-G2)-11**

(Text Q.No.4)

Ans. The doctor coaxed her by calling her first name (Mathilda) and smiled to her in the best professional way. He even showed his empty hands to assure her that he would not harm her.

Q.10 **What did the mother say to the girl about the doctor?**

Ans. The mother told the girl that the doctor was kind and he would not hurt her.

Q.11 Why did doctor feel disgusted at the word " kind and hurt"?

OR

Why did the doctor grind his teeth?

Ans. The doctor ground his teeth in disgust when the child's mother told the child that the doctor was a nice man and would not hurt her.

Q.12 Did the sick girl promptly respond to the instructions of the doctor? **OR** **(Text Q.No.5)**

What happened when the doctor moved his chair a little closer to the girl?

Ans. She behaved very awkwardly and declined all the instructions of the doctor when the doctor moved his chair a little nearer, the girl tried to scratch his face. She even knocked his glasses, which fell several feet away from him on the floor.

Q.13 What happened to the glasses of the doctor during child's examination. **OR**

Where did the glasses of the doctor fall?

Ans. The girl knocked at the glasses of the doctor and they flew away several feet from him on the kitchen floor.

Q.14 Why did the parents rebuke the girl? **(Text Q.No.6)** (Dgk-G2)-13

Ans. The parents rebuked the child because she misbehaved with the doctor and attacked at him, tried to scratch his face, and knocked his glasses away. (Rwp-G1)-13

Q.15 Why did doctor not like to be called a nice man?

Ans. The doctor did not like to be called a nice man because he was going to use force against the arrogance of the girl.

Q.16 What was the threat of the doctor to the child for not showing her throat? **(Text Q.No.7)**

OR

How did the doctor warn the girl to behave during the check-up?

Ans. The doctor warned her that he would have to use force if she herself didn't open her mouth. The doctor warned the girl to behave reasonable as she is old enough to understand, otherwise, he will use force against her.

Q.17 Why did the doctor order for holding the girl?

Ans. The doctor asked the father of the girl to put her on his lap and catch hold of her wrists, because she was behaving very rude.

Q.18 What did the girl scream when she was caught up?

Ans. The girl shrieked terrifyingly and hysterically to release her hands, lest they should hurt and kill her.

Q.19 Why did she break the wooden blade? (Text Q.No.8) (Mtn-G1)-16

OR (Rwp-G2)-14

How did the girl break the wooden blade when the doctor try to open her month? (Lhr-G2)-14

Ans. Because the child had a bad throat, therefore, when the doctor put the spatula behind her teeth, she broke the wooden tongue depressor as a protest.

Q.20 Why did the doctor not desist himself from checking up girl's throat?

Ans. The doctor did not give up his struggle for the protection of the child, because it was necessary to have a throat culture.

Q.21 What were the feelings of the doctor during the check up of the girl?

Ans. The doctor could have torn the child apart in his own fury and enjoyed it. His face was burning with it and it was a pleasure to attack her.

Q.22 How did the doctor succeed in examining her throat?

(Text Q.No.10)

Ans. The doctor overpowered the neck and jaws of the child and forced the heavy silver spoon behind her teeth and opened her throat till examined.

Q.23 What was the condition of the tonsils of the sick girl? (Dgk-G1)-16

Ans. **(Text Q.No.9)** (Sgd-G1)-16

Both the tonsils of the child were covered with membrane. She had sore throat for three days. She was suffering from high fever and breathing rapidly. (Dgk-G2)-15

Q.24 What did the girl try to do when the doctor finally succeeded in checking her throat?

Ans. The girl was furious. She tried to get off her father's lap and flew at the doctor while the tears of defeat blinded her eyes.

☆☆☆☆☆

Story 7 — The Use of Force

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Choose the correct answers:

i. Who is 'I' in the story?

(a) the father **(b)** *the doctor* (c) the mother (d) the sick child

ii. The parents were nervous because

(a) they did not want to tell the doctor anything (b) they did not know what to say

(c) *they wanted the doctor to tell them everything*

(d) the child did not tell anything

iii. The doctor was impressed by

(a) *the beauty of the child* (b) by the patience of the child

(c) by the patience of the parents

(d) by the picture of the child he had seen in Sunday's paper

iv. The doctor took a 'trial shot of it' means

(a) *he made a wild guess to begin with* (b) he gave her a shot (injection)

(c) he took parents to task (d) he examined the girl carefully

v. The doctor feared that the child may be suffering from diphtheria.

(a) from the appearance of the child (b) the parents told him so

(c) from the examination of the child

(d) *he guessed because there had been such cases in a local school*

vi. The child did not respond to the doctor's instructions because

(a) *she was afraid of the doctor* (b) she was a stubborn child

(c) her parents had tried to open her mouth (d) she was angry

vii. The doctor ground his teeth in anger because

(a) the child did not respond

(b) the mother told the girl, "he would not hurt you"

(c) the parents did not let him handle the child

(d) *the child had knocked his glasses*

viii. The doctor had almost succeeded in opening the mouth of the girl but failed to see because

(a) *the child resisted strongly*

(b) the parental love made the father to release her at the last moment

(c) the rough handling hurt the child d) the mother stopped him

2. Mark the statements true or false ان فقرات کی درست یا غلط نشاندہی کیجیے۔

i. The story is about a sick child. **True**

ii. The parents take the child to the doctor. **False**

iii. The doctor is impressed by the innocent beauty of the child. **True**

iv. The doctor thinks that the girl may be suffering from diphtheria. **True**

v. The doctor makes a guess because there have been some diphtheria cases in the local schools. **False**

vi. The girl refuses to open her mouth for examination. **True**

vii. Parents joined the doctor in opening her mouth. **True**

viii. They succeeded in opening her mouth. **True**

3. Answer the following questions (in one to three sentences)

Ans: Please go to Text Exercise Questions and answers at the start.

4. Answers the following questions in 100-150 words.

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات 100-150 الفاظ میں لکھیے۔

(i) How did the child look by appearance? ظاہری طور پر بچی کیسے دکھائی دیتی تھی؟

Ans: The sick child was exceptionally attractive. She looked as strong as a heifer. She had magnificent golden hair in profusion. She looked like one of those picture children whose pictures are produced in the Sunday papers. She had been suffering from high fever since the last three days. Her face was flushed and she was breathing fast. She was constantly looking at the doctor's face without showing any sign of restlessness. She seemed to be calm and quiet.

(ii) Why did the parents keep the sick child in the kitchen?

والدین نے بیمار بچی کو باورچی خانے میں کیوں رکھا ہوا تھا؟

Ans: The child was suffering from high fever. Her parents were trying to save her from extreme weather conditions. The weather was cold and it was not suitable for the sick child. Moreover, the condition of the girl was precarious as her face was red and she was breathing fast. She seemed to be calm and quiet from inside but her external condition was getting worst with every passing moment. So they had kept her in the kitchen where it was warm.

(iii) How did the doctor succeed in examining her throat?

اس کے گلے کو ڈاکٹر چیک کرنے میں کس طرح کامیاب ہوا؟

Ans: It was not an easy task for the doctor to examine the throat of the sick child. He was not sure about her real disease but he took a trial shot of her throat-examination. She did not cooperate with him and tried to resist him by throwing her glasses away on the kitchen floor. He got furious and asked her father to catch hold of her wrists tightly. He grasped her head with his left hand and forced the heavy silver spoon back of her teeth till she opened her mouth. He saw both of her tonsils covered with membrane. In this way, he succeeded in her throat examination by using force.

(iv) Describe the feelings of the doctor in his struggle to diagnose the disease?

بیماری کی تشخیص کرنے کی کوشش میں ڈاکٹر کے احساسات بیان کیجیے۔

Ans: The doctor underwent different changes in his struggle to diagnose the disease of the sick child. At first, he was in the best of his professional manner. He talked to the sick child politely. When the girl did not cooperate with him and her mother used the word 'hurt', he got furious. Then he overpowered the girl and diagnosed the real disease of bad tonsils. He had to use force to come to the disease. His act of fury and use of power didn't suit him but he was bound to do so. The parents had paid him higher fee than other doctors. He seems to be justified otherwise it would have been fatal to the sick girl.

(v) Compare and contrast the conduct of a healthy child and a sick child.

ایک صحت منداور بیماری بچے کے رویہ کا موازنہ اور تقابلی جائزہ لیجیے۔

Ans: Child is an innocent angel who is a center of attraction at every place. A healthy and smiling child's conduct is entirely different from a sick child. A healthy child smiles and gets the attraction of others. We play and love him and spend most of our free time in the company of their innocent activities. On the contrary, a sick child is not at ease due to his illness. He weeps and remains disturbed until he is fully recovered. His crying most of the time disturbs us.

(vi) Under what circumstances can the use of force be justified?

کن حالات میں طاقت کا استعمال جائز قرار دیا جاسکتا ہے؟

Ans: The use of force is not always appreciated as it is considered to be a destructive force. It hurts others and sometime they also come to retaliation. But leniency is not the solution of every matter under all circumstances. There are social evils that destroy social peace and mental satisfaction. These disruptions need to be coped with an iron hand. The use of force upon them is justified. Similarly, children must be taught politely. But being immature, they repeat same type of mistakes that may prove to be harmful for them. They also need to be taught by using force. It is also justified. But one thing is pertinent to keep in mind that dialogue must be our first priority before taking any final action.

5. Use the correct form of the verbs given in brackets.

بریکٹ میں دیئے گئے فعل (Verbs) کی درست فارم (Form) استعمال کیجیے۔

Incorrect	Correct
i. When I (arrive) I (meet) my mother.	When I **arrive** I shall **meet** my mother.
ii. I (motion) for him not to bother.	I **motioned** for him not to bother.
iii. I (move) my chair a little nearer.	I **moved** my chair a little nearer.
iv. She (knock) my glasses flying and they (fall).	She **knocked** my glasses flying and hey **fell**.
v. I (explain) the danger.	I **explained** the danger.
vi. They (grow) more and more (crush).	They **grew** more and more **crushing**.

vii. Then she (shriek) terrifyingly.	Then she **shrieked** terrifyingly.
viii. Then I (grasp) the child's head with my left hand.	Then I **grasped** the child's head with my left hand.
ix. She (open) up her mouth for an instant.	She **opened** up her mouth for an instant. ایک لمحہ کے لیے
x. She (reduce) it to splinters before I (can) get it out again.	She **reduced** it to splinters before I **could** get it out again.

6. Punctuate the following lines. مندرجہ ذیل سطروں میں اوقاف لگائیے۔

Unpunctuated	Punctuated
does your throat hurt you added the mother to the child but the little girl's expression didn't change nor did she move her eyes from my face.	"Does your throat hurt you?" added the mother to the child. But the little girl's expression didn't change nor did she move her eyes from my face.

7. Use the following words in your sentences of your own.

Start	شروع ہونا	The cricket match has just started.
Motion	حرکت	There was no motion in the dead body.
Trust	بھروسہ کرنا	Always trust in your faculties.
Magnificent	شاندار	The government is working on a magnificent power project.
Leaflet	اشتہار	This leaflet is about our new project.

8. Fill in the blanks.

i. I mentioned it **to** her.

ii. It was **up** to me to tell them.

iii. I took a trial shot **at** it.

iv. We were all quite thinking **of** that.

v. I haven't anything **in** my hands.

9. Use the following phrasal verbs in sentences of your own.

Sit on	کام کو لٹکانا	They are sitting on my application with lame excuses.
Sit in	ملوث ہوئے بغیر حاضر ہونا	Old people sit in the ground and watch the children.
Come from	آنا/پیدا ہونا	Where are you coming from?
Come off	مٹ سکنا/ڈھیلا ہونا	At old age, his uniform would come off.

COMPREHENSION

10. Answer the questions given at the end of the paragraph.

عبارت کے آخر پر دیئے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

Ans. Then I grasped the child's head with my left hand and tried to get the wooden tongue depressor between her teeth. She fought, with clenched teeth, desperately! But now I also had grown furious - at a child. I tried to hold myself down but I couldn't. I know how to expose a throat for inspections. And I did my best. When finally I got the wooden spatula behind the last teeth and just the point of it into the mouth cavity, she opened up for an instant but before I could see anything she came down again and gripped the wooden blade between her molars she reduced it to splinters before I could get it out again.

(i) Why did the doctor become furious?

ڈاکٹر غصے میں کیوں آ گیا؟

Ans. When the sick girl did not allow him to examine her throat and fought wildly, doctor became furious.

جب بیمار بچی نے ڈاکٹر کو معائنہ نہ کرنے دیا اور شدید مزاحمت کی تو ڈاکٹر غصے میں آ گیا۔

(ii) What instrument did the doctor use to open her mouth?

ڈاکٹر نے اس کا منہ کھولنے کے لیے کون سا آلہ استعمال کیا؟

Ans. The doctor used the wooden spatula to open her mouth.

ڈاکٹر نے لڑکی کا منہ کھولنے کے لیے لکڑی کا بلیڈ استعمال کیا۔

(iii) Why did she grip the wooden blade between her molars?

لڑکی نے لکڑی کے بلیڈ کو اپنے دانتوں میں کیوں دبا لیا؟

Ans. The sick girl did not want the doctor to examine her throat. Therefore, she gripped the wooden blade between her molars and reduced it to splinters.

لڑکی نہیں چاہتی تھی کہ ڈاکٹر اس کے گلے کا معائنہ کرے۔ اس لیے اس نے لکڑی کے بلیڈ کو دانتوں میں دبا لیا اور اس کے ٹکڑے کر دیے۔

(iv) Write down the main idea of the paragraph.

عبارت کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

Ans. Use the force when it is necessary. The sick girl was not letting the doctor to check her throat. That is why, the doctor had to use the force. So, he grasped the sick child's head with his left hand and entered the wooden blade in her mouth to check her throat.

طاقت کا استعمال صرف تب ہی کیا جائے جب یہ ناگزیر ہو۔ بیمار بچی ڈاکٹر کو اپنے گلے کا معائنہ کرنے نہیں دے رہی تھی۔ بالآخر ڈاکٹر کو طاقت کا استعمال کرنا پڑا اور اُس نے لڑکی کے سر کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑا اور گلے کے معائنے کیلئے لکڑی کے بلیڈ کو اس کے منہ میں داخل کیا۔

Story 8

The Gulistan of Sadi
(گلستانِ سعدی)

(By Sheikh Sadi)

(کہانی کا مرکزی خیال)

شیخ سعدی ایک عظیم کہانی گو تھے۔ وہ مختصر کہانیاں انتہائی سادہ زبان میں بالکل عام مثالوں کے ساتھ بیان فرماتے۔ جو انتہائی سبق آموز ہوتیں تھیں۔ اُنہوں نے اپنی کتاب ''گلستان'' میں بادشاہوں سے لے کر عام آدمی تک کہ مسائل کو نہ صرف محسوس کیا بلکہ انتہائی خوبصورتی سے اِن کے اخلاقی سبق کو انتہائی مختصر اور پُر اثر الفاظ میں بیان کیا۔ جو عام قارئین کے دل و دماغ کو چھوتے ہوئے گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں۔ ''گلستان'' ایک خوبصورت کہانیوں کا مجموعہ ہے۔ جس کا ترجمہ پوری دنیا میں کیا گیا ہے۔

(Critical Analysis) Text of the Story (Page No.51) (با محاورہ اُردو ترجمہ)

Sheikh Sadi was a great story-teller. He **"speaks to all nations and is perpetually** (ہمیشہ سے) **modern"**, said Emerson. **He thought of the Gulistan as one of the bibles** (الہامی کتب) **of the world, for he found in it "The universality** (آفاقیت) **of moral law". The Gulistan translated** (مترجم) **in Latin and English, became love for the people. It is interesting to note that English scholars used Sadi's translated parable**(حکایتیں) **in their divine books** (الہامی کتب) **till it was discovered**(دریافت **to be an English translation of a Latin** (ہوا **version** (ترجمہ) **of Persian origin** (فارسی سے ماخوذ). Edwin Arnold has aptly described (مناسب طور پر بیان کیا ہے) Gulistan in culinary terms (باورچی خانے کی اصطلاحات) as **"an intellectual** (دانا شخص) **pulao, a literary curry : a kebab of a versatile genius** (ہمہ گیر) (ادبی شوربہ) (ذہانت)". The readers are sure to enjoy these parables as food for thought.

شیخ سعدیؒ ایک عظیم قصہ گو تھے۔ ایمرسن کہتے ہیں۔ کہ ''وہ تمام اقوام سے مخاطب تھے اور ان کے کلام کو دوائمیت اور تازگی حاصل ہے''۔ وہ ''گلستان'' کو دنیا کی مستند کتابوں میں تصور کرتا ہے۔ کیونکہ اُس نے اس میں اصول اخلاق کی ہمہ گیریت پائی ہے۔ ''گلستان'' کو انگریزی اور لاطینی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ جسے لوگوں نے بے حد سراہا۔ اس بات پر غور کرنا دلچسپی سے خالی نہیں کہ انگریز علماء نے سعدی کی حکایتوں کے تراجم کو اپنی مشہور کتابوں میں اس وقت تک استعمال کرتے رہے جب تک کہ انہیں یہ معلوم نہیں ہوگیا کہ یہ لاطینی نسخے کا انگریزی ترجمہ ہے جس کا اصل ماخذ فارسی ہے۔ ایڈون آرنلڈ نے ''گلستان'' کو بہت مناسب انداز سے کھانے پکانے سے متعلق اصطلاحات میں بیان کیا ہے۔ جیسے کہ ''ایک دانا کا پلاؤ''، ''ایک ادبی شوربہ'' ایک ذہین و فطین شخص کا کباب'' قارئین یقیناً ان سبق آموز حکایات سے ذہنی غذا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

Q.1.Who was Sheikh Sa'di and what is the theme of "The Gulistan"?

Q.2.What did Emerson think about the value of "The Gulistan"?

Q.3. In what Europian Languages "The Gulistan" has been translated into?

Q.4.How long had the English scholars used Sa'di's parables in their divine books?

Q.5.What did Edwin Arnold say about "The Gulistan"?

(I) **(I)**

Once a king and a Persian slave (ایرانی غلام) were sailing in the same boat. The slave had never been at sea, and experienced (تجربہ ہوا تھا) any calamity (مصیبت). **After some-time the boat was hit by a storm and started tossing** (ہچکولے کھانے)

ایک دفعہ ایک بادشاہ اور ایک فارسی غلام ایک ہی کشتی پر سفر کر رہے تھے۔ غلام کو پہلے بحری سفر کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اور اُسے کسی مصیبت کا سامنا کرنے کا تجربہ بھی نہیں ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد کشتی ایک طوفان کی زد میں آ گئی۔ اور ہچکولے کھانے لگی۔

Q.6.What did happen to the boat during the voyage?

Q.7.What was the effect of the storm on the passengers?

Q.8.Why did the slave begin to cry?

Q.9.Why did the king become displeased, in the boat?

(تکلیف دہ) . It was very inconvenient for the passengers (مسافروں کے لیے). All remained quiet except the slave who in fear of being drowned began to cry and tremble, and created inconvenience (پریشانی پیدا کر دی) for the others. The others tried to pacify (پرسکون کرنا) him by kindness and affection (شفقت) but he didn't hear anybody. **When the uneasiness (بے چینی) lasted longer the king also became displeased(ناخوش ہوا).**

مسافروں کے لیے بہت پریشانی کا باعث بن گئی۔ غلام کے سوا سب خاموش تھے۔ جو ڈوب جانے کے خوف سے چیخنے چلانے اور رونے کا پنے لگا۔ دوسرے لوگوں کے لیے وہ بے سکونی کا باعث بن گیا۔ دوسرے لوگوں نے اُسے نرمی اور شفقت سے پُرسکون کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اُس نے کسی کی ایک نہ سُنی۔ جب یہ بے چینی طول پکڑ گئی تو بادشاہ بھی ناراض ہوا۔

In that boat there happened to be a sergeant (سپاہی), who said, "With your permission (اجازت), may I quieten (خاموش کردوں) him."

اتفاق سے اُسی کشتی میں ایک سارجنٹ بھی سوار تھا۔ جس نے کہا ''اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اسے خاموش کرواؤں۔''

Q.10.What did the sergeant do to pacify the slave?

Q.11.How did the slave behave after being pulled back into the boat?

"It will be a great favour (مہربانی)", the king said. The sergeant ordered the slave to be thrown into water, so that he could have experienced (تجربہ کر سکے) the true danger of life. Two person threw him in the sea and when he was about to be drowned they pulled him back (واپس کھینچ لیا) to the boat, and he clung (چمٹ گیا) the stern (عقبی حصہ) with both his hands. Then he sat down and remained quiet. This appeared strange to the king, who could not comprehend (سمجھنا) the wisdom (دانائی) in the action (عمل) taken by the sergeant, and he asked for it. The sergeant replied (جواب دیا).

''یہ آپ کا احسان عظیم ہو گا'' بادشاہ نے کہا۔ سارجنٹ نے غلام کو پانی میں پھینکنے کا حکم دیا۔ تا کہ وہ زندگی کے حقیقی خطرے کا سامنا کر سکے۔ دو آدمیوں نے اسے سمندر میں پھینک دیا۔ جب وہ ڈوبنے کے قریب تھا تو وہ اُسے کھینچ کر کشتی میں لے آئے اور وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے کشتی کے پچھلے حصے کے ساتھ چمٹ گیا۔ پھر وہ ایک کونے میں بیٹھ گیا اور خاموش رہا۔ بادشاہ کو یہ سب بہت عجیب وغریب لگا۔ کیونکہ سارجنٹ کی طرف سے کیے گئے اس تمام عمل میں چھپی حکمت و دانائی کو وہ نہ سمجھ سکا تھا۔ اُس نے اس کے بارے میں پوچھا۔ سارجنٹ نے جواب دیا۔

Q.12.What did the sergeant say when the king asked for the wisdom of sergeant's action?

"Before he had experienced the danger of being drowned, he knew not the safety (تحفظ) of the boat . A man does not realize the worth (قدر و قیمت) of safety from the misfortune (مصیبت) until he has tasted (دوچار ہونا) it."

''ڈوب جانے کے خطرے کے تجربے سے پہلے اُسے کشتی کے تحفظ کا علم نہ تھا۔ انسان کو مصیبت سے تحفظ کی قدر و قیمت کا اندازہ اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اس سے دوچار نہ ہو۔''

(II)

(II)

Q.13. Who was Nushirvan and what was he famous for?

It is related that while a deer was being roasted (بھونا جا رہا تھا) for **Nushirvan, a king of Persia, famous for his justice (انصاف), no salt** could be found. A boy was sent to a village to bring some salt (نمک). The boy brought it and presented (پیش کیا گیا) to the king who asked whether (آیا کہ) he had paid for it.

کہا جاتا ہے کہ ایران کا بادشاہ نوشیرواں، جو اپنے عدل وانصاف کے لیے بے حد مشہور تھا۔ اُس کے لیے ایک ہرن بھونا جا رہا تھا تو نمک میسّر نہیں ہو رہا تھا۔ ایک لڑکے کو نمک لانے کے لیے گاؤں بھیجا گیا۔ لڑکا نمک لے آیا تو اُسے بادشاہ کے حضور پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ کیا اُس نے اس کی قیمت ادا کر دی ہے۔

(Text Page-52): "No", said the boy.

''نہیں'' لڑکے نے کہا۔

Q.14. Why did Nushirvan ask the boy to pay for the salt?

"Pay for the salt", said the king, "lest it should become a custom (رسم) and the village be ruined (تباہ ہو جائے)."

''نمک کی قیمت ادا کرو'' بادشاہ نے کہا۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ''رواج پڑ جائے اور گاؤں برباد ہو جائے۔''

Q.15. What did the boy ask from Nushirvan when Nushirvan ordered him to pay for the salt?

Having been asked what harm could arise from such a trifling (معمولی) demand (مانگ).

جب بادشاہ سے پوچھا گیا کہ اتنی ادنیٰ سی چیز طلب کرنے پر کیا نقصان ہو سکتا ہے۔

بادشاہ نے کہا۔

"The foundation (بنیاد) of oppression (ظلم) was small in the world", said the king.

Q.16. What was the advice given by Nushirvan to his people? (Text Q.No.1)

"Whoever enlarged (اضافہ کیا) it, so that it reached its present magnitude is at fault (قصوروار). If the king eats one apple from the garden of a subject (رعایا), his slaves will pull down the whole tree. For five eggs, which the king allows to be taken by force, the people belonging to his army will put a thousand fowls on the spit (گوشت بھوننے کی سیخ)."

''دنیا میں ظلم کی بنیاد معمولی تھی۔'' اصل قصور تو اُن پہلے لوگوں کا ہے جنہوں نے اس میں اضافہ کیا۔ یہاں تک کہ یہ اپنے موجودہ حجم کو پہنچ گیا۔ اگر بادشاہ اپنی رعایا میں سے کسی ایک کے باغ میں سے ایک سیب کھا لیتا ہے۔ تو اُس کے غلام اُسے پورا درخت جڑوں سے اکھاڑ کر لا دیں گے۔ بادشاہ اگر طاقت کے استعمال سے 5 انڈے حاصل کرنے کی اجازت دے دے۔ تو اس کی فوج سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک ہزار پرندوں کو سیخوں پر چڑھا دیں گے۔

Q.17. What happens if the king eats one apple from the garden of a subject?

Q.18. What happens if the king allows his soldiers to get eggs by force?

Q.19. What does "The Gulistan" tell as about a tryant in the world?

A tryant (ظالم) does not remain in the world, but the curse (لعنت) on him abides (رہتی ہے) for ever!

ایک جابر حکمران دنیا میں ہمیشہ نہیں رہتا۔ مگر اُس کے لیے بددعائیں اور لعنت ہمیشہ رہتی ہے۔

(III)

(III)

A king fell seriously (شدید طور پر) ill and all hopes of his recovery (صحت یابی) vanished (ختم ہو گئیں). The more the disease was cured (علاج کیا گیا) the more it became painful. At last **the physicians (طبیب) agreed that this disease could not be cured except by means of bile (جگر کی رطوبت) of a person endued (حامل) with certain qualities (خصوصیات).** Orders were issued to search for an individual (فرد) of this kind. A son of a farmer was discovered to possess the qualities mentioned by the doctors.

Q.20. What was the remedy suggested by the physicians for the disease of the king? (Text-Q.No.2)

ایک بادشاہ بیمار پڑ گیا۔ اور اُس کی صحت یابی کی تمام اُمیدیں دم توڑ گئیں۔ جتنا زیادہ بیماری کا علاج کیا گیا مرض تکلیف دہ ہوتا چلا گیا۔ آخر کار تمام معالج اس نکتے پر متفق ہو گئے کہ اس بیماری کا علاج ممکن نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ اس کا علاج خاص خصوصیات کے حامل شخص کے پتے اصغرا کے ذریعے ہو۔ اِس قسم کے آدمی کی تلاش کے احکامات جاری کر دیے گئے۔ ایک کسان کا بیٹا جو انہی خصوصیات کا حامل تھا جو معالجین نے بیان کی تھیں مل گیا۔ بادشاہ نے لڑکے کے ماں اور باپ کو طلب کیا۔ اُس نے انہیں خطیر رقم دے کر ان کی

Q.21.How did the king get the consent of the parents for slaying of their son?

Q.22.What was the role of the Qazi?

The king summoned (طلب کیا گیا) **the father and mother of the boy, whose consent** (رضامندی) **he got by giving them a huge amount** (خطیر رقم) **of wealth. The Qazi issued a decree** (فرمان) **to shed the blood** (خون بہانا) **of a person for the health of the king.)** The boy was brought to the altar (قربان گاہ) and the executioner (جلاد) was directed to slaughter (ذبح کرنا) the boy. When all was ready the boy looked toward the sky and smiled.

رضامندی حاصل کرلی۔ قاضی نے بادشاہ کی صحت مندی کی خاطر اُس لڑکے کا خون بہانے کا فرمان جاری کردیا۔ لڑکے کو قربان گاہ میں لایا گیا۔ اور جلاد کو لڑکے کو ذبح کرنے کی ہدایات دے دی گئیں۔ جب تمام تیاریاں مکمل ہوگئیں تو لڑکے نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور مُسکرادیا۔

"Why do you laugh in such a position?", the king asked.

بادشاہ نے سوال کیا ''تم ان حالات میں کیوں ہنستے ہو؟''

"A son looks to the affection (شفقت) of his parents", said the boy.

''ایک بیٹا والدین سے شفقت کی اُمید کرتا ہے۔'' لڑکے نے جواب دیا۔

"If they fail, they are expected to bring the case before the Qazi to seek justice (انصاف حاصل کرنا). But in the present case, **the parents have agreed to get my blood shed for the trash** (گھٹیا شے) **of this world. The Qazi has issued a decree to kill me. The king thinks he will recover his health** only through my slaying (قتل) **and I see no other refuge** (پناہ) **besides GOD Almighty** (سوائے خداوند کریم کے)**. To whom shall complain against your brutality, if I am to seek justice** (انصاف تلاش کرنا) **from your hand?"**

''اور اگر وہ ناکام ہو جائیں تو ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ انصاف کے حصول کے لیے معاملہ قاضی کی عدالت میں لے کر جائیں۔ لیکن موجودہ واقعے میں والدین دنیا کے ناکارہ اور گھٹیا مال کے بدلے میرا خون بہانے پر رضامند ہوگئے ہیں۔ قاضی نے مجھے مارنے کا حکم جاری کردیا ہے۔ بادشاہ کا یہ خیال ہے کہ صرف میرے قتل سے وہ صحت یاب ہوجائے گا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جائے پناہ دکھائی نہیں دیتی ہے۔ اگر مجھے انصاف صرف آپ سے ملنا ہے تو میں اس ظلم کے خلاف کس سے شکایت کروں؟

Q.23.Why did the boy look to the sky and smile? (Text-Q.No.3)

Q.24.Why did the king weep? (Text Q.No.5)

The king felt disturbed (گھبرا گیا) **and on hearing these words he could not control** (قابو پانا) **his tears and said,**

بادشاہ مضطرب ہوا۔ اور یہ باتیں سن کر وہ اپنے آنسو نہ روک سکا اور کہنے لگا۔

Q.25.How did the king recover?(Text-Q.No.6)

"It is better for me to die than to shed the blood of an innocent (بے گناہ) **boy." He kissed the head and eyes of the boy and presented him with a lot of wealth. It is said that the king also recovered within a week.**

''میرے لیے بہتر ہے کہ ایک معصوم لڑکے کا خون بہانے کی بجائے میں مَر جاؤں۔'' اُس نے لڑکے کا سر اور آنکھیں چومیں اور اسے بہت سی دولت پیش کی۔ کہا جاتا ہے کہ بادشاہ ایک ہفتے کے اندر صحت یاب ہوگیا۔

Q.26.What should be the role of a Qazi? (Text-Q.No.4)

☆☆☆☆☆

Reading Notes from Text

perpetually	ہمیشہ کیلئے/دائمی	forever
parable	اخلاقی کہانی/تمثیل	simple story designed to teach
appreciated	داد دینا/سراہنا	admired
culinary	کچن سے متعلقہ	of cooking or of kitchen
versatile	صاحب کمال	interested in and clever at many different things; having various uses.
calamity	قدرتی آفت	great and serious misfortune or disaster
tossing	ہچکولے کھانا/جھٹکے	shaking
inconvenient	تکلیف/دِقت	causing discomfort, troublesome
pacify	پُرسکون کرنا	calm and quieten
affection	شفقت	kindly feeling, love
afflicts	جسمانی اور ذہنی تکلیف	causes bodily or mental trouble
trifling	معمولی	ordinary, small
tyrant	ظالم	cruel or unjust ruler
brutality	ظلم/بربریت	cruelty, savagery

Story 8 — The Gulistan of Sadi

Text Book Exercise

Q.1 What was the advice given by Nushirvan to his people? (Lhr-G1)-16 (Sgd-G2)-16 (Lhr-G1)-15 (Rwp-G1)-15

نوشیرواں نے اپنے لوگوں کو کیا نصیحت کی؟

Ans. Nushirvan strictly ordered his people to pay for their purchases. He explained that the foundation of oppression was small in the world but that gave way to its present magnitude. He said "a tyrant does not remain in the world but the curse on him abides for ever." نوشیرواں نے اپنے لوگوں کو سختی سے حکم دیا کہ وہ اپنی خریداری کی ادائیگی کیا کریں۔ اُس نے وضاحت کی کہ دنیا میں ظلم کی بنیاد چھوٹی سی تھی لیکن اِس ظلم نے اس کے موجودہ حجم کو راستہ دیا۔ (نوشرواں) نے کہا ''ظالم دنیا میں باقی نہیں رہتا لیکن اُس پر پڑی لعنت ہمیشہ باقی رہتی ہے۔''

Q.2 What was the remedy suggested by the physicians for the disease of the king? (Sgd-G1)-16 (Dgk-G1)-15

حکیموں نے بادشاہ کی بیماری کا کیا علاج تجویز کیا؟

Ans. The physicians prescribed that the disease of the king could only be cured except by means of bile of a person endowed with certain qualities. (Bwp-G1)-15

حکیموں نے تجویز کیا کہ بادشاہ کی بیماری اسی صورت میں ٹھیک ہوسکتی تھی۔ کہ وہ ایک خاص خوبیوں والے شخص کو قتل کر کے اُس کا کلیجہ کھائے۔

Q.3 Why did the boy look to the sky and smile? (Mtn-G2)-16

لڑکا آسمان کی طرف دیکھ کر کیوں مسکرایا؟

Ans. The boy looked toward the sky and smiled because his own parents had sold him to the king and the Qazi had issued a decree to shed his blood. Now he had no other refuge besides God Almighty. (Ajk-G1)-15 (Lhr-G1)-13 (Dgk-G1)-13 لڑکے نے آسمان کی طرف دیکھا اور مسکرایا کیونکہ اُس کے اپنے والدین نے اُس کو بادشاہ کو بیچ دیا تھا اور قاضی نے اُس کو قتل کرنے کا حکم صادر کر دیا۔ اور اب اُس کے پاس خدا کے سوا کوئی پناہ نہ تھی۔

Q.4 What should be the role of a Qazi? (Dgk-G1)-16 (Fsd-G2)-16

قاضی کا کیا کردار ہونا چاہیے؟

Ans. The duty of a Qazi is to impart justice to all. He should be just and honest. He should not discriminate between the rich and the poor. (Rwp-G2)-15 (Mtn-G1)-15 (Mtn-G1)-14 (Lhr-G2)-14 (Lhr-G1)-12 قاضی کا فرض ہے کہ وہ سب کے ساتھ انصاف کرے۔ اُس کو عادل اور ایماندار ہونا چاہیے۔ اُس کو امیر اور غریب میں فرق نہیں کرنا چاہیے۔

Q.5 Why did the king weep? (Dgk-G2)-16

بادشاہ کیوں رو دیا؟

Ans. The king could not control his tears when the boy said that he had no other refuge besides God Almighty. To whom should he complain against king's brutality, if he had to seek justice from his hands. (Rwp-G2)-14 بادشاہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ پا سکا جب لڑکے نے کہا کہ خدا کے سوا اُس کی کوئی اور پناہ نہیں ہے۔ وہ کس کے آگے بادشاہ کے ظلم کی شکایت کرے، اگر اُس کو (بادشاہ) کے خلاف ہی انصاف مطلوب ہو۔

Q.6 **How did the king recover?** بادشاہ کیسے صحت یاب ہوا؟ **(Fsd-G1)-16**

Ans. When the king relieved the boy and rewarded him a lot of wealth. It is said that the king also recovered within a week by virtue of his kindness with the poors. **(Lhr-G2)-15**

بادشاہ نے لڑکے کی جان بخش دی اور اُس کو بہت سی دولت دی۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اپنی غریبوں کے ساتھ مہربانی اور نیکی کی وجہ سے بادشاہ بھی ایک ہفتہ میں صحت یاب ہو گیا۔

Additional Exercise

Q.1 **Who was Sheikh Sa'di and what is the theme of "The Gulistan"?**

Ans. Sheikh Sa'di was a great poet and story teller. The theme of "The Gulistan" is to impart moral virtues to the people through parables.

Q.2 **What did Emerson think about the value of "The Gulistan"?** **(Mtn-G2)-15**

Ans. Emerson thought of "The Gulistan" as one of the bibles of the world, for he found the universality of moral law in it."

Q.3 **In what Europian Languages "The Gulistan" has been translated into?**

Ans. "The Gulistan" was translated into Latin and English.

Q.4 **How long had the English scholars used Sa'di's parables in their divine books?** **OR** **What did English scholars discover about Sadi's translated parables?**

Ans. "English scholars used Sa'di's translated parables in their divine books till it was discovered that it was an English translation of a Latin version of Persian origin."

Q.5 **What did Edwin Arnold say about "The Gulistan"?** **(Rwp-G1)-14** **(Dgk-G1)-12**

Ans. Edwin Arnold described Gulistan as "an intellectual pulao, a literary curry, a kebab of a versatile genius".

Q.6 **What did happen to the boat during the voyage?**

Ans. During the voyage, the boat was hit by a storm and it started tossing violently.

Q.7 **What was the effect of the storm on the passengers?**

Ans. All the passengers remained quiet except a slave who started crying and trembling in fear of being downed.

Q.8 **Why did the slave begin to cry?** **(Lhr-G2)-12**

Ans. The slave began to cry and tremble in fear of being drowned as the boat was hit by a storm and it was tossing violently.

Q.9 **Why did the king become displeased, in the boat?**

Ans. The king became displeased by the prolonged uneasiness created by the slave in the boat.

Q.10 What did the sergeant do to pacify the slave? (Rwp-G2)-15 (Lhr-G2)-14

Ans. The sergeant ordered the slave to be thrown into the water and when he was pulled back into the boat, he clung to the stern and sat quietly.

Q.11 How did the slave behave after being pulled back into the boat?

OR

What was the result of drowning the slave into the sea?

Ans. When the slave was pulled back into the boat, he clung to the stern and remained quiet.

Q.12 What did the sergeant say when the king asked for the wisdom of sergeant's action?

OR

How does the slave realize the worth of the safety of boat from the misfortune?

Ans. The sergeant said that "before he had experienced the danger of being drowned, he knew not about the safety of the boat." "A man does not realize the worth of safety from the misfortune until he has tasted it."

Q.13 Who was Nushirvan and what was he famous for?

Ans. Nushirvan was a king of Persia, he was famous for his wisdom and justice.

Q.14 Why did Nushirvan ask the boy to pay for the salt?

Ans. Nushirvan asked the boy "to pay for the salt lest it should become a custom and the village be ruined."

Q.15 What did the boy ask from Nushirvan when Nushirvan ordered him to pay for the salt?

Ans. When the king asked the boy if he had paid for the salt, the boy asked the king what harm could arise from such a trifling demand.

Q.16 What was the advice given by Nushirvan to his people? (Text Q.No.1) (Lhr-G1)-16 (Sgd-G2)-16 (Lhr-G1)-15 (Rwp-G1)-15

OR

What did Nushirvan advised his people about oppression?

Ans. Nushirvan advised his people that the foundation of oppression in the world was small; but that gave way to its present magnitude. He said a tyrant does not remain in the world, but the curse on him abides forever.

Q.17 What happens if the king eats one apple from the garden of a subject?

Ans. If the king eats one apple from the garden of a subject, his slaves will pull down the whole tree.

Q.18 What happens if the king allows his soldiers to get eggs by force?

Ans. If the king allows his soldiers to get five eggs by force, the people belonging to his army will put a thousand fowls on the spit.

Q.19 What does "The Gulistan" tell as about a tryant in the world?

Ans. A tryrant does not remain in the world; but the curse on him abides for ever.

Q.20 What was the remedy suggested by the physicians for the disease of the king? (Text Q.No.2) (Sgd-G1)-16 (Dgk-G1)-15 (Bwp-G1)-15

Ans. The physicians prescribed that the disease of the king could only be cured except by means of bile of a person endowed with certain qualities.

Q.21 How did the king get the consent of the parents for slaying of their son?

Ans. The king got the consent of the parents for slaying their son by giving them a huge amount of wealth.

Q.22 What was the role of the Qazi?

Ans. The Qazi issued a decree to shed the blood of a person for the health of the king.

Q.23 Why did the boy look to the sky and smile? (Text Q.No.3) (Mtn-G2)-16

Ans. The boy looked toward the sky and smiled because his own parents had sold him to the king and the Qazi had issued the decree to shed his blood. Now he had no other refuge besides God Almighty. (Ajk-G1)-15 (Lhr-G1)-13 (Dgk-G1)-13

Q.24 Why did the king weep? OR (Text Q.No.5) What was the effect of boy's words on the king? OR How did the king reward the boy? (Rwp-G2)-14, (Dgk-G2)-16

Ans. The king could not control his tears when the boy said that he had no other refuge besides God Almighty. The king said that it was better for him to die than shedding the blood of an innocent boy. He kissed the boy and rewarded him with a lot of wealth.

Q.25 How did the king recover? (Text Q.No.6) (Fsd-G1)-16

Ans. When the king relieved the boy and rewarded him with a lot of wealth, it is said that the king also recovered within a week. (Lhr-G2)-15

Q.26 What should be the role of a Qazi? (Text Q.No.4) (Dgk-G1)-16 (Fsd-G2)-16 (Rwp-G2)-15 (Mtn-G1)-15 (Mtn-G1)-14 (Lhr-G2)-14 (Lhr-G1)-12

Ans. The duty of a Qazi is to impart justice to all. He should be just and honest. He should not discriminate between the rich and the poor.

Story 8	The Gulistan of Sadi

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Choose the correct answers:

i. The slave had never experienced any:

(a) pleasure **(b)** *calamity* (c) rule (d) war

ii. The boat started tossing means that the boat:

(a) remained peaceful (b) started flying **(c)** *started shaking* (d) was drowned

iii. The slave began to cry and tremble:

(a) in joy of getting a reward **(b)** *in fear of being drowned*

(c) by seeing others crying (d) by the punishment inflicted by the king.

iv. The slave was thrown in water:

(a) to catch a fish (b) to drink water **(c)** *to experience the true danger of life*

(d) to swim

v. Who was Nushirvan?

(a) a slave (b) a sergeant (c) an accountant **(d)** *a king of Persia*

vi. The king was famous for his:

(a) cruelty **(b)** *justice* (c) injustice (d) wickedness

vii. "The foundation of oppression was small in the world" means:

(a) the condition of being ruled unjustly was found in the world.

(b) the foundation of the building was small.

(c) the oppression was not deep rooted.

(d) *there was little cruelty in the world.*

viii. The king fell seriously ill and all hopes of his recovery:

(a) enlightened **(b)** *went out of existence*

(c) were expected (d) remained evident

ix. For what purpose did the parents give consent to kill their son:

(a) for reputation **(b)** *for money*

(c) to get rid of the naughty boy

(d) to escape from the duty of bringing up the boy.

x. On hearing the words of the boy the king could not control his:

(a) army (b) people (c) rule **(d)** *tears*

xi. **The boy saved his life by praying to:**

(a) Qazi (b) King (c) parents **(d)** *GOD Almighty*

2. Mark the statements true or false

ان **Statements** کو درست یا غلط **Mark** کیجیے۔

i.	A Persian slave was not sailing in a king's boat.	**False**
ii.	The slave was used to voyaging.	**False**
iii.	All the passengers remained quiet except the slave.	**True**
iv.	He was pacified by the sergeant.	**True**
v.	The king punished the sergeant for throwing the slave in water.	**False**
vi.	The king of Persia was famous for his justice.	**True**
vii.	The boy paid the price of salt.	**False**
viii.	The king got the consent of the parents by giving them a huge amount of wealth.	**True**
ix.	The boy looked towards the king and smiled.	**False**
x.	The king shed the blood of the innocent boy.	**False**

3. Answer the following questions (in one to three sentences)

Ans: Please go to Text Exercise Questions and answers at the start.

4. Answers the following questions in 100-150 words.

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات **100-150** الفاظ میں لکھیے۔

(i) Write a note on the character of Nushervan.

نوشیرواں کے کردار پر ایک نوٹ لکھیے۔

Ans: Nushirvan was a Persian king. He was famous for his justice. He not only did justice with his subject himself but also ordered his administration to do the same at every occasion. His love for justice can be judged from the incident. It is said that Nushirvan once went for hunting. A deer was hunted and his subordinates started roasting it. But they found no salt to make it tasty. One of his servants went to a nearby village and brought a little amount of salt. Nushirvan ordered his servant to pay the amount of salt as that little act of injustice might lead to the larger one.

(ii) What should be the role of a king? ایک بادشاہ کا کردار کیا ہونا چاہیے؟

Ans: A king must be kind to his subject. He should do justice at any rate without any discrimination of colour and creed. He should try to provide fundamental rights to every one. He should work day and night to improve the condition of his public. He should manage bread and butter for every family. He must look after his subordinates with intense care.

(iii) Can an unjust king flourish? کیا ایک بے انصاف بادشاہ فروغ پا سکتا ہے؟

Ans: An unjust king can never flourish. He can never win the hearts of his subject on account of his acts of injustice. He may rule over them but they never give him due respect whole-heartedly. They always wish to see his downfall as they don't rely on his decisions

based on prejudice and injustice. The seed of destruction lies in his injustice which ultimately leads to his doom.

(iv) **What moral lesson do you get from the second tale?**

دوسری حکایت سے آپ کونسا سبق حاصل کرتے ہیں؟

Ans: We learn the moral lesson of paying even little amount of goods. We should not accept anything granted. If a king takes one egg granted, the company of his soldiers may spoil the whole flock. To take little amount of something without paying is a kind of injustice and injustice leads to oppression. So we should avoid this social evil.

(v) **Compare and contrast the three tales.**

تینوں حکایتوں کا موازنہ اور تقابلی جائزہ لیں۔

Ans: All the three tales have moral lessons. First tale emphasizes on the fact that if one does not face any calamity, he can never realize the importance of fortune and prosperity. The second tale teaches the moral that little oppression should not be ignored as it leads to the greater one. The third tale teaches the lesson of kindheartedness and condemns selfishness. By contrasting three tales we find that first tale has the theme of importance of experience. The second tale has the theme of being away from even little acts of oppression. And the third tale has the theme of kindheartedness. All the tales also set a moral standard of a fruitful and ideal life.

(vi) **Describe an event in which the trouble of one person affects the other.**

ایسا واقعہ بیان کیجیے جس میں ایک شخص کی مصیبت دوسروں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

Ans: Bilal was a student of first year. He was in habit of one wheeling. A number of times, his parents and teachers forbade him but he turned a deaf ear. Once he was showing his skills on the main road when his bike slipped from a banana skin. His friend Ali, who was sitting behind him struck with the road. He himself fell on the footpath. A following car struck with his bike and hit a tree. This accident caused serious injuries to all of them. Thus, a little trouble of one person affected many others.

5. Fill in the blanks by selecting a word given in bracket:
(by, of, at, to, in, more, through)

i. The slave had never been **at** sea.
ii. The others tried to pacify him **by** kindness.
iii. A man does not realize his worth **of** safety.
iv. A boy was sent to a village **to** bring salt.
v. The foundation of oppression was small **in** the world.
vi. The more the disease cured the **more** it became painful.
vii. Why do you laugh **in** such a position?
viii. The parents have agreed to get my bloodshed **for** the trash of this world.
ix. He will recover his health only **through** my slaying.
x. The king presented a lot **of** wealth.

6. Use the following words in sentences of your own.

a	calamity (آفت)	People helped the victims of natural calamity.
b	inconvenience (تکلیف)	Sorry for the inconvenience.
c	permission (اجازت)	Always seek permission before you step in.
d	drowned (ڈوب گیا)	All except the slave were drowned in the river.
e	enlarge (بڑا کرنا)	Enlarge your vision.
f	executioner (جلاد)	The executioner hanged the culprit.

7. Use the following phrasal verbs in sentences of your own.

a	hit out (سخت تنقید کرنا)	He hit out at the court's decision.
b	hit upon (سوجھنا)	I hit upon an idea.
c	ask for (مانگنا)	I asked for his help.
d	ask after (خیریت پوچھنا)	My mother always asks after me.

8. Punctuate the following lines. مندرجہ ذیل سطروں میں اوقاف لگائیے۔

Unpunctuated	Punctuated
if they fail they are expected to bring the case before the qazi to seek justice but in the present case the parents have agreed to getmybloodshedforthetrash of this world.	"If they fail, they are expected to bring the case before the Qazi to seek justice. But in the present case, the parents have agreed to get my bloodshed for the trash of this world."

9. Read the comprehension passage and answer the questions given at the end.
عبارت پڑھیں اور آخر پر دیے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

A king fell seriously ill and all hopes of his recovery vanished. The more the disease was cured the more it became painful. At last the physicians agreed that this disease cannot be cured except by means of bile of a person endued with certain qualities. Orders were issued to search for an individual of this kind. A son of a farmer was discovered to possess the qualities mentioned by the doctors. The king summoned the father and mother of the boy, whose consent he got by giving them a huge amount of wealth. The Qazi issued a decree to shed the blood of a person for the health of the king. The boy was brought to the altar and the executioner was directed to slaughter the boy. When all was ready the boy looked toward the sky and smiled.

1. What was the cure suggested by the physicians for the ailment of the king?
طبیبوں نے بادشاہ کی بیماری کے علاج کے لیے کیا چیز تجویز کی تھی؟

Ans: The king was suggested to eat the bile of a person endued (فیضاب) with certain qualities.

2. **How did the king get the consent of the parents of the boy?**
بادشاہ نے لڑکے کے والدین کی رضامندی کیسے حاصل کی؟

Ans: The king got the consent (اجازت) of the parents of boy by giving them a lot of wealth.
بادشاہ نے لڑکے کے والدین کو بہت زیادہ دولت دے کران کی رضامندی حاصل کرلی۔

3. **Why did the Qazi issue a decree to shed the blood of a boy?**
قاضی نے لڑکے کا خون بہانے کا حکم کیوں جاری کیا؟

Ans: The Qazi issued a decree to shed the blood (خون بہانے کا حکم دیا) of the boy for the health of the king.

4. **Why did the boy look toward the sky?** لڑکے نے آسمان کی طرف کیوں دیکھا؟

Ans: The boy looked toward the sky to seek mercy of God.
لڑکے نے آسمان کی طرف اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرنے کے لیے دیکھا۔

5. **Give the main idea of the passage.** عبارت کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔

Ans: The main idea of the passage is that only God can decide the matter of death and life. Come what may the position of a person is, he is not allowed to shed the blood of a person. So, one should not be disappointed rather always seek help from God.

Only God can decide when someone is to be born and when he is to die. No person, whether he is a king or a Qazi, can give someone life or take back. So one should not be disappointed in any difficulty, but should seek God's help in any case.

❁❁❁❁❁

Story 9

The Foolish Quack (نیم حکیم)

(By Folk Tale)

(کہانی کا مرکزی خیال)

کسی بھی کام کو سرانجام دینے کے لیے، اور اس سے بہتر نتائج کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ اس بات کا علم مکمل ہو اور تجربہ احتیاط کے ساتھ ہو۔ بہت سی باتیں اور علاج جو جانوروں کے لیے مناسب ہیں۔ انسانوں کے لیے قطعی غیر مناسب ہیں۔ یہ کہانی ایک عطائی کی بے وقوفی کی غماز ہے۔ جو اپنا طریقہ علاج جو کہ اونٹ کے لیے تھا ایک بوڑھی عورت پر آزماتا ہے جو اُس کی تاب نہیں لاسکی اور موت کے مُنہ میں چلی جاتی ہے۔ جس پر وہ سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے لیکن پھر بھی اُسے اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوتا۔

(Critical Analysis) Text of the Story (Page No.57) (محاورہ اُردو ترجمہ)

One evening, as the sun was setting, some travellers stayed (قیام کیا) to rest under a **clump** (جھنڈ) **of trees**, and, loosing their camels (اونٹوں کو کھلا چھوڑ کر), set them to graze (چرنا). **It happened that one of the animals entered a melon-field, and that a melon struck** (خربوزہ اٹک گیا) **in its throat** (گلے میں). The owner, seeing this and fearing to lose the animal, **tied a blanket** (کمبل) **round its throat, and then struck** (ضرب لگائی) **the place with the greatest violence** (بڑی شدت سے). **Instantly** (فوراً) **the melon broke in the throat of the camel, and it was then easily swallowed** (آسانی سے نگل گیا).

ایک شام جب سورج غروب ہو رہا تھا۔ کچھ مسافروں نے درختوں کے ایک جُھنڈ کے نیچے آرام کرنے کے لیے قیام کیا اور اپنے اونٹوں کو چرنے کے لیے کھلا چھوڑ دیا۔ ہوا یوں کے جانوروں میں سے ایک خربوزے کے کھیت میں جا گھسا۔ ایک خربوزہ اُس کے حلق میں اٹک گیا۔ مالک نے یہ دیکھتے ہوئے اور جانور کو کھو دینے کے خوف سے اس کے گلے کے گرد ایک کمبل باندھا اور پوری شدت سے اس پر ضرب لگائی۔ اونٹ کے گلے کے اندر خربوزہ ٹوٹ گیا اور وہ اسے آسانی سے نگل گیا۔

Q.1. What is a clump of trees? (Text Q.No.1)

Q.2. What was struck in camel throat? (Text Q.No. 2)

Q.3. How did the camel man cure his camel?

A certain man who had just come up, looking on and observing (مشاہدہ کرتے ہوئے) this proceeding (کارروائی), shouldered his bundle (اپنی گٹھڑی کندھے پر رکھی), and, going to the next village, pretended (ظاہر کیا) that he was a doctor.

ایک آدمی جو وہاں ابھی پہنچا ہی تھا۔ اس نے اس کارروائی کا مشاہدہ کرتے ہوئے اپنی گٹھڑی کندھے پر رکھی اور اگلے گاؤں میں جا کر جھوٹا دعویٰ کیا کہ وہ ایک طبیب ہے۔

"But what can you cure (علاج کرنا)?" asked the villagers.

گاؤں والوں نے اُس سے پوچھا "کہ تم کس کا علاج کر سکتے ہو؟"

"I can cure the goitre (گلہڑ)," answered the quack (نیم حکیم).

عطائی نے جواب دیا کہ "وہ گلہڑ کا علاج کر سکتا ہے۔"

Q.4. What did the quack pretend to cure? (Text Q.No. 3)

An old woman, whose throat was swollen (سوجا ہوا تھا) to a frightful size (خوف ناک حد تک), exclaimed (کہا): **"O my son, if you would only cure my goitre** (گلہڑ کا علاج کرنا), **I would bless** (دعا دینا) **you for evermore!** (ہمیشہ)"

ایک بوڑھی عورت جس کا گلا ایک خوف ناک حجم تک سُوجا ہوا تھا۔ بولی "او میرے بیٹے" اگر تم میرے گلہڑ کا علاج کر دو گے تو میں تمہیں ہمیشہ دعائیں دوں گی۔"

Q.5. What did the old woman say to the quack to do?

"Certainly (یقیناً)," answered the man; "here, bring me a blanket (کمبل) and a good-sized mallet (لکڑی کا ہتھوڑا)."

''یقیناً، ابھی لو! اُس آدمی نے جواب دیا۔ ''مجھے ایک کمبل اور ایک بڑا لکڑی کا ہتھوڑا لا دیں۔''

Q.6. What did the quack do with the old woman? (Text Q.No.4)

"As soon as they were brought, **he tied up the woman's throat, and struck (ضرب لگائی) the swollen part (سوجا ہوا حصہ) with so much force (بڑے زور سے) that the poor old creature (بڑھیا) instantly (فوراً) expired (مرگئی).**"

جیسے ہی یہ چیزیں لائی گئیں۔ اُس نے عورت کا گلا باندھا اور سُوجے ہوئے حصے پر اتنے زور سے چوٹ لگائی کہ بیچاری بوڑھی عورت اُسی وقت مرگئی۔''

Q.7. What was the result of the cure? (Text Q.No. 5)

"Ah," cried the people, "this fellow is a villain (بدمعاش)!"

''آہ'' لوگ چلائے۔ ''یہ شخص پرلے درجے کا لفنگا ہے۔''

Q.8. What was the punishment inflected upon the quack by the villagers? (Text Q.No. 6)

So they seized (پکڑ لیا) him, being minded to carry him before the king. One of them, however, said: **"She was a very old woman, who must have died shortly (جلد ہی) in any case. Let us therefore compel (مجبور کرنا) the wretch (بدمعاش) to dig her grave (قبر), and then we can beat him and let him go." So they took him and set him to work, but the ground was so stiff (سخت) and hard that he made but slow progress.**

لہٰذا انہوں نے اسے پکڑا اور بادشاہ کے پاس لے جانے پر آمادہ ہو گئے۔ بہر حال ان میں سے ایک نے کہا۔ ''وہ ایک بوڑھی خاتون تھی۔ جس نے ہر صورت میں کچھ عرصے بعد مر جانا تھا۔ آؤ اس بدمعاش کو مجبور کریں کہ وہ اس کی قبر کو کھودے۔ اور اس کے بعد اِس کو مار پیٹ کر یہاں سے جانے دیں گے۔'' چنانچہ وہ اسے لے گئے۔ اور اسے کام پر لگا دیا۔ زمین سنگلاخ اور سخت تھی۔ اس لیے وہ سست رفتاری سے کام میں لگا رہا۔

Q.9. For whom did the quack dig the grave. (Text Q.No. 7)

"If you do not dig it," said they, "before the king you shall go, and then you will be hanged."

''اگر تم اسے نہیں کھودتے تو پھر تمہیں بادشاہ کے پاس جانا ہوگا۔ اور وہاں تمہیں پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔'' لوگوں نے کہا۔

Q.10. Why did the quack make slow progress in digging the grave?

Thus exhorted (دھمکایا ہوا), the unfortunate (بدقسمت) man, in the greatest fear, laboured away (محنت کرتا رہا) with all his might (طاقت); and at last, **when the villagers saw that he had finished his task (کام) and buried (دفن کر دیا) the victim (شکار) of his mistaken (غلط) treatment (علاج), they beat him well and let him go.**

اِس تنبیہ کے بعد اُس بدنصیب آدمی نے انتہائی خوف و طاقت سے مزدوری کی۔ آخر کار جب دیہاتیوں نے دیکھا کہ وہ اپنا کام مکمل کر چکا ہے۔ اور غلط علاج کا شکار ہونے والی بڑھیا کو دفن کر چکا ہے۔ تو انہوں نے اسے خوب مارا پیٹا اور وہاں سے جانے دیا۔

Q.11. How did the villagers punish the quack after the old woman was burried?

Uninfluenced (متاثر ہوئے بغیر) by the severity (شدت) of his punishment, **the man mounted (سوار ہوا) his camel and went on to the next village, and again gave himself out as a great doctor.**

اِس کڑی سزا پر سبق سیکھے بغیر یہ آدمی اپنے اونٹ پر سوار ہوا۔ اور اگلے گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا اور پھر سے اپنے آپ کو کامل حکیم ظاہر کیا۔

Q.12. What did the quack do in the next village? (Text Q.No. 8)

"And what can you cure?" said some.

''تو آپ کس چیز کا علاج کر سکتے ہو؟'' کسی نے پوچھا۔

"I can cure goitre," answered he.

This time it was **an old man who offered himself for treatment.** But the pretended doctor (نیم حکیم) said: "Look here, good people. **I shall do my best to cure this case; but remember, if I am so unfortunate** (بدقسمت) **as to kill him, I am not to be compelled** (مجبور کیا) **to dig the man's grave."**

Q.13. What did the quack announce in the next village before treating the old man?

P-58: "A pretty sort (عجیب قسم) of doctor you must be!" cried they, **"Before you begin your treatment** (علاج)**, you are talking of digging the patient's grave** (مریض کی قبر کھودنا)**! Away with you** (تم چلے جاؤ)**;** we shall have nothing to do with you."

Q.14. Why didn't the villagers let the old man be cured? (Text Q.No. 9)

Hearing this (یہ سن کر), the pretended doctor(جعلی ڈاکٹر) began to say to himself: "What an extraordinary(غیر معمولی) thing this is! **My best plan surely** (یقیناً) **is to return to the camel-men and tell them they have not shown me the right way to cure this disease** (بیماری). Perhaps (شاید) they will advise (مشورہ دینا) me."

Q.15. Why did the quack come back to the camel-men? (Text Q.No. 10)

When he had overtaken them (انہیں جا لیا), he cried: **"What foolish men you must be! I met an old woman who suffered** (مبتلا تھا) **from goitre** (گلہڑ) **just like your camel; and I tied a blanket round her neck and struck her with a mallet** (چوبی ہتھوڑا)**, but, instead of recovering** (صحت یاب ہونے کے بجائے)**, like your camel, she died,** and instead of getting a fee I was compelled (مجبور کر دیا گیا) to dig her grave (اس کی قبر کھودنا)!"

Q.16. Why did the quack call the camel men stupid?

"It is not we who are stupid (احمق)," answered the camel-men, "but you. We are not stupid at all. These animals are camels of prodigious size (بڑی قد و قامت) and strength (طاقت). How was a feeble (کمزور) old woman to stand the blow of a mallet? No; it is you, and you only, who are stupid."

Q.17. What did the quack tell to the camel-men about their treatment of goiter?

"میں گلہڑ کا علاج کر سکتا ہوں" اُس آدمی نے جواب دیا۔

اس مرتبہ ایک بوڑھے آدمی نے خود کو علاج کے لیے پیش کیا۔ اُس عطائی نے کہا۔ "دیکھو، اچھے لوگوں میں اس بیمار کا علاج کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ لیکن یاد رکھو، اگر بدنصیبی سے یہ آدمی میرے ہاتھوں مارا گیا۔ تو تم لوگ مجھے اس کی قبر کھودنے پر مجبور نہیں کرو گے۔"

"تم کس قسم کے طبیب ہو؟" وہ چلائے۔ "ابھی تم نے علاج شروع نہیں کیا اور تم پہلے ہی مریض کی قبر کھودنے کی بات کر رہے ہو۔ بھاگ جاؤ۔ ہمیں تم سے کوئی کام نہیں لینا ہے۔"

یہ سن کر عطائی نے اپنے آپ سے کہا۔ "یہ کس قدر غیر معمولی چیز ہے میرا بہترین منصوبہ یقیناً یہ ہونا چاہیے کہ میں ان اونٹوں والے آدمیوں کے پاس جاؤں اور انہیں بتاؤں کہ انہوں نے مجھے اس بیماری کے علاج کا صحیح طریقہ نہیں بتایا ہے۔ شاید وہ مجھے کچھ صحیح مشورہ دیں۔"

جب وہ ان کے پاس جا پہنچا تو چیخ کر بولا "تم لوگ ضرور کوئی بڑے احمق ہو! میں ایک بوڑھی عورت سے ملا۔ جو تمہارے اونٹ کی مانند گلہڑ کے مرض میں مبتلا تھی۔ میں نے اُس کی گردن کے گرد کمبل باندھا اور لکڑی کے ہتھوڑے سے ضرب لگائی۔ مگر وہ تمہارے اونٹ کی طرح صحت یاب ہونے کی بجائے چل بسی۔ اور بجائے معاوضہ حاصل کرنے کے مجھے اُس کی قبر کھودنے پر مجبور کیا گیا۔"

"یہ احمق ہم نہیں بلکہ تم ہو۔" اونٹوں والوں نے جواب دیا۔ "ہم بالکل بیوقوف نہیں ہیں۔ یہ جانور بہت بڑے، طویل القامت اور طاقت کے حامل اونٹ ہیں۔ بھلا ایک ناتواں بڑھیا ایک لکڑی کے ہتھوڑے کا وار کیسے برداشت کر سکتی تھی۔؟ نہیں، تم ہی ہو جو بے وقوف ہو۔"

One of the men now stepped forward (آگے بڑھا), saying to his friends: "You remain quiet, and leave this fellow to me." Then, addressing (مخاطب ہوتے ہوئے) himself to the newcomer (نیا آنے والا), he cried: "hear you, sir, these men do not understand the matter (معاملہ سمجھنا) at all. I can set it all right for you in a minute." Saying this, he lifted a heavy stick (بھاری چھڑی), bound with iron rings, and struck a camel which was feeding (کھا رہا تھا) off the leaves of a wild plum (جنگلی آلوچہ)-tree.

اُن آدمیوں میں سے ایک اپنے دوستوں سے یہ کہتے ہوئے آگے بڑھا۔ ''آپ لوگ خاموش رہیں اور اس شخص کو مجھ پر چھوڑ دیں۔'' پھر خود نئے آنے والے سے مخاطب ہوتے ہوئے چلایا۔ ''سنیئے جناب، یہ لوگ معاملے کو بالکل نہیں سمجھتے۔ میں اِسے آپ کے لیے ایک لمحے میں سلجھا دوں گا۔'' یہ کہتے ہوئے اُس نے ایک بھاری چھڑی اُٹھائی۔ جس کے گرد لوہے کے چھلے چڑھے ہوئے تھے اور ایک اونٹ کو رسید کیا۔ جو جنگلی آلوچے کے پتے کھا رہا تھا۔ اس بے حس مخلوق نے وار کو بمشکل محسوس کرتے ہوئے۔ محض ایک یا دو قدم آگے بڑھائے۔ اُس آدمی نے کہا۔ ''تم نے دیکھا''

Q.18. What was the effect of the blow of a stick bound with iron rings on the camel?

The stolid (بے حس) creature (مخلوق), scarcely (بمشکل) feeling the blow, merely (محض) moved a step or two forward. "You observe (دیکھنا)," said the man, "the effect (اثر) of this treatment on the camel. Now observe its effect on a human being!" **He then struck the man himself a similar (ویسی ہی) blow, which felled (گرادیا) him to the earth like a log (لکڑی). When consciousness (ہوش) returned, his bewildered (بوکھلایا ہوا) victim (شکار) inquired (دریافت کیا): "Why, sir, this cruel usage (ظالمانہ سلوک)?"**

اس سلوک کا اونٹ پر کیا اثر ہوا ہے۔ اب ایک انسان پر اس کا اثر دیکھو۔ اس نے پھر اس شخص پر بالکل اُسی طرح کا وار کیا۔ جس سے وہ کٹے ہوئے ٹہنے کی طرح نیچے آ گرا۔ جب اُس کے ہوش وحواس بحال ہوئے تو اس کے بوکھلائے ہوئے شکار نے پوچھا۔ ''جناب یہ بے رحمانہ سلوک کیوں؟''

Q.19. What happen to the quack when the camel man struck him with a stick?

Q.20. What did the quack say when he come to his senses?

'Do you not perceive (سمجھنا)?' answered the camel-man. **'I wished to show you that what is good for camels is not therefore good for poor old men and women'.**

''کیا تمہیں سمجھ نہیں آئی''؟ اونٹ والے آدمی نے پوچھا۔ میں تمہیں دکھانا چاہتا تھا کہ جو چیز اونٹوں کے لیے اچھی ہے وہ بیچارے بوڑھے مردوں اور عورتوں کے لیے ٹھیک نہیں ہے۔''

Q.21. What lesson did the camel man teach the quack?

"Ah," said the wretched (بدنصیب) man, **"I now begin to see my error (غلطی). Never, never again shall I set myself up for a doctor!"**

''آہ'' اس مصیبت زدہ شخص نے کہا ''اب مجھے اپنی غلطی کی سمجھ آنا شروع ہوگئی ہے۔ آئندہ میں کبھی بھی اپنے آپ کو دھوکے سے عطائی ڈاکٹر کے طور پر پیش نہیں کروں گا۔''

Q.22. What did the quack say when he realized his mistake?

Reading Notes from Text

goiter	گلہڑ (گلے کی بیماری)	morbid swelling in thyroid gland (in the neck)
mallet	چھوٹی ہتھوڑی/ڈنڈا	hammer with a wooden head
being minded	ارادتاً، دانستہ	with the intention
stiff	سخت	hard
exhorted	مجبور کرنا	urged
prodigious	بہت بڑا (سائز/حجم)	enormous

Story 9 — The Foolish Quack

Text Book Exercise

Q.1 What is a clump of trees? درختوں کے جھنڈ کا کیا مطلب ہے؟ (Grw-G1)-14

Ans. A clump of tress is a group of trees growing close together.

درختوں کے جھنڈ کا مطلب گھنے اُگے ہوئے درخت ہیں۔

Q.2 What was stuck in the camel's throat? اونٹ کے گلے میں کیا پھنسا تھا؟ (Rwp-G2)-15

Ans. A melon stuck in the camel's throat when he was eating melons in a field. (Dgk-G1)-13

جب وہ خربوزے کھا رہا تھا تو اُس کے گلے میں ایک خربوزہ پھنس گیا۔

Q.3 What did the quack pretend to cure? نیم حکیم نے کس بیماری کے علاج کا ڈھونگ رچایا؟ (Bwp-G1)-16 (Dgk-G2)-15

Ans. The quack pretended to be a doctor. He claimed that he could cure goiter. (Dgk-G1)-12

نیم حکیم نے ڈاکٹر ہونے کا بہانہ بنایا۔ اُس نے لوگوں کو بتایا کہ وہ گلہڑ کا علاج کر سکتا ہے۔

Q.4 What did the quack do with the old woman? عطائی نے بوڑھی عورت کے ساتھ کیا کیا؟ Bwp-G2)-16 (Lhr-G1)-15

Ans. The quack asked for a blanket and a mallet. Then he tied the blanket on old woman's throat and struck it with force that the poor old creature died instantly. (Rwp-G1)-15 (Bwp-G2)-15 (Mtn-G1)-15

عطائی نے ایک کمبل اور ایک لکڑی منگوائی۔ پھر اس نے بوڑھی عورت کے گلے کو کمبل سے باندھا اور طاقت سے اس کے گلے ڈنڈا پر دے مارا کہ بیچاری (عورت) موقع پر ہی فوت ہوگئی۔

Q.5. What was the result of the cure? علاج کا کیا نتیجہ نکلا؟

Ans. The result of the cure was very horrible. The quack struck the woman's swollen throat with a mallet, it killed the old woman. اُس کے علاج کا بہت خوفناک نتیجہ نکلا۔

عطائی نے عورت کے سوجے ہوئے گلے پر کپڑا باندھ دیا اور زور سے ڈنڈا مارا کہ بوڑھی عورت کو مار ہی دیا۔

Q.6. What was the punishment inflicted upon the quack by the villagers? گاؤں والوں نے عطائی کو کیا سزا دی؟ (Lhr-G2)-16 (Sgd-G2)-15 (Fsd-G2)-15

Ans. The villagers caught the quack and forced him to dig the grave for old woman. After the burial, they beat him well and let him go. گاؤں والوں نے عطائی کو پکڑا اور اُس کو بوڑھی عورت کے لیے قبر کھودنے پر مجبور کیا۔ کفن دفن کے بعد اُنہوں نے (عطائی) کی خوب دُھلائی کی اور پھر اُسے چھوڑ دیا۔

Q.7 For whom did the quack dig the grave? عطائی نے کس کے لیے قبر کو کھودا؟

Ans. The quack dug the grave for the old woman, whom he had killed while trying to cure her goiter. عطائی نے بوڑھی عورت کے لیے قبر کو کھودا۔ جس کو اُس نے دوران علاج مار ڈالا تھا۔

Q.8 What did the quack do in the next village? عطائی نے اگلے گاؤں میں کیا کیا؟ (Lhr-G2)-14

Ans. The quack did not learn a lesson from last punishment, he went to the next village and again pretended to be a doctor who could cure goiter. But now he added that he would not dig the grave if the patient died during the treatment. (Lhr-G1)-13

عطائی نے اپنی سزا سے کوئی سبق نہ سیکھا۔ وہ اگلے گاؤں چلا گیا اور دوبارہ ڈاکٹر ہونے کا ڈھونگ رچایا۔ جو کہ گلہڑ کا علاج کر سکتا تھا۔ لیکن اب اُس نے اس بات کا اضافہ کر دیا کہ اگر مریض دوران علاج مر جاتا ہے تو وہ قبر نہیں کھودے گا۔

Q.9 Why didn't the villagers let the old man be cured? (Rwp-G1)-14

گاؤں والوں نے بوڑھے آدمی کا علاج کیوں نہیں ہونے دیا؟ (Dgk-G1)-13

Ans. The villagers did not let the old man to be cured, because the quack was talking of digging the patient's grave before his treatment. (Dgk-G1)-11

گاؤں والوں نے بوڑھے آدمی کا علاج نہیں ہونے دیا کیونکہ یہ عطائی مریض کے علاج سے قبل اس کی قبر کھودنے کی باتیں کر رہا تھا۔

Q.10 Why did the quack come back to the camel men? (Mtn-G2)-16

عطائی اونٹ والے آدمیوں کے پاس واپس کیوں چلا آیا؟ (Dgk-G1)-16

Ans. The foolish quack came back to the camel men to tell them that they had not shown him the right way to cure goitre. (Rwp-G2)-14

بیوقوف عطائی واپس اونٹ والے آدمیوں کے پاس چلا آیا اُن کو بتانے کے لیے اُنہوں نے اُس کو گلہڑ کے صحیح علاج کا طریقہ نہ بتایا ہے۔

Additional Questions

Q.1 What is a clump of trees? **(Text Q.No.1)** (Grw-G1)-14

Ans: A clump of tress is a group of trees growing close together.

Q.2 What was struck in camel throat? **(Text Q.No.2)**

(OR) What happened to the camel that went into the melon-field?

Ans: A melon stuck in the camel's throat when he was eating melons in a field.

Q.3 How did the camel man cure his camel? **OR** (Dgk-G2)-16 (Lhr-G2)-15

What happen when the camel man struck its throat? (Bwp-G1)-15 (Ajk-G1)-15

Ans: The camel man tied a blanket around the camel's neck and struck it with a mallet with great force. Instantly, the melon broke in the throat and it was easily swallowed.

Q.4 What did the quack pretend to cure? **(Text Q.No.3)** (Bwp-G1)-16 (Dgk-G2)-15 (Dgk-G1)-12

Ans: The quack pretended to be a doctor. He claimed that he could cure goiter.

Q.5 What did the old woman say to the quack to do?

Ans: The old woman said, if he could only cure her goiter, she would bless him for evermore.

Q.6 What did the quack do with the old woman? **(Text Q.No.4)** (Bwp-G2)-16 (Lhr-G1)-15

(OR) How did the old woman died? (Rwp-G1)-15 (Bwp-G2)-15 (Mtn-G1)-15

Ans: The quack asked for a blanket and a mallet. Then he tied the blanket on old woman's throat and struck it with force that the poor old creature died instantly

Q.7 What was the result of the cure? **(Text Q.No.5)**

Ans: The result of the cure was very horrible. The quack struck the woman's swollen throat with a mallet, it killed the old woman.

Q.8 What was the punishment inflected upon the quack by the villagers? Lhr-G2)-16 **(Text Q.No.6)** (Sgd-G2)-15 (Fsd-G2)-15

Ans: The villagers caught the quack and forced him to dig the grave for old woman. After the burial, they beat him well and let him go.

Q.9 For whom did the quack dig the grave. **(Text Q.No.7)**

Ans: The quack dug the grave for the old woman, whom he had killed while trying to cure her goiter.

Q.10 Why did the quack make slow progress in digging the grave?

Ans: As the ground was very hard and stiff, the quack made slow progress in digging the grave.

Q.11 How did the villagers punish the quack after the old woman was buried?

Ans: When the villagers saw that the quack had finished his task and buried the old woman, they beat him well and let him go.

Q.12 What did the quack do in the next village? (Text Q.No.8) (Lhr-G2)-14 (Lhr-G1)-13

Ans: The quack did not learn a lesson from his punishment, he went to the next village and again pretended to be a doctor who could cure goiter. But now he added that he would not dig the grave if the patient died during the treatment.

Q.13 What did the quack announce in the next village before treating the old man?

Ans: The quack announced that he would not dig the victim's grave if he died with the treatment.

Q.14 Why didn't the villagers let the old man be cured? (Text Q.No.9) (Rwp-G1)-14 (Dgk-G1)-13 (Dgk-G1)-11

Ans: The villagers did not let the old man to be cured, because the quack was talking of digging the patient's grave before his treatment.

Q. 15 Why did the quack come back to the camel-men? (Text Q.No.10) (Mtn-G2)-16 (Dgk-G1)-16 (Rwp-G2)-14

Ans: The foolish quack came back to the camel men to tell them that they had not shown him the right way to cure goitre.

Q.16 Why did the quack call the camel men stupid?

Ans: The quack called the camel men stupid because they had not taught him the right way to cure goiter.

Q.17 What did the quack tell to the camel-men about their treatment of goiter? (Ajk-G2)-15

Ans: The quack told them that he had treated the goiter of an old lady, the way they had treated with the camel, but instead of getting better, the old woman died instantly.

Q.18 What was the effect of the blow of a stick bound with iron rings on the camel?

Ans: The stolid creature scarcely felt the blow and merely moved forward a step or two.

Q.19 What happen to the quack when the camel man struck him with a stick?

Ans: When the camel man struck the quack with a stick, he fell on the ground like a log.

Q.20 What did the quack say when he come to his senses?

Ans: When the quack came to his senses, he asked the camel man why they had given him such a cruel treatment.

Q.21 What lesson did the camel man teach the quack?

Ans: The camel man taught him the lesson what is good for camels is not good for men and women.

Q.22 What did the quack say when he realized his mistake? **(Dgk-G1)-13**

OR

How did the quack come to realize his error?

Ans: When the quack realized his mistake, he said that he would never again set himself up for a doctor.

☆☆☆☆☆

Story 9 — The Foolish Quack

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Choose the correct answers:

i. Where did the travellers stay?

(a) in an inn (b) in a jungle (c) in a haveli **(d)** *under a clump of trees*

ii. Why did the camel fall ill?

(a) by heat stroke (b) by infection **(c)** *when a melon struck in its throat*
(d) by poison

iii. What did a quack claim to cure?

(a) fever **(b)** *goiter* (c) headache (d) injury

iv. What had happened to the throat of an old woman?

(a) infectious **(b)** *swollen* (c) wounded (d) paining

v. What punishment did the villager propose on the death of the old woman?

(a) to pay the damages (b) to be persecuted
(c) *to dig her grave* (d) to be imprisoned

vi. How was the quack treated when he had dug the grave?

(a) honoured (b) rewarded **(c)** *beaten well* (d) fined

vii. What was the effect of punishment on the quack?

(a) *uninfluenced* (b) influenced
(c) left the profession (d) returned disgusted

viii. What was the condition the quack suggested before treating an old man?

(a) to lay the old man on the bed. **(b)** *not to be compelled to dig the grave.*
(c) not to be made responsible for the death of the man.
(d) to have the fee first.

ix. Why did the quack return to the camel-men instead of continuing his profession

(a) to befool them
(b) *to enquire the cause of death of an old woman*
(c) to blame them (d) to get his luggage

x. Who was proved stupid?

(a) the camel-men (b) old woman **(c)** *the quack* (d) a villager

2. Mark the statements true or false ان Statements کو درست یا غلط Mark کیجیے۔

i. With the blow of mallet the melon broke in the throat of the camel. **True**

ii. The camel swallowed the broken melon and felt all right. **True**

iii. The quack cured the old woman. **False**

iv. The quack was compelled to dig the grave. **True**

v. The villagers of next village refused to get the old man treated. **True**

vi. The quack returned to the camel-men to tell them that they had shown the right way to cure the disease. **False**

vii. The camel can bear the blow of a mallet but not the old man. **True**

viii. There was little effect of the blow of a whip on the camel. **True**

3. Answer the following questions (in one to three sentences)

Ans: Please go to Text Exercise Questions and answers at the start.

4. Answers the following questions in 100 - 150 words.

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات 100-150 الفاظ میں لکھیے۔

(i) How did the camel-men cure their camel? اونٹ والوں نے اپنے اونٹ کا علاج کس طرح کیا؟

Ans: When the travellers stayed under the shade of the trees, they freed their camels. One of their camels ate a melon that could not be swallowed. It was feared that the camel might die. So they tied its neck with a blanket and hit the swollen part hard. Thus, the melon broke and the camel swallowed it easily.

(ii) How did the quack try to cure the old woman? نیم حکیم نے بڑھیا کا علاج کرنے کی کس طرح کوشش کی؟

Ans: The quack saw the camel men curing their camel. He thought that the swollen part of the neck of any creature might be cured in the same way. So when he went to a village and a woman offered herself to cure her goiter, he tied her neck with a blanket and hit the swollen part with a heavy stick. As a result of his treatment, the old woman died instantly.

(iii) How did the quack come to realize his error? نیم حکیم کو اپنی غلطی کا کس طرح احساس ہوا؟

Ans: When the old woman died as a result of his wrong treatment, the quack reached the next village. There, an old man offered himself for treatment. But this time he was reluctant to dig the grave of the old man in case of his death. The villagers rebuked him and questioned about his being a real doctor. So he reached to the camel men to know the right way to cure the disease. One of them hit him hard with a heavy stick and he fell down on the ground. But the same stick did not have any effect on the grazing camel. So he learnt by experience "what is good for a prodigious animal, is not good for a poor creature like man."

(iv) How did the camel-man prove the stupidity (حماقت) of the quack?

اونٹ والے نے نیم حکیم کی حماقت کو کیسے ثابت کیا؟

Ans: The camel men proved the stupidity of the quack by punishing him with a stick gilded with iron rings. One of them hit the quack hard with the stick and the quack cried with pain.

But he was astonished to see that there was no effect of that stick on the camel. So they proved that the quack was wrong and not the camel men.

(v) What lesson does the story teach? کہانی سے کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

Ans: The story teaches us the lesson that "appearance is not reality". What is better for a creature is not necessarily good for the other. We should not poke our nose in those matters we don't understand. We must not pretend to do such things that can lead us to great disasters.

5. Use the correct form of the verbs given in brackets.

بریکٹوں میں دیے گئے **Verbs** کی درست فارم استعمال کیجیے۔

Incorrect	Correct
i. Some travellers (stay) to rest under a clump of trees.	Some travellers **stayed** to rest under a clump of trees.
ii. The owner (see) this and (fear) to lose the animal.	The owner **saw** this and **feared** to lose the animal.
iii. A man (look) on and (observe) the proceeding.	A man **looked** on and **observed** the proceeding.
iv. He (tie) up the woman's throat.	He **tied** up the woman's throat.
v. They (seize) him to carry him before the king.	They **seized** him to carry him before the king.
vi. The man (labour) away with all his might.	The man **laboured** away with all his might.
vii. He (finish) his task and (bury) the victim.	He **finished** his task and **buried** the victim.
viii. The man (mount) his camel and (go) to the next village.	The man **mounted** his camel and **went** to the next village.
ix. I (meet) an old woman who (suffer) from goitre.	I **met** an old woman who **suffered** from goitre.
x. When consciousness (return) his bewildered victim (inquire).	When consciousness **returned** his bewildered victim **inquired**.

6. Use the following phrasal verbs in your own sentences.

i.	Break in	نقب لگانا	A thief broke in the house last night.
ii.	Break out	پھوٹ پڑنا	Dengue broke out in the city.
iii.	Break of	بری عادت چھڑوانا	Finally broke of his bad habits.
iv.	Break down	خراب ہونا	My car broke down on my way to office.

7. Punctuate the following lines. مندرجہ ذیل سطروں میں اوقاف لگائیے۔

Unpunctuated	Punctuated
do you not perceive answered the camel-man I wished to show you that what is good for camels is not therefore good for poo'r old men and women.	"Do you not perceive?" answered the camel-man. "I wished to show you that what is good for camels is not therefore good for poor old men and women."

8. Read the passage and answer the questions given at the end.

عبارت کو پڑھیے اور آخر میں دیئے گئے سوالات کے جوابات دیجیے۔

One of the men now stepped forward, saying to his friends: "You remain quiet, and leave this fellow to me." Then, addressing himself to the newcomer, he cried: "Hear you, sir, these men do not understand the matter at all. I can set it all right for you in a minute." Saying this, he lifted a heavy stick, bound with iron rings, and struck a camel which was feeding off the leaves of a wild plum-tree. The stolid creature, scarcely feeling the blow, merely moved a step or two forward. "You observe," said the man, "the effect of this treatment on the camel. Now observe its effect on a human being!" He then struck the man himself a similar blow, which felled him to the earth like a log. When consciousness returned, his bewildered victim inquired: "Why, sir, this cruel usage?"

i. Who addressed the new comer?

نئے آنے والے سے کون مخاطب ہوا؟

Ans. One of the camel-men stepped forward to address the new comer.

اونٹوں والے آدمیوں میں سے ایک نئے آنے والے سے مخاطب ہونے کیلئے آگے بڑھا۔

ii. With what did he strike the camel and what was the effect of it?

اس نے کس چیز سے اونٹ کو ضرب لگائی اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

Ans. He lifted a heavy stick, which was bound with iron rings. Then he struck the camel with that stick. But the camel hardly felt it blow and moved a step or two forward.

اس نے ایک بھاری چھڑی اُٹھائی، جس کے ساتھ کانٹے لگے ہوئے تھے اور اُونٹ کو ہلکی سی تکلیف محسوس ہوئی اور وہ بمشکل ہی ایک دو قدم آگے بڑھا۔

iii. What was the effect of the same act on the man?

اسی کارروائی کا آدمی پر کیا اثر ہوا؟

Ans. The effect of the same act on the foolish quack was that he fell down as he could not bear the stroke and become unconscious.

اسی کارروائی کا آدمی پر یہ اثر ہوا کہ وہ ضرب برداشت نہ کرسکا اور بے ہوش ہو کر نیچے گر گیا۔

iv. What lesson do you get from story?

آپ کو اس کہانی سے کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

Ans: Little knowledge is a curse. We should not show-off our limited knowledge for resolving issues like the foolish quack who had impractical exposure of medical knowledge claiming to heal others. With his little knowledge, he caused the death of an old woman and ultimately had to dig her grave as punishment.

نیم حکیم خطرہ جان۔ ہمیں اپنے محدود علم سے بیوقوف نیم حکیم کی طرح مسائل کے حل کرنے کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیے جس نے اپنے غیر عملی میڈیکل علم سے دوسروں کو شفاء دینے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کے محدود علم کی وجہ سے نہ صرف ایک بوڑھی عورت کی ہلاکت ہوئی بلکہ نتیجہ کے طور پر اسے اس کی قبر بھی کھودنی پڑی۔

Story 10

A Mild Attack of Locusts
(ٹڈی دل کا حملہ)

(By Doris Lessing)

(سبق کا مرکزی خیال)

''ٹڈی دل کا حملہ ایک قدرتی آفت ہے۔ جس میں انسان فصلوں کے بچاؤ میں ناکام رہتا ہے۔ فصلیں جو کہ ایک کسان کے لیے زندگی بھر کا خزانہ ہیں۔ اور یہی اُس کا گزر بسر ہیں۔ وہ مکمل کوشش کرتا ہے کہ فصلوں کو ٹڈی دل کے حملے سے محفوظ رکھ سکے۔ وہ آگ کے بڑے بڑے اَلاؤ جلاتا ہے۔ جس سے کڑوا دھواں اُٹھتا ہے۔ دیگر ازاں وہ لوہے کے ڈرم بناتا ہے۔ تاکہ شور اور آگ کی حدّت دھوئیں سے ٹڈی دل فصلوں پر حملہ نہ کر سکے۔ لیکن یہ تمام کوششیں بے سود رہتی ہیں۔ ٹڈی دل کا لشکر تمام فصل کھا جاتا ہے۔ اور اُجڑی زمین کا نقشہ پیش کرتا ہے۔ تاہم اچھی بات یہ ہے کہ کسان دل نہیں چھوڑتا۔ وہ مطمئن رہتا ہے۔ جس کو وہ بچا نہیں سکتے ہیں۔ اُس کو وہ برداشت کر لیتے ہیں۔''

(Critical Analysis) Text of the Story (Page No.62) (بامحاورہ اُردو ترجمہ)

"Look, look, there they are!"

''دیکھو، دیکھو، وہ وہاں ہیں!''

Out ran **Margaret to join them,** looking at the hills. Out came the **servants** from the kitchen. **They all stood and gazed** (گھور کر دیکھا). **Over the rocky** (چٹانی) **levels of the mountain was a streak** (پٹی) **of rust-coloured** (سرخی مائل) **air, Locusts** (ٹڈی دل). There they came.

مارگریٹ پہاڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے اُن میں شامل ہونے کے لیے باہر بھاگی۔ تمام نوکر باورچی خانے سے باہر آ گئے۔ وہ سب کھڑے ہو گئے۔ اور ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگے۔ پہاڑی کی چٹانی سطحوں کے اوپر فضا میں نارنجی (سرخی مائل) پٹی تھی۔ یہ ٹڈی دل تھیں وہ وہاں آ گئیں تھیں۔

Q.3.What did Margaret and her servants see over the rocky levels of mountain?

At once **Richard shouted** at the cookboy (باورچی). **Old Stephen** yelled (پکارا) at the houseboy. **The cookboy ran to beat the old ploughshare hanging from a tree branch, which was used to summon** (بلانا) **labourers** (مزدور) **at moments of crisis** (ہنگامی صورت حال). The houseboy ran off to the store to collect tin cans, any old bit of metal. The farm was ringing with **the clamour** (شور) **of the gong** (گھڑیال); **and they could see the labourers come pouring out of the compound** (صحن), **pointing at the hills and shouting excitedly** (پرجوش انداز میں). **Soon they had all come up to the house,** and Richard and old Stephen were giving them orders - Hurry, hurry, hurry.

رچرڈ ایک دم کھانا پکانے والے لڑکے کی طرف دیکھ کر چلایا۔ بوڑھے سٹیفن نے گھر کے ملازم کو پکارا، باورچی شاخ سے لٹکے پرانے ہل کے پھالے کو بجانے کے لیے دوڑا۔ جو مزدوروں کو بحران کے لمحات میں بلانے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ ملازم لڑکا گودام کی جانب بھاگا۔ تاکہ ٹین کے ڈبے یا کوئی پرانے دھاتی ٹکڑے اکٹھے کر سکے۔ فارم دھاتی گھنٹوں کے بجنے کے شور سے گونج رہا تھا۔ وہ مزدوروں کو احاطے سے اُمڈ اُمڈ کر آتے دیکھ سکتے تھے۔ وہ پہاڑوں کی جانب اشارے کرتے ہوئے پرجوش انداز میں چیختے چلاتے دیکھ سکتے تھے۔ جلدی سب اُس مکان پر پہنچ چکے تھے۔ رچرڈ اور بوڑھا سٹیفن انہیں احکامات دے رہے تھے۔ ''جلدی کرو، جلدی کرو۔''

Q.4.How did Richard and Stephen summon the villagers at the crisis?

Q.5.What was the effect of the clamour of the gong?

Q.1. What are locusts?

Q.2. What does the swarm mean?

And off they ran again, the two white men with them and in a few minutes Margaret could see **the smoke of fires rising from all around the farmlands** (کھیت). **Piles** (ڈھیر) **of wood and grass had been prepared** (تیار کیے جا چکے تھے) **there. There were seven patches** (قطعات) **of bared soil, yellow colour and pink, where the new mealies** (مکئی کی کونپلیں) **were just showing, making a film** (پرت) **of bright** (چمکدار) **green; and around each drifted** (تیر رہے تھے) **up thick clouds of smoke. They were throwing wet leaves** (گیلے پتے) **on to the fires now, to make it acrid** (کڑوا، تیز) **and black.** Margaret was watching the hills. Now there was a long, low cloud advancing (آگے بڑھ رہا تھا), rust colour (زرد رنگ) still, swelling (بڑھ رہا تھا) forward and out as she looked. The telephone was ringing. Neighbours-quick, quick, there come the locusts. **Old Smith had his crop eaten to the ground.** Quick, get your fires started.

وہ دوبارہ بھاگ کھڑے ہوئے دونوں گورے بھی اُن کے ساتھ تھے۔ اور چند ہی لمحوں میں مارگریٹ کھیتوں کی طرف چار سُو آگ کا دھواں اُٹھتے ہوئے دیکھ سکتی تھی۔ وہاں لکڑی اور گھاس کے ڈھیر لگائے جا چکے تھے۔ وہاں سات قطعات ایسے تھے۔ جہاں زمین نظر آ رہی تھی۔ اُن کی رنگت نیلی اور گلابی تھی۔ جہاں تازہ مکئی کی کونپلیں دکھائی دینے لگتی تھی۔ جنہوں نے زمین پر ایک صاف شفاف پرت بنا دی جب کہ ہر ایک کھیت کے گرد دھوئیں کے گھنے بادل تیر رہے تھے۔ اب وہ آگ پر گیلے پتے پھینک رہے تھے۔ تا کہ اُسے سیاہ اور تند و تیز بنائیں۔ مارگریٹ پہاڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔ اب جب اُس نے دیکھا تو ایک طویل، کم بلند بادل آگے بڑھ رہا تھا۔ جس کا رنگ ابھی تک سرخی مائل بھورا تھا۔ وہ آگے کی جانب پھیل رہا تھا۔ فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ پڑوسیو! جلدی کرو، ٹڈی دل آ گیا ہے۔ بوڑھے سمتھ کی فصل زمین بوس ہو چکی تھی۔ ''جلدی کرو''۔ اپنی اپنی آگ جلانی شروع کر دو۔

Q.7. How did the farmers try to prevent the main swarm of the locusts from landing on their farms? (Text Q.No. 6)

Q.8. Why did the farmers throw wet leaves on fire? (Text Q.No. 3)

Q.9. What had happened to the crops of old Smith?

For of course while **every farmer hoped the locust would overlook** (نظر انداز کرنا) **his farm and go on to the next,** it was only fair to warn (خبردار کرنا) each other; one must play fair. Everywhere, **fifty miles over the countryside** (دیہاتی علاقہ), **the smoke was rising from myriads** (بے شمار) **of fires.** Margaret answered the telephone calls, and between calls she stood watching the locusts. The air was darkening (تاریک ہو رہا تھا).

اگرچہ ہر کسان کو یہ اُمید تھی کہ ٹڈی دل اُس کے کھیت کو نظر انداز کر کے اگلے کھیت میں چلا جائے گا۔ صرف یہی اچھی بات تھی۔ ایک دوسرے کو خبردار کر دیا جائے آدمی کو معاملات ضرور ایمانداری سے ادا کرنے چاہیے۔ دیہی علاقے میں پچاس میل کے اندر ہر جگہ آگ کے ان گنت الاؤ تھے جن سے دھواں اُٹھ رہا تھا۔ مارگریٹ ٹیلی فون کالوں کا جواب دیتی اور اسی دوران کھڑی ہو کر ٹڈی دل کو دیکھنے لگتی۔ فضا پر تاریکی چھا رہی تھی۔

Q.10. What was the desire of every farmer? (Text Q.No.3)

Q.11. How much area was affected by the smoke?

A strange darkness, for the sun was blazing (چمک رہا تھا)**-it was like the darkness of a veldt** (گھاس کا میدان) **fire, when the air gets thick with smoke.** The sunlight comes down distorted (مسخ شدہ), a thick, hot orange. Oppressive it was, too, with the heaviness of a storm (طوفان کی شدت).

ایک عجیب و غریب تاریکی۔ کیونکہ سورج خوب چمک رہا تھا۔ یہ گھاس کے میدانوں میں لگی آگ کی مانند تھی۔ جب ہوا دھوئیں سے بوجھل ہو جاتی ہے۔ سورج کی روشنی بہت تیز گہری نارنجی رنگ کی مسخ شدہ شکل میں نیچے آ رہی تھی۔ طوفان کی گھٹن سے فضا بوجھل تھی۔ ٹڈی

Q.12. What was overall effect of the fire?

Q.6. Why did the farmers and labourers beat cans and other metal parts?

Q.13. Why was the sky darkened?

Q.14. Where could the swarm be seen?

The locusts were coming fast. Now half the sky was darkened. Behind the reddish veils (سرخی) (مائل پردہ) in front, which were the advance guards (ہراول دستہ) of the swarm (لشکر), **the main swarm showed in dense** (گھنا) **black cloud, reaching almost to the sun itself.**

ٹڈی دل تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ اب تقریباً آدھا آسمان تاریک ہو چکا تھا۔ سامنے والی سرخی مائل آڑ جو کہ اس لشکر کا ہراول دستہ تھا۔ اُن کے پیچھے بڑا لشکر گھنے سیاہ بادل کی صورت جو سورج کی بلندی کو چھو رہا تھا، نظر آ رہا تھا۔

Q.15. Did Margaret know what to do to keep the locusts away? (Text Q.No.4)

Margaret was wondering (سوچ رہی تھی) **what she could do to help. She did not know.** Then up came **old Stephen** from the lands. **"We're finished** (برباد ہو گئے)**, Margaret, finished! Those beggars can eat every leaf** (پتا) **and blade** (پتی) **off the farm in half an hour! And it is only early afternoon - if we can make enough smoke, make enough noise till the sun goes down, they'll settle** (ٹھہرنا) **some- where else perhaps....."** And then: "Get the kettle (گھنٹی) going. It's thirsty work (محنت طلب کام), this."

مارگریٹ سوچ رہی تھی کہ وہ ان کی مدد کرنے کے لیے کیا کر سکتی ہے۔ وہ نہیں جانتی تھی؟ پھر بوڑھا سٹیفن کھیتوں سے واپس آ گیا۔ ''ہم تباہ ہو گئے۔ مارگریٹ! ہم تباہ ہو گئے۔ یہ بھکاری (ٹڈی دل) آدھے گھنٹے میں کھیت کے تمام پتے پتیاں چٹ کر سکتے ہیں اور ابھی تو صرف سہ پہر کی ابتدا ہے۔ اگر ہم سورج غروب ہونے تک کافی دھواں اور (ٹین کے ڈبوں) سے خوب شور و غوغا پیدا کرتے ہیں۔ تو شاید وہ کہیں اور ٹھکانہ کریں۔ اور پھر کوشش جاری رکھو۔ نقارہ بجاتے رہو۔ یہ محنت طلب کام ہے۔ یہ کام!

Q.16. What did old Stephen tell Margaret about the attack of the locusts?

Q.17. What was the condition of trees? (Text Q.No. 5)

(Text page-63): Looking out, **all the trees were queer** (عجیب) **and still, clotted** (جھنڈ بنا ہوا) **with insects** (ٹڈیاں)**, their boughs** (ٹہنیاں) **weighed to the ground.**

اُس نے نظر دوڑائی تمام درخت عجیب ساکت دکھائی دیے۔ جن پر حشرات بے ترتیب سے لٹکے ہوئے تھے۔ اور ٹڈیوں کے بوجھ سے ان کے ٹہنے زمین کو چھو رہے تھے۔

Q.18. Where were Locusts crawling?

The earth seemed to be moving, **locusts crawling** (رینگنا) **everywhere, she could not see the lands at all, so thick was the swarm.**

زمین حرکت کرتی نظر آتی تھی۔ ٹڈی دل ہر جگہ رینگ رہے تھے۔ وہ بالکل بھی زمین کے کھیت نہیں دیکھ سکتی تھی۔ ٹڈیوں کا اسقدر گھنا لشکر تھا۔ پہاڑوں کی طرف دیکھنا ایسا تھا جیسے بارش کی زوردار بوچھاڑ دیکھ رہے ہوں۔ یہاں تک کہ اُس نے دیکھا کہ ان کی تازہ یلغار سے سورج دھندلا گیا تھا۔ یہ وقت آدھی رات کا سا تھا۔ ایک خلاف معمول سیاہی تھی۔ پھر جھاڑی سے کسی چیز کے ٹوٹنے کی تیز آواز آئی۔ ایک شاخ ٹوٹ کر الگ ہو گئی تھی۔ پھر ایک اور نیچے ڈھلوان پر ایک درخت جھکا اور دھڑام سے زمین پر جا گرا۔ کیڑوں کی بوچھاڑ میں ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔

Q.19. Why Margaret could not see the lands?

Toward the mountains **it was like looking into driving rain - even as she watched, the sun was blotted out with a fresh onrush** (یلغار) **of them. It was a half-night, a perverted** (مسخ شدہ) **black- ness.**

Q.20. How did the attacking locusts look?

Then came a sharp crack (چٹخنے کی آواز) from the bush - a branch had snapped off (ٹوٹ گئی تھی). Then another. A tree down the slope leaned (جھکا) over and settled (زمین بوس ہو گیا) heavily (دھم سے) to the ground. Through the hail (بوچھاڑ) of insects a man came running.

"All the crops finsihed. Nothing left," he said.

''تمام فصلیں ختم ہوگئیں۔ کچھ نہیں بچا'' اُس نے کہا۔

But the gongs (نقارے) were still beating (پیٹے جارہے تھے), the men still shouting, and Margaret asked: "Why do you go on with it, then?"

لیکن دھاتی گھنٹے اب بھی بج رہے تھے۔ لوگ اب بھی چیخ وپکار کررہے تھے۔ مارگریٹ نے پوچھا۔ ''تو پھر آپ نے یہ سب کیوں جاری رکھا ہوا ہے؟''

Q.21. Why did the main swarm looking for a place?

Q.22. Why were the Men beating gongs even after the crops were destroyed?

Q.23. How did the old Stephen treat the stray Locusts which he found on his shirt? (Text Q.No. 6)

"The main swarm isn't settling (ٹھکانا کرنا). They are heavy (وزنی) with eggs. They are looking for (تلاش کررہے ہیں) a place to settle and lay (انڈے دینا). If we can stop the main body settling on our farm, that's everything. If they get a chance to lay their eggs, we are going to have everything eaten flat with hoppers (ٹڈیاں) later on." He picked a stray (بھٹکی ہوئی) locust off his shirt and split (دوٹکڑے کردیئے) down with his thumbnail (انگوٹھے کے ناخن سے) - it was clotted (بھری ہوئی) inside with eggs. "Imagine (سوچو) that multiplied (لاکھوں میں بدل جائیں گے) by millions. You ever seen a hopper swarm (پھدکنے والی ٹڈیوں کا لشکر) on the march? Well, you're lucky (خوش نصیب)."

''ٹڈیوں کا بڑا لشکر ابھی تک کہیں ٹھکانہ نہیں بنا رہا ہے۔ یہ سب انڈوں سے پھولے ہوئے ہیں۔ وہ کسی ایسی جگہ کی تلاش میں ہیں کہ قیام کریں اور انڈے دیں۔ اگر ہم اس بڑے لشکر کو اپنے کھیتوں میں ٹھکانہ بنانے سے روک سکے تو ہم نے سب کچھ پالیا۔ اگر انہیں انڈے دینے کا موقع مل گیا۔ تو ہماری ہر چیز مکمل طور پر کھائی جائے گی۔ جبکہ بعد میں ٹڈیوں کے بچے بھی (اُن کے ساتھ) ملے گے، اس نے ایک بھٹکی ہوئی ٹڈی اپنی قمیض سے اُٹھائی اور انگوٹھے کے ناخن سے اس کا کچومبر نکال دیا۔ اس کے اندرونی حصے میں انڈے چپکے ہوئے تھے۔ انہیں لاکھوں سے ضرب دے کر تصور کرو۔ (کہ ان کی تعداد کتنی ہوجائے گی) کیا تم نے کبھی ٹڈیوں کے کسی لشکر کو پیش قدمی کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ ہوں! تم خوش قسمت ہو'' کہ تم نے نہیں دیکھا ہے۔''

"Is it very bad?" asked Margaret fearfully, and the **old man said emphatically (زور دیتے ہوئے): "We're finished. This swarm may pass over (ٹل جائے), but once they've started they'll be coming down from the North now one after another. And then there are the hoppers (ٹڈی دل کے بچے) - it might go on for two or three years."**

Q.24. Why was the old man still worried?

''کیا یہ بات بُری ہے؟'' مارگریٹ نے خوف کے عالم میں پوچھا۔ بوڑھے آدمی نے پرزور انداز میں کہا۔ ''ہم تباہ ہوگئے۔ ہوسکتا ہے۔ یہ لشکر ٹل جائے۔ لیکن یہ ایک بار آنا شروع ہوجائیں تو شمال سے کبھی ایک اور کبھی دوسرا لشکر آتا رہے گا۔ اور پھر نوخیز ٹڈیاں بھی ہوں گی یہ سلسلہ دو تین سال تک جاری رہ سکتا ہے۔''

"For the Lord's sake (کے واسطے)," said Margaret angrily, still half-crying. "what's here is bad enough, isn't it?" For although the evening air was no longer black and thick, but a clear blue, with a pattern (خاص ترتیب) of insects (کیڑے) whizzing (آواز پیدا کرتے ہوئے) this way and that across it, everything else-trees, buildings, bushes, earth-was gone under the moving brown masses (ہجوم).

''خدا کے واسطے'' مارگریٹ نے ناراضی سے کہا۔ وہ ابھی تک تقریباً روہانسی ہورہی تھی۔ ''جو کچھ یہاں ہورہا ہے۔ بہت برا ہے کیا ایسا نہیں ہے؟'' اگرچہ شام کی فضا مزید سیاہ اور گہری نہیں تھی۔ بلکہ صاف نیلی تھی۔ جبکہ ٹڈیاں ایک خاص ترتیب میں اِدھر اُدھر بھناتی پھر رہی تھی۔ باقی ہر چیز ..... درخت، عمارتیں، جھاڑیاں، زمین متحرک بھورے کیڑوں کے ہجوم میں ڈھکی ہوئی تھیں۔

Q.25. Did Margaret lose heart on the loss of crops? (Text Q.No.8)

Q.26. Where did the men go off after the mid day meal and why?

Q.27. Why did the men hope for rain?

Q.28. What was the condition of the lands when the locusts moved away?

Q.29. Why were locusts compared with bad weather? (Text Q.No. 9)

Q.30. What did Margaret feel of herself after the attack of the locusts?

Q.31. Why did the men eat their supper with good appetite? (Text Q.No. 10)

But **Margaret preferred** (ترجیح دی) **not even to think of them. After the midday meal** (دوپہر کا کھانا) **the men went off to the lands. Everything was to be replanted** (دوبارہ کاشت کرنا تھی). With a bit of luck another swarm would not come travelling down just this way. But **they hoped it would rain very soon, to spring** (اُگنا) **some new grass, because the cattle** (مویشی) **would die otherwise** (ورنہ)- **there was not a blade of grass** (گھاس کی پتی) **left on the farm.** As for Margaret, she was trying to get used to the idea of three or four years of locusts. **Locusts were going to be like bad weather** (موسم), **from now on always imminent** (سر پر منڈلاتے رہنا). **She felt like a survivor** (زندہ بچ جانے والی) **after war-if this devastated** (تباہ حال) **and mangled** (تباہ شدہ) **countryside** (دیہاتی علاقہ) **was not ruin** (تباہ نہ ہوا), **well, what then was ruin?**

But **the men ate their supper** (شام کا کھانا) **with good appetites** (پیٹ بھر کر).

"It could have been worse (بدتر)," **was what they said. "It could be much worse."**

مگر مارگریٹ نے ترجیح دی کہ ان کے متعلق سوچا بھی نہ جائے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد مرد کھیتوں کی طرف چلے گئے۔ ہر چیز کو نئے سرے سے کاشت کیا جانا تھا۔ اگر قسمت نے تھوڑا سا ساتھ دیا تو کوئی اور ٹڈی دل اس راستے پر سفر کرتے ہوئے نہیں آئے گا۔ مگر انہیں امید تھی کہ جلد بارش ہوگی۔ جس سے کچھ نئی گھاس اُگے گی۔ کیونکہ دوسری صورت میں مویشی مرجائے گے۔ فارم پر گھاس کی ایک پتی تک نہیں بچی تھی۔ جہاں تک مارگریٹ کا تعلق ہے۔ وہ اگلے تین یا چار سالوں کے لیے ٹڈیوں کی آمد کے خیال سے ہم آہنگ ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔ اب کے بعد سے ٹڈی دل ایک برے موسم کی طرح ہوں گے۔ ہمیشہ سر پر سوار (یعنی ہر وقت ان کے حملے کا خطرہ رہے گا) اس نے جنگ کے بعد بچ رہنے والی کی طرح محسوس کیا۔ اگر یہ اُجڑا ہوا اور تہس نہس دیہی علاقہ تباہ حال نہیں تھا۔ تو پھر تباہی کیا ہوتی ہے؟

مگر وہاں کے مردوں نے شام کا ہلکا پھلکا (کھانا) اچھی رغبت سے کھایا۔

''اس سے بھی زیادہ برا ہو سکتا تھا۔'' یہی کچھ تھا جو انہوں نے کہا اس سے بھی کہیں زیادہ برا ہو سکتا تھا۔''

Reading Notes from Text

gazed	دیکھا	looked
clamour of gong	گھنٹی کی آواز	sharp sound of a metallic disc
swelling	سوجھنا/تعداد میں اضافہ ہونا	increasing in size
drifted up	بہاؤ میں سمت تبدیل ہونا	carried along by air or water
acrid	کڑوا	sharp, biting (smell, taste)
myriads	لاتعداد	very great number
veldt	سرسبز میدان	open grazing land in Africa
snapped off	ٹہنی کے گرنے کی آواز	broken away, making a sharp sound
hoppers	ٹڈے	young locusts
mangled	نقصان پہنچا	damaged
devastated	تباہ ہوئے	destroyed

Story 10 — A Mild Attack of Locusts

Text Book Exercise

Q.1 What are locusts? ٹڈیاں کیا ہیں؟

Ans: Locusts are a kind of insects which eat leaves and grass. In ancient times, they used to attack in swarms on crops. They can eat acres of crops and slumps of trees in no time.
ٹڈیاں کیڑے مکوڑوں کی ایک قسم ہے جو پتے اور گھاس کھاتیں ہیں۔ پرانے زمانے میں وہ فصلوں میں موجود شہد کی مکھیوں کے جھنڈ پر حملہ کرتی تھیں۔ وہ فصلوں اور درختوں کے انبار کو فوراً چٹ کر جاتیں ہیں۔

Q.2 Why did the farmers throw wet leaves on fire? کسان گیلے پتوں کو آگ پر کیوں پھینکتے تھے؟ **(Bwp-G1)-16**

Ans: The farmers threw wet leaves on fire to make it acrid. Locusts ran from thick smoke so it was necessary to change fire into dark smoke by throwing water over it to make it acrid and black. کسان گیلے پتوں کو آگ پر اس میں دھوئیں کی تیزی پیدا کرنے کے لیے ڈالتے تھے۔ ٹڈیاں گہرے دھویں سے بھاگتی تھیں۔ اس لیے آگ کو گہرے دھویں میں بدلنے کے لیے اس پر پانی ڈال کر اس کو تیز اور کالا کرنا ضروری ہوتا تھا۔ **(Dgk-G2)-16** **(Sgd-G2)-16** **(Dgk-G1)-15** **(Dgk-G2)-15**

Q.3 What was desire of every farmer? ہر کسان کی کیا خواہش ہوتی تھی؟ **(Lhr-G1)-16**

Ans: Every farmer desired to save his crops from locusts. Every one of them was trying to make enough smoke and noise to save his farm or fields from staying locusts. ہر کسان اپنی فصلوں کو ٹڈیوں سے بچانے کی خواہش رکھتا تھا۔ اُن میں سے ہر ایک اپنے کھیت اور فارموں کو ٹڈیوں کی نظر ہونے سے بچانے کے لیے بہت زیادہ دھواں اور شور پیدا کرتا تھا۔ **(Rwp-G2)-15** **(Bwp-G2)-15**

Q.4 Did Margaret know what to do to keep locusts away?
کیا مارگریٹ جانتی تھی کہ ٹڈیوں کو دور رکھنے کے لیے کیا کیا جاتا ہے؟

Ans: No, Margaret didn't know how to keep locusts away from the fields. But soon, she came to know when she saw the countrymen burning fires and making noise. نہیں۔ مارگریٹ نہیں جانتی تھی کہ ٹڈیوں کو کھیتوں سے کیسے دور رکھا جائے۔ لیکن جلد ہی اُسے پتہ چل گیا جب اُس نے گاؤں والوں کو آگ لگاتے اور شور مچاتے دیکھا۔

Q.5 What was the condition of the trees? درختوں کی کیا حالت تھی؟

Ans: The trees seemed queer without leaves. Their boughs were clotted with insects. A branch snapped off to the ground due to their weight.
درخت پتوں کے بغیر عجیب دکھائی دیتے تھے اُن کی ٹہنیاں ٹڈیوں سے بھری پڑی تھیں۔ ایک ٹہنی زمین پر اُن کے بوجھ کی وجہ سے گر پڑی۔

Q.6 How did old Stephan treat the stray locust which he found on his shirt? سٹیفن نے کس طرح بھٹکی ہوئی ٹڈی کو ہٹایا جو کہ اُس کی قمیض پر موجود تھی؟ **(Fsd-G1)-16**

Ans: Old Stephen found a stray locust over his coat. He picked it up, and crushed it with his thumbnail. It was clotted with eggs inside. بوڑھے سٹیفن نے اپنے کوٹ پر بھٹکی ہوئی ٹڈی کو موجود پایا۔ اُس نے اُسے پکڑا اور اپنے انگوٹھے کے ناخن سے اُسے مار ڈالا۔ اِن ٹڈی کے اندر انڈے جمے ہوئے تھے۔

Q.7 Are hoppers different from the locusts? کیا زمینی ٹڈیاں، (فضائی) ٹڈیوں سے مختلف ہیں؟

Ans: Yes, hoppers are different from locusts. These are small, tiny locusts that stay in the beds of the fields and live there till they grow as locusts.

ہاں۔ زمینی ٹڈیاں، (فضائی) ٹڈیوں سے مختلف ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی سے ٹڈیاں ہیں جو کہ کھیتوں کی تہہ پر موجود رہتے ہیں جب تک وہ بڑے ہو کر ٹڈیاں نہ بن جائیں۔

Q.8 Did Margaret lose heart on the loss of crops? کیا مارگریٹ فصلوں کے نقصان پر مایوس ہوگئی؟

Ans: No, Margaret didn't lose heart on the loss of crops. She prepared meal for the men. She was ready to help in the replanting process. نہیں مارگریٹ فصلوں کے نقصان پر مایوس نہ ہوئی۔ اُس نے آدمیوں کے لیے کھانا تیار کیا۔ وہ دوبارہ فصل لگانے کے عمل میں مدد کرنے کے لیے تیار تھی۔

Q.9 Why are the locusts compared with bad weather? (Bwp-G2)-16

Ans: ٹڈیوں کا بُرے موسم سے موازنہ کیوں موازنہ کیا جاتا ہے؟ (Mtn-G1)-15

Locusts are compared with the bad weather because just like bad weather, locusts also destroy crops and deprive the farmers of their fruit of the whole season. (Lhr-G2)-11

ٹڈیوں کا بُرے موسم سے موازنہ اس لیے کیا جاتا ہے کیونکہ بُرے موسم کی طرح ٹڈیاں بھی فصل کو تباہ کر دیتی ہیں اور کسانوں کو اُن کے موسم کے پورے پھل سے محروم کر دیتی ہیں۔

Q.10 Why did the men eat their supper with good appetites? (Lhr-G2)-16

Ans: لوگوں نے رغبت کے ساتھ اپنا رات کا کھانا کیوں کھایا؟ (Dgk-G1)-13

The men ate their supper with good appetite because they wanted to refresh themselves to restart their work of farming and sowing. لوگوں نے بھرپور رغبت کے ساتھ رات کا کھانا کھایا کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ خود کھیتی باڑی اور بیج بونے کے کام کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے تازہ دم کر لیں۔

Additional Questions

1. What are Locusts? (Text Q.No. 1)

Ans. Locusts are a kind of insects which eat leaves and grass. They are the large insects that fly in large groups. They usually live in hot countries and destroy crops badly. They can eat acres of crops and clumps of trees in no time.

2. What does the swarm mean?

Ans. The swarm means an intense attack of locusts in a large group. In a swarm, the locusts move in groups, frontend group is called the guards and their following group is called the hoppers.

3. What did Margaret and her servants see over the rocky levels of mountain?

Ans. Over the rocky levels of mountain, Margaret and her servants saw a streak of rust-coloured air, i.e., a swarm of locusts approaching towards them.

4. How did Richard and Stephen summon the villagers at the crisis?

Ans. Richard shouted at the cook boy to beat the old ploughshare and Stephen yelled at the houseboy to collect tin cans or some metal scrap to summon all the labourers to resist the attack of swarm.

5. What was the effect of the clamour of the gong?

Ans. When the labourers heard the clamour of the gong, they came out, pointing at the hills and shouting excitedly. Soon they all had come up to the house.

6. Why did the farmers and labourers beat cans and other metal parts?

Ans. The farmers and the labourers beat cans and other metal parts to gather the labourers at the compound and to make the locusts run away from their fields.

7. How did the farmers try to prevent the main swarm of the locusts from landing on their farms? OR What were the people doing to avoid the dangers of locusts? (Sgd-G2)-15 (Fsd-G2)-15

Ans. In order to save their fields from the attack of locusts, the farmers beat tin cans and old ploughshares. They also burnt fires to make enough smoke to prevent them.

8. Why did the farmers throw wet leaves on fire? (Text Q.No.2) (Bwp-G1)-16 (Dgk-G2)-16 (Sgd-G2)-16 (Dgk-G1)-15 (Dgk-G2)-15

Ans. The farmers threw wet leaves on fire to make it acrid and black. Locusts ran away from thick smoke so it was necessary to do so.

9. What had happened to the crops of old Smith? (Bwp-G2)-16 (Mtn-G1)-15 (Lhr-G2)-11

Ans. Locusts had eaten up all the crops of old Smith.

10. What was the desire of every farmer? **(Text Q.No.3)**

Ans. Every farmer desired that locust would overlook his farm and go on to the next. Every one of them was trying to make enough smoke and noise to save his farm.

11. How much area was affected by the smoke?

Ans. An area of fifty miles, over the countryside, was affected by the smoke.

12. What was overall effect of the fire?

Ans. The overall effect of the fire was a strange darkness in the sky. Though the sun was blazing yet it was like the darkness of a veldt fire, when the air gets thick with smoke.

13. Why was the sky darkened?

Ans. The locusts were coming fast to attack the crops. That is why half of the sky was darkened.

14. Where could the swarm be seen?

Ans. The main swarm could be seen like dense black cloud reaching almost to the sun itself.

15. Did Margaret know what to do to keep the locusts away?

(Text Q.No.4)

Ans. No, Margaret did not know how to keep locusts away from the fields. But soon, she came to know when she saw the countrymen burning fires and making a noise.

16. What did old Stephen tell Margaret about the attack of the locusts? (Grw-G1)

OR

What did old Stephen tell Margaret?

Ans. Stephen told that they were finished as the locusts ate every leaf and blade off the farm in half an hour. And they need enough noise and smoke to run away them or to make them settle somewhere else.

17. What was the condition of trees? **(Text Q.No.5)**

Ans. The trees seemed queer without leaves. Their boughs were clotted with insects. A branch snapped off to the ground due to its weight.

18. Where were Locusts crawling?

Ans. The locusts were crawling everywhere on the land.

19. Why Margaret could not see the lands? (Lhr-G1)

OR (Dgk-G1)

Why was Margaret worried?

Ans. Margaret was worried because the swarm was so thick and she could not see the land.

20. How did the attacking locusts look? (Dgk-G1)-16

Ans. The attacking locusts looked like a driving rain. It was rust-coloured and bulging onward and outward. Even the sun was blotted out with a fresh onrush of them. It was a half-night, a perverted blackness.

21. Why did the main swarm looking for a place?

Ans. The main swarm was heavy with eggs. They were looking for some place to settle and lay eggs.

22. Why were the Men beating gongs even after the crops were destroyed?

Ans. The farmers continued fighting with swarms even after their crops were destroyed because they did not want locusts to stay and lay eggs there. In this way, the farmers would have to face hoppers for next three to four years.

23. How did the old Stephen treat the stray Locusts which he found on his shirt? (Fsd-G1)-16 **(Text Q.No. 6)**

Ans. Old Stephen found a stray locust over his coat. He picked it up and crushed it with his thumbnail. It was clotted with eggs inside.

24. Why was the old man still worried?

Ans. The old man was still worried because, if the locusts had laid their eggs, they would transform into millions of hoppers. In this way, they would remain there for next two to three years to ruin their crops.

25. Did Margaret lose heart on the loss of crops? **(Text Q.No.8)**

Ans. No, Margaret did not lose heart on the loss of crops. She prepared a meal for the men. She was also ready to help the farmers and the labourers in replanting the crops.

26. Where did the men go off after the mid day meal and why?

Ans. After the mid day meal, the men went off to the lands as everything was to be replanted.

27. Why did the men hope for rain?

Ans. The men hope for rain to spring some new grass, otherwise the cattle would die.

28. What was the condition of the lands when the locusts moved away?

Ans. When the Locusts had moved away, the lands looked shattered and crushed. There was not a blade of grass left on the farms.

29. Why were locusts compared with bad weather? **(Text Q. No.9)** (Bwp-G2)-16

Ans. Locusts were compared with the bad weather because just like the bad weather, locusts also destroyed the crops and deprived the farmers of their fruit of the whole season. (Mtn-G1)-15 (Lhr-G2)-11

30. What did Margaret feel of herself after the attack of the locusts?

Ans. Margaret felt like the survivors of the war. The devastation caused by locusts was not less than the devastation caused by a war for her.

31. Why did the men eat their supper with good appetite?(Text Q.No.10) (Lhr-G2)-16
(OR) How did the men show contentment? (Dgk-G1)-13
(OR) What did the farmers do after the swarm was over?

Ans. The men did their best the whole day to avoid the swarms. Now they were badly tired. So, they ate their supper with good appetite to refresh themselves and to restart their work of farming and sowing. It shows their contentment.

General Questions

32. What are the measures, the farmers should have taken to save their crops?

Ans. The farmer should have covered crops with the clouds of smoke. They must have managed enough tin cans and iron bits to run the locusts away well before their attack.

33. Write a note on the character of Margaret?

Ans. Margaret is a household lady in old Stephan's house. During the attack of the swarms, she attends telephone calls, prepares meals for men and collects information about locust's swarms.

34. Why were the farmers optimistic?

Ans. The farmers were optimistic because they hoped for getting new crops from the affected fields. They were determined to replant everything. They were optimistic for the good days.

35. Are hoppers different from the locusts? **(Text Q.No.7)**

Ans. Yes, hoppers are different from locusts. These are small, tiny locusts that stay in the beds of the fields and live there till they grow as locusts.

36. Why did the farmers want to kill the locusts? (Lhr-G1)-15

Ans. The farmers wanted to kill the locusts because if they did not kill locusts, the locusts would devastate their crops which mean their financial killing and the death of their cattle as well. (Dgk-G1)-13

Story 10

A Mild Attack of Locusts

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Choose the correct answers:

i. Why did the cook boy run?

a) to kill the insects **b)** *to summon the labourers*

c) to inform the landlady d) to see the locusts

ii. Why did the houseboy run off to the store?

a) to shut the door b) to cover the store

c) *to collect any bit of metal* d) to burn fire

iii. Why did they throw wet leaves on to the fire?

a) *to make the smoke acrid and black*

b) to extinguish the fire c) to burn the leaves

d) to burn the insects

iv. "And they neither went bankrupt nor got very rich" means that they were

a) hand to mouth b) just pulling on their lives

c) *enjoying a moderate living* d) penniless

v. How did the locusts attack the crops?

a) one by one b) in groups **c)** *in swarms* d) in formations

vi. Why did the people beat the tin cans?

a) to let the insects enjoy music **b)** *to keep the insects away*

c) to kill the insects d) to fill the cans with insects

vii. What did the farmers do at the time of attack?

a) they ran away from the place

b) *they took precautionary measures to keep the locusts away*

c) they covered their crops

d) they shut themselves in their houses.

viii. Locusts attack in the area of

a) one kilometer b) ten kilometer

c) *fifty kilometer* d) hundred kilometer

ix. **What made the boughs of trees weighed to the ground?**

a) fruit b) *locusts*
c) birds d) wind storm

x. **How did the land look after the locusts had moved to the south?**

a) all green b) baren
c) beautiful d) *a devastated landscape*

2. Mark the statements true or false Statements کو درست یا غلط Mark کیجیے۔

1. The servants looked happy. False
2. The old ploughshare was hanging. True
3. There were eleven patches of bared soil. False
4. The locusts were coming slowly. False
5. The earth seemed to be motionless. False
6. The insects were heavy with eggs. True
7. Margaret preferred to think of the locusts. False
8. Everything was saved. False
9. There was not a blade of grass left on the farm. True
10. Locusts were going to be like bad weather. True

3. Answer the following questions (in one to three sentences)

Ans: Please go to Text Exercise Questions and answers at the start.

4. Answers the following questions in 100 - 150 words.

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات 100-150 الفاظ میں لکھیے۔

(i) How did the farmers try to prevent (روکنا) the main swarm (ہجوم) of locusts from landing (اترنا) on their farms. کسانوں نے ٹڈی دل کے بڑے لشکر کو اپنے کھیتوں پر نہ اترنے دینے کی کوشش کیسے کی؟

Ans: The farmers did their best to stop the main swarm from landing on their farms. All the farmers gathered there and made enough noise by beating tin cans, old ploughshare and iron bits to prevent the main swarm of locusts from landing on their farms. They knew that noise would keep locusts away from their farms. They also burnt countless heaps of fire to keep the locusts away from their fields. They threw wet leaves on the fires to make it acrid and black. To gather, they made every efforts to avoid the attack of locusts.

(ii) Why, even after all the crops were destroyed (تباہ ہونا), the men continued to fight the swarm? لوگ ٹڈی دل کے لشکر سے کیوں لڑتے رہے جبکہ ان کی تمام فصلیں تباہ ہو چکی تھیں؟

Ans: The farmers tried their best to save their crops from the locusts but they could not succeed. Still they continued to fight the swarm because they knew if the swarm stayed in their land, they would lay eggs there. These eggs would result in millions of new hoppers and thus their new crops would also be eaten by them. That's why they continued fighting against the swarm to avoid them laying eggs in their respective fields.

(iii) **What was the condition of the land when the locusts moved to the south?**
ٹڈی دل کے جنوب کی طرف چلے جانے کے بعد زمین کی حالت کیا تھی؟

Ans: When the locusts had moved to the south, there was nothing left except destruction and chaos. The trees were without leaves. Grass and crops were the things of past. There were countless patches of devastated land everywhere. The attack of locusts proved to be an atomic blast for the villagers as when locusts moved to the south the land looked like a devastated landscape.

(iv) **What are the measures the farmers should have taken to save their crops? Give five suggestions.**
کسانوں کو اپنی فصلیں بچانے کے لیے کونسی حفاظتی تدابیر کرنی چاہیں تھیں؟ پانچ تجاویز پیش کیجیے۔

Ans: The farmers should have covered their crops with acrid smoke well before time. They must have made enough noise before the time of attack of the swarm. They should have saved enough alfalfa for their cattle. If needed, they should have cut the branches of the trees to avoid the swarm because if there are no green leaves of the trees, the swarm would not attack the crops later.

(v) **Write a note on the character of Margaret.**
مارگریٹ کے کردار پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔

Ans: Margaret is the only female character present in the story. She looks at the swarm with strange eyes. She looks at the locusts coming from the high hills. She answers the telephone calls during crisis. She collects reports from men and gives orders to the labourers. She is astonished to know the harm done by locusts. Her presence shows the cooperation of women along with men in the time of crisis.

5. **Use the correct form of the verbs given in brackets.**
بریکٹوں میں دیئے گئے **Verbs** کی درست فارم استعمال کیجیے۔

	Incorrect	Correct
	The servants came out and (gaze).	The servants came out and **gazed**.
i.	Stephen (yell) at the house boy.	Stephen **yelled** at the house boy.
ii.	Margaret (see) the smoke of fire rising all around.	Margaret **saw** the smoke of fire rising all around.
iii.	Old Smith had (has) his crops eaten to the ground;	Old Smith had **had** his crops eaten to the ground.
iv.	The sunlight (come) down distorted.	The sunlight **came** down distorted.
v.	The earth (seem) to be moving.	The earth **seemed** to be moving.

6. **Punctuate the following lines.**

Unpunctuated	Punctuated
all the crops finished nothing left he said but the gongs were still beating the men still shouting and margaret asked why do you go on with it then.	"**A**ll the crops finished. **N**othing left," he said. **B**ut the gongs were still beating, the men still shouting, and **M**agaret asked: "**W**hy do you go on with it, then**?**"

7. Fill in the blanks by using the preposition given in bracket (at, on, in, over, off)

1. They could see the labourers pointing **at** the hills.
2. Every farmer hoped the locusts would go **on** to the next.
3. The main swarm showed **in** dense black cloud.
4. Those beggars can eat every leaf **off** the farm.
5. A tree down the slope leaned **over** the ground.

8. Read the following passage and answer the questions given at the end.

Margaret was wondering what she could do to help. She did not know. Then up came old Stephen from the lands. "We're finished, Margaret, finished! Those beggars can eat every leaf and blade off the farm in half an hour! And it is only early afternoon - if we can make enough smoke, make enough noise till the sun goes down, they'll settle somewhere else perhaps...." And then "Get the kettle going. It's thirsty work, this."

i. Why did Margaret wonder?

Ans: Margaret wondered what she could do to help the men.

ii. What did old Stephen say?

Ans: Old Stephen told Margaret regretfully that they were finished because the locusts ate every leaf and blade off the farm in half an hour.

iii. What did he desire?

Ans: He desired that they could make enough smoke and noise till the sun set so that they (locusts) might settle somewhere else, leaving a chance of the cattle's survival.

Story 11

I Have a Dream
(میرا خواب)

(By Martin Luther King)

(کہانی کا مرکزی خیال)

یہ کہانی دراصل میں معروف امریکی رہنما مارٹن لوتھر کنگ کی تقریر ہے۔ جو کہ سیاہ فام لوگوں کے مساوی سماجی حقوق کیلئے جدوجہد کرنے والے لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ یہاں اُن خوابوں کا تذکرہ ہے جو ہر ذی ہوش شخص زندگی میں مذہب رنگ و نسل کی بنیاد پر بُرے تجربات سے گزرنے کے بعد خوابوں کی صورت میں دیکھتا ہے۔ کہ کاش ایسا ہو! ایسا معاشرہ ہو، ملک ایسا ہو اور کل کائنات ایسی ہو جہاں سکون، امن، اخوت و برابری، بھائی چارہ ہو۔ کوئی بھی معاشرہ جمہوریت کی صحیح روح کا ذائقہ نہیں چکھ سکتا جب تک کہ وہ معاشرے میں موجود تمام اکائیوں کو ساتھ لے کر نہ چلے۔ انسان کی عزت و تکریم اُس کے کردار کی خوبیاں ہونی چاہیے۔ نہ کہ اُس کی جلد کا رنگ۔

(Critical Analysis) Text of the Story (Page No.67) (بامحاورہ اُردو ترجمہ)

I am not unmindful (بے خبر) that **some of you have come here out of great trials** (آزمائشیں) **and tribulations** (مشکلات). **Some of you have come fresh from narrow** (تنگ) **jail cells** (جیل کی کوٹھڑیاں). Some of you have come from areas where **you quest** (جستجو) **for freedom** (آزادی) **left you battered** (مضروب) **by the storms of persecution** (ظلم وستم) **and staggered** (مغلوب) **by the winds of police brutality** (درندگی). You have been the **veterans** (آزمودہ کار) **of creative suffering. Continue to work with the faith that unearned suffering is redemptive** (روح کو پاک کرنے والی).

میں اس بات سے غافل نہیں ہوں کہ آپ میں سے کچھ افراد آزمائشوں اور سختیاں جھیل کر یہاں پہنچے ہیں۔ آپ میں سے کچھ حال ہی میں جیل کی تنگ کوٹھڑیوں سے آزاد ہو کر آئے ہیں آپ میں سے کچھ ایسے علاقوں سے آئے ہیں جہاں وہ آزادی کی جستجو میں ظلم وستم کے طوفانوں سے بے حال اور پولیس کی بربریت کی صنوبوں سے لڑکھڑاتے چھوڑ دیا۔ آپ تخلیقی عمل کے مصائب جھیلنے کا تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ یقین اور اعتماد سے کام جاری رکھیں۔ کہ ایسی مصیبت جس میں آپ کے اعمال کا عمل دخل نہ ہو نجات دلانے والے ہوتی ہے۔

Go back to Mississippi, go back to Alabama, go back to South Carolina, go back to Georgia, go back to Louisiana, go back to the slums (کچی آبادیاں) **and ghettos** (پسماندہ بستیاں) **of our northern cities, knowing that somehow this situation can and will be changed.** Let us not wallow (بوجھل پھرنا) in the valley (وادی) of despair (مایوسی).

مسی سپی واپس جاؤ۔ ایلا بما، جنوبی کیرولینا، جارجیا لوایزی آنا واپس چلے جاؤ اپنے شمالی شہروں کی کچی آبادیوں اور پسماندہ بستیوں کی طرف لوٹ جاؤ۔ یہ جانتے ہوئے کہ کسی نہ کسی طرح یہ صورت حال تبدیل کی جا سکے۔ اور کی جائے گی۔ آؤ ہم مایوسی کی وادی میں بھٹکتے نہ رہیں۔

Q.2. How did the people come to the leader on his call?

Q.3. What was the cause of Negroe's discontentment? (Text Q.No.1)

Q.4. What are the qualities of the veterans of creative sufferings? (Text Q.No.2)

Q.5. What should be the faith of the Negroes? (Text Q.No.4)

Q.6. From which part of the country did the Negroes gather there? (Text Q.No.8)

Q.7. What are slums and Ghettos?

Q.1. Who was Martin Luther King Jr.?

I say to you today, my friends, that in spite of the difficulties and frustrations (مایوسیاں) of the moment I still have a dream. It is a dream deeply rooted in the American dream.

میرے دوستو! میں آج آپ سے یہ کہتا ہوں کہ ...دور کی مشکلات اور مایوسیوں کے باوجود میرا ...بھی ایک خواب ہے۔ یہ ایک ایسا خواب ہے کہ ...کی جڑیں امریکی خواب میں گہری گڑی ہیں۔

I have a dream that one day this nation will rise up and live out the true meaning of its creed (عقیدہ): "We hold these truths to be self-evident (واضح); that all men are created equal."

میرا خواب ہے کہ ایک دن یہ قوم اُٹھ کھڑی ہو ...اور اپنے عقیدے کی روح کو پالے گی۔ ''ہم سمجھتے ...کہ یہ تمام سچائیاں خود شاہد ہیں کہ تمام انسانوں کو ...تخلیق کیا گیا ہے۔''

Q.8.What is the dream of Martin? (Text Q.No.3)

I have a dream that one day on the red hills of Georgia the sons of former slaves and the sons of former slave owners will be able to sit down together at the table of brotherhood (بھائی چارہ).

میرا ایک خواب ہے کہ ایک دن جارجیا کے سرخ ...ڑوں پر، سابقہ غلاموں کے بیٹے اور سابقہ غلاموں ...مالکوں کے بیٹے بھائی چارے اور اخوت کی میز پر ...بیٹھ جائیں۔

Q.9.According to Luther's dream, what changes freedom would bring in state of Mississippi?

I have a dream that one day even the state of **Mississippi, a desert state (صحرائی ریاست) sweltering (تپتی ہوئی) with the heat of injustice (ناانصافی) and oppression (ظلم), will be transformed (تبدیل ہوگا) into an oasis (نخلستان) of freedom and justice.)**

میرا یہ خواب ہے کہ ایک دن یہاں تک کہ مسی ...پی کی ریاست ..... جو کہ ناانصافی اور ظلم کی مدت ...میں تپتی ہوئی اُجاڑ ریاست ہے۔ آزادی اور انصاف ...کے نخلستان میں تبدیل ہو جائے گی۔

Q.10.What should be the criterion of judgement for a person? (Text Q.No.6)

I have a dream that **my four little children will one day live in a nation where they will not be judged by the colour of their skin but by the content (خوبی) of their character (کردار).**

میرا یہ خواب ہے کہ میرے چاروں ننھے بچے ایک ...دن ایک ایسی قوم میں زندگی بسر کریں گے۔ جہاں انہیں ...ان کی جلد کی رنگت کے اعتبار سے نہیں بلکہ ان کے کردار ...کی خوبیوں سے پرکھا جائے گا۔

I have a dream today.

آج میرا ایک خواب ہے۔

Q.11.Why and which words were dripping from the lips of the Governor of the state of Alabama?

I have a dream that one day the state of Alabama, **whose governor's lips are presently (اس وقت) dripping (ٹپک رہے ہیں) with the words of interposition (دخل اندازی) and nullification (انکار),** will be transformed into a situation where **little black boys and black girls will be able to join hands with little white boys and white girls and walk together as sisters and brothers.**

میرا ایک خواب ہے کہ ایک دن ایلابیما کی ...ریاست ..... جس کے گورنر کے ہونٹوں سے اس ...وقت، دخل اندازی اور انکار کے الفاظ ٹپک رہے ہیں۔ ...ایک ایسی حالت میں ڈھل جائے گی جہاں چھوٹے سیاہ ...فام لڑکے اور لڑکیاں، سفید فام لڑکے لڑکیوں کے ہاتھ ...پکڑے بہنوں، بھائیوں کی طرح چلنے کے قابل ہو ...جائیں گے۔

Q.12.What was Luther's hope about black and white children?

I have a dream today.

آج میرا ایک خواب ہے۔

I have a dream that one day every valley shall be exalted (سربلند), every hill and mountain shall be made low, the rough places will be made plains, and the crooked (ٹیڑھے) places will be made straight, and **the glory** (شان) **of the Lord shall be revealed** (ظاہر ہوگی), **and all flesh** (انسان) **shall see it together.**

میرا ایک خواب ہے کہ ایک دن ہر وادی سر بلند ہو گی ہر پہاڑی اور پہاڑ سرنگوں ہوں گے۔ ناہموار جگہوں کو ہموار بنا دیا جائے گا۔ ٹیڑھے راستے سیدھے راستوں میں بدل جائیں گے۔ خدا کی شان وشوکت سامنے آجائے گی اور تمام جاندار مخلوقات ہو کر اس کا نظارہ کریں گیں۔

Q.13.What did Luther mean when he said that the story of God would be revealed and all flesh would see it together?

(Text page-68): This is our hope. This is the faith with which I return to the South. **With this faith** (ایمان) **we will be able to hew out** (تراشنا) **of the mountain of despair, a stone of hope. With this faith we will be able to transform the jangling** (بے ربط) **discords** (بے سرا پن) **of our nation into a beautiful symphony** (موسیقی، دھنیں) **of brotherhood.** With this faith we will be able to work together, to pray together, to struggle together, to go to jail together, to stand up for freedom together, knowing that we will be free one day. This will be the day when all of God's children will be able to sing with new meaning.

یہ ہماری اُمید ہے۔ یہی وہ یقین ہے جس کے ساتھ میں جنوبی ریاستوں کو لوٹ رہا ہوں۔ اس یقین کے ساتھ ہم مایوسی کے پہاڑ میں سے اُمید کا ایک پتھر کاٹ کر نکالنے کے قابل ہوں گے۔ اس یقین کے ساتھ ہم اپنی قوم کے بے ربطہ اور بے سرے پن کو اخوت کی مدھر دھنوں میں ڈھال سکیں گے۔ اُسی یقین کے ساتھ ہم ایک ساتھ مل کر کام کرنے، ایک ساتھ مل کر عبادت کرنے، ایک ساتھ مل کر جدوجہد کرنے اکٹھے جیل میں جانے اور ایک ساتھ مل کر آزادی کے لیے اُٹھ کھڑے ہونے کے قابل ہو جائیں گے۔ یہ جانتے ہوئے کہ ایک دن ہم آزاد ہوں گے یہی وہ دن ہو گا جب اللہ تعالیٰ کے تمام بندے آزادی کے نئے مفہوم کے ساتھ مل کر گا سکیں گے۔

Q.14. How could faith in freedom be effective?

Q.15.How did Luther want to change Jangling discords of their nation?

Q.16.Write down the song in your own words. (Text Q.No.9)

My country, 'tis of thee,
Sweet land of liberty (آزادی),
Of thee I sing:
Land where my fathers died,
Land of the pilgrims' (زائرین) **pride** (فخر),
From every mountain side
Let freedom ring.

اے میرے وطن۔ یہ تمہاری ہے۔
آزادی کی میٹھی سرزمین
جس کے لیے میں گاتا ہوں
تو ہی وہ سرزمین ہے جو میرے آباؤ اجداد کا مدفن ہے۔
سرزمین جو زائرین کے لیے باعث فخر ہے۔
ہر کوہسار کی کوکھ سے،
آزادی کی آواز کو گونجنے دیں۔

(**Note:** It's s song in praise of one's country. My country is a sweet land of liberty. I sing for this land where my fathers died. It is a land of the pilgrims' pride and let the freedom ring from every side of it.)

(نوٹ: یہ اپنے وطن کی تعریف میں نغمہ ہے۔ میرا ملک آزادی کی ایک میٹھی سرزمین ہے۔ میں اس زمین کے لیے گاتا ہوں۔ جہاں میرے بزرگوں نے وفات پائی۔ یہ ایک ایسی سرزمین ہے۔ جو زائرین کے لیے باعث فخر ہے۔ اور میری دعا ہے کہ اس کے ہر کونے سے آزادی کی جھنکار گونجے۔)

And if America is to be a great nation this must become true. So let freedom ring from the **prodigious hilltops** (فلک بوس چوٹیاں) **of New Hampshire. Let freedom ring from the mighty mountains of New York. Let freedom ring from the heightening Alleghenies of Pennsylvania!**

اور اگر امریکہ کو ایک عظیم قوم بننا ہے۔ تو اس خواب کو حقیقت بننا چاہیے۔ تو نیو ہمپشائیر کی عظیم پہاڑی چوٹیوں سے آزادی کو گونجنے دو۔ آزادی کو نیویارک کے عظیم الجثہ پہاڑوں سے گونجنے دو۔ آزادی پنسلوانیا کی بلند جھاڑیوں سے گونجنے دو۔

Q.17.Describe the names of mountains of Luther mentioned in the story.

Let freedom ring from the snowcapped Rockies (برف پوش) **of Colorado!**

آزادی کو کولوریڈو کے برف پوش چوٹیوں سے گونجنے دو۔

Let freedom ring from the curvacious peaks (پرپیچ چوٹیاں) **of California!**

آزادی کو کیلی فورنیا کی دلکش ابھار والی چوٹیوں سے گونجنے دو۔

But not only that; let freedom ring from Stone Mountain of Georgia.

اور صرف یہی نہیں۔ جارجیا کے سٹون پہاڑی سلسلے سے آزادی کی آواز گونجنے دو۔

Let freedom ring from Lookout Mountain of **Tennessee!**

آزادی ٹینی سی کے لک آؤٹ ماؤنٹین سے گونجنے دو۔

Let freedom ring from every hill and molehill (ٹیلہ) of Mississippi. From every mountan side, let freedom ring.

آزادی کو مسی سپی کی ہر پہاڑی اور مٹی کے ٹیلے سے گونجنے دو۔ ہر پہاڑ کے پہلو سے آزادی کی آواز گونجنے دو۔

When we let freedom ring, when we let it ring from every village and every hamlet (بستی), **from every state and every city, we will be able to speed up that day when** all of God's children, black men and white men, will be able to join hands and sing in the **words of the old Negro spiritual** (مذہبی گیت), **"Free at last! Free at last! Thank God Almighty, we are free at last!"**

جب ہم آزادی کے ساز بجنے دیں گے۔ جب ہم ہر بڑے گاؤں اور ہر چھوٹے گاؤں، ہر ریاست اور ہر شہر سے آزادی کی آواز گونجنے دیں گے تو ہم اس دن کو جلد از جلد لانے کے قابل ہو جائیں گے۔ جب اللہ کے تمام بندے، سیاہ اور سفید فام آپس میں تعاون کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے روحانی و مذہبی گیت گائیں گے بالآخر آزاد، ہم آزاد ہو گئے۔ خدائے قادر مطلق! شکر ہے ہم بالآخر آزاد ہیں۔

Q.18.How would freedom ring and spread?

Q.19.What is the old negro's spiritual song?

Note:

1. Rockies of Colorado, peaks of Calfornia, Stone Mountain of Georgia, Mountain of Tenessee and mole hill of Missisippi are the names of mountains of those states.

نوٹ:

1. کولیریڈو کی چٹانیں، کیلیفورنیا کی چوٹیاں، جارجیا کی پتھریلی پہاڑیاں، ٹینس سی کی پہاڑیاں اور مسی سپی کی پہاڑیاں اُن ریاستوں کی پہاڑیوں کے نام ہیں۔

2. Negro spiritual is a religious song of a type originally sung by Negro slaves in America. Words are as above.

2. نیگرو سپرچوئیل ایک مذہبی گیت ہے جو دراصل نیگرو غلام اکثر امریکہ میں گاتے تھے۔ الفاظ مندرجہ بالا ہیں۔

Reading Notes from Text

persecution	ظلم وستم/ایذیت	undeserved oppressions
veteran	ایک تجربہ کار سپاہی	a soldier of a great experience
redemptive	نجات دلانے والی	rescue from evil ways, serving to rescue
ghettos	محروم طبقہ/ پچی آبادی	sections of town for under privileged classes
wallow	لوٹ پوٹ ہونا	roll about (in mud, dirt, water)
frustrations	مایوسی	disappointments
interposition	مداخلت	making interruptions
hew out	ختم کرنا/عبور کرنا	cut out with great labour
prodigious	بہت بڑا (سائز/حجم)	huge

Story 11 — I Have a Dream

Text Book Exercise

Q.1 What was the cause of the Negroes' discontentment ? (Mtn-G2)-16, (Sgd-G2)-16, (Fsd-G2)-16, (Sgd-G2)-15, (Dgk-G2)-15, (Bwp-G1)-15, (Fsd-G2)-15, (Mtn-G1)-14, (Dgk-G1)-11

سیاہ فام کے عدم اطمینان کی کیا وجہ تھی؟

Ans. The cause of the Negroe's discontentment was that they were hated and despised by the native Americans. They were also maltreated as second grade citizen.

سیاہ فام کی ناخوشی کی وجہ یہ تھی کہ مقامی امریکی اُن سے نفرت کرتے اور اُن کو حقیر جانتے تھے۔ اُن کو ساتھ دوسرے درجے کے شہریوں جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔

Q.2 What are the qualities of the "veterans of creative suffering"? (Fsd-G1)-16, (Rwp-G1)-15, (Lhr-G2)-14, (Lhr-G1)-13

آزادی کے متوالوں کی کیا خوبیاں ہیں؟

Ans. The qualities of the "veterans of creative suffering" were that they had the ability to face hardships to achieve their goals. They struggle wholeheartedly and patiently.

آزادی کے متوالوں کی یہ خوبیاں تھیں کہ اُن میں یہ قابلیت تھی کہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مشکلات کا مقابلہ کرتے تھے۔ وہ پورے خلوص اور صبر سے محنت کرتے تھے۔

Q.3 What is the dream of Martin Luther King Jr.? مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کا کیا خواب تھا؟ (Dgk-G2)-16, (Lhr-G1)-15, (Lhr-G2)-15, (Dgk-G1)15, (Fsd-G1)-15, (Dgk-G1)-12, (Lhr-G1)-12

Ans. Martin Luther King dreamt that social discrimination would end in America. There would be equality and justice for all. People would be judged by the content of their character not by the colour of their skin.

مارٹن لوتھر نے خواب دیکھا کہ امریکہ سے سماجی امتیاز کا خاتمہ ہو جائے گا۔ برابری اور انصاف سب کے لیے ہوگا۔ لوگوں کو اُن کے کردار کے حوالے سے پرکھا جائے گا نہ کہ اُن کی رنگت کے حوالے سے۔

Q.4 What should be the faith of the Negroes? سیاہ فاموں کا کیا یقین ہونا چاہیے؟ (Sgd-G1)-16, (Rwp-G2)-15, (Mtn-G2)-15, (Rwp-G1)-14, (Lhr-G2)-11

Ans. According to Martin Luther king, the Negroes should live and work with the faith that unearned suffering is redemptive. The glory of God would be revealed one day.

مارٹن لوتھر کنگ کے مطابق، سیاہ فاموں کو اس یقین کے ساتھ رہنا اور کام کرنا چاہیے کہ بے جاء تکلیفیں نجات دہندہ ہوتی ہیں۔ خدا کی عظمت (آزادی کی صورت میں) ایک دن ظاہر ہو جائے گی۔

Q.5 What was the necessity of pleading the case of the Negroes' freedom? (Ajk-G2)-15

سیاہ فام کی آزادی کے مقدمے کی کیا ضرورت تھی؟

Ans. The Negroes were not given equal rights. They were treated as slaves, therefore, it was necessary to plea their case so that they might enjoy equal rights.

سیاہ فام کو برابری کے حقوق نہیں دیئے گئے تھے۔ ان کے ساتھ غلاموں جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔ چنانچہ اُن کے مقدمے کی وکالت کی ضرورت تھی تاکہ اُن کو برابری کے حقوق حاصل ہو سکیں۔

Q.6 What should be the criterion of judgment for a person? (Lhr-G2)-16

کسی بھی شخص کے متعلق فیصلہ کرنے کے حوالے سے کیا کسوٹی ہونی چاہیے؟ (Mtn-G1)-15

Ans. According to Martin Luther king, the criterion of judgment for a person should be the content of his character, not the colour of his skin. (Dgk-G1)-11

مارٹن لوتھر کنگ کے مطابق، کسی بھی شخص کے متعلق فیصلہ کرنے کے لیے کسوٹی اُس کے کردار کے عوامل ہونے چاہیے نہ کہ اُس کی جلد کا رنگ ہو۔

Q.7 Do the Negroes enjoy liberty in all parts of their country?

کیا سیاہ فاموں کو اُن کے ملک کے تمام حصوں میں آزادی حاصل ہے؟

Ans. No, the Negroes do not enjoy liberty and equal rights in most of the parts of their country.

نہیں، سیاہ فاموں کو اُن کے ملک کے بہت سے حصوں میں آزادی اور برابری کے حقوق حاصل نہ ہیں۔

Q.8 From which part of the country did the Negroes gather there? (Rwp-G1)-14

ملک کے کونسے حصے سے سیاہ فام وہاں اکٹھے ہوئے؟ (Mtn-G2)-14

Ans. The protestant Negroes gathered from different states of America like Mississippi, Alabama, South Carolina, Georgia, and Louisiana.

سیاہ فام احتجاج کے لیے اکٹھے ہوئے تھے۔ وہ امریکہ کی مختلف ریاستوں جیسے۔ مسیسپی، البامہ، ساؤتھ کیرولینہ، جیارجیہ اور لوسیانہ سے آئے تھے۔

Q.9 Write down the song in your own words. (سیاہ فاموں کے) گانے کو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

Ans. Luther sang that his country was a sweet land of liberty. It was a land of his forefathers. It was the land of pilgrims. He said that its every mountain would be free. He believed in the equality of the rights for everyone.

لوتھر گنگنایا کہ اُس کا ملک آزادی کی ایک حسین سرزمین ہے۔
جہاں اُس کے آباؤ اجداد دفن ہوئے
یہ ایک مقدس سفر کی سرزمین ہے اس کی ہر پہاڑی آزاد ہوگی وہ مساوی سماجی حقوق پر یقین رکھتا تھا۔

Q.10 What is the effect of the repetition of words? (کہانی میں) الفاظ کے بار بار استعمال کا کیا اثر ہے؟

Ans. The repetition of words in the speech create a strange effect of sensation and enthusiasm. It also confirms the Speaker's belief. It brings out the theme with force.

الفاظ کا دوہرایا جانا عجیب طرح کے احساسات اور جذبہ پیدا کرتا ہے۔ مقرر کے یقین کو مضبوط کرتا ہے۔ یہ خیال کو قوت سے ظاہر کرتے ہیں۔

Additional Questions

Q.1 Who was Martin Luther King Jr.? (Dgk-G1)13 (Rwp-G1)-14 (Bwp-G2)-13

Ans: Martin Luther King was the great leader of American Civil Rights movement of the 1950s and 1960s. He pointed out a world free from the burden of racism.

Q.2 How did the people come to the leader on his call?

Ans: The people came out of great trials and tribulations on the call of their leader. Some of them came fresh from narrow jail cells and faced severe persecution and brutality of police.

Q.3 What was the cause of Negroe's discontentment? (Mtn-G2)-16 (Sgd-G2)-16 (Fsd-G2)-16 (Sgd-G2)-15 (Dgk-G2)-15 (Bwp-G1)-15 (Fsd-G2)-15 (Mtn-G1)-14 (Dgk-G1)-11

(Text Q.No.1)

Ans: The cause of the Negroe's discontentment was that they were hated and despised by the native Americans. They were also maltreated as second grade citizen.

Q.4 What are the qualities of the veterans of creative sufferings? (Fsd-G1)-16

(Text Q.No.2) (Rwp-G1)-15

Ans: The qualities of the "veterans of creative suffering" were that they had the ability to face hardships to achieve their goals. They struggle wholeheartedly and patiently. (Lhr-G2)-14 (Lhr-G1)-13

Q.5 What should be the faith of the Negroes? **(Text Q.No.4)** (Sgd-G1)-16 (Rwp-G2)-15 (Mtn-G2)-15 (Rwp-G1)-14 (Lhr-G2)-11

Ans: According to Martin Luther king, the Negroes should live and work with the faith that unearned suffering is redemptive. The glory of God would be revealed one day.

Q.6 From which part of the country did the Negroes gather there? (Rwp-G1)-14

(Text Q.No.8) (Mtn-G2)-14

Ans: The protestant Negroes gathered from different states of America like Mississippi, Alabama, South Carolina, Georgia, and Louisiana.

Q.7 What are slums and Ghettos?

Ans: Slums are such areas where the population lives in worst conditions. Ghetto is a slum area where a minority lives separately due to economic and social pressure of the state.

Q.8 What is the dream of Martin? **(Text Q.No.3)** (Dgk-G2)-16 (Lhr-G1)-15 (Lhr-G2)-15 (Dgk-G1)15 (Fsd-G1)-15 (Dgk-G1)-12 (Lhr-G1)-12

Ans: Martin Luther King dreamt that social discrimination would end in America. There would be equality and justice for all. People would be judged by the content of their character not by the colour of their skin.

Q.9 **According to Luther's dream, what changes freedom would bring in state of Mississippi?** (Lhr-G2)-16 (Mtn-G1)-15 (Dgk-G1)-11

Ans: According to Luther's dreams freedom would transform the state of Mississippi into an Oasis of freedom and justice.

Q.10 **What should be the criterion of judgement for a person?** (Lhr-G2)-16 (Mtn-G1)-15 (Lhr-G2)-12 (Dgk-G1)-11

(Text Q.No.6)

(OR) What did Luther hope about his four children?

Ans: According to Martin Luther king, the criterion of judgment for a person should be the content of his character, not the colour of his skin. He believed that their children would be judged on the criterion.

Q.11 **Why and which words were dripping from the lips of the Governor of the state of Alabama?**

Ans: According to Martin Luther, the lips of the governor of Alabama were dripping with the words of interposition and nullification for the Negroes.

Q.12 **What was Luther's hope about black and white children?** (Ajk-G2)-15

Ans: Martin Luther hoped that the black girls and boys would walk, play and study together with white girls and boys as sisters and brothers.

Q.13 **What did Luther mean when he said that the glory of God would be revealed and all flesh would see it together?**

Ans: He believed that God would help them to settle all their disputes. All men would become brothers and live togehter.

Q.14 **How could firm faith in freedom be effective?**

Ans: Firm faith in freedom would hew out the mountain of despair into a stone of hope. With this faith, we will be able to transform the jangling discords of our nation into a beautiful symphony of brotherhood.

Q.15 **How did Luther want to change Jangling discords of their nation?**

Ans: He wanted to change the jangling discords of the nation into a beautiful symphony of brotherhood in his country.

Q.16 **Write down the song in your own words.** **(Text Q.No.9)**

OR

What did Luther say about his country?

Ans: Luther sang that his country was a sweet land of liberty. It was a land of his forefathers. It was the land of pilgrims. He said that its every mountain would be free. He believed in the equality of the rights for everyone.

Q.17 Describe the names of mountains of Luther mentioned in the story.

Ans: He mentioned the hilltops of New Hampshire, the mountains of New York, Alleghenies of Pennsylvania, the Rockies of Colorado, the peaks of California, Stone Mountain of Georgia, the Mountain of Tennessee and the hills of Mississippi.

Q.18 How would freedom ring and spread?

Ans: According to Luther, freedom would ring from every village, state and city.

Q.19 What is the old negro's spiritual song?

Ans: "Free at last! Free at last! Thank God Almighty, we are free at last!"

General Questions

Q.20 What is meant by Nullification?

Ans: **Nullification:** This is USA state law that it refuses to implement any new law, if it is against freedom.

Q.21 What is meant by Interposition?

Ans: **Interposition:** It is a policy of USA state where the government may reject a federal order if it seems to be against the basic rights of the people.

Q.22 What is the importance of the title "I have a dream"?

Ans: The title "I have a Dream" is very appropriate and significant. The dream of Martin Luther king finally came true and the blacks were given equal rights.

Q.23 What is the moral lesson of the story?

Ans: It teaches us the lesson of freedom and equality. Every man should have equal rights. Man should be judged by his character and not by the colour of his skin. It lays emphasis on divine blessings, and motivation to fight for the fundamental rights of man.

Story 11

I Have a Dream

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Choose the correct answers:

i. "You have come here out of great trials and tribulations" means that you have come here after

a) attending a fair **b)** *facing great persecutions and griefs*
c) great honours d) great travels

ii. "You have been the veterans of creative suffering" means that you have been the

a) *experienced soldiers of intellectual suffering*
b) assets of a nation c) vanguard of a country
d) army personnel

iii. This nation will live out the true meaning of its creed

a) Negroes will leave the country b) they will come up to the level of others
c) they will prove their worth d) they will remain a minority

iv. What is the dream?

a) *equality of high and low* b) rule of the blacks
c) negation of whites d) the practice of brotherhood

v. Which one is a desert state sweltering with the heat of injustice and oppression?

a) Georgia **b)** *Mississippi* c) Alabama d) Virginia

vi. What does the governor of Alabama do?

a) creates interferences **b)** *makes interruptions*
c) uses sweet words d) helps the blacks

vii. What will be exalted?

a) hill b) mountain **c)** *valley* d) river

viii. Every hill and mountain shall be made low means that

a) *all high and low will become equal* b) hills and mountains will be leveled
c) there will be no distinction of classes d) the low classes will rise up

ix. The glory of whom shall be revealed?

a) President b) Governor **c)** *Lord* d) Mayor

x. What is the beautiful symphony of brotherhood?

a) a violin b) a gitar **c)** *the beautiful song of brotherhood*
d) musical composition of brotherhood.

2. Mark the statements true or false بیانات کو درست یا غلط Mark کیجیے۔

	Statements	
i.	Some of you have come from areas where you lived happily.	False
ii.	Stop working with the faith that un-earned suffering is redemptive.	False
iii.	Let us not wallow in the valley of despair.	True
iv.	It is a dream deeply rooted in the American dream.	True
v.	Son of a slave will live with the son of a slave owner.	True
vi.	In future every hill and mountain shall be made low.	True
vii.	A stone of hope is a coal.	False
viii.	My country is a sweet land of liberty.	True
ix.	My country is not a pride of pilgrims.	False
x.	All the people, black and white, are treated equally.	False

3. Answer the following questions (in one to three sentences)

Ans: Please go to Text Exercise Questions and answers at the start.

4. Answers the following questions in 100-150 words.

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات 100-150 الفاظ میں لکھیے۔

(i) Write a note on the struggle of Martin Luther Jr. for Negroes.

حبشیوں کے لیے مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کی کوششوں پر ایک نوٹ تحریر کیجیے۔

Ans: Martin Luther King Jr. was born in 1929 in America. He was a true leader of the Negroes. He struggled hard to win equal rights for the Negroes. He led the Civil Rights Movements in 1950-60. He made speeches in order to unite the Negroes from all over America. He was against cruelty, injustice and oppression. He convinced his fellow beings to rise for their true freedom where all black men and white men could enjoy equal rights. He emphasized elimination of racism from the world. He himself bore hardships and was assassinated in 1968. But his movement succeeded and the Negroes got equal rights in America after his death. Even they are serving on the key posts in America now a days.

(ii) What was the condition of Negroes in his days? اس کے زمانے میں سیاہ فام لوگوں کی حالت کیا تھی؟

Ans: In Martin Luther King's days, the Negroes were treated like animals. They were not allowed to sit with the White. They were not given equal rights. When they demanded for their rights they were sent to the narrow cells of jails. They were battered by the storm of persecution and staggered by the winds of police brutality. They were victims of creative suffering. They could not go to the parks, restaurants etc. They were treated as slaves. But the struggle of Martin Luther king bore fruit and they were considered as equal as any white man.

(iii) Write ten lines on racial discrimination. نسلی امتیازات پر دس سطریں تحریر کیجیے۔

Ans: Racial discrimination has the history as old as the human race. When human beings started living in tribes and groups, they fell a prey to this social evil. Physically powerful man considered the weaker one inferior to himself. The white hated the colour of the Black and

considered them an inferior creature. Furthermore, the wealthy person thought to have right of ruling the poor class. He separated himself from the poor inhabitants and lived in separate costly home. With the passage of time, this discrimination led to racism and classes were divided into lords and slaves. Then, racism was based on power and wealth.

(iv) Write the summary of the speech. خطاب کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

Ans: Martin Luther King made the speech, "I have a dream". It was a dream where every black man would sit beside the white man. All the children of the Negroes would play with the children of the white joining hands together. They would sing a song of brotherhood and equality. All human beings would be treated equal without any discrimination of colour and creed. The lords and the farmers would be equal. The world would be free from oppression, cruelty and injustice. There would be no disintegration at all among the inhabitants of the society. Every human being would sing the song of freedom, "free at last, free at last. We are free at last."

(v) What are the measures that you can take to ensure justice in all sections of society? معاشرے کے تمام طبقات میں انصاف کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے کون سے اقدامات آپ کر سکتے ہیں؟

Ans: There is no doubt that every society has injustice and discrimination of some type and our society is one of them. But we can ensure justice with all the sections of our society. The rope that can unite our society is religion. The second thing is power of forbearance. Patience and spirit to sacrifice can work wonder to provide justice to others. To forget self-rights so as to provide rights to others is also a key point that can make our society ideal. Tolerance is another quality that can root out injustice. Truth is the best quality that ends the option of injustice. Independent judiciary and law and order administration is the topper most need to uproot injustice.

5. Join the sentence in Column I with the relevant sentence in Column II and write it in column III.

کالم نمبر 1 کے جملے کو کالم نمبر 2 کے متعلقہ جملے سے ملائیے اور اسے کالم نمبر 3 میں لکھیے۔

Column I	Column II	Column III
(i) It came as a joyous day break,	men would be guaranteed the rights	**to end the long night of captivity**
(ii) The life of the Negro is still	rightful place we must not do wrongs	**sadly crippled**
(iii) This note was a promise that all	fresh from narrow jail cells	**men would be guaranteed the rights**

(iv) Now is the time to make	rooted in the American dream	**real the promise of democracy**
(v) In the process of gaining our	to end the long night of captivity	**rightful place we must not do wrongs**
(vi) There are those who are asking	of the mountain of despair	**the devotees of civil rights**
(vii) Some of you have come	will be able to join hands	**fresh from narrow jail cells**
(viii) It is a dream deeply	sadly crippled	**rooted in the American dream**
(ix) We will be able to hew out	real the promise of democracy	**of the mountain of despair**
(x) When all the children of God	the devotees of civil rights	**will be able to join hands**

6. Use the correct form of the verb given in brackets.

بریکٹوں میں دیئے گئے **Verbs** کی درست فارم استعمال کیجیے۔

Incorrect	Correct
i. The architects of our republic (write) the magnificent words.	The architects of our republic **wrote** the magnificent words.
ii. All men (guarantee) the unalienable rights of life.	All men will be **guaranteed** the unalienable rights of life,
iii. We (come) to this hollow spot,	We **have come** to this hollow spot.
iv. Continue (work) with the faith.	Continue **working** with the faith.
v. Former slave owners (sit) down together.	Former slave owners **will sit** down together,
vi. Every valley (exalt) to see my dream (realize)	Every valley **shall be exalted** to see my dream realized.
vii. We (be) free one day.	We **will/shall be** free one day.
viii. Let freedom (ring) from the mighty mountains.	Let freedom **ring** from the mighty mountains.
ix. The black men and white men (join) hands.	The black men and white men **will join** hands.
x. This selection (design) as an oration.	This selection **is/has been designed** as an oration.

7. Punctuate the following lines.

Unpunctuated	Punctuated
i have a dream that one day this nation will rise up and live out the true meaning of its creed we hold these truths to be self-evident that all men are created equal.	I have a dream that one day this nation will rise up and live out the true meaning of its creed; "We hold these truths to be self-evident; that all men are created equal."

8. Use the following phrasal verbs in sentences of your own.

1. Come out	ظاہر کرنا	Murder will come out.
2. Come off	واقع ہونا	When will our convocation come off?
3. Come in	داخل ہونا	May I come in?
4. Come down	بیماری سے متاثر ہونا	He came down with measles.

9. Read the passage and answer the questions given at the end.

پیراپڑھیے اور نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب دیجیے۔

This is our hope. This is the faith with which I return to the South. With this faith we will be able to hew out of the mountain of despair, a stone of hope. With this faith we will be able to transform the jangling discords of our nation into a beautiful symphony of brotherhood. With this faith we will be able to work together, to pray together, to struggle together, to go to Jail together, to stand up for freedom together, knowing that we will be free one day.

a) **What is the faith with which he returns to the South?**

وہ کس یقین کیساتھ جنوبی ریاست کو واپس لوٹتا ہے؟

Ans. He returns to the South with the faith that they will join hands with their friends and struggle hard with hope and courage to win freedom one day for his people.

وہ اس یقین کے ساتھ جنوبی ریاست کو واپس آتا ہے کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر امید اور حوصلہ کے ساتھ مشترکہ جدوجہد کرے تا کہ ایک دن وہ آزادی حاصل کر سکیں۔

b) **What will be the effect of the faith?**

اس یقین کا اثر کیا ہوگا؟

Ans. The effect of the faith will join them to work, pray, struggle and strive for freedom one day.

اس عقیدہ کی وجہ سے وہ تمام اکٹھے کام کرنے، عبادت، جدوجہد اور آزادی کیلئے ایک دن سخت کوشش کریں گے۔

c) **What will they be able to do with this faith?**

وہ اس یقین کی وجہ سے کیا کر سکیں گے؟

Ans. After this faith, they will overcome despair and join together in the bond of brotherhood and love.

اس عقیدہ سے وہ ہر طرح کی مایوسی پر قابو پالیں گے اور محبت اور بھائی چارے کے مضبوط رشتے میں اکٹھے ہو جائیں گے۔

❁❁❁❁❁

Story 12

The Gift of the Magi
(میجائی کا تحفہ)

(By O. Henry)

(کہانی کا مرکزی خیال)

"تحائف محبت میں اضافہ کرتے ہیں۔" اور موقع محل کی مناسبت سے تحائف اور بھی قیمتی ہو جاتے ہیں۔ ڈیلا اور جم ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور نہیں سمجھتے تھے کہ کرسمس کا تہوار وہ ایک دوسرے کو تحائف دیے بغیر منا سکتے ہیں۔ چنانچہ ایسا کرنے کے لیے انہوں نے اپنی انتہائی قیمتی چیزیں بیچ دیں۔ تحائف نہ صرف یہ کہ قیمتی تھے بلکہ اُن کے جذبات کے عکاس بھی تھے۔ جو وہ ایک دوسرے کے لیے رکھتے تھے۔ ان کا استعمال ان موقعوں پر اور بھی زیادہ قیمتی ہو جاتا ہے۔

(Critical Analysis)

Text of the Story (Page No.73)

(محاورہ اُردو ترجمہ)

Q.1. How much did she save for Christmas? (Text Q.No.1)

One dollar and eighty-seven cents. That was all. She had put it aside (بچت کی), one cent and then another and then another, in her careful (محتاط) buying of meat (گوشت) and other food. Della counted (گنا) it **three times.** One dollar and eighty-seven cents. And the next day would be Christmas.

ایک ڈالر اور ستاسی سینٹ۔ سب کچھ یہی تھا۔ ڈیلا نے گوشت اور دیگر اشیائے خورد و نوش کی محتاط خریداری میں سے ایک ایک پائی پس انداز کر کے جو رقم جمع کی تھی۔ ڈیلا نے اِسے تین بار گنا۔ ایک ڈالر اور ستاسی سینٹ۔ اور اگلے روز کرسمس کا تہوار تھا۔

Q.2.How many times Della counted her savings?

Q.3.Why did Della fall on the bed and cry?

There was nothing to do but fall on the bed and cry. So Della did it.

کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ سوائے اس کے کہ بستر پر گر کر رو دیا جائے۔ سو ڈیلا نے ایسا ہی کیا۔

Only $1.87 to buy a gift (تحفہ) for Jim. Her Jim. She had many happy hours planning something nice (عمدہ) for him. **Something nearly good enough. Something almost worth** (قدر) **the honor** (وقار) **of belonging** (ملکیت) **to Jim.**

جم کے لیے تحفہ خریدنے کی خاطر صرف ڈالر۔ اس کا اپنا جم۔ اس کے لیے کسی بہت کی خریداری کے لیے اُس نے سوچ بچار میں صرف گھنٹے گزار دیئے تھے۔ کوئی ایسی چیز جو اتنی شایانِ شان ہو۔ جو جم کی ملکیت ہو سکے۔

Q.4.What type of gift Della was planning to present to Jim?

The James Dillingham Youngs were very proud (فخر کرنا) **of two things which they owned. One thing was Jim's gold watch.** It had once belonged to his father. And, long ago, it had belonged to his father's father. **The other thing was Della's hair.**

جیز ڈی لنگھم ینگز اپنی دو چیزوں پر بہت فخر تھے۔ جو ان کی ملکیت تھیں۔ ایک چیز جم کی گھڑی تھی۔ جو اس کے والد کی ملکیت تھی اور یہ اُس کے والد کے والد کی ملکیت تھی۔ ڈیلا کے بال تھے۔

Q.5.What did the James Dillingham Youngs proud of?

If a queen (ملکہ) had lived in the rooms near theirs, Della would have washed and dried her hair where the queen could see it. **Della knew** her hair was more beautiful than any queen's jewels (ہیرے موتی) **and gifts** (تحائف).

کوئی ملکہ ان کے گھر کے قریب کمروں میں ہوتی تو ڈیلا اپنے بالوں کو وہیں دھوتی اور جہاں ملکہ انہیں دیکھ سکتی۔ ڈیلا جانتی تھی کہ ملکہ کے قیمتی لعل و جواہر اور دیگر تحائف سے بھی خوبصورت تھے۔

Q.6.Why did she feel proud in the beauty of her hair? (Text Q.No.2)

If a king had lived in the same house, with all his riches, Jim would have looked at his watch every time they met. Jim knew that no king had anything so valuable (قیمتی).

اگر کوئی بادشاہ اپنی تمام تر دولت کے ساتھ اس گھر میں رہتا تو جم جتنی بار بھی اس سے ملتا اپنی گھڑی کی جانب دیکھتا۔ جم جانتا تھا کہ کسی بھی بادشاہ کے پاس ایسی قیمتی شے نہیں تھی۔

So now Della's beautiful hair fell about her, shining like a falling stream (دھارا) of brown water. It reached below her knee. It almost made itself into a dress for her.

چنانچہ اب ڈیلا کے خوبصورت بال بکھر گئے اور وہ سنہرے پانی کے گرتے دھارے کی طرح چمک رہے تھے۔ یہ اُس کے گھٹنے کے نیچے پہنچ گئے تھے۔ ان بالوں نے اس کے تمام جسم کو تقریباً لباس کی مانند ڈھانپ لیا تھا۔

And then she put it up on her head again, nervously (بدحواسی سے) and quickly (تیزی سے). Once she stopped for a moment and stood still (ساکن) while a tear (آنسو) or two ran down (بہہ نکلے) her face.

پھر یکا یک بدحواسی میں اُس نے دوبارہ ان کو سر پر جوڑ لیا۔ وہ ایک لمحے کے لیے ایک دفعہ رُکی۔ اور ساکن کھڑی ہوگئی۔ ایک دو آنسو اس کے چہرے سے ڈھلک گئے۔

Q.7.What did Della wear before going out into the street?

She put on (پہنا) **her old brown** coat. She put **on her old brown hat.** With the bright light still in her eyes, she moved quickly (جلدی سے) out of the door and down to the street.

اُس نے اپنا پرانا بھورا کوٹ پہنا۔ اپنا سنہری ہیٹ پہنا۔ آنکھوں میں تیز چمکتی روشنی لیے وہ تیزی سے دروازے سے باہر نکلی اور گلی میں آ گئی۔

Q.8.Describe the character of Mrs. Sofronie.

Where she stopped, the sign (اشتہاری بورڈ) said: **"Mrs. Sofronie. Hair Articles** (بالوں سے بنی ہوئی اشیاء) **of all Kinds."**

جہاں وہ رُکی۔ ایک سائن بورڈ پر لکھا ہوا تھا۔ ''مسز سوفرونی۔ بالوں سے متعلق ہر قسم کی اشیاء''۔

Up to the second floor Della ran, and stopped to get her breath (سانس لینا).

ڈیلا دوسری منزل تک دوڑتی چلی گئی۔ اور پھر اپنی سانس بحال کرنے کے لیے ٹھہر گئی۔

Mrs. Sofronie, large (بڑی), too white, cold-eyed (سرد مہر), looked at her.

دراز قد، بے حد سفید اور سرد مہر آنکھوں والی سوفرونی نے اُسے دیکھا۔

"Will you buy my hair?" asked Della.

ڈیلا نے اُس سے پوچھا ''کیا تم میرے بال خریدو گی؟''

"I buy hair," said Mrs. Safronie. "Take your hat off and let me look at it."

''مسز سوفرونی نے کہا۔ ''میں بال خریدتی ہوں۔ اپنا ہیٹ اُتارو اور مجھے ان کا جائزہ لینے دو''

Q.9.How much amount did Della get for her hair?

Down fell the brown waterfall (آبشار).

بھوری آبشار جیسے نیچے گر پڑی۔

"Twenty dollars," said Mrs. Safronie, lifting the hair to feel (جانچنا) its weight (وزن)

اُن کے وزن کی پیمائش کے لیے بالوں کو اوپر اُٹھاتے ہوئے مسز سوفرونی نے کہا ''بیس ڈالر''

"Give it to me quick," said Della.

''جلدی سے مجھے دے دیں۔'' ڈیلا نے کہا۔

Oh, and the next two hours seemed to fly. She was going from one shop to another, to find a gift (تحفہ) for Jim.

She found it at last. It surely (یقیناً) had been made for Jim and no one else. There was no other like it in any of the shops, and she had looked in every shop in the city.

(Text page -74): It was a gold watch chain, very simply made. Its value was in its rich and pure (خالص) material (مواد). Because it was so plain (غیر مرصع) and simple. you knew that it was very valuable (قیمتی). All good things are like this.

Q.11.How beautiful was the gold watch chain? (Text Q.No.9)

It was good enough for the watch.

Q.12.What was the common between Jim and the Chain?

As soon as she saw it, she knew that Jim must have it. **It was like him. Quietness (سادگی) and value (قدر)-Jim and the chain both had quietness and value. She paid twenty-one dollars for it.** And she hurried (تیزی سے) home with the chain and eighty-seven cents.

Q.13.What will it cost to bring a gift for Jim?

With that chain on his watch, Jim could look at his watch and learn the time anywhere he might be. Though the watch was so fine, it had never had a fine chain. He sometimes took it out and looked at it only when no one could see him do it.

When Della arrived home, her mind quietened (پرسکون) a little. **She began to think more reasonably (معقولیت سے). She started to try to cover (چھپانا) the sad marks (نشانات) of what she had done.** Love and large-hearted (کھلے دل کی) giving. When added together, can leave deep marks. It is never easy to cover these marks, dear friends-never easy.

Q.14.What were Della's feelings when she returned home after selling her hair?

Q.10. Why did she sell her hair? (Text Q.No.3)

Within forty minutes her head looked a little better. With her short hair, she looked **wonderfully** (حیرت سے) **like a schoolboy**. She stood at the looking-glass (آئینہ) for a ong time.

چالیس منٹ کے اندر اُس کا سر قدرے بہتر لگنے لگا۔ چھوٹے بالوں کے ساتھ حیرت انگیز حد تک وہ ایک سکول کے لڑکے کی مانند دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بہت دیر تک آئینے کے سامنے کھڑی رہی۔

Q.15. How did Della look after short hair?

"If Jim doesn't kill me," she said to herself **"before he looks at me a second time, he'll say I look like a girl who works for money.** But could I do-oh! What could I do with a dollar and eighty-seven cents?

اُس نے اپنے آپ سے کہا کہ اگر جم دوسری مرتبہ دیکھنے سے پہلے مجھے جان سے نہیں مار دے گا۔ تو وہ اتنا ضرور کہے گا کہ تم ایسی لڑکی لگتی ہو جو پیسے کے لیے کام کرتی ہو۔ مگر کیا میں ایسا کر سکتی؟ میں کر بھی کیا سکتی تھی۔ ایک ڈالر اور ستاسی سینٹ کے ساتھ؟

Q.16. What did Della think about her short hair while standing before a looking glass?

At seven, Jim's dinner was ready for him.

سات بجے جم کے لیے رات کا کھانا تیار تھا۔

Jim was never late. Della held (تھام لی) the watch chain in her hand and sat near the door where he always entered. Then she heard his step (قدموں کی چاپ) in the hall and her face lost color (رنگ فق ہو گیا) for a moment (ایک لمحے کے لیے). She often said little prayers quietly (چپکے چپکے), about simple everyday things. **And now she said: "Please God, make him think I'm still pretty** (خوبصورت)."

جم کبھی تاخیر سے نہیں آیا تھا۔ ڈیلا نے گھڑی کی زنجیر ہاتھ میں تھامی۔ اور اس دروازے کے پاس بیٹھ گئی جہاں سے وہ ہمیشہ داخل ہوتا تھا۔ پھر اُسے ہال میں قدموں کی آواز سنائی دی۔ کچھ لمحے کے لیے اُس کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔ اکثر وہ روزمرہ کی معمولی اشیاء کرتے مختصر سی دعائیں مانگا کرتی تھی اور اب اُس نے کہا اے میرے خدا! وہ اب بھی نہیں سوچے کہ میں اب بھی خوبصورت ہوں۔

Q.17. What did Della pray to almighty after getting short-hair?

The door opened and Jim stepped in. He looked very thin and he was not smiling. Poor fellow (بیچارہ), he **was only twenty-two**-and with a family to take care of! He needed a new coat and he had nothing to cover his cold hands.

دروازہ کھلا جم اندر داخل ہوا۔ وہ بہت کمزور دکھائی دے رہا تھا۔ وہ مسکرا بھی نہیں رہا تھا۔ ابھی اس کی عمر صرف 22 سال ہی تھی۔ وہ ایک کنبے کی کفالت کر رہا تھا۔ اُسے ایک نئے کوٹ کی سخت ضرورت تھی۔ سردیوں میں ہاتھ ڈھانپنے کے لیے بھی اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔

Q.18. What was Jim's age?

Jim stopped inside the door. He was as quiet (چپ چاپ) as a hunting (شکاری) dog when it is near a bird. His eyes looked strangely (عجیب و غریب انداز سے) at Della, and there was an expression (تاثر) in them that she could not understand. It **filled her with fear. It was not anger, nor surprise** (حیرت), **nor anything she had been ready for. He simply** (صرف) **looked at her with the strange expression** (عجیب تاثر) **on his face.**

جم دروازے کے اندر آ کر رُک گیا۔ بالکل اُس شکاری کتے کی مانند جو چپ چاپ پرندے کے قریب ہو جاتا ہے۔ وہ عجیب نظروں سے ڈیلا کو دیکھ رہا تھا۔ وہ ایسے تاثر دے رہی تھی جیسے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ وہ خوف سے بھر چکی تھی۔ یہ نہ تو غصہ تھا اور نہ ہی حیرت۔ اور نہ ہی کوئی ایسی چیز جس کے لیے وہ تیار تھی۔ عجیب تاثرات کے ساتھ وہ اُس کے چہرے کی طرف دیکھتا رہا۔

Q.19. Why did Della become afraid when Jim looked at her?

Della went to him.

"Jim, dear," she cried, "don't look at me like that. I had my hair cut off and sold it. I couldn't live through Christmas without giving you a gift. My hair will grow again. You won't care (تم فکر نہ کرو), will you? **My hair grows very fast. It's Christmas, Jim. Let's be happy. You don't know what a nice-what a beautiful nice gift I got for you."**

Q.20.How did Della react to see Jim's strangeness?

"You've cut off your hair?" asked Jim slowly. He **seemed to labour (کوشش کرنا) to understand what had happened (کیا ہوا ہے). He seemed not to feel sure he knew.**

Q.21.Did Jim believe to see Della's short hair?

(Text page-75): "Cut it off and sold it," said Della. "Don't you like me now? I'm me, Jim. I'm the same without my hair."

Jim looked around the room.

"You say your hair is gone?" he said.

"You don't have to look for it," said Della. "It's sold, I tell you-sold and gone, too. It's the night before Christmas, boy. Be good to me, because I sold it for you. **May be the hairs of my head could be counted (شمار کیے جاتے)," she said, "but no one could ever count (شمار کرنا) my regard (محبت اور عقیدت) for you.** Shall we eat dinner, Jim?"

Q.22.How did Della account for her love for Jim?

Jim folded (اپنے سامنے بازو باندھنا) his arms before him. For ten seconds let us look in another direction (سمت). Eight dollars a week or a million dollars a year-how different are they? Someone may give you an answer, but it will be wrong. The magi brought valuable (قیمتی) gifts, but that was not among them. My meaning (مطلب) will be explained (واضح ہو جائے گا) soon.

ڈیلا اُس کے قریب گئی۔

''پیارے جم'' وہ چلائی۔ مجھے اِس طرح نہیں دیکھو۔ میں نے اپنے بال کٹوا دیے ہیں اور انہیں بیچ دیا ہے۔ میں کرسمس کا تحفہ دیے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی تھی۔ میرے بال دوبارہ بڑھ آئیں گے۔ تم فکر نہیں کرو۔ کیا ایسا نہیں ہے۔ میرے بال بہت تیزی سے بڑھتے ہیں۔ یہ کرسمس ہے ''جم'' آؤ خوش ہو جائیں۔ تمہیں علم نہیں ہے کہ میں تمہارے لیے کتنا عمدہ خوبصورت اور نفیس تحفہ لائی ہوں۔''

''تم نے اپنے بال کٹوا لیے ہیں۔'' جم نے آہستہ سے پوچھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جو کچھ ہو چکا ہے اور اُسے سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔ لگتا تھا کہ جو کچھ وہ جان چکا تھا اُسے اُس کا یقین نہیں آ رہا تھا۔

ڈیلا نے کہا۔ ''اُن کو کٹوا دیا اور بیچ دیا ہے۔ کیا اب تم مجھے پسند نہیں کرتے ہو؟ جم! یہ میں ہی ہوں بالوں کے بغیر بھی میں ہی ہوں۔''

جم نے کمرے میں اردگرد نظر دوڑائی۔

تم نے کہا کہ تمہارے بال گئے۔

ڈیلا نے کہا۔ ''اب بالوں کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ وہ بک گئے ہیں اور چلے بھی گئے ہیں۔ پیارے آج کرسمس کی رات ہے۔ مجھ سے عمدگی سے پیش آؤ۔ کیونکہ میں نے انہیں تمہاری خاطر بیچا ہے بالوں کو تو شاید کوئی گن سکتا ہے۔ مگر تمہارے لیے میری محبت کو کوئی ناپ نہیں سکتا ہے۔ کیا ہم کھانا نہ کھالیں؟ جم''

جم نے سامنے کی طرف اپنے ہاتھ باندھے۔ دس منٹ کے لیے ہم کسی اور سمت دیکھیں۔ ہفتہ وار آٹھ ڈالر یا دس لاکھ ڈالر سالانہ۔ ان میں کیسے فرق ہے؟ شاید کوئی شخص جواب بتا سکے۔ مگر یہ غلط ہوگا۔ مے جائی بہت قیمتی تحائف لائے تھے۔ لیکن یہ ان میں شامل نہیں تھا۔ میرا مفہوم آگے جلد ہی سامنے آجائے گا۔

From inside his coat, Jim took something tied in paper (کاغذ میں لپٹی ہوئی). He threw it upon the table.

جم نے اپنے کوٹ کے اندر سے کاغذ میں لپٹی ہوئی کوئی چیز نکالی۔ اور اُسے میز کی طرف اچھال دیا اور کہا۔

"I want you to undrstand me, Dell," he said, "Nothing like a haircut (بالوں کی کٹنگ) could make me careless (بے پرواہ) for you. But if you'll open that, you may know what I felt when I came in."

''ڈیل میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے سمجھو۔ بال کٹوانے جیسی کوئی بھی چیز مجھے تم سے بیگانہ نہیں کر سکتی۔ لیکن اگر تم اسے کھول لو تو تمہیں پتہ چل جائے گا۔ کہ جب میں اندر آیا تو میں نے کیا محسوس کیا۔''

White fingers pulled off (اتار دیا) the paper. And then a cry of joy; and then a change to tears (آنسو).

سفید انگلوں نے کاغذ اتار کر پھینک دیا اور خوشی کی چیخیں آنسوؤں میں بدل گئیں۔

Q.23.What did Jim bring out of his coat? (Text Q.No.8)

For there lay the **combs** (کنگھیاں)-the combs that Della had seen in a shop window and loved for a long time. Beautiful combs, with jewels (جواہرات), perfect (شایان شان) for her beautiful hair. She had known they cost too much for her to buy them. **She had looked at them without the least hope of owning them. And now they were hers, but her hair was gone.**

سامنے کنگھیاں رکھی تھیں۔ وہ کھنکیاں جنہیں ڈیلا نے ایک دوکان کی کھڑکی میں دیکھا تھا۔ اور ایک مدت تک ان کی خواہش کی تھی۔ ہیروں سے سجی سجائی، ہیروں والی خوبصورت کنگھیاں بالکل اُس کے حسین بالوں کے لائق۔ اُسے معلوم تھا کہ وہ اس قدر بیش قیمت تھیں کہ وہ انہیں خرید نہیں سکتی تھی۔ اُن کے حصول کی ہلکی سی خواہش کے بغیر وہ انہیں دیکھ لیتی تھی۔ مگر اب جب کہ یہ اُس کی اپنی تھیں۔ اُس کے بال غائب تھے۔

Q.24.Why did Della remain indifferent to see the beautiful combs?

But she held them to her heart, and at last, was able to look up and say:

اُس نے انہیں اپنے سینے سے لگالیا۔ بالآخر وہ اوپر دیکھنے اور اتنا کہنے کے قابل ہوگئی۔

"My hair grows so fast, Jim!"

''جم میرے بال بہت تیزی سے بڑھتے ہیں۔''

And then she jumped up and cried, "Oh, oh!"

اور پھر وہ تقریباً اُچھلی اور چیخ کر بولی ''اوھو''

Jim had not yet seen his beautiful gift. She held it out to him in her open hand. The gold seemed to shine softly (نرم انداز سے) as if with her own warm and loving spirit (محبت بھرے جذبات).

''جم نے ابھی تک اپنا خوبصورت تحفہ نہیں دیکھا تھا۔ ڈیلا نے اپنے ہاتھ پر پھیلایا اور جم کی طرف بڑھا دیا۔ سونا انتہائی لطیف انداز سے چمک رہا تھا۔ گویا اُس کے اپنے گداز اور محبت بھرے جذبات سے دمک اٹھا ہو۔

"Isn't it perfect, Jim? I hunted (چھان مارا) all over town to find it. You'll have to look at your watch a hundred times a day now. Give me your watch. I want to see how they look together."

جم کیا یہ اعلیٰ نہیں ہے۔ اسے ڈھونڈنے کے لیے میں نے سارا شہر چھان مارا ہے۔ اب دن میں تمہیں گھڑی سو بار دیکھنے پڑے گی۔ اپنی گھڑی مجھے دو۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں۔ دونوں ایک ساتھ کتنی پیاری لگتی ہیں۔''

Jim sat down and smiled.

"Della," said he, "let's put our Christmas gifts (کرسمس کے تحائف) away and keep them a while (کچھ عرصہ). They're too nice to use now. **I sold the watch to get the money to buy the combs. And now I think we should have our dinner."**

جم بیٹھا اور مسکرانے لگا۔
اس نے کہا۔ ''ڈیلا آؤ، کرسمس کے تحفے ایک طرف رکھ دیں اور کچھ عرصہ کے لیے انہیں سنبھال دیں۔ یہ اتنے اچھے ہیں کہ اب استعمال نہیں ہو سکتے ہیں۔ کنگھیاں خریدنے کے لیے، رقم حاصل کرنے کے لیے میں نے وہ گھڑی بیچ دی۔ اور میرا خیال ہے کہ اب ہمیں کھانا کھالینا چاہیے۔''

Q.25.Why did Jim sell the gold watch? (Text Q.No.4)

The **magi**, as you know, were wise men-**wonderfully** (حیرت انگیز طور پر) **wise men-who brought gifts to the newborn** (نومولود) Christ-child. They were the first to give Christmas gifts. Being wise, their gifts were doubtless (یقیناً) wise ones. And here I have told you the story of two children who were not wise. Each sold the most valuable (قیمتی) thing he owned in order to buy a gift for the other. But let me speak a last word to the wise of these days: Of all who give gifts, these two were the most wise. Of all who give and receive gifts, such as they are the most wise. Everywhere they are the wise ones (دانشور). They are the magi.

بے جائی بہت عقلمند آدمی تھے۔ حیرت انگیز طور پر عقلمند۔ جو نومولود (حضرت عیسیٰؑ) کے لیے تحائف لاتے تھے۔ کرسمس کے تحفے پیش کرنے والے وہ پہلے آدمی تھے۔ چونکہ وہ دانا تھے۔ چنانچہ ان کے تحائف شاندار ہوا کرتے تھے۔ اور میں نے تمہیں دو بچوں کی کہانی بتائی ہے جو دانا نہیں تھے۔ ایک دوسرے کے لیے تحفہ خریدنے کے لیے دونوں نے اپنی قیمتی چیزیں بیچ دیں۔ مگر مجھے آج کے دانا لوگوں سے آخری بات کہہ لینے دیں۔ کہ جو لوگ تحفے دیتے ہیں۔ یہ دونوں ان سب سے زیادہ دانا ہیں۔ جو لوگ اس جیسے تحفے دیتے ہیں اور وصول کرتے ہیں۔ وہ ان سب سے زیادہ دانا ہیں۔ وہ ہر مقام پر دانا ہیں۔ وہ ے جائی ہیں۔

Q.26. Who were the Magi?

Q.27.What was the wisdom in selling the most valuable things? (Text Q.No.10)

Q.28.Discuss the irony in the story?

☆☆☆☆☆

Reading Notes from Text

Christmas کرسمس	yearly celebration of the birth of Jesus Christ, December 25
made itself into a dress for her مکمل لباس/لبادہ	can cover her whole body
nervously پریشانی میں	excitedly
seemed to fly جلدی میں	looked in hurry
quietness and value سنجیدگی اور قدر و قیمت والا	sober and precious
large-hearted سخی دل	generous

Story 12

The Gift of the Magi

Text Book Exercise

Q.1 **How much did she save for Christmas?** ڈیلہ نے کرسمس کے لیے کتنے (پیسے) جمع کیے؟

Ans. Della saved one dollar and eighty-seven cents for Christmas gift.

ڈیلہ نے کرسمس کا تحفہ خریدنے کے لیے ایک ڈالر اور ستاسی سینٹ جمع کیے۔

Q.2 **Why did she feel proud in the beauty of her hair?** (Bwp-G1)-16

وہ اپنے بالوں کی خوبصورتی پر کیوں فخر کرتی تھی؟ (Bwp-G2)-16

Ans. Della felt pride in the beauty of her hair because her hair were more beautiful than any queen's Jewels and they shine like a falling stream of brown water. They reached below her knees and looked like a dress for her. (Rwp-G2)-15 (Ajk-G1&2)-15

ڈیلہ اپنے بالوں کی خوبصورتی پر فخر کرتی تھی کیونکہ اس کیبال کسی بھی ملکہ کے جواہرات سے زیادہ قیمتی تھے۔ یہ سنہرے پانی کے بہتے ہوئے چشمے جیسے تھے۔ یہ اس کے گھٹنوں تک لمبے تھے۔

Q.3 **Why did she sell her hair?** اُس نے اپنے بال کیوں بیچ دیے؟ (Lhr-G1)-16

Ans. Della did not have enough money to buy a Christmas gift for Jim. Therefore, she sold her hair for twenty dollars. (Rwp-G1)-14 (Dgk-G1)-12

ڈیلہ کے پاس جم کے لیے کرسمس کا تحفہ خریدنے کے لیے رقم کافی نہ تھی اس لیے اُس نے اپنے بال بیس ڈالر میں بیچ دیے۔

Q.4 **Why did Jim sell the gold watch?** جم نے سونے کی گھڑی کیوں بیچ دی؟ (Lhr-G2)-14

Ans. Jim sold his gold watch to get money to buy a nice Christmas gift for Della. (Lhr-G1)-13 (Lhr-G1)-12

جم نے اپنی سونے کی گھڑی ڈیلہ کے لیے کرسمس کا ایک عمدہ تحفہ خریدنے کے لیے بیچی۔

Q.5 **Why did they want to exchange the gifts?** وہ ایک دوسرے کو تحفے کیوں دینا چاہتے تھے؟ (Fsd-G2)-16

Ans. The Magi were famous for their gifts. Della and Jim loved and respected each other, they could not celebrate Christmas without presenting gifts to eachother. (Dgk-G1)-12

میجائی اپنے تحفوں کی وجہ سے مشہور تھے۔ ڈیلہ اور جم ایک دوسرے سے محبت اور عزت کرتے تھے۔ وہ کرسمس پر ایک دوسرے کو تحفے دیئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔

Q.6 **Why did she feel sad on losing her hair?** وہ اپنے بالوں کو کھو کر افسردہ کیوں ہوگئی؟

Ans. Della felt sad on losing her hair because she was afraid that Jim might not find her attractive without her beautiful hair.

ڈیلہ اپنے بالوں کو کھو کر افسردہ ہوگئی تھی کیونکہ وہ ڈرتی تھی کہ اپنے بالوں کے بغیر وہ جم کو دلکش نہ لگے گی۔

Q.7 Why did Jim not welcome her when he stepped in?

جب وہ اندر داخل ہوئی تو جم نے اُس کو خوش آمدید کیوں نہ کیا؟

Ans. Jim didn't welcome her when he stepped in because he had bought combs for her hair. But she had sold her hair. جب وہ اندر داخل ہوئی تو جم نے اُس کو خوش آمدید نہ کہا کیونکہ اُس نے اُس کے بالوں کے لیے کنگھے خریدے تھے لیکن اُس نے اپنے بالوں کو بیچ دیا تھا۔

Q.8 What did he bring out of his coat? جم نے اپنے کوٹ سے کیا نکالا؟ **(Dgk-G1)-16**

Ans: From his coat, Jim took out something tied in paper. It was a comb for Della's hair. But now he threw it upon the table.

جم نے اپنے کوٹ کی جیب سے خوبصورت کنگھے نکالے۔ وہ یہ کنگھے ڈیلہ کے لیے کرسمس کے تحفے کے طور پر لایا تھا۔

Q.9 How beautiful was the gold watch chain? سونے کی گھڑی کی چین کتنی خوبصورت تھی؟

Ans. The golden watch chain was simple but its real value was in its rich and pure material. It was a perfect chain for Jim's gold watch.

سونے کی چین سادہ تھی لیکن اس کی اصل قدر اس کے عمدہ اور خالص مادے کی تھی۔ یہ جم کی سونے کی گھڑی کے لیے ایک موزوں چین تھی۔

Q.10 What was the wisdom in selling the most valuable things? **(Mtn-G2)-16**

(اپنی) قیمتی چیزوں کو بیچنے میں کیا عقلمندی تھی؟ **(Mtn-G1)-15**

(Sgd-G2)-15

Ans. The wisdom in selling their most valuable things was that material things are not important in life. We should sacrify our valuables for our beloved because love begets love. **(Fsd-G2)-15**

اپنی بیش قیمت چیزوں کو بیچنے میں اُن کا ایک دوسرے کے لیے قربانی کا احساس تھا۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ مادی اشیاء زندگی میں اہم نہ ہیں۔ محبت کے پرخلوص احساسات زندگی میں زیادہ اہم ہیں۔ محبت سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

Additional Questions

Q.1 **How much did she save for Christmas?** **(Text Q.No.1)**

Ans. Della saved one dollar and eighty-seven cents for Christmas gift.

Q.2 **How many times Della counted her savings?**

Ans: Della counted her savings for three times.

Q.3 **Why did Della fall on the bed and cry?** **OR** **(Mtn-G1)-16**
Why was Della worried?

Ans: Della fell on the bed and cried because she had insufficient amount to buy a nice gift for Jim.

Q.4 **What type of gift Della was planning to present to Jim?**

Ans: Della was planning something nice, something worth of belonging to Jim.

Q.5 **What did the James Dillingham Youngs proud of?**

Ans: James Dillingham Young's were proud of two things: one was Jim's gold watch and the other thing was Della's beautiful hair.

Q.6 **Why did she feel proud in the beauty of her hair?** **(Text Q.No.2)** **(Bwp-G1)-16**
(OR) Why did Della feel proud in the beauty of her hair? **(Bwp-G2)-16**
(OR) How did the hair of Della look? **(Rwp-G2)-15**

Ans: **Ans.** Della felt pride in the beauty of her hair because her hair were more beautiful than any queen's Jewels and they shine like a falling stream of brown water. They reached below her knees and looked like a dress for her. **(Ajk-G1)-15** **(Ajk-G2)-15**

Q.7 **What did Della wear before going out into the street?**

Ans: Della wore her old brown coat and hat and went out into the street to buy a gift for Jim.

Q.8 **Describe the character of Mrs. Sofronie.**

Ans: Mrs. Sofronie was a large, white and cold-eyed lady who dealt in hair articles of all kinds.

Q.9 **How much amount did Della get for her hair?**

Ans: Della got twenty dollars for selling her hair.

Q.10 **Why did she sell her hair?** **(Text Q.No.3)** **(Lhr-G1)-16**
(OR) What was the wisdom in selling the most valuable things? **(Rwp-G1)-14,**

Ans. Della did not have enough money to buy a Christmas gift for Jim. **(Dgk-G1)-12,**
Therefore, she sold her hair for twenty dollars.

Q.11 How beautiful was the gold watch chain? (Text Q.No.9)

Ans: The golden watch chain was simple but its real value was in its rich and pure material. It was a perfect chain for Jim's gold watch.

Q.12 What was the common between Jim and the Chain?

Ans: Both Jim and the chain had the common qualities of quietness and value.

Q.13 What will it cost to bring a gift for Jim?

Ans: Della needed twenty one dollars to buy a gift for Jim. But she had only one dollar and eighty seven cents.

Q.14. What were Della's feelings when she returned home after selling her hair?

Ans: When Della returned home after selling her hair, her mind quietened a little. She began to think more reasonably. She tried to cover the sad marks of what she had done.

Q.15. How did Della look after short hair?

Ans: After getting short hair, Della looked wonderfully like a schoolboy.

Q.16 What did Della think about her short hair while standing before a looking glass?

Ans: Della thought if Jim did not kill her before looking at her for the second time, he would say that she looked like a girl who worked for money.

Q.17 What did Della pray to Almighty after getting short-hair?

Ans: Della prayed to Almighty that Jim might still think her pretty after getting short hair.

Q.18 What was Jim's age?

Ans: Jim was only twenty two years old.

Q.19 Why did Della become afraid when Jim looked at her?

Ans: When Jim looked strangely at Della, it filled her with fear. It was not anger, nor surprise nor anything. He simply looked at her with the strange expression on his face.

Q.20 How did Della react to see Jim's strangeness?

Ans: Della told Jim that she had her hair cut off and sold it. She couldn't live through Christmas without giving him a gift.

Q.21 Did Jim believe to see Della's short hair?

Ans: No, Jim did not feel sure of it. He seemed to labour to understand what had happened, with her.

Q.22 How did Della account for her love for Jim?

Ans: Della said that the hair on her head could be counted but no one could count her love and regard for Jim.

Q.23 What did Jim bring out of his coat? **(Text Q.No.8)** **(Dgk-G1)-16**

Ans: From his coat, Jim took out something tied in paper. It was a comb for Della's hair. But now he threw it upon the table.

Q.24 Why did Della remain indifferent to see the beautiful combs?

Ans: Della looked at the combs without the least hope of owning them. Though, the combs were hers now, yet her hair were gone.

Q.25. Why did Jim sell the gold watch? **(Text Q.No.4)** **(Lhr-G2)-14 (Lhr-G1)-13**

Ans. Jim sold his gold watch to get money to buy a nice Christmas gift for Della. **(Lhr-G1)-12**

Q.26 Who were the Magi? **OR** **(Bwp-G2)-15**

How did the Magi want to celebrate their Christmas? **(Grw-G1)-14**

(OR) Why Della and Jim have been called Magi? **(Lhr-G2)-12**

Ans: The Magi were wonderfully wise men who brought gifts to the newborn Christ-child. The Magi set the tradition of presenting gifts to new borns. Both Della and Jim wanted to present gifts to each other, they were Magi at heart.

Q.27 What was the wisdom in selling the most valuable things? **(Fsd-G2)-16**

(Text Q.No.10) **(Dgk-G1)-12**

(OR) What is the underlying message? **(Mtn-G2)-16**

(OR) Why did Jim an Della want to present the gifts to each other? **(Mtn-G1)-15 (Sgd-G2)-15**

Ans: The wisdom in selling their most valuable things was that material things are not important in life. We should sacrify our valuables for our beloved because love begets love. **(Fsd-G2)-15**

Q.28 Discuss the irony in the story? **OR** **(Sgd-G1)-15**

Why were the gifts of Jim and Della useless for them? **(Fsd-G1)-15**

Ans: The story is full of irony from beginning to end. Della aspired for combs for her long hair but ironically when she got the combs, she had sold her hair. Similarly, Jim longed for a chain for his wrist watch but ironically, he could not wear new chain because he had to sell his gold watch.

Story 12 — The Gift of the Magi

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Choose the correct answers:

i. James Dillingham Youngs had two valuable things

a) a house and a car b) a necklace and a clock
c) TV and VCR **d)** *Jim's gold watch and Della's hair*

ii. Della's hair was more beautiful than any

a) painting b) palace
c) *queen's Jewels and gifts* d) scene

iii. Della's hair reached below her

a) neck b) back c) feet **d)** *knee*

iv. "Down fell the brown water fall" means

a) the stream flowed down b) the brown waterfall fell down
c) Della's hair fell down d) the brown water fell down

v. What did she buy for Jim?

a) a watch **b)** *a gold watch chain*
c) a necktie d) a shirt

vi. What was common in Jim and the watch chain?

a) simplicity b) quietness c) value **d)** *quietness and value*

vii. With her short hair, she looked wonderfully like a

a) young girl **b)** *school boy* c) dame d) woman

viii. What did Della pray?

a) *may he think her still pretty* b) may she live long
c) may she had long hair again d) may she remain pretty

ix. No one can count Della's

a) feelings b) love c) hair d) Jewels

x. Jim bought a gift of

a) a watch b) shoes c) clips **d)** *the combs*

2. Mark the statements true or false — **Statements** کو درست یا غلط **Mark** کیجیے۔

i. The gold watch belonged to Jim's father. — True
ii. Jim knew that no king had anything so valuable than the gold watch. — True
iii. Della sold her hair for twenty dollars. — True
iv. For three hours she seemed to fly from shop to shop to find a gift. — False

v. She could not do anything with a dollar and eighty seven cents. **True**

vi. Jim took his dinner at eight. **Palse**

vii. Jim was paid 20 dollars a week. **False**

viii. Both couldn't live through Christmas without giving a gift. **True**

ix. She refused to have the gift of the combs. **False**

x. The gifts were too nice to use on Christmas. **True**

3. Answer the following questions (in one to three sentences)

Ans: Please go to Text Exercise Questions and answers at the start.

4. Answers the following questions in 100 - 150 words.

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات 100-150 الفاظ میں لکھیے۔

(i) How did the Magi want to celebrate (منانا) the Christmas? میجائی کس طرح کرسمس منانا چاہتے تھے؟

Ans: Della and Jim were two lovers. They were in love with each other by the depths of their souls. They wanted to share their valuable gifts with each other on the eve of Christmas. They wanted to prove their love at any cost. For that purpose they sold their most valuable things to buy gifts for each other. They succeeded in buying their gifts but their gifts became useless.

(ii) How much attached (گہرا تعلق) to each other are they in the story?

کہانی میں ان کا ایک دوسرے کے ساتھ کتنا گہرا تعلق ہے؟

Ans: Their bounteous gifts aptly reveal how much they were attached to each other in the story. Della had golden beautiful long hair that was the only valuable thing she possessed. But she cut them off and sold to buy a golden chain for her Jim. On the other hand, Jim had only one thing valuable and he sold it to purchase combs that Della once liked so much. Thus, both sold their most valuable things to make other happy. This spirit shows their deep love for each other.

(iii) Why did they sell their beautiful, valuable things?

انہوں نے اپنی خوبصورت اور قیمتی چیزیں کیوں فروخت کر دیں؟

Ans: Both Della and Jim belonged to poor families. They had no riches with them. They had no properties at all. Della had beautiful hair and Jim had a golden watch. But they had so much love for each other that they couldn't celebrate Christmas without sharing gifts. So they decided to sell their most valuable things to buy gifts for each other.

(iv) Describe the story in your own words. اپنے الفاظ میں کہانی بیان کیجیے۔

Ans: Della and Jim are the hero and the heroin of the story. Both are young and affectionate. They want to share gifts on the eve of Christmas. But the dilemma with them is that they have no money to buy gifts. So they decide to sell their valuable things. Della sells her long golden hair and Jim sells his gold watch. Jim buys combs for Della's hair but she has no hair. And she buys a chain made of gold for his watch but he has no watch. Thus, both celebrate their Christmas without sharing gifts.

(v) What is the moral of the story? کہانی کا اخلاقی سبق کیا ہے؟

Ans: The moral of the story is purity of love. Affection works wonder. One must be sincere to others with the depth of his soul. Sincerity and not the valuable things is necessary to express true love. One must be true to others by heart and soul. Both Jim and Della don't care for their valuable things and prefer pure feelings and affection to these things. Though they are deprived of these things yet they get eternal happiness.

5. Connect the sentence in Column I with the relevant sentence in Column II and write it in column III.

کالم نمبر 1 میں جملے کو کالم نمبر 2 کے متعلقہ حصے سے ملائیے اور اسے کالم نمبر 3 میں لکھیے۔

Column I	Column II	Column III
(i) She had many happy hours	into a dress for her	**planning something nice for him**
(ii) It had once belonged	me look at it	**to his father**
(iii) It almost made itself	rich and pure material	**into a dress for her**
(iv) She stood still with	strange expression on his face	**a tear or two ran down her face**
(v) Take your hat off and let	the chain and eighty-seven cents	**me look at it**
(vi) It's value was in its	a tear or two ran down her face	**rich and pure material**
(vii) She hurried home with	planning something nice for him	**the chain and eighty- seven cents**
(viii) He simply looked at her with that	to his father	**strange expression on his face**

6. Punctuate the following lines. مندرجہ ذیل سطروں میں اوقاف لگائیے۔

Unpunctuated	Punctuated
i want you to understand me della he said nothing like a haircut could make me careless for you but it you'll open that you may know what i felt when i came in.	"I want you to understand me, Della," he said, "Nothing like a haircut could make me careless for you. But if you'll open that, you may know what I felt when I came in."

7. Read the passage and answer the questions given at the end.

نکتہ پڑھ کر آخر میں دیئے گئے سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

The Magi, as you know, were wise men-wonderfully wise men-who brought gifts to the newborn Christ-child. They were the first to give Christmas gifts. Being wise, their gifts were doubtless wise ones. And here I have told you the story of two children who were not wise. Each sold the most valuable thing he owned in order to buy a gift for the other.

But let me speak a last word to the wise of these days: Of all who give gifts, these two were the most wise. Of all who give and receive gifts, such as they are the most wise. Everywhere they are the wise ones. They are the Magi.

عقل مند آدمی کون تھے؟

(i) Who were the wise men?

Ans: The Magi were the wise men who brought gifts to the newborn Christ-child.

میجائی عقلمند آدمی تھے جو نومولود حضرت عیسیٰؑ کے لیے تحائف لائے تھے۔

(ii) Who were the first to give Christmas gifts?

Ans: The Magi were the first to give Christmas gifts.

سب سے پہلے کس نے کرسمس کے تحائف دیے تھے؟

سب سے پہلے میجائیوں نے کرسمس کے تحفے دیئے تھے۔

(iii) Were these two the most wise?

Ans: Yes, these two were the most wise.

کیا یہ دونوں سب سے زیادہ عقل مند تھے؟

جی ہاں، یہ دونوں سب سے زیادہ عقل مند تھے۔

(iv) Write the main idea of the passage.

اس عبارت کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

Ans: The Main idea of the Passage proues that fact the Magi were wise men who brought wise gifts to the newborn Christ-child. These two children are also the Magi! They sold their most valuable thing in order to buy a gift for the other. It is true that all who give and receive gifts are the wise ones.

کہانی کا مرکزی خیال یہ بتاتا ہے کہ میجائی عقلمند آدمی تھے جو کہ نومولود حضرت عیسیٰؑ کے لیے پر از حکمت تحائف لائے تھے۔ یہ دونوں بچے بھی میجائی ہیں۔ جنھوں نے اپنی قیمتی چیز دوسرے ساتھی کے لیے تحفہ خریدنے کی خاطر بیچ دی یہ بات سچ ہے کہ ایسے سب لوگ عقلمند ہیں۔

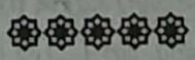

Story 13

God Be Praised
(تمام تعریفیں خدا کیلئے)

(By Ahmed Nadeem Qasmi)

(کہانی کا مرکزی خیال)

اِس کہانی میں دیہاتی معاشرے کے کم آمدن گھرانے کی زندگی کے تلخ تجربات اور غربت وافلاس میں گزر بسر کو ظاہر کیا گیا ہے۔ شادی سے قبل مولوی ابوالبرکات ایک خوش حال زندگی گزارتا ہے۔ مگر شادی کے جھمیلوں کے بعد اور بچوں کی آمد کے بعد وہ تنگدستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اُس کی بیوی اس کا ہاتھ بٹاتی ہے۔ مگر یہ سب ناکافی ہوتا ہے۔ وقت گزرتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اُسے بیٹیوں کی شادی کی فکر آن پڑتی ہے۔ اِس حالت میں بھی وہ سرخرو رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیک رشتے کا بندوبست کرتا ہے۔ اور وہ ایک بیٹی کے فریضے سے سبکدوش ہوتا ہے۔ تو دوسری بچیاں اُس کے سامنے آن کھڑی ہوتی ہیں۔ فکر و پریشانی کا یہ عمل فطری ہے۔ اللہ پاک نہ صرف یہ کہ انسان کو ان مسائل میں ڈالتا ہے بلکہ ان سے نکلنے کا راستہ بھی خود ہی فراہم کرتا ہے۔

(Critical Analysis) Text of the Story (Page No.79) (بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Before his marriage, **Maulvi Abul Barkat, alias** (المعروف) **Abul,** used to live in comfort, even pomp (شان وشوکت). On his head, he wore **a light brown turban** (پگڑی) **known as Mashadi lungi, because it originally** (بنیادی طور پر) **came from Mashad in Iran.** The gilded (سنہری) tip (نوک) of his cap used to shine brightly above the turban. **He always carried a walking stick, a sort of scepter** (عصائے شاہی) **with decorative** (سجاوٹی) **bands** (پٹریاں) **of brass** (پیتل) **and gilt** (سونے جیسا رنگ). For his hair, he used fragrant oil. Its sweet pungent (تیز) smell (خوشبو) lingered (موجود رہتی) in the village lanes (گلیاں) whenever he walked through them.

اپنی شادی سے قبل مولوی ابوالبرکات المعروف ابول آرام دہ بلکہ ٹھاٹ بھاٹ کی زندگی بسر کرتے تھے۔ وہ سر پر ہلکے بھورے رنگ کی پگڑی باندھا کرتے تھے۔ جسے مشہدی لنگی کہتے تھے۔ کیونکہ اصل میں یہ ایران کے شہر مشہد سے آئی تھی۔ پگڑی کے اوپر سے نکلی کلاہ کی سنہری چوٹی خوب چمکتی رہتی تھی۔ وہ ہاتھ میں عصا لے کر چلتے تھے۔ جو پیتل کی ایک سنہری سجاوٹی پٹریوں سے سجا ایک قسم کا شاہی عصا تھا۔ وہ بالوں میں خوشبودار تیل استعمال کرتے تھے۔ جب کبھی وہ گاؤں کی گلیوں میں سے گزرتے تھے تو اس کی خوشبو دیر تک وہاں پھیلی رہتی تھی۔

Maulvi Abul had slightly (قدرے) **bulging** (ابھری ہوئی) **eyes. On his fingers he wore silver rings with large turquoise stones** (فیروزے). These rings came off his fingers five times a day before ablutions (وضو), and yet no change was ever observed (دیکھا گیا) in the order (ترتیب) in which they were worn.

مولوی ابول کی آنکھیں کسی قدر باہر کو نکلی ہوتیں تھیں۔ انگلیوں میں وہ چاندی کی انگوٹھیاں پہنتے تھے۔ جن میں سبزی مائل نیلگوں بڑے فیروزے جڑے ہوتے تھے۔ یہ انگوٹھیاں دن میں پانچ بار وضو سے پہلے اُترتیں۔ لیکن پھر بھی جس ترتیب سے پہنی جاتیں۔ اُن میں کبھی کوئی فرق نہیں دیکھا گیا تھا۔

Q.1. What was alias Abul's full name? (Text Q.No.1)

Q.2. What was his turban known as and where did it originally come from? (Text Q.2 No.)

Q.3. What did he always carry with him? (Text Q. No. 3)

Q.4. Describe Maulvi's appearance? (Text Q-4)

Q.5. Describe Maulvi's Abul Barkat's life before marriage.

Q.6. How much did the Maulvi collect on every Eid? (Text Q. No.5)

Q.7. How much was distributed among the needy and the poor? (Text Q.No. 6)

Q.8. What did he (Maulvi Abul) say to his followers on this (Eid) occasion?

Q.9. What was the name of his (Maulvi Abul) eldest daughter? (Text Q.No.7)

Every Eid, after his sermon (خطبہ), **whenever the cotton bag containing the 150 to 200 rupees collected from the devotees** (عقیدت مند) happened to fall with a thud (دھب کی آواز), **he distributed** (بانٹ دیتا) **40 to 50 rupees in the presence of the worshippers** (نمازی) **among the needy** (ضرورت مند) **and the poor of the village.** After each such act, he used to say: **"Please don't pray for me. Remember the Benevolent** (رحمٰن) **Almighty Allah** (قادرِ مطلق). **If He creates insects in stones, He supplies their food there too. Please do not bless me. What has He not blessed me with? Health, peace of mind, freedom from care** (فکر) **I have everything one can desire. I don't need anything more from His unlimited** (لامحدود) **treasure** (خزانہ) **of divine blessings** (خدائی رحمتیں)."

ہر عید کے خطبے کے بعد، عقیدت مندوں سے اکٹھے کیے گئے ڈیڑھ سو، دوسو روپے کی رقم کی تھیلی ٹھڈ کی آواز کے ساتھ اُن کے سامنے گرتی۔ جو وہ 40 سے 50 روپے نمازیوں کی موجودگی میں گاؤں کے ضرورت مندوں اور غریبوں میں بانٹ دیتے۔ اور ہر ایسے عمل کے بعد وہ کہا کرتے تھے۔ ''براہ کرم مجھے دعائیں نہ دو۔'' پاک بزرگ و برتر خدا کو ہمیشہ یاد رکھو۔ اگر وہ پتھر میں کیڑے کو پیدا کرتا ہے اور وہاں بھی انہیں رزق عطا کرتا ہے۔ تو برائے مہربانی میرے لیے دعائیں مت کرو۔ وہ کیا ہے؟ جس سے اُس نے مجھے نہیں نوازا ہے۔ صحت، اطمینان قلب تفکرات سے آزادی، میرے پاس ہر وہ چیز ہے جس کی کوئی تمنا کر سکتا ہے۔ مجھے اُس کی لامحدود خزانوں سے رحمت کے خزانوں سے مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

Like the children who came in quick succession (تواتر سے), the times too had changed fast. A pair of shoes for his first born, **Mehrunnisa,** had cost one rupee. For his youngest daughter, he was now asked to pay six rupees for a pair. When he complained, the shoe maker said: "Maulviji, I didn't charge more for your sake (تمہاری خاطر). Had it been someone else, I could easily have wangled (وصول کر لیتا) ten rupees. The cost of leather has gone sky high. Prices have risen so suddenly that it seems as though all the cows and buffaloes in the country have been dispatched (بھیج دیا) to Mount Caucasus. My cost price is five twelve. Believe me, my profit is only four annas. Come on, Maulviji, don't look disappointed (مایوس) and, pray, don't give me even that four anna bit. I will charge only what I have spent on these dainty (نفیس) shoes. If I am lying, the curse (لعنت) of Allah be on me and may I drown in some pond. May I even be deprived (محروم ہو جاؤں) of a decent (باوقار) burial (تدفین)!"

اُن بچوں کی مانند جو لگاتار اوپر نیچے آتے ہیں۔ وقت بھی تیزی سے بدل چکا تھا۔ اُس کے ہاں پیدا ہونے والی پہلی بچی مہرالنساء کا جوتا ایک روپے میں آتا تھا۔ سب سے چھوٹی بیٹی کے جوتے کے لیے اسے چھ روپے ادا کرنے کو کہا گیا۔ جب اُس نے شکایت کی تو موچی نے کہا ''مولوی جی، میں صرف آپ کے احترام میں زیادہ پیسے نہیں لیتا۔ اگر آپ کی بجائے کوئی اور ہوتا تو بالکل آسانی سے میں دس روپے لے لیتا۔ چمڑے کی قیمت آسمان کو چھو رہی ہے۔ قیمتیں اتنی تیزی سے بڑھی ہیں کہ لگتا ہے کہ ملک کی تمام گائے بھینسیں کوہ قاف چلی گئی ہیں۔ میری لاگت پانچ روپے 12 آنے ہیں۔ یقین رکھیں میرا منافع صرف چار آنے ہیں۔ مولوی جی! آپ مایوس نہ ہوں آپ دعا کریں۔ اور یہ چار آنے بھی آپ مجھے نہیں دیں۔ میں صرف وہی لوں گا جو اس عمدہ جوتے پر لاگت آتی ہے۔ اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو اور میں کسی جوہڑ میں ڈوب مروں۔ مجھے باعزت تدفین بھی نصیب نہ ہو۔''

If it was possible to get the necessities (ضروریات) of life from the heavens (عرش، آسمان) through prayer, Maulvi Abul would have prayed to Allah for a pair of shoes for his Umda, the youngest in the family. At night he consulted (مشورہ کیا) his wife. But instead of replying, she silently lifted a corner of the quilt (رضائی) to expose (دکھانا) **Umdatunnisa's small, bare (ننگے) feet. Seeing those dainty (نازک) feet, Maulvi Abul burst into tears (پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے) like a child.)**

اگر ضروریات زندگی کا حصول دعا کے ذریعے آسمان سے ممکن ہوتا تو مولوی ابول اپنے خاندان کی سب سے چھوٹی بیٹی کے لیے عمدہ جوتوں کے لیے دعا بھی خدا سے کرتے۔

رات کو انہوں نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا۔ تو اُس نے جواب دینے کی بجائے عمدۃ النساء کے ننھے پیر جو ننگے تھے۔ دکھانے کے لیے خاموشی سے رضائی کا کونہ اوپر اُٹھایا۔ نازک ننگے پاؤں دیکھ کر مولوی ابول بچوں کی طرح آنسو بہانے لگا۔

Q.10. What were the feelings of Maulvi Abul when he saw the bare feet of his daughter?

(Text page-80): Next day, after his morning prayers, he went to the shoe maker and paid him five rupees and twelve annas and bought the shoes. Leaving his shop, **he vowed (قسم کھائی), with Allah as his witness (گواہ), never to use the powdered tobacco that he loved.**

اگلے دن صبح کی نماز کے بعد وہ موچی کے ہاں گیا اور اُسے پانچ روپے بارہ آنے ادا کیے۔ اور جوتے خریدے۔ وہاں دکان سے روانہ ہوتے ہوئے اُس نے اللہ کو گواہ بنا کر قسم کھائی اور عہد کیا کہ وہ آئندہ کبھی نسوار استعمال نہیں کرے گا۔ جس سے اُسے بہت محبت تھی۔

Q.11. What did Maulvi Abul promise after buying the shoes for Umda?

When Mehrun reached the age of 14, Maulvi Abul's prayers became intense (شدید) and prolonged (طویل). During Ramzan, he led the nightly tarawih prayers as usual (حسب معمول). But that same Maulvi Abul who never made a single mistake (غلطی), began straying (بھٹکتا رہتا) from one Surah of the Holy Quran to another. **Sometimes, unconsciously (لاشعوری طور پر), he repeated the same chapter (سورۃ) twice in the same part of prayer.**

جب مہران 14 سال کی ہوئی۔ مولوی ابول کی نمازیں طویل اور شدید ہوتی گئیں۔ ماہ رمضان کے دوران میں رات کو نماز تراویح کی امامت حسب معمول وہی کرتا تھا۔ مگر وہی مولوی اُبول جس نے کبھی کوئی غلطی نہیں کی تھی بھٹک کر قرآن پاک کی ایک سورۃ سے دوسری پر جا نکلتا تھا۔ بعض اوقات ناواقفی میں وہ ایک ہی سورہ کو ایک رکعت میں دو بار پڑھ دیتے تھے۔

Q.12. When did Maulvi Abul's prayers become intense and prolonged?

Q.13. What mistakes did Maulvi Abul make during Ramadan?

Once when **Chaudhry Fatehdad, member of the District Board,** reprimanded (سرزنش کی) him for a mistake, Maulvi Abul felt like shouting back at him: You have a whole row of boys, Chaudhri Seheb. **Had you also been blessed with a daughter then you would understand why I repeated a chapter of the Holy Book twice!**

ایک مرتبہ چودھری فتح داد نے جو کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا رکن تھا۔ اُس کی ایک غلطی پر سرزنش کی تو مولوی ابول کا دل چاہا کہ وہ اس کو چیخ چلا کر جواب دے۔ آپ کے ہاں تو لڑکوں کی قطار ہے۔ چودھری صاحب۔ اگر آپ بھی بیٹی کی نعمت سے مالا مال ہوتے تو تب آپ جانتے کہ میں نے قرآن پاک کا ایک باب دو مرتبہ کیوں دھرایا تھا۔

Q.14. What was the name of the member of the District Board where the Maulvi lived? (Text Q.No.8)

Q.15. What was the cause of Maulvi Abul's worries?

But Chaudhry Fatehdad's censure (سرزنش) was purely religious (خالصتاً مذہبی). Why, he was the same rich, pious Muslim, the Head of the village, who every evening for years had been sending Maulvi Saheb homebaked bread smeared (چپڑی ہوئی) with ghee and an earthen (مٹی کا) bowl (پیالہ) of dal. He was very regular in his offering (نذرانہ). If for some reason the daily offering of the evening meal (شام کا کھانا) was delayed (تاخیر ہو جاتی), Chaudhry Fatehdad would carry it himself to Maulvi Abul's house and apologise (معذرت کرنا) for the delay (دیر), saying:

لیکن چودھری فتح داد کی یہ ڈانٹ ڈپٹ خالصتاً مذہبی تھی۔ کیونکہ یہ گاؤں کا وہی امیر اور نیک سربراہ تھا جو ہر شام برسوں سے مولوی صاحب کو گھر کی پکی ہوئی گھی سے تر روٹی اور دال کا ایک مٹی کا پیالہ بھجوا رہا تھا۔ وہ یہ نذر نیاز بہت باقاعدگی سے بھیجتا تھا۔ اگر کبھی کسی شام کھانے کی نیاز میں کسی وجہ سے تاخیر ہو جاتی تو چودھری فتح داد اسے خود اُٹھا کر مولوی اُبول کے گھر لاتے اور تاخیر پر یہ کہہ کر معافی مانگتے:

"I am terribly sorry (بے حد افسوس), Maulviji. My wife is unwell (بیمار). So the maid has cooked the food." He, sincerely considered (سمجھتا تھا) the daily gift to Maulvi Abul a part of his daily worship (روزانہ کی عبادت).

''میں بہت زیادہ معافی کا طلبگار ہوں مولوی صاحب۔ میری بیوی تندرست نہیں ہے۔ اس لیے ملازمہ نے کھانا پکایا ہے۔'' وہ اخلاص سے مولوی اُبول کو دیا جانے والا نذرانہ اپنی روزانہ کی عبادت کا حصہ سمجھتا تھا۔

Q.16. What was the name of his (Maulvi's) wife? (Text Q.No.9)

Conscious (باخبر) of the ever increasing (بڑھتی ہوئی) responsibilities (ذمہ داریاں) **of her husband, Zaibunnisa too** had started teaching young girls of the village the Holy Quran. On Thursday, when each of the girls brought a small portion (حصہ) of sugar on bread, Zaibunnisa would arrange for atleast two baskets. These small baskets were used to store morsels (ٹکڑے) of home baked bread.

اپنے شوہر کی ہر دم بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے زیب النساء بھی گاؤں کی نوجوان لڑکیوں کو قرآن پاک پڑھانے لگی تھی۔ جمعرات کو جب ہر لڑکی روٹی پر تھوڑی سی شکر رکھ کر لاتی تھی تو زیب النساء کو کم و بیش دو ٹوکریوں کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ یہ چھوٹی ٹوکریاں گھر کی پکی ہوئی روٹیوں کو محفوظ کرنے کے لیے استعمال کی جاتی تھیں۔

But, there was yet another problem. Besides bread to fill their bellies, they also needed clothes to cover their bodies. **Chaudhri Fatehdad used to present new clothes to Maulvi Abul once a year after every harvest** (فصل کی کٹائی). Whenever these clothes came, a tailoring shop would spring up in Maulvi Abul's house. Zaibunnisa, with the assistance (مدد) of **Mehrun** and **Zabda** and **Shamsun,** would cut them into smaller outfits (چھوٹے کپڑوں کے جوڑے) for the younger kids (بچے). If he ever received some extra money (فالتو رقم), this bonus (زائد، بونس) would usually be locked up in a tin box.)

لیکن اس کے باوجود بھی ایک اور مسئلہ تھا۔ پیٹ بھرنے کے علاوہ انہیں تن ڈھانپنے کے لیے کپڑے بھی چاہیے تھے۔ چودھری فتح داد سال میں ایک مرتبہ فصل کی کٹائی کے بعد مولوی ابول کو نئے کپڑے پیش کرتا تھا۔ جب بھی یہ کپڑے آتے۔ مولوی اُبول کے گھر درزی کی ایک دوکان سج جاتی۔ زیب النساء، مہرن، زبدہ اور شمسن کی مدد سے اُنہیں کاٹ کر چھوٹے بچوں کے لیے چھوٹے جوڑے بنا لیتی تھی۔ اگر کبھی اُسے کوئی فالتو پیسے ملتے تو یہ غیر متوقع طور پر ٹین کے ایک ڈبے میں منتقل کر دیے جاتے۔

Q.17. When did Chaudhry Fateh Dad give new clothes to Maulvi Abul?

Q.18. Write the names of other two daughters mentioned in the story. (Text Q.No.10)

With the passage of time, the appetites (بھوک) of the children increased (اضافہ ہوتا گیا).

وقت گزرنے کے ساتھ بچوں کی بھوک بڑھتی چلی گئی۔

Maulvi Abul was caught in the whirl (گرداب) of life. Time had not been kind to him. The hair around his temples (کنپٹیاں) had become silvery white. The grip (گرفت) of his teeth on his gums (مسوڑے) had for long been loose. But his voice remained resonant (گونج دار). However, sometimes that too quivered.

مولوی ابول زندگی کے جھمیلوں میں پھنس چکا تھا۔ اب وقت اس پر مہربان نہیں رہا تھا۔ کنپٹیوں کے گرداس کے بال سفید چاندی ہو چکے تھے۔ مدت ہوئی دانتوں پر مسوڑھوں کی گرفت ڈھیلی پڑ چکی تھی۔ تاہم اُن کی آواز میں گھن گرج بھی برقرار تھی۔ تاہم کبھی کبھار اس پر بھی لرزہ طاری ہو جاتا۔

Chaudhri Fatehdad was the only one who knew the reason. Maulvi Abul had once opened his heart to him about a suitable match for Mehrun. The Chaudhry had carefully considered (غور کیا) the eligibility (اہلیت) of all the young men of the village.

چودھری فتح داد وہ اکیلے آدمی تھے جو اس کی وجہ جانتے تھے۔ ایک دفعہ تو مولوی اُبول نے مہرن کے لیے مناسب رشتے کے سلسلے میں اُن سے دل کی بات کی۔ چودھری نے انتہائی احتیاط سے گاؤں کے تمام لڑکوں کی اہلیت کو جانچا۔

(Text page-81): There were some whom he found suitable. But the trouble (مسئلہ، تکلیف) was that everyone in the community (بستی) knew Maulvi Abul well. Chaudhri Fatehdad tried to negotiate (بات چیت کرنا) with a couple of elders but all of them drew back as if bees had suddenly sprung (نکل آئی ہوں) from a bed of flowers.

کچھ نوجوانوں کو اُس نے اس رشتے کے لیے موزوں پایا۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اس بستی میں رہنے والے ہر باسی مولوی ابول کو اچھی طرح جانتا تھا۔ چودھری فتح داد نے گاؤں کے چند بزرگوں سے بات چیت کی لیکن وہ سب کے سب یوں پیچھے ہٹ گئے جیسے پھولوں کی کیاری میں یکا یک شہد کی مکھیاں نکل آئی ہوں۔

Ultimately (آخرکار) Maulvi Abul's and Zaibunnisa's prayers bore fruit (پھل لائیں). A young man from the village who had gone away, came back and opened a small cloth shop. He called himself **Shamim Ahmed.**

آخر کار مولوی ابول اور زیب النساء کی دعائیں رنگ لائیں۔ گاؤں کا ایک جوان جو بیرون ملک تھا واپس آیا۔ اُس نے کپڑے کی چھوٹی سی دوکان کھول لی۔ اُس کا نام شمیم احمد تھا۔

Q.19.Who was Shamim Ahmad?

He was the only son of a Haafiz. After the death of his father, Khudayar had tried to follow in his father's footsteps (نقشِ قدم). When he was about 16, he went away to the city, leaving his old mother behind. Later they learnt that he had worked in the house of a head clerk, after which he had managed to open a small shop on a footpath wherehe began selling cut pieces. After saving some money and gaining experience (تجربہ) in the

وہ ایک حافظ قرآن کا اکیلا بیٹا تھا۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد خدایار (شمیم احمد) نے اپنے والد کے نقش قدم پر چلنا شروع کیا۔ جب اُس کی عمر سولہ برس کی ہوئی تو وہ اپنی بوڑھی والدہ کو چھوڑ کر شہر چلا گیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ اُس نے ایک ہیڈ کلرک کے گھر پر کام کیا تھا۔ جہاں وہ فٹ پاتھ پر ایک چھوٹی سی دوکان کھولنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ جہاں اُس نے کپڑوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بیچنے شروع کیے۔ کچھ رقم پس انداز کرنے اور کچھ تجربہ حاصل

Q.20. How did Shamim establish himself after the death of his father?

business, he returned to the village. He then begged Maulvi Abul to inaugurate (افتتاح کرنا) **and bless his shop by becoming his first customer** (گاہک).

کرنے کے بعد وہ واپس دیہات آ گیا۔ پھر اُس نے مولوی ابول سے اپنی دکان کا افتتاح کرنے اور خیر و برکت و منزلت کے لیے پہلا گاہک بننے کی درخواست کی۔

That day, in order not to disappoint (مایوس کرنا) his erstwhile (سابقہ) disciple (شاگرد) and his aged mother, Maulvi Abul took a momentous decision (اہم فیصلہ). He went to his wife and said: "Shamim Ahmed wants me to inaugurate his shop by becoming his first customer. If you agree, let us buy a piece of cloth for Mehrun's suit. In any case we will need it for her dowry. **My purchase** (خریداری) **in the presence** (موجودگی) **of the entire village** (پورا گاؤں) **may impress** (متاثر کرسکتی) **them."**

اُس روز اپنے پرانے شاگرد اور اُس کی بوڑھی ماں کا دل رکھنے کے لیے مولوی ابول نے ایک بڑا فیصلہ کیا۔ وہ اپنی بیوی کے پاس گیا اور اسے کہنے لگا۔ ''شمیم احمد چاہتا ہے کہ میں اس کا پہلا گاہک بن کر ان کی دوکان کا افتتاح کروں۔ اگر اتفاق کرو تو مہرن کے سوٹ کے لیے کپڑا خرید لیتے ہیں۔ بہرحال ہمیں اس کے جہیز کے لیے کپڑے کی ضرورت تو پڑے گی۔ پورے گاؤں کی موجودگی میں میری خرید اُن کو متاثر تو کر سکتی ہے۔''

Q.21. What was the significance of Maulvi's inaugurating Shamim's shop?

"May Allah bless you," she blurted out (ایک دم بول پڑی) and **immediately took out the key which hung in a thread around her neck. She opened the trunk, took out the tin box and placed it before her husband.**

''اللہ آپ کا بھلا کرے۔'' وہ بے دھڑک بولی۔ اُس نے اپنی گردن کے گرد لپٹی چابی نکالی۔ ٹرنک کھولا ٹین کا ڈبہ نکالا۔ اور اپنے خاوند کے سامنے رکھ دیا۔

Q.22. Where did Maulvi Abul and his wife save extra money?

As she opened it, her eyes suddenly became bright with unshed tears (بغیر گرے آنسو). Just then Mehrun walked in. Then she turned back with a smile, almost as if she was thinking. I know the secret (راز) of Abba's readiness to inaugurate Shamim Ahmed's shop!

اُسے کھولتے ہوئے اس کی آنکھیں ان بہتے آنسوؤں سے چمکنے لگی۔ عین اُسی وقت مہرن اندر آ گئی۔ وہ مسکراتے ہوئے واپس لوٹ گئی۔ تقریباً اس طرح جیسے کہ وہ سوچ رہی ہو۔ ''میں شمیم کی دوکان کے افتتاح پر ابا کی آمادگی کا راز خوب جانتی ہوں۔''

Maulvi Abul counted his savings. There were 43 rupees. He put the money in his pocket, stood up slowly and said: If somehow Mehrun can be married, all my worries (پریشانیاں) will disappear (ختم ہو جائیں گی). I will feel light as a feather, at least for some years to come."

Q.23. How much was Maulvi Abul's saving?

مولوی ابول نے اپنی بچت کی رقم کو گنا۔ یہ 43 روپے تھے۔ اُس نے پیسے اپنی جیب میں ڈالے۔ دھیرے سے کھڑے ہوئے اور کہا۔ ''اگر کسی طرح مہرن کی شادی ہو جائے تو میری تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔ کم از کم آنے والے چند سالوں میں میں پھول کی طرح ہلکا پھلکا محسوس کروں گا۔''

When Maulvi Abul reached Shamim Ahmed's new shop, **he found a crowd** (ہجوم) **assembled** (جمع تھا) **there to watch the proceedings** (کارروائی). **Most of the onlookers** (تماشائی) **were women.** They lingered (ٹھہر گئے) to gaze (گھورنا، دیکھنا) with wistful (حسرت بھری) longing (تمنائیں) at the colourful display (نمائش).

جب مولوی ابول شمیم احمد کی نئی دوکان پر پہنچا تو اُس نے وہاں ایک ہجوم پایا۔ جو کارروائی دیکھنے کے لیے جمع تھا۔ تماشائیوں میں زیادہ تر خواتین تھیں۔ وہ رنگ برنگی نمائش کو حسرت بھری تمناؤں سے نظریں جما کر دیکھنے کے لیے ٹھہرے ہوئے تھے۔

Q.24. Discuss the scene of the inauguration of Shamim's shop?

Maulvi Abul inaugurated (افتتاح کیا) the shop by first reciting (تلاوت کرتے ہوئے) verses (آیات) from the Holy Quran in his powerful voice. **Then he selected a piece of pink** (گلابی) **cloth with beautiful flowers nestling amidst yellow dots.**

مولوی ابول نے سب سے پہلے اپنی طاقتور آواز میں قرآن پاک کی آیات تلاوت فرما کر دوکان کا افتتاح کیا۔ پھر اس نے گلابی رنگ کا کپڑا منتخب کیا۔ جس پر خوبصورت پھول پیلے رنگ کے نقطوں کے درمیان آشیانہ نمایاں تھے۔

Q.25. As a first customer, what kind of cloth did Maulvi Abul choose to buy from the shop of Shamim?

"I will need a piece from this for a young lady's suit," he said loudly (بلند آواز سے).

مولی ابول نے بلند آواز میں کہا۔ ''مجھے اس میں سے ایک نوجوان لڑکی کے لیے سوٹ کا کپڑا درکار ہے۔''

Overjoyed, **Shamim Ahmed picked up his yard stick, uttered** (پڑھی) **"In the name of Allah" silently, measured** (ناپا) **seven yards, picked up the large pair of scissors** (قینچی) **and cut the cloth. He then folded** (تہ کیا) **it neatly** (صفائی سے) **and placed it before Maulvi Abul with respect.** He almost seemed to be offering it as a gift.

خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے شمیم احمد نے گز اُٹھایا۔ آہستہ سے ''بسم اللہ'' پڑھی سات گز کپڑا ناپا۔ بڑی قینچی پکڑی اور کپڑا کاٹ دیا۔ پھر اُس نے نفاست سے اُسے تہ کیا۔ اور عزت و احترام کے ساتھ مولوی ابول کے سامنے رکھ دیا۔ تقریباً ایسا لگتا تھا جیسے وہ اسے ہدیے کے طور پر پیش کر رہا تھا۔

Q.26. What did Shamim Ahmad do when Maulvi Abul asked for the piece of cloth?

P-82: "How much should I pay?" Maulvi Abul asked. Out of respect, Shamim Ahmed hesitated (ہچکچایا) for a moment, rubbed his palms (ہتھیلیاں مَلیں), cleared his throat (گلا صاف کیا) and replied: **"At the rate of six rupees per yard, it will be 42 rupees, sir."**

''مجھے کتنے پیسے ادا کرنے ہوں گے؟'' مولوی ابول نے پوچھا۔ عزت کے مارے شمیم احمد کچھ دیر ہچکچایا۔ اپنی ہتھیلیاں ملیں۔ گلا صاف کیا اور جواب دیا۔ ''چھ روپے گز کے حساب سے بیالیس روپے ہوں گے محترم''

Q.27. What was the cost of cloth, Maulvi Abul had to pay on the inauguration of Shamim's shop?

His words fell like a bombshell (بم کا گولا) **on Maulvi Abul. Suddenly** (اچانک) **he felt as if bundle after bundle** (بنڈل، تھان) **of cloth from the various** (مختلف) **shelves** (خانے) **were falling over him.** Out of rupees 43 he kept a rupee and quickly (تیزی سے) paid the rest (بقایا) to Shamim Ahmed.

اس کے الفاظ مولوی ابول پر توپ کے گولے کی طرح گرے۔۔ اچانک اُسے لگا کہ جیسے مختلف خانوں سے یکے بعد دیگرے کپڑوں کے تھان اُس پر گر رہے ہوں۔ تینتالیس روپوں میں سے اس نے ایک روپیہ رکھا۔ اور باقی رقم جلدی سے شمیم کو ادا کر دی۔

Q.29. What did Maulvi feel on hearing the cost of the cloth?

"Thank you, sir," Shamim said, flushing (دمکتے ہوئے) with happiness (خوشی سے). "You have graciously (مہربانی سے) become my first customer (گاہک), **I consider (سمجھتا ہوں) it a good omen (شگون). That is why I have not offered you any concession (رعایت) today.** But I am your humble (ادنیٰ) servant, sir. I will, God willing (خدا نے چاہا), compensate (تلافی کرنا) you soon in some other way."

''آپ کا شکریہ جناب۔'' شمیم احمد نے فرط مسرت سے کہا۔'' آپ نے شفقت فرمائی۔ جو میرے پہلے گاہک بنے۔ میں اسے ایک بہت اچھا شگون سمجھتا ہوں اس لیے آج میں نے آپ کو کسی رعایت کی پیشکش نہیں کی ہے۔ مگر میں آپ کا ادنیٰ خادم ہوں۔ محترم۔ میں انشا اللہ جلد ہی کسی اور طرح سے اس کی تلافی کردوں گا۔''

Q.30. Why didn't Shamim offer any concession to Maulvi Abul on the occasion

Maulvi Abul placed the bundle of cloth under his arm and got up to leave. He smiled, blessed(دعائیں دیں)Shamim Ahmed and began walking slowly home.

مولوی اُبول نے کپڑے کا پلندہ اپنی بغل میں دبایا۔ اور جانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ وہ مسکرائے۔ شمیم احمد کو دعائیں دیں اور آہستہ سے گھر کی راہ لی۔

One evening, a few days later, someone knocked at the door. He went to the door himself and opened it. A wave (لہر) of fragrance (خوشبو) flowed into the house.

چند دن بعد ایک شام کسی نے دروازے پر دستک دی۔ وہ خود دروازے پر گئے اور اُسے کھولا۔ خوشبو کی ایک لہر گھر کے اندر دوڑ گئی۔

"Assalam-o-Alaikum, revered (محترم) sir." He heard a familiar voice (جانی پہچانی آواز). It was Shamim Ahmed. After the preliminary (ابتدائی) exchange of greetings, Shamim Ahmed hesitatingly (ہچکچاتے ہوئے) said.

''السلام وعلیکم جناب محترمی ومکرمی!'' اُس نے ایک مانوس سی آواز سُنی۔ یہ شمیم احمد تھا۔ ابتدائی دعائیہ کلمات کے رسمی تبادلے کے بعد شمیم احمد نے ہچکچاتے ہوئے مولوی اُبول سے کہا۔

A thrill (سنسنی) went through Maulvi Abul's ears. An idea came to him. Instead of listening to Shamim Ahmed's request on his threshold (دہلیز), he turned and shouted: "Arif's Mother, I am going out. Will be back soon." And he started walking towards the mosque. Shamim Ahmed followed him silently (خاموشی سے).

مولوی ابول کے کانوں میں سنسنی سی دوڑ گئی۔ اُنہیں ایک خیال آیا۔ شمیم احمد کی درخواست سننے کی بجائے وہ مڑے۔ اور پکارا۔''عارف کی ماں میں باہر جارہا ہوں۔ جلد ہی لوٹ آؤں گا۔'' اور اس نے مسجد کی جانب چلنا شروع کر دیا۔ شمیم احمد خاموشی سے اس کے پیچھے چلنے لگا۔

Q.31. Where did Maulvi Abul used to sit in the mosque for special prayers?

They went to a room at one end of the mosque. It was dark and usually used for offering special prayers in solitude (خلوت میں).

وہ مسجد کے ایک کونے میں واقع حجرے میں چلے گئے۔ یہ تاریک تھا اور عام طور پر خلوت میں خاص عبادت کرنے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

Q.28.Did Shamim offer any concession to Maulvi Abul on the occasion of inauguration?

Maulvi Abul went into the room. He put a match to a dry twig (شاخ) and with it lit the earthen lamp. The flame (شعلہ) flickered (تھرتھرایا) for a while, then became steady. Shamim Ahmed was now looking nervously (پریشانی سے) into the flickering flame (ٹمٹماتا ہوا شعلہ).

مولوی ابول کمرے میں داخل ہوگیا۔ اُس نے ایک لکڑی کی شاخ کو ماچس سے جلایا۔ اور اس سے مٹی کا دیا جلایا۔ شعلہ کچھ دیر ٹمٹمایا اور پھر متوازن ہو گیا۔ شمیم احمد اب پریشانی سے ٹمٹماتے ہوئے شعلے کو دیکھ رہا تھا۔

To put him at ease, Maulvi Abul said softly (نرمی سے), "What is it, son?"

اُسے تسلی دینے کے لیے مولوی ابول صاحب نے نرمی سے کہا۔ ''کیا بات ہے۔ بیٹا''

Shamim Ahmed lowered his eyes, hesitated (ہچکچایا) for a moment and then replied, "If you allow me, sir, I'll begin."

شمیم احمد نے اپنی آنکھیں جھکائیں۔ ایک لمحے کے لیے ہچکچایا اور پھر جواب دیا۔ ''اگر آپ مجھے اجازت دیں جناب تو میں بات شروع کروں۔''

"Yes, of course, son. What is it?" To encourage (حوصلہ افزائی کرنا) the youth he patted (تھپکی دی) his back.

''بے شک بیٹا کیا بات ہے؟'' نوجوان کی حوصلہ افزائی کے لیے انہوں نے اس کی پشت پر تھپکی دی۔

Shamim felt at ease, but couldn't overcome his embarrassment (گھبراہٹ). Then finally (آخرکار) mustering courage (حوصلہ کرتے ہوئے), he cleared his throat and began in a low voice: **"As a matter of fact, my mother should have done this, but she is not well. That's why I have come."** He stopped.

شمیم احمد کو تسلی ہوئی۔ لیکن وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو نہ پاسکا۔ بالآخر حوصلہ مجتمع کرتے ہوئے اس نے گلا صاف کیا اور انتہائی مدہم آواز میں بات شروع کی۔ ''اصل میں یہ کام میری ماں کو کرنا چاہیے تھا۔ لیکن ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہیں۔ اس لیے حاضر ہوا ہوں۔'' وہ رک گیا۔

Q.32. Why did not Shamim's mother come with him for his marriage proposal?

"You did the right thing," Maulvi Abul said affectionately (شفقت سے)."

مولوی ابول نے شفقت سے کہا۔ ''تم نے ٹھیک کیا۔''

"My request is, please accept me as your slave. I mean.....!" He stopped abruptly (اچانک), stumbling (لڑکھڑاتے ہوئے) over the words.

''میری درخواست ہے کہ مہربانی فرما کہ مجھے اپنی غلامی میں قبول فرما لیں۔ میرا مطلب ہے.....!'' وہ لفظ بولتے ہوئے یکدم لڑکھڑا کر رک گیا۔

Q.33. How did Shamim ask for Mehrun's hand from Maulvi Abul?

Maulvi Abul could not believe what he had just heard. To make sure, he asked: "What is it, son? I don't quite understand. You wish me to accept you as.....?"

مولوی ابول اس پر یقین نہیں کرسکا۔ جو اس نے سنا تھا۔ یقین اطمینان کر لینے کے لیے انہوں نے پوچھا۔ ''بیٹا تمہارا کیا مطلب ہے؟'' میں بالکل نہیں سمجھا۔ آپ چاہتے ہیں کہ میں بطور..... تمہیں قبول کرلوں؟''

(Text page-83):"Yes, sir, as your slave!" Shamim Ahmed blurted out in haste (جلدی سے), "I mean, **if you have no objection (اعتراض), I will send my mother with the marriage proposal (شادی کا پیغام). It will be an honour (عزت کی بات), sir, to be your son".....**

''جی محترم اپنے غلام کے طور پر!'' شمیم احمد نے جلدی سے بے دھڑک کہہ دیا۔ میرا مطلب ہے اگر آپ کو اعتراض نہ ہو۔ تو میں شادی کے پیغام کے ساتھ اپنی امی کو بھیج دوں۔ آپ کا بیٹا بننا میرے لیے باعث افتخار ہوگا جناب.....''

Q.34. What was the purpose of Shamim Ahmad's visit to MaulviAbul?

In his excitement (ہیجان), fear and confusion (گھبراہٹ), he did not see **the tears which had silently rolled down** (بہہ نکلے) **Maulvi Abul's cheeks** (رخسار). In that silence, time almost stood still for both of them. They looked dazed (بدحواس).

اتنی خوشی، خوف، گھبراہٹ کے عالم میں اس نے ان آنسوؤں کو نہ دیکھا۔ جو خاموشی سے نیچے بہہ کر مولوی ابول کی گالوں پر آئے ہوئے تھے۔ اس خاموشی میں وقت ان دونوں کے لیے تقریباً تھم گیا۔ وہ حواس باختہ دکھائی دیے۔

Q.35. What was Abul's response on hearing Shamim's request for marriage?

Maulvi Abul sighed and wiped (پونچھے) **the tears from his eyes and his face with the loose end of his turban.** In a quivering (کانپتی ہوئی) voice, he said: "Oh Allah, daughters are your helpless creatures(مخلوق)!" He caught hold of Shamim Ahmed's hand and added: "They are for marriage? You are my dear disciple. Brother Hafiz Abdul Rahim's son is also my son. **Come, my son, come!" And he embraced** (گلے لگالیا) **Shamim Ahmed warmly** (گرم جوشی سے).

مولوی ابول نے آہ بھری اور اپنی پگڑی کے لٹکتے ہوئے سرے سے اپنی آنکھیں اور چہرے سے آنسو پونچھے اور کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اے اللہ۔ بیٹیاں آپ کی بے بس مخلوق ہیں!'' انہوں نے شمیم احمد کا ہاتھ پکڑا۔ اور مزید کہنے لگا۔ ''وہ شادی کے لیے ہی ہوتی ہیں۔ تم میرے عزیز شاگرد ہو۔ بھائی حافظ عبدالرحیم کا بیٹا میرا بھی بیٹا ہے آؤ بیٹا آؤ! اور اس نے شمیم احمد کو گرمجوشی سے گلے لگالیا۔''

Half an hour later, when he reached home, Zaibunnisa asked: "Where are you coming from with this wave of fragrance (خوشبو)?"

آدھے گھنٹے بعد جب وہ گھر پہنچا تو زیب النساء نے پوچھا۔ تم یہ خوشبو کی لہریں لے کر کہاں سے آرہے ہو۔''

Mehrun looked up. Before her father could answer, she said: "Yes, Abba, what a sweet perfume (خوشبو). The whole house is full of it."

مہرن نے نظریں اُٹھا کر دیکھا۔ اس سے پہلے کہ اس کا باپ جواب دے سکتا۔ اس نے کہا۔ ''جی ہاں! ابا جان کتنی سہانی خوشبو ہے۔ سارا گھر اس سے بھرا ہے۔''

Seeing him silent, his wife went to him. "What is it?" she enquired softly (نرمی سے پوچھا).

اُسے خاموش دیکھ کر اس کی بیوی اس کے پاس گئی ''کیا بات ہے''، اُس نے آہستہ سے پوچھا۔

Maulvi Abul looked first towards his eldest daughter, then towards the row of children who had appeared on the scene. They had all clustered (اکٹھے ہو گئے تھے) around their sister. They looked disappointed (مایوس), for he had returned empty-handed. They had to be pleased first. So he declared

مولوی ابول نے سب سے پہلے اپنی بڑی بیٹی کی طرف دیکھا۔ پھر بچوں کی قطار کی طرف جو وہاں پہنچ گئی تھی۔ وہ سب اپنی بہن کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے۔ وہ مایوس دکھائی دیتے تھے۔ کیونکہ وہ خالی ہاتھ لوٹا تھا۔ سب سے پہلے تو انہیں خوش کرنا تھا۔ اس لیے اُس نے آہستہ

slowly (آہستگی سے اعلان کیا): "tonight, all my children will get a special treat (خاص ضیافت). A little raw sugar with bread."

سے اعلان کیا ''آج رات میرے تمام بچے خاص کھانا کھائیں گے۔ یعنی روٹی کے ساتھ چھوٹا سا گڑ کا ٹکڑا۔''

This did the trick. Their faces immediately (فوراً) lit up with joy. He then went to another part of the courtyard and sat down on the matted bed.

یہ بات کارگر ثابت ہوئی۔ ان کے چہرے فوراً خوشی سے کھل اُٹھے۔ پھر وہ صحن کی دوسری جانب چلا گیا۔ اور اس بستر پر بیٹھ گیا۔ جس پر چٹائی بچھی ہوئی تھی۔

Q.36. When did Maulvi Abul call his wife 'Arif's Mother'?

"Arif's Mother," Maulvi Abul sounded excited as he called out to his wife. He told her the whole incident (واقعہ). **At first Zaibunnisa did not believe him. But when he repeated the story under oath (قسم اٹھا کر), she began to cry.**

''اِدھر آؤ عارف کی ماں'' مولوی لعل نے خوشی سے چھلکتی ہوئی آواز میں اپنی بیوی کو بلایا۔ اور اُسے تمام واقعہ سنایا۔ شروع میں تو زیب النساء نے اس بات پر یقین نہیں کیا۔ لیکن جب انہوں نے قسم کھا کر دوہرائی تو وہ رونے لگی۔

Q.37. How did Zaibunnisa respond on hearing the news of Mehrun's marriage proposal?

"Don't cry, Zaibun," he said softly. He rarely (بہت کم) addressed her that way. But **today was a special day. "God did listen to our prayers. Let us bow our heads to Him."**

''رومت زیبن'' اس نے نرمی سے کہا۔ اُس نے بہت کم اُسے اس طرح مخاطب کیا تھا۔ لیکن آج کا دن تو خاص دن تھا۔ ''اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں سن لی ہیں۔ آؤ اس کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں۔''

They were still lost in their newly acquired happiness when suddenly, once again, they heard a knock. Before any of his children could rush and open the door, Maulvi Abul shouted.

وہ ابھی تک اپنی نئی حاصل شدہ خوشی میں گم تھے کہ اچانک ایک مرتبہ پھر انہیں دستک سنائی دی۔ اس سے پہلے کہ ان کے بچوں میں کوئی تیزی سے بھاگے اور دروازہ کھول دے۔ مولوی ابول چلایا۔

Q.38. What was the special day? How did they want to celebrate?

"Wait. Let me see." He went to the door and opened it. Chaudhry Fatehdad was standing there, wrapped (لپٹا ہوا) in a Shawl. He warmly caught Maulvi Abul's hands and embraced (گلے لگایا) him. "Congratulations (مبارک), sir. At last my efforts have proved fruitful," he said in a low voice.

''ٹھہرو! مجھے دیکھنے دو'' وہ دروازے پر گئے اور اُسے کھولا۔ چودھری فتح داد شال اوڑھے کھڑے تھے۔ انہوں نے گرمجوشی سے مولوی کے ہاتھ تھام لیے اور انہیں گلے لیا۔ مبارکباد صاحب! آخر میری کوششیں بار آور ثابت ہوئیں۔'' انہوں نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"Yes, Chaudhry Saheb. I am thankful to you and grateful to Almighty Allah."

''جی ہاں! چودھری صاحب میں آپ کا شکر گزار اور اللہ پاک کا ممنون ہوں۔''

"Shamim is a good boy, sir. Please take a decision (فیصلہ کرو) without delay (تاخیر کے بغیر).

''شمیم ایک اچھا لڑکا ہے جناب براہ کرم بلا تاخیر فیصلہ کر دیں۔ کون جانتا ہے کہ کیا ہو جائے۔'' یہ کہتے

Who knows what may happen." Saying that, he brought out a cotton bag from under his shawl and handed it to Maulvi Abul. "This is a humble gift (ایک چھوٹا سا تحفہ). Please give it to my daughter on my behalf."

ہوئے انہوں نے شال کے نیچے سے کپڑے کی ایک تھیلی نکالی۔ اور مولوی ابول کو تھما دی۔ ''یہ ایک حقیر تحفہ ہے۔ براہ کرم! اسے میری طرف سے میری بیٹی کو دے دیجئے'' چودھری فتح داد نے کہا۔

(Text Page-84): Gratified (احسان مند) and almost dazed (حیران), Maulvi Abul went back to his wife. With a thumping heart (دل کی دھڑکن) **he opened the bag. Tied neatly in a large silken kerchief (رومال) were a pair of gold pendants (جھمکے) set with large, shining stones and wrapped in a hundred rupee note!**

شکر گزار اور ھکا بکا مولوی ابول واپس اپنی بیوی کے پاس آیا۔ دھڑکتے دل سے اُس نے تھیلی کو کھولا۔ ایک سو روپے کے نوٹ میں لپٹی ہوئی اور ایک بڑے ریشمی رومال میں نفاست سے بندھی ہوئی بڑے بڑے چمکدار نگینوں والی سونے کی جھمکوں کی جوڑی تھی۔

Q.39. What did Chaudhry Fatehdad bring in the cotton bag for Mehrun's wedding?

A few days later, the pre-marriage (شادی سے پہلے) celebrations (تقریبات) began. Mehrunnisa, was put in seclusion (تنہائی) in a separate room till the auspicious (مبارک) day. Her hands and feet were covered with henna. **The gay songs that usually accompany wedding ceremonies (شادی کی تقریبات) were not sung, for after all, this was Maulvi Abul Barkat's residence (گھر). Music of any kind could not be allowed in his house.**

چند دن بعد ہی شادی سے پہلے کی تقریبات شروع ہوگئیں۔ مہرالنساء کو ایک علیحدہ کمرے میں اس مبارک دن تک تنہائی میں بٹھا دیا گیا۔ اور اس کے ہاتھ پاؤں پر مہندی لگا دی گئی۔ خوشیوں بھرے گیت جو عام طور پر شادی بیاہ کی تقریبات سے متعلق ہوتے ہیں نہ لگائے گئے۔ کیونکہ! بہر حال یہ مولوی ابول البرکات کا گھر تھا۔ ان کے گھر میں کسی قسم کی موسیقی کی اجازت نہ دی جا سکتی تھی۔

Q.40.Did the traditional gay songs of weddings were sungon Mehrun's wedding?

So the village girls simply sat in a circle round the shy bride (شرمیلی دلہن), and for several nights **sang songs of love and friendship, flowers and their fragrance (خوشبو), and the romantic (رومانوی) rainy season which has a special significance (اہمیت) for young men and women in rural Punjab. They also sang sweet songs of the excitement (جوش وخروش) of union and the pangs (درد) of separation (جدائی).**

چنانچہ گاؤں کی لڑکیاں سادگی سے شرمیلی دلہن کے گرد دائرے میں بیٹھ کر کئی راتیں محبت اور دوستی، پھولوں اور ان کی خوشبو، رومانوی ساون کے گیت گاتی رہیں۔ جن کی دیہی پنجاب کے نوجوان مردوں اور عورتوں کے لیے خاص اہمیت ہوتی ہیں۔ انہوں نے ملن کے سہانے نغمے اور جدائی کے گیت بھی گائے۔

Q.41. What kind of songs were sung by the girls sitting around the bride?

On the other hand, nobody could restrain (روکنا) **Shamim Ahmed from celebrating his marriage any way he desired. So he came to marry Mehrun amidst fireworks (آتش بازی) with musicians (سازندے) playing gay tunes.** That night, after a lot of whispering in one corner of the house, many trunks were

دوسری طرف کوئی بھی شمیم احمد کو اپنی مرضی کے مطابق شادی کی خوشیاں منانے سے باز نہیں رکھ سکتا تھا۔ اس لیے وہ آتش بازی اور سازندوں کے درمیان سریلی دھنیں چھیڑتے ہوئے مہرن کو بیاہنے آ گیا تھا۔ گھر کے ایک کونے میں بہت سی سرگوشیوں

Q.42. How did Shamim come to Abul's home on the wedding day?

dragged out (گھسیٹ کر لائے گئے) and opened. The next morning **when the dowry (جہیز) was exhibited (نمائش کی گئی) in the courtyard, the entire village was stunned (حیران رہ گیا) by what it saw. People were not impressed (متاثر نہ ہوئے) much with the colourful clothes, for this was not unusual. But the jewellery (زیورات)? It was incredible (ناقابل یقین). Some secretly (دل ہی دل میں) believed that the Maulvi had a special amulet (تعویز) whose charm blessed him with secret power to get as much money as he desired from the angels (فرشتوں سے).**

Q.43. How the dowry was exhibited and what was the villager's reaction?

Q.44. What did the villagers believe about Abul's financial source?

کے بعد بہت سے ٹرنک باہر گھسیٹے گئے اور کھولے گئے۔ اگلی صبح جب صحن میں جہیز کی نمائش کی گئی تو سارا گاؤں وہ سب کچھ دیکھ کر چکرا گیا۔ لوگ رنگ برنگے کپڑوں سے کچھ زیادہ متاثر نہیں ہوئے۔ کیونکہ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔ مگر زیورات؟ یہ ناقابل یقین بات تھی۔ بعض نے دل ہی دل میں یہ یقین کر لیا کہ مولوی کے پاس کوئی خاص تعویذ ہے۔ جس کے اعجاز سے ایسی خفیہ طاقت سے نوازا تھا کہ وہ فرشتوں سے جتنی چاہے رقم حاصل کر لے۔

In the crowd, there was also a loudmouthed (منہ پھٹ) **old hag (بدصورت بڑھیا)** who seemed to have other views. In a loud **whisper, she pointed out that several suits in the dowry had once belonged to a woman who had died young. There were others which had been part of Zaibun's dowry. "Even the bracelets (کنگن) and the gold nose-ring are hers," she added with conviction (یقین). But the gold pendants (جھمکے)? She raised her eyes and looked towards the heavens, as if they were a gift from there.**

Q.45 What did the old hag remark about Mehrun's dowry?

ہجوم میں ایک منہ پھٹ بدصورت بڑھیا بھی تھی۔ جس کے خیالات کچھ مختلف دکھائی دیتے تھے۔ اونچی آواز میں سرگوشی کرتے ہوئے اُس نے بتایا کہ جہیز میں شامل بہت سے جوڑے کبھی کسی عورت کی ملکیت تھے جو جوانی میں وفات پا گئی تھی۔ کچھ جوڑے زیبن کے اپنے جہیز میں شامل رہے تھے۔ یہاں تک کہ کنگن اور سونے کی نتھلی اُسی کی ہے۔ اُس نے یقین سے کہا۔ لیکن سونے کے جھمکے، اُس نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں۔ گویا کہہ رہی ہو کہ یہ آسمانی تحفہ ہے۔

After the ceremonies were over, Mehrun was made to sit in a palanquin (پالکی): Beautifully decorated, it was covered with a large silken cloth so that the bride could go to the bridegroom's (دولہا کے) house in strict purdah. As two sturdy (تنومند) villagers carried it away, **Maulvi Abul** walked a few steps with it. **He must have cried silently for his eyes and nose were red and he looked pale. At the same time he looked at peace.**

Q.46. Describe Abul's state of mind at Mehrun's departure?

تقریبات ختم ہونے کے بعد، مہرن کو پالکی میں بٹھایا گیا۔ یہ خوبصورتی سے سجی ہوئی تھی۔ اور اسے ایک بڑے ریشمی کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا تاکہ دلہن دلہا کے گھر تک سخت پردے میں جا سکے۔ جب دو بہت توانا دیہاتی اُسے اُٹھا کر لے گئے تو مولوی ابول چند قدم اُس کے ساتھ چلا۔ وہ یقیناً خاموشی سے رویا بھی ہوگا۔ کیونکہ اس کی آنکھیں اور ناک سرخ تھے۔ اور وہ زرد دکھائی دیتا تھا۔ مگر ساتھ ہی اور پُرسکون بھی تھا۔

As he went back to his house, Zaibunnisa suddenly appeared from behind the door. She held his hand and burst into tears (زاروقطار رونے لگی). **"Look at this house," she said, sobbing** (سسکیاں بھرتے ہوئے). **"Without Mehrun, doesn't it look like a graveyard** (قبرستان)**?"**

جیسے ہی وہ گھر پہنچا زیب النساء اچانک دروازے کے پیچھے سے نکل آئی۔ اُس نے اُس کا ہاتھ تھام کر زاروقطار رونا شروع کر دیا۔ سسکیاں بھرتے ہوئے اس نے آہستہ سے کہا۔ ''دیکھو! اس گھر کو، کیا مہرن کے بغیر یہ گھر قبرستان نہیں لگتا؟''

Q.47. Why did Zaibunnisa burst into tears on Mehrun's departure?

Maulvi Abul smiled and consoled (تسلی دی) **her, "Don't be silly** (احمق)**, Zaibun. Has Mehrun taken Zabda also with her? What about Shamsun?"** Suddenly he remembered something. **"Arif's Mother**, where is Zabda?" he asked in a whisper (سرگوشی).

مولوی ابول مسکرائے اور اپنی بیوی کو دلاسہ دیا۔ ''بے وقوف مت بنو۔ زیبن۔ کیا مہرن زبدہ کو ساتھ لے گئی ہے؟'' شمسن کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اچانک اُسے کچھ یاد آیا۔ ''عارف کی ماں! زبدہ کہاں ہے؟'' اس نے سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔

Q.48. How did Maulvi Abul console his wife after Mehrun's departure?

"Inside. Crying," she replied.

''اندر ہے رو رہی ہے'' اس نے جواب دیا۔

(Text page-85): "Zabda." Maulvi Abul called her. A few minutes later Zabda came out of the room. She looked sad. There were large dark patches (نشان) of tears on her new pink head cloth.

''زبدہ!'' مولوی ابول نے اُسے آواز دی۔ چند لمحے بعد زبدہ کمرے سے باہر آئی۔ وہ اُداس دکھائی دے رہی تھی۔ اُس کے لیے گلابی دوپٹے پر آنسوؤں کی وجہ سے بڑے بڑے دھبے پڑ گئے تھے۔

The Maulvi said to his wife 'Arif's Mother, have you noticed?" he whispered. "This Zabda of ours has suddenly matured (اچانک بالغ ہوگئی ہے).

مولوی نے اپنی بیوی سے کہا۔ ''عارف کی ماں! کیا تم نے غور کیا ہے؟'' اُس نے سرگوشی کی۔ ''یہ ہماری زبدہ تو اچانک جوان ہوگئی ہے۔''

There was silence for a while. Then Maulvi Abul said, perhaps to reassure (دوبارہ یقین دلانا) himself more than his wife: **"Don't worry. God Almighty is kind and benevolent** (رحیم)**. It's a sin to lose faith."**

کچھ لمحے خاموشی چھائی رہی۔ پھر مولوی اُبول نے اپنی بیوی سے زیادہ خود کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔ ''فکر نہ کرو۔ اللہ قادرِ مطلق رحمٰن و رحیم ہے۔ یقین کا دامن چھوڑنا گناہ ہے۔''

Q.49. How did Maulvi Abul's reassure himself in his belief in Allah?

Oblivious (بے خبر) of his surroundings (ماحول), Maulvi Abul's mind was racing elsewhere. As if in a trance (بے خودی کے عالم میں), he called Shamsun. Slowly, his third daughter came forward and began walking towards them.

اپنے گردوونواح سے بے خبر، مولوی اُبول کا ذہن کہیں اور بھٹک رہا تھا۔ بے چینی کی کیفیت میں اُس نے شمسن کو پکارا۔ دھیرے دھیرے اُس کی تیسری بیٹی آگے آئی۔ اور ان کی کی طرف چلنا شروع کر دیا۔

A few months after Mehrun's marriage, a primary school for girls opened in the village.

All these years, Maulvi Abul had two main sources of inspiration (فیض), in which he had implicit faith (پختہ یقین). The first one was Almightly Allah and after Him, Chaudhry Fatehdad. It was certainly Allah's benevolence (نعمت) that sinners (گناہ گار) like Maulvi Abul and Zaibunnisa were still alive and that all their children were living and Mehrun had been married with such splendour (شان).

☆☆☆☆☆

مہرن کی شادی کے کچھ مہینے بعد گاؤں میں لڑکیوں کے لیے ایک پرائمری سکول کھلا۔

ان تمام سالوں میں مولوی ابُول کے دو بنیادی وسیلے تھے جن پر انہیں یقین کامل تھا۔ پہلا ذریعہ اللہ پاک کی ذات تھی اس کے بعد چودھری فتح داد تھا۔ یہ یقیناً اللہ کی رحمت تھی کہ مولوی ابُول اور زیب النساء جیسے گنہگار اب تک زندہ تھے۔ اور ان کے تمام بچے بھی گزر بسر کر رہے تھے۔ اور مہرن کی شادی دھوم دھام سے ہو چکی تھی۔

Story 13

God Be Praised

Text Book Exercise

1. What was alias Abul's full name? المعروف ابول کا مکمل نام کیا تھا؟

Ans. The full name of Maulvi Abul was Maulvi Abdul Barkat.

المعروف ابول کا پورا نام مولوی عبدالبرکات تھا۔

2. What was his turban known as and where did it originally come from?

اُس کی پگڑی کس نام سے معروف تھی اور بنیادی طور پر یہ کہاں سے آئی تھی؟

Ans. The turban of Maulvi Abdul was known as Mashadi Lungi, it originally came from Mashad in Iran.

مولوی ابول کی پگڑی مشہودی لونگی کے نام سے جانی جاتی تھی۔ یہ بنیادی طور پر ایران میں مشہد سے آئی تھی۔

3. What did he always carry with him? وہ اکثر اپنے ساتھ کیا چیز رکھا کرتا تھا؟

Ans. Maulvi Abul always carried with him a walking stick. It was a sort of scepter, decorated with brass and gilt.

مولوی ابول اپنے ساتھ ایک چلنے والی چھڑی رکھتا تھا۔ یہ ایک عصاء کی طرح تھی یہ پیتل اور سونے کے پانی کے ساتھ سجی ہوئی تھی۔

4. Describe Maulvi's appearance? مولوی ابول کا حلیہ بیان کریں۔ **(Dgk-G2)-16**

(OR) How did the eyes of the Maulvi Abul look? **(Bwp-G1)-16**

(Mtn-G2)-15

(Grw-G1)-14

Ans. Maulvi Abul had slightly bulging eyes. On his fingers, he used to wear five silver rings with large turquoise stones and a light brown turban on his head.

مولوی ابول کی ابھری ہوئی آنکھیں تھیں۔ وہ ایک ہلکی سی بھورے رنگ کی پگڑی اپنے سر پر اور پانچ چاندی کی انگوٹھیاں جن میں فیروزی پتھر لگے ہوتے تھے اپنی انگلیوں میں پہنتا تھا۔

5. How much did the Maulvi collect on every Eid? ہر عید پر مولوی صاحب کتنی رقم اکٹھی کرتے تھے؟ **(Dgk-G2)-15**

Ans. Maulvi Abul used to collect 150 to 200 rupees, from his devotees, on every Eid.

مولوی ابول 150 سے 200 روپے تک پرستاروں سے ہر عید پر اکٹھے کرتے تھے۔

6. How much was distributed among the needy and the poor?

غریبوں اور محتاجوں کے درمیان کتنی رقم تقسیم کی جاتی تھی؟

Ans. Maulvi Abul used to distribute 40 to 50 rupees, in the presence of the worshippers, among the needy and the poor of his village.

مولوی ابول 40 سے 50 روپے تک (رقم) اپنے گاؤں کے غریبوں اور محتاجوں کے درمیان نمازیوں کی موجودگی میں تقسیم کرتے تھے۔

7. What was the name of his (Maulvi Abul) eldest daughter?

اُس کی سب سے بڑی بیٹی کا کیا نام تھا؟

Ans. The name of (Maulvi Abul) eldest daughter was Mehrunnisa.

اُس کی سب سے بڑی بیٹی کا نام مہرنساء تھا۔

8. What was the name of the member of the District Board where the Maulvi lived? مولوی جہاں رہتا تھا اس کے ضلعی بورڈ کے ممبر کا کیا نام تھا؟

(OR) Who was Ch. Fateh Dad? Or Who is Chaudhry Fatehdad?

Ans. The name of the member of District Board was Chaudhry Fateh Dad.
ضلعی بورڈ کے ممبر کا نام چوہدری فتح داد تھا۔

9. What was the name of his (Maulvi's) wife? مولوی ابول کی بیوی کا کیا نام تھا؟

Ans. The name of Maulvi Abul's wife was Zaibunnisa. مولوی ابول کی بیوی کا نام زیب النساء تھا۔

10. Write the names of other two daughters mentioned in the story.
کہانی میں موجود دوسری بیٹیوں کے نام لکھیں۔

(OR) Write the name of Maulvi's daughters, mentioned in the story?

Ans. The names of the daughters of Maulvi Abul's are Mehrunnisa, Zabda, Shamsun, and Umdatunnisa. مولوی ابول کی دوسری بیٹیوں کے نام زبیدہ، شمس اور عمدۃ نساء تھے۔

Additional Questions

1. **What was alias Abul's full name?** **(Text Q.No. 1)**

Ans. The full name of Maulvi Abul was Maulvi Abdul Barkat.

2. **What was his turban known as and where did it originally come from?** **(Text Q.No. 2)**

Ans. The turban of Maulvi Abdul was known as Mashadi Lungi, it originally came from Mashad in Iran.

3. **What did he always carry with him?** **(Text Q.No.3)**

Ans. Maulvi Abul always carried with him a walking stick. It was a sort of scepter, decorated with brass and gilt.

4. **Describe Maulvi's appearance? OR** **(Text Q.No.4)** **(Dgk-G2)-16**
How did the eyes of the Maulvi Abul look? **(Bwp-G1)-16**

Ans. Maulvi Abul had slightly bulging eyes. On his fingers, he used to wear five silver rings with large turquoise stones and a light brown turban on his head. **(Mtn-G2)-15** **(Grw-G1)-14**

5. **Describe Maulvi's Abul Barkat's life before marriage.**

Ans. Maulvi Abul Barkat spent a pompous but contented life before marriage.

6. **How much did the Maulvi collect on every Eid?** **(Text Q.No.5)** **(Dgk-G2)-15**

Ans. Maulvi Abul used to collect 150 to 200 rupees, from his devotees, on every Eid.

7. **How much was distributed among the needy and the poor?** **(Text Q.No.6)**

Ans. Maulvi Abul used to distribute 40 to 50 rupees, in the presence of the worshippers, among the needy and the poor of his village.

8. **What did he (Maulvi Abul) say to his followers on this (Eid) occasion?** **(Dgk-G2)-15**

Ans. Maulvi Abul forbade his followers to pray for him as Allah Almighty had already showered upon him countless blessings of health, peace of mind and freedom from worldly cares. He doesn't need anything more from His divine treasures. He had stunch faith that God is the Benevolent and the Sustainer.

9. **What was the name of his (Maulvi Abul) eldest daughter?** **(Text Q.No.7)**

Ans. The name of Maulvi Abul's eldest daughter was Mehrunnisa.

10. What were the feelings of Maulvi Abul when he saw the bare feet of his daughter? (Sgd-G1)-15 (Fsd-G1)-15

Ans. Maulvi Abul burst into tears like a child to see the bare feet of his daughter. He also vowed that he would never use the powdered tobacco that he loved so much. Rather he would save every penny for his children.

11. What did Maulvi Abul promise after buying the shoes for Umda?

Ans. After buying the shoes for Umda, Maulvi Abul vowed that he would never use the powdered tobacco that he loved so much. Rather he would save every penny for his children.

12. When did Maulvi Abul's prayers become intense and prolonged?

Ans. Maulvi Abul's prayers became intense and prolonged when his eldest daughter Mehrun reached at the age of fourteen.

13. What mistakes did Maulvi Abul make during Ramadan?

Ans. During Ramadan, Maulvi Abul started to stray from one surah of the Holy Quran to another or repeat the same surah twice in the same part of prayer.

14. What was the name of the member of the District Board where the Maulvi lived? OR (Lhr-G1)-12 **(Text Q.No.8)**

Who was Ch. Fateh Dad? OR Who is Chaudhry Fatehdad?

Ans. The name of the member of District Board was Chaudhry Fateh Dad.

15. What was the cause of Maulvi Abul's worries?

Ans. The major cause of Maulvi Abul's worries was his inability to find a suitable match for his eldest daughter Mehrun.

16. What was the name of his (Maulvi's) wife? **(Text Q.No.9)**

Ans. The name of Maulvi Abdul's wife was Zaibunnisa.

17. When did Chaudhry Fateh Dad give new clothes to Maulvi Abul?

Ans. Chaudhry Fateh Dad used to give new clothes to Maulvi Abul, once in a year after every harvest.

18. Write the names of other two daughters mentioned in the story.

OR **(Text Q.No.10)**

Write the name of Maulvi's daughters, mentioned in the story?

Ans. The names of the daughters of Maulvi Abul's are Mehrunnisa, Zabda, Shamsun, and Umdatunnisa.

19. Who was Shamim Ahmad? (Rwp- G2)-14

Ans. Shamim Ahmad was once the disciple of Maulvi Abul and the son of his late friend Hafiz Abdul Rahim. Later on, he married Mehrunnisa and became Maulvi Abul's son-in-law.

20. **How did Shamim establish himself after the death of his father?**

Ans. After the death of his father, Shamim at the age of 16, went away to the city to earn bread, leaving his old mother behind. Later, he came back to village and started a cloth shop.

21. **What was the significance of Maulvi's inaugurating Shamim's shop?** (Ajk- G1)-14

Ans. Shamim Ahmad requested to Maulvi Abul to inaugurate the shop to seek his blessings. He also believed that Maulvi Abul's purchase, in the presence of the entire village, might impress the villagers.

22. **Where did Maulvi Abul and his wife save extra money?**

Ans. Maulvi Abul and his wife saved their extra money in a tin box.

23. **How much was Maulvi Abul's saving?**

Ans. Maulvi Abul saving was 43 rupees.

24. **Discuss the scene of the inauguration of Shamim's shop?**

Ans. Maulvi Abul inaugurated the shop of Shamim Ahmad by reciting a few verses from the Holy Quran and then in the presence of the crowd, he bought a piece of pink cloth for the dowry of his daughter Mehrun.

25. **As a first customer, what kind of cloth did Maulvi Abul choose to buy from the shop of Shamim? OR**
What did Maulvi Abul buy from Shamim Ahmad's shop?

Ans. As a first customer, Maulvi Abul selected a piece of pink cloth with beautiful flowers printed on it from Shamim's shop.

26. **What did Shamim Ahmad do when Maulvi Abul asked for the piece of cloth?** (Dgk-G1)-13 (Mtn-G1)-16

Ans. He took out a yard stick, and measured seven yards and cut the cloth accordingly. Then he folded it and respectfully placed it before Maulvi Abul.

27. **What was the cost of cloth, Maulvi Abul had to pay on the inauguration of Shamim's shop?**

Ans. At the rate of 6 rupees per yard, Maulvi Abul had to pay 42 rupees on the inauguration of Shamim's shop.

28. **Did Shamim offer any concession to Maulvi Abul on the occasion of inauguration?**

Ans. No, Shamim did not offer any concession to Maulvi Abul on the occasion of inauguration.

29. **What did Maulvi feel on hearing the cost of the cloth?**

Ans. When Shamim told the price of the cloth, his words felt like a bombshell on Maulvi Abul. He felt as if bundle after bundle of cloth from the various shelves were falling over him.

30. Why didn't Shamim offer any concession to Maulvi Abul on the occasion of inauguration?

Ans. Shamim considered the inauguration with the hands of Maulvi Abul as a good omen. That is why he did not offer any concession to him.

31. Where did Maulvi Abul used to sit in the mosque for special prayers?

Ans. He used to sit in a room at one end of the mosque. It was a dark room and it was used for offering special prayers in solitude.

32. Why did not Shamim's mother come with him for his marriage proposal?

Ans. Shamim's mother did not come with him for his marriage proposal to Maulvi Abul's home because she was ill.

33. How did Shamim ask for Mehrun's hand from Maulvi Abul? OR How did Shamim Ahmad propose Mehrun?

Ans. First Shamim was stumbling over his words and presented himself as a slave and then on Maulvi's reassurance, he blurted out in haste that he would send his mother for his marriage proposal for Mehrun and further it would be a matter of honour for him to be MaulviAbul's son-in-law.

34. What was the purpose of Shamim Ahmad's visit to Maulvi Abul?

Ans. Shamim Ahmad wanted to send his mother to Maulvi Abul's home to ask for Mehrun's hand for him.

35. What was Abul's response on hearing Shamim's request for marriage? OR What was the condition of Maulvi sahib at this proposal?

Ans. On hearing Shamim's request for marriage, the tears of happiness fell from Maulvi's eyes silently. He embraced Shamim Ahmed warmly with a gesture that he accepted him as his son-in-law.

36. When did Maulvi Abul call his wife 'Arif's Mother'?

Ans. Maulvi Abul called his wife "Arif's Mothter" in his excitement of breaking the news of Mehrun's proposal and to console his wife after Mehrun's departure.

37. How did Zaibunnisa respond on hearing the news of Mehrun's marriage proposal?

Ans. At first, Zaibunnisa did not believe Maulvi Abul, but she began to cry when he repeated the story under oath.

38. What was the special day? How did they want to celebrate?

Ans. The day of Mehrun's engagement was the special day for Maulvi Abul and his family. They celebrated it by bowing their heads to Allah Almighty.

39. What did Chaudhry Fatehdad bring in the cotton bag for Mehrun's wedding?

Ans. In the cotton bag, there was a pair of gold pendants set with large and shining stones which were wrapped in a hundred rupee note.

40. Did the traditional gay songs of weddings were sungon Mehrun's wedding?

Ans. No, the gay songs generally associated with weddings were not sung because it was Maulvi Abul's house where music of any kind was not allowed.

41. What kind of songs were sung by the girls sitting around the bride?

Ans. No gay kind of songs were sung. But the songs of love and friendship, flowers and fragrance, the romantic songs of the rainy season, and the exciting songs of union and the pangs of separation were sung by the village girls sitting around the shy bride.

42. How did Shamim come to Abul's home on the wedding day? OR **(Lhr-G2)-15**
How did Shamim Ahmad come to marry Mehrun? **(Bwp-G2)-15**

Ans. Shamim came to marry Mehrun amidst fireworks and musicians playing gay tunes.

43. How the dowry was exhibited and what was the villager's reaction?

Ans. The dowry was exhibited in the courtyard, the entire village was stunned by what it saw. They were not impressed by the colourful dresses but with the incredible jewelry.

44. What did the villagers believe about Abul's financial source?

Ans. The villagers believed that Maulvi Abul had a special amulet whose charm blessed him with the secret power to get as much money as he desired from the angels.

45. What did the old hag remark about Mehrun's dowry?

Ans. A loud mouthed old hag remarked that various suits, in the dowry, once belonged to a woman who had died young. The bracelets and the gold nose ring belonged to Zaibunnisa. But she was not sure of the gold pendants.

46. Describe Abul's state of mind at Mehrun's departure?

Ans. Maulvi Abul walked a few steps with the palanquin. His eyes and nose was red and looked pale as if he cried silently. But at the same time, he looked at peace.

47. Why did Zaibunnisa burst into tears on Mehrun's departure?

Ans. Zaibunnisa burst into tears to imagine her house as a graveyard on Mehrun's departure.

48. How did Maulvi Abul console his wife after Mehrun's departure? (Dgk-G2)-13

OR

What did Maulvi say to his wife about their daughter?

Ans. Maulvi Abul smiled and consoled his wife by diverting her attention towards their other two daughters, i.e., Zabda and Shamsun.

49. How did Maulvi Abul's reassure himself in his belief in Allah?

Ans. Maulvi Abul reassured himself more than his wife by saying that they need not worry. Allah Almighty is kind and benevolent and it is a sin to lose faith in Him.

General Questions

50. What were Maulvi Abul's two main sources of inspiration?

Ans. The two main sources of inspiration of Maulvi Abul's were his stunch faith in Allah Almighty and his trust in Chaudhry Fatehdad after Him.

51. What was the moral lesson of the story?

Ans. The moral lesson of the story is that if we have strong faith in God, all of our problems will be solved. We should be contented to our lot, and thank to God, in all kinds of circumstances.

52. What is the underlying idea of the story?

Ans. The underlying idea of the story is to have staunch faith in Allah's benevolence and to justify the ways of God to men.

Story 13

God Be Praised

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. **Choose the correct answers:**

i. **Maulvi Abul had slightly _____ eyes.**
(a) slanting **(b)** *bulging* (c) drooping

ii. **He wore _____ rings with large stones.**
(a) *silver* (b) gold (c) platinum

iii. **His cotton bag contained 150 to _____ rupees collected from the devotees.**
(a) 100 **(b)** *200* (c) 300

iv. **The name of his first born child was_____.**
(a) Zeb-un-Nisa **(b)** *Mehr-un-Nisa* (c) Lutf-un-Nisa

v. **Ch. Fateh Dad was the member of the:**
(a) Council **(b)** *Board* (c) Bar

vi. **Shamim Ahmad was the _____ son of a Haafiz.**
(a) eldest (b) youngest **(c)** *only*

vii. **Maulvi Abul had saved _____ rupees only.**
(a) 33 **(b)** *43* (c) 53

viii. **The seven yards of silk that Shamim measured for Maulvi Abul was for _____ rupees.**
(a) 142 rupees **(b)** *42 rupees* (c) 420 rupees

ix. **A few months after Mehrunnisa's marriage a _____ school was opened in the village.**
(a) secondary (b) middle **(c)** *primary*

x. **All these years Maulvi Abul had _____ sources of inspiration.**
(a) one **(b)** *two* (c) three

❁❁❁❁❁

Story 14

Over Coat
(اوور کوٹ)

(By Ghulam Abbas)

(کہانی کا مرکزی خیال)

''زندگی ایک جہد مسلسل ہے۔ زندگی کے ساتھ نباہ کرتے، معاشرتی ناہمواریوں کے باعث بہت سے زخموں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تاہم کچھ خوددار اور انا پسند لوگ خود پر ایک خول چڑھا کر زندگی کی بدنمائیوں کو چھپائے رکھتے ہیں۔ اور یہی تاثر دیتے ہیں کہ سب ٹھیک ہے۔ اور اس کوشش میں کبھی کبھار اگر کسی حادثے سے دوچار ہونا پڑ جائے تو یہ بھرم کاغذ کے ٹکڑوں کی مانند ہوا ہو جاتا ہے۔ بظاہر ایک خوش پوش نوجوان صرف ایک مہنگے اوورکوٹ سے اپنی غربت اور زندگی کی تمام بدنمائیوں کو چھپائے اپنے سماجی رتبہ میں خود کو خوش شکل اور خوش پوش ظاہر کرتا ہے۔ مگر ایک حادثہ کے بعد جب اُس کا اوورکوٹ اُتارا جاتا ہے تو جسم پر میل کچیل اور پھٹی ہوئی بنیان، علیحدہ علیحدہ رنگ کی بودار جرابیں اُس کی خستہ حالی کو ظاہر کر دیتی ہیں۔ اوورکوٹ اُترتے ساتھ ہی زیر جامہ لباس کی پیوندکاری اُس کی حقیقی زندگی کی عکاسی کرتی ہے۔''

(Critical Analysis)

Text of the Story (Page No.87)

(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

ONE evening in January **a well-groomed** (خوش لباس) **young man** having walked up Davis Road to the Mall turned to Charing Cross. **His hair was sleek** (چکنے) **and shining** (چمکدار) **and he wore side burns** (قلمیں). **His thin moustache** (مونچھیں) **seemed to have been drawn with a pencil. He had on a brown overcoat with a cream coloured half opened rose in his button hole** and **a green flat hat which he wore at a rakish angle** (ٹیڑا زاویہ). A white silk scarf was knotted (لپٹا ہوا) at his neck. One of his hands was slipped into a pocket of his overcoat while in the **other he held a short polished cane** (بید کی چھڑی) **which every now and then he twirled** (گھماتا تھا) **jauntily** (زندہ دلی سے).

جنوری کی ایک شام کو ایک خوش پوش نوجوان ڈیوس روڈ سے گزر کر مال روڈ تک پہنچا۔ اور چیئرنگ کراس کا رخ کیا۔ اُس کے بال نرم ملائم اور چمکدار تھے۔ اور سر کے دونوں طرف قلمیں رکھی ہوئی تھی۔ اس کی باریک مونچھیں ایسی لگتی تھیں گویا سُرمے کی سِلائی سے بنی ہوں۔ اُس نے بھورے رنگ کا اوورکوٹ پہنا ہوا تھا۔ جس کے کاج میں ایک ادھ کھلا گلاب ٹکا ہوا تھا۔ اور اس نے سر پر ایک خاص ترچھے انداز سے سبز رنگ کا فلیٹ ہیٹ پہنا ہوا تھا۔ سفید سِلک کا گلوبند گردن کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ اوورکوٹ کی جیب میں تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے بید کی ایک چھڑی (جو چمکدار بھی تھی اور چھوٹی بھی) پکڑی ہوئی تھی۔ جسے وہ مستی میں آکر کبھی کبھار گھمانے لگتا تھا۔

Q.1.How did he look like? (Text Q.No.2)

Q.2. What was the colour of the overcoat of the young man? (Text Q.No.1)

Q.3.What was the colour of the hat of the young man and how did he wear it?

Q.4.What did the young man hold in his hand?

It was a Saturday evening in mid-winter. The sharp (تیز) **icy** (برفانی) **gusts** (آندھی) **of wind struck like steel,** but the young man seemed to be immune (جس پر اثر نہ ہو) to them. So, while **others were walking briskly** (تیزی سے) **to keep warm,** he was ambling along obviously (واضح طور پر) enjoying his promenade (آوارہ گردی) in the bitter cold.

یہ بھرپور سردیوں میں ہفتے کی شام تھی۔ ہوا کے برفانی جھکڑ تند فولادی آلے کی طرح آکر ٹکراتے تھے۔ مگر وہ نوجوان ان کے اثرات سے محفوظ تھا۔ سو دوسرے لوگ جبکہ اپنے آپ کو گرم رکھنے کے لیے تیز تیز قدم اُٹھا رہے تھے۔ وہ اس شدید ٹھنڈ میں آہستہ خرامی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

Q.5.How was the weather that evening?

Q.6.Why were the people walking briskly on the road?

Q.7.Why did tonga-wallas race towards the young man?

Q.8.How did the young man turn away the tonga-wala and the taxi?

He looked such a dandy (ہانکا) that tonga-wallas on catching sight of him, even from a distance, whipped (چابک مارتے) up their horses and raced towards him. With **a wave of his stick he turned them away. A taxi also drew near him and the driver looked at him enquiringly (پوچھنے والے انداز میں). He too was turned off. This time with a "No thank you."**

وہ اپنی چال ڈھال سے اتنا خوش پوش دکھائی دیتا تھا کہ ٹانگے والے دور سے ہی اس کو دیکھ کر گھوڑے سرپٹ دوڑاتے، جوش دلاتے اس کی طرف لاتے مگر وہ اپنی چھڑی سے اشارہ کرتا اور انہیں واپس لوٹا دیتا تھا۔ ایک ٹیکسی بھی اس کے قریب آئی اور ڈرائیور نے سوالیہ انداز سے اس کی طرف دیکھا۔ اسے بھی انکار کر دیا گیا۔ اس بار "نہیں" آپ کا شکریہ کے الفاظ کے ساتھ۔"

Q.9.Why did the people come out on the Mall? (Text Q.No.3)

Q.10.Who were the people wearing such dress and had come on the Mall? (Text Q.No.4)

As the evening advanced the cold became more intense. **It was a cold that induced (راغب کیا) people to seek comfort in pleasure. At such times it was not only the profligate (آوارہ گرد) who ranged abroad (گھر سے باہر پھرتے), but even those who were usually content (مطمئن) to live with their loneliness (تنہائی), emerged (باہر نکل آئے) from their hide-outs (گھروں) to join in the gaiety (رونقیں) of the streets.**

جوں جوں شام کے سائے گہرے ہوئے سردی بہت زیادہ بڑھ گئی۔ یہ سردی تھی جس نے لوگوں کو تفریح میں آرام تلاش کرنے کی طرف مائل کیا ہوا تھا۔ ایسے وقت میں صرف عیش پرست لوگ ہی نہیں تھے جو باہر گھوم پھر رہے تھے۔ بلکہ وہ بھی جو عمومی طور پر اپنی تنہائی کے ساتھ رہنے پر اکتفا کرتے ہوئے اپنی پناہ گاہوں سے باہر آ گئے تھے۔ تاکہ گلیوں میں رنگ و رونق میں شامل ہو جائیں۔

Q.11.How did the people amuse themselves on the Mall?

And so people converged (جمع ہو گئے) on the Mall where **they amused themselves among the variety of hotels, restaurants, cafes (قہوہ خانے) and snack bars, each according to his means.** Those who could not afford (استطاعت رکھنا) the pleasures inside, were content to gaze (ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا) at the coloured lights and brilliant (چمکتے) advertisements (اشتہار) outside. Up and down the main road there was an unending (لامتناہی) stream (سلسلہ) of cars, buses, tongas and bicycles while the pavement (فٹ پاتھ) thronged (پر ہجوم) with pedestrians (پیدل چلنے والے).

اور اس لیے مختلف سمتوں سے مال پر اکٹھے ہو گئے تھے۔ جہاں ان میں سے ہر ایک اپنے وسائل کے مطابق مختلف اقسام کے ہوٹلوں، ریستوران کیفے اور سنیک بارز میں لطف اندوز ہو رہے تھے اور جو لوگ ان جگہوں کے اندر لطف اندوز ہونے کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ باہر سے ہی رنگ برنگی، روشنیوں اور چمکدار اشتہارات کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے پر اکتفاد کر رہے تھے۔ بڑی ساری سڑک کے دونوں طرف، کاریں، بسیں اور ٹانگوں اور سائیکلوں کا نہ ختم ہونے والا ریلا تھا۔ جبکہ پٹڑی پیدل چلنے والے سے کھچا کھچ تھی۔

The young man seated on the cement bench was watching with interest the people passing on the pavement before him. **Most of them were wearing overcoats which were of every kind from the astrakhan to the rough military khaki such as are found in large bundles (گٹھے) at the secondhand clothes' shops.**

نوجوان سیمنٹ کے بنچ پر بیٹھا دلچسپی سے اپنے سامنے فٹ پاتھ پر چلنے والے لوگوں کو دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ ان میں سے زیادہ تر نے اوور کوٹ پہنے ہوئے تھے۔ جن میں سے ہر قسم کے استراخانی سے لے کر پرانے خاکی فوجی کوٹ شامل تھے۔ جو پرانے کپڑے کی دوکانوں پر بڑے بڑے گٹھوں میں شامل تھے۔

Q.12.What was the condition of the overcoat of the young man?

The overcoat the young man himself was wearing was old, but it was well cut and the material was of good quality (معیار). **The lapels** (کوٹ کے گریبان کی لوٹ) **were stiff** (اکڑے ہوئے) **and the sleeves well creased** (آستینوں کی کریزیں). **The buttons were of horn, big and shiny.** The young man seemed to be very happy in it.

جو اوورکوٹ خود اس نوجوان نے پہن رکھا تھا۔ اگرچہ پرانا تھا۔ مگر اس کی تراش خراش عمدہ تھی۔ کپڑا اور دیگر سامان بھی عمدہ تھا۔ کوٹ کا سامنے کا کالر خوب جما ہوا تھا۔ اور آستینوں کی تہ بھی عمدگی سے بنی تھی۔ بٹن سینگ کے تھے بڑے اور چمکدار تھے۔ نوجوان اس میں بہت خوش محسوس ہوتا تھا۔

A boy selling pan and cigarettes with a tray of his wares (سامان) passed by.

ایک لڑکا جو پان اور سگریٹ بیچ رہا تھا۔ اپنے سامان کی ٹرے لیے ادھر سے گزرا۔

"Pan Walla,"

''پان والا''

(Text page-88): "Yes, sir"

''جی جناب''

"Have you change (ریزگاری) for a ten rupee note?"

''کیا تمہارے پاس دس روپے کا چھٹا ہے۔''

"No, sir, but I'll get it for you."

''نہیں جناب، مگر میں آپ کو لا دوں گا۔''

"And what if you don't come back?"

''اور اگر تم واپس نہ آئے تو؟''

Q.13.What did the youngman purchase from the boy?

"If you don't trust me sir, you can come with me. Anyway, what do you want to buy?"

''اگر جناب آپ کو مجھ پر اعتبار نہیں تو آپ خود میرے ساتھ آسکتے ہیں۔ تاہم آپ خریدنا کیا چاہتے ہیں؟''

"Never mind ... Here, **I have found one anna. Now give me a good cigarette and be off with you** (چلتے بنو)."

کوئی بات نہیں مجھے اکنی مل گئی ہے۔ اب مجھے ایک سگریٹ دو اور یہاں سے چلے جاؤ۔''

Q.14.Did the young man relish his cigarette?

As **he smoked he seemed to relish** (مزہ لینا) **every puff** (ہر کش).

جب وہ سگریٹ پی رہا تھا تو ایسے لگتا تھا کہ وہ ہر کش سے مزہ لے رہا ہو۔''

Q.15.Why was the cat shivering? (Text Q.No.5)

A small lean white cat shivering (کانپتا) **with cold rubbed** (لپٹ گئی) **against his legs and mewed** (میاؤں میاؤں) (کیا). **He stroked** (تھپکی دی) **it and it leapt** (اچھلی) **up onto the bench. Smoothing its fur** (نرم ملائم بال) **he muttered** (دھیمے سے کہا):

ایک چھوٹی سی سفید مریل (کمزور) بلی سردی سے ٹھٹھرتی ہوئی اُس کی ٹانگوں سے لپٹ کر میاؤں میاؤں کرنے لگی۔ اُس نے اُسے تھپکایا۔ تو وہ اچھل کر بنچ پر چڑھ آئی۔ اُس کے ملائم بالوں کو سنوارتے ہوئے وہ بڑبڑایا۔

"Poor little mite."

''بے چاری ننھی مخلوق''

After a few minutes he got up.

چند منٹ بعد وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔

Q.16.What kind of music was played in one of the restaurants? (Text Q.No.8)

By now it was past seven. He started off again along the Mall. **An orchestra could be heard playing in one of the restaurants.** Many people had collected outside. Mostly they were passers by (راہ گیر), a few drivers of the waiting taxis and tongas, labourers (مزدور) and beggars (گداگر). Some fruit vendors (پھل فروش) having sold their fruit were also standing around with their empty baskets (خالی ٹوکرے). These people outside seemed to be enjoying the music more than those who sat inside, for they were listening in silence (خاموشی) though the music was foreign (غیر ملکی).

اب تقریباً سات بج چکے تھے۔ اس نے دوبارہ مال روڈ پر چلنا شروع کر دیا۔ ایک ریستوران سے آرکسٹرا کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ باہر بہت سے لوگ اکٹھے ہو چکے تھے۔ ان میں زیادہ تر راہ گیر، کچھ سواریوں کے منتظر ٹیکسیوں اور ٹانگوں کے ڈرائیورز، مزدور اور فقیر تھے۔ کچھ پھیری والے پھل فروش جو اپنے پھل بیچ چکے تھے۔ اپنی خالی ٹوکریوں کے ساتھ قریب کھڑے تھے۔ باہر کھڑے ہوئے یہ افراد اندر بیٹھے لوگوں کی نسبت موسیقی سے زیادہ محفوظ ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ کیونکہ وہ خاموشی سے سن رہے تھے۔ اگرچہ موسیقی غیر ملکی تھی۔

The young man also stood and listened for a moment or so, then walked on.

یہ نوجوان بھی وہاں کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر تک سنتا رہا۔ پھر وہاں سے چل پڑا۔

A few minutes later he found himself outside a large Western music shop. Without hesitation (جھجک، تامل) he went in. There were musical instruments (آلات) of different kinds arranged on shelves around the walls. **On a long table, attractively (پرکشش انداز میں) displayed (نمائش کی گئی تھی), were the latest hit songs. A Spanish guitar was hanging on the wall. He examined it with the air of a connoisseur (صاحب نظر) and studied the price label attached to it.** Then a huge German Piano diverted (متوجہ کیا) his attention. Lifting the cover of the key-board he played a few notes (دھنیں) and closed it again.

چند منٹ بعد اس نے اپنے آپ کو مغربی موسیقی کی ایک دوکان پر کھڑے پایا۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے وہ اندر چلا گیا۔ دیواروں میں خانوں کے اندر مختلف قسم کے موسیقی کے آلات رکھے گئے تھے۔ ایک لمبی سی میز پر پُرکشش انداز سے تازہ ترین مشہور گانے سجائے گئے تھے۔ سپین کا بنا ہوا گٹار دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ اس نے ایک ماہرانہ انداز میں اس کا جائزہ لیا۔ اور اس کے ساتھ پکی قیمت والی پرچی کو پڑھا۔ پھر ایک بڑے جرمن پیانو نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کی۔ کی بورڈ کا ڈھکن اُٹھا کر اس نے چند دھنیں بجائیں اور پھر دوبارہ اسے بند کر دیا۔

Q.17. What was displayed on the table in the Western music shop?

Q.18.How did the young man examine the Spanish guitar?

One of the salesmen came up.

"Good evening, sir," he said courteously (شائستگی سے), "can I help you, sir?"

اُن میں سے ایک ملازم آگے بڑھا۔ ''شام کا سلام، جناب!'' اُس نے خوش اخلاقی سے کہا۔ ''کیا میں آپ کی کچھ مدد کر سکتا ہوں۔ جناب؟''

"No thank you," the young man said with an air of indifference (بے نیازی). Then suddenly as if remembering something he called out.

''نہیں آپ کا شکریہ'' نوجوان نے بے نیازی سے جواب دیا۔ پھر اچانک گویا اُسے کوئی بات یاد آ گئی ہو۔ وہ پکارا۔

Q.19.What did the young man ask from the western music shop Salesman?

"Oh yes ... **Could you let me have a list of this month's gramophone records?"**

He slipped the list into one of the pockets of his overcoat and resumed (شروع کر دی) his promenade (چہل قدمی) on the Mall.

"اوہ ہاں..... کیا آپ مجھے اس کے گراموفون کے ریکارڈز کی فہرست فراہم کر سکتے ہیں؟"

اس نے فہرست اوورکوٹ کی ایک جیب میں ڈالی۔ اور دوبارہ مال روڈ پر گھومنا پھرنا شروع کر دیا۔

He stopped next at a book stall. He picked up one or two magazines and after a hurried glance (ایک تیز نظر) at the contents (عنوانات) carefully replaced (دوبارہ رکھ دیا) them. A few yards further on, a large Persian carpet, which was hanging outside a shop attracted his attention (اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی). **The owner of the shop, wearing a long robe (چوغہ) and a silk turban (پگڑی), greeted him warmly (گرم جوشی سے استقبال کیا).**

پھر وہ کتابوں کی ایک دوکان پر رکا۔ اس نے ایک دو رسالے اُٹھائے۔ دوران کے مضامین پر تیزی سے ایک نظر ڈالنے کے بعد احتیاط سے انہیں وہیں رکھ دیا۔ چند گز مزید ایک بڑے ایرانی قالین نے، جو دوکان کے باہر لٹکا ہوا تھا اُس کی توجہ اپنی جانب کھینچ لی۔ دوکان کا مالک جو ایک لمبا سا چوغہ پہنے سر پر ریشمی پگڑی باندھے گرم جوشی سے اُس کا استقبال کیا۔

Q.20.What was the carpet owner wearing and how did he treat the young man?

"I just wanted to see this carpet" the young man said to the carpet dealer.

"With pleasure, sir."

"میں اس قالین کو دیکھنا چاہتا تھا" نوجوان نے قالین فروش سے کہا۔

"بہت خوشی سے جناب"

P-89: "Oh, don't bother (زحمت کرنا) to take it down. I can see it quite well as it is. How much is it?"

"اوہ آپ اسے نیچے اُتارنے کی زحمت نہیں کریں۔ میں اس طرح اس کو اچھی طرح سے دیکھ سکتا ہوں۔ "کتنے کا ہے یہ"؟

"Fourteen hundred and thirty two rupees, sir."

"چودہ سو بتیس روپے جناب"

Q.21.What was the price of a Persian carpet?

The young man frowned (تیوری چڑھائی) as if to suggest (تجویز کرنا), "Oh so much."

نوجوان نے بھنویں اُچکاتے ہوئے ایسے تاثر دیا کہ یہ تو بہت زیادہ ہے۔

"You have only to select, sir," said the carpet dealer amiably (خوش مزاجی سے), "and we will reduce (کم کرنا) the price to the minimum (کم از کم)."

"آپ کو صرف انتخاب کرنا پڑے گا جناب" قالین فروش نے دوستانہ انداز میں کہا۔ "اور ہم قیمت میں کم از کم حد تک رعایت کر دیں گے۔"

"Thank you so much," the young man said approvingly (پسندیدگی سے). "A fine carpet indeed, I'll come again some time," and he walked away.

"آپ کا بہت بہت شکریہ۔" نوجوان نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ "واقعی یہ ایک عمدہ قالین ہے۔ میں پھر آؤں گا" اور وہ چلا گیا۔

The cream colour rose which adorned (سجا ہوا تھا) the lapel (کالر) of his overcoat had slipped and was about to fall. He adjusted it with a peculiar (مخصوص) smile of satisfaction (پرسکون).

زری مائل سفید گلاب جس نے اس کے اوورکوٹ کے کالر کو سجایا ہوا تھا۔ وہ پھسل چکا تھا۔ اور تقریباً گرنے کے قریب تھا۔ اُس نے اطمینان بھری انوکھی مسکراہٹ لیے اُسے سنوارا۔

He was now walking along the pavement (فٹ پاتھ) near the High Courts. **He had been roaming** (آوارہ گردی کر رہا تھا) **about for quite a long time, but his spirits** (جذبہ) **were still high; he was neither tired nor bored** (نہ ہی اکتایا).

اب وہ ہائی کورٹ کے قریب فٹ پاتھ پر چل رہا تھا۔ وہ کافی دیر سے گھوم پھر رہا تھا۔ لیکن اس کا حوصلہ اب بھی بلند تھا۔ نہ ہی وہ تھکا تھا۔ اور نہ ہی وہ اکتایا تھا۔

Q.22.Was the young man enjoying his walk on the Mall Road?

At this part of the Mall the crowd of pedestrians (پیدل چلنے والے) had thinned down and there were quite long stretches (فاصلے) of empty (خالی) pavement between one group and another. The young man as he went along tried to spin (گھمانا) his cane (بید کی چھڑی) around one finger, but in the attempt he dropped it.

"Oh, sorry," he exclaimed and bending down picked it up.

مال روڈ کے اس حصے پر پیدل چلنے والوں کے ہجوم میں کمی ہو گئی تھی۔ اور لوگوں کے ایک جھرمٹ سے دوسرے کے درمیان فٹ پاتھ کے کافی طویل حصے تھے۔ نوجوان نے چلتے چلتے اپنی بید کی چھڑی کو ایک انگلی سے گھمانے کی کوشش کی۔ مگر اس کوشش میں چھڑی اس سے گر گئی۔

''اوہ افسوس'' وہ بے ساختہ پکارا اور جھک کر اُسے اُٹھالیا۔

Meanwhile a young couple (جوڑا) who had been walking behind him passed by and went ahead (آگے) of him. **The youth was tall and was wearing black corduroy trousers** (پاجامہ) **and a leather jacket** (چمڑے کی جیکٹ) **with a zip. The girl wore a floppy** (ڈھیلی) **shalwar or white satin and a green coat. She was short and bulky** (بھاری بھرکم).

اِسی دوران ایک نوجوان جوڑا جو اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ قریب سے گزرا۔ اور اس سے آگے نکل گیا۔ لڑکا لمبے قد کا تھا اور اس نے کالے رنگ کی کارڈرائے کی پتلون پہنی ہوئی تھی۔ چمڑے کی جیکٹ جس کے درمیان میں زپ تھی۔ لڑکی نے سفید ساٹن کی ڈھیلی ڈھالی شلوار اور ہرے رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ اُس کا قد چھوٹا اور بھاری بھرکم جسم کی مالک تھی۔

Q.23.Describe the appearance of a young couple walking on the Mall.

The young man was delighted (خوش ہو گیا) to watch this spectacle (نظارہ) and kept on walking behind them.

نوجوان یہ منظر دیکھ کر خوش ہو گیا۔ اور ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

So far the young man had found little to interest him among the persons he had observed that evening. He had been, perhaps, too deeply engrossed (مگن تھا) in himself.

اُس شام کو اس نے جتنے لوگ دیکھے تھے۔ ان میں اب اُسے کچھ مل گیا تھا۔ جو اس کے لیے دلچسپی کا باعث تھا۔ شاید وہ اپنی ذات میں بدرجہ اتم مگن رہا تھا۔

He followed them closely hoping to get a glimpse (جھلک) **of their faces and to hear more of their talk.**

وہ ان کے پیچھے کافی قریب چلتا رہا۔ اس آس پر کہ ان کے چہروں کی ایک جھلک دیکھ لے اور ان کی گفت و شنید سن لے۔

Q.24.How did the youngman follow the young couple?

By now they had reached the big cross-roads near the General Post Office. **The pair** (جوڑا) **stopped for a moment, then after crossing the Mall headed toward** (کی طرف چل پڑا) **McLeod Road.**

اب تک وہ جنرل پوسٹ آفس کے بڑے چوراہے پر پہنچ گئے تھے۔ وہ جوڑا ایک لمحے کے لیے رکا۔ پھر مال روڈ پار کر کے میکلوڈ روڈ کی جانب چل پڑا۔

Q.25.Where did the young couple turn from the Mall road?

When the couple (جوڑا) had walked some hundred yards ahead of him, he hurriedly (تیزی سے) started after them. Hardly (بمشکل) **had he reached half way across the road when a truck full of bricks (اینٹیں) came from behind like a gust (بگولہ) of wind and crushing (روندتے ہوئے) him down speeded off towards McLeod Road. The driver of the truck had heard a shriek (چیخ) and had actually (درحقیقت) for a moment slowed down, but realizing (محسوس کرتے ہوئے) that something serious (سنگین) had happened, had taken advantage (فائدہ) of the darkness and had sped away into the night. Two or three passers-by (گزرنے والے) who had witnessed (عینی شاہد) the accident shouted: "Stop him' ..... take the number," but the truck** was no more to be seen.

جب یہ جوڑا کوئی سو گز کے قریب اس سے آگے نکل گیا۔ تو اس نے تیزی سے ان کے پیچھے چلنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ تقریباً سڑک کے درمیان میں ہی پہنچا تھا۔ جب اینٹوں سے بھرا ایک ٹرک پچھلی جانب سے ایک بگولے کی مانند آیا۔ اور اسے روندتا ہوا تیز رفتاری کے ساتھ میکلوڈ روڈ کی جانب چلا گیا۔ ٹرک ڈرائیور نے چیخ سن لی تھی اور ایک لمحے کے لیے واقعی اس نے رفتار آہستہ کر لی تھی۔ مگر یہ محسوس کرتے ہوئے کہ کوئی حادثہ رونما ہو گیا ہے۔ وہ اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے رات کی تاریکی میں فرار ہو گیا تھا۔ دو تین راہگیروں نے جنہوں نے یہ حادثہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ چلائے ..... ''روکو اسے'' ..... ''نمبر نوٹ کر لو'' مگر ٹرک وہاں نہیں تھا۔ جو دکھائی دیتا۔

Q.26.Describe how did the accident occur.

Q.27.Why did the driver of the truck speed away after the accident? (Text Q.No.6)

Q.28.Why did the witnesses shout after the youngman's accident on the Road?

In a short while quite a crowd had collected (جمع ہوا). A traffic inspector on his motor bike stopped. **The young man was badly hurt. There was a lot of blood about and he was in a very precarious state (تشویش ناک حالت). A car was stopped and he was loaded into it and taken to a nearby hospital.** When they reached there he was just alive.

کچھ ہی دیر میں ہجوم اکٹھا ہو گیا تھا۔ ٹریفک پولیس کا ایک انسپکٹر اپنی موٹر بائیک پر رُک گیا تھا۔ نوجوان بری طرح زخمی ہو گیا تھا۔ اردگرد خاصا خون پڑا تھا۔ اور اس کی حالت کافی تشویشناک تھی۔ ایک کار کو روکا گیا۔ اُسے اس میں سوار کیا گیا۔ اور قریبی ہسپتال لے جایا گیا۔ جب وہ وہاں پہنچے تو وہ بس برائے نام ہی زندہ تھا۔

Q.29.What was the condition of youngman after the accident?

Q.30.Who took the young man to the hospital? (Text Q.No.7)

P-90: On duty that night in the casualty department (شعبہ حادثات) were assistant surgeon Khan and two young nurses, Shehnaz and Gill. He was still wearing his brown overcoat and the silk scarf. There were large stains (دھبے) of blood all over his clothes. **Someone had, out of sympathy(ہمدردی), placed the young man's green flat hat on his chest (چھاتی) so that it should not be lost.**

اس رات شعبہ حادثات میں اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر خان اور دو نوجوان نرسیں شہناز اور گل ڈیوٹی پر موجود تھیں۔ اس نے ابھی تک اپنا خاکی کوٹ اور ریشمی سکارف پہنا ہوا تھا۔ اس کے کپڑوں پر بڑے بڑے خون کے دھبے تھے۔ کسی نے ازراہ ہمدردی نوجوان کا سبز فلیٹ ہیٹ اس کے سینے پر رکھ دیا تا کہ وہ گم نہ ہو۔

Q.31.Who were present to perform duties in the casualty Department?

Q.32.Why the youngman's flat hat found on his chest?

"Seems quite well-to-do (اچھے گھرانے کا)." Nurse Shehnaz said to Nurse Gill, to which she replied in a lower tone:

نرس شہناز نے نرس گل سے کہا۔ ''کھاتا پیتا دکھائی دیتا ہے'' جس کے جواب میں وہ بڑی مدھم آواز میں کہنے لگی۔

"All **togged up (بناٹھنا) for Saturday night, poor chap (بے چارہ).**"

''خوب بن ٹھن کے نکلا تھا۔ ہفتے کی رات منانے کے لیے بے چارہ''

Q.33.How did the nurse comment on the youngmen's conditions?

"Did they catch the driver?"

"No he got away."

"What a pity!"

"کیا انہوں نے ڈرائیور کو پکڑ لیا۔"

"نہیں وہ فرار ہو گیا۔"

"کتنے افسوس کی بات ہے"؟

In the operating theatre the assistant surgeon and the two nurses with their faces concealed (چھپے تھے) behind masks (نقاب), were attending to the young man, only their eyes were visible (نظر آ رہی تھیں). He was lying on a white marble table. His hair was still smoothed (ہموار) against his temples (کنپٹیاں). The strong cented oil with which he had dressed it earlier that evening still gave out a faint odour (ہلکی سی خوشبو).

آپریشن تھیٹر میں اسسٹنٹ سرجن اور دونوں نرسیں جن کے چہرے نقاب میں چھپے ہوئے تھے۔ جبکہ صرف ان کی آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نوجوان کی دیکھ بھال میں مصروف تھیں۔ وہ سنگ مرمر کی میز پر لیٹا ہوا تھا۔ اُس کے بال اب بھی اس کی کنپٹیوں کے ساتھ ہموار پڑے ہوئے تھے۔ اُس شام کے پہلے پہر جس تیز خوشبو کے تیل کے ساتھ اس نے اپنے بالوں کو سنوارا تھا۔ اُس کی ہلکی سی مہک اب بھی آ رہی تھی۔

His clothes were now being taken off. The first to be removed was the white silk scarf.

اب اس کے کپڑے اتارے جا رہے تھے۔ سب سے پہلے اتارا جانے والا سفید ریشمی سکارف تھا۔

Beneath (نیچے) the scarf there was neither a tie nor a color ..... Not even a shirt. When the overcoat was removed it was found that the young man was wearing underneath only an old cotton sweater which was all in holes. Through these holes one could see the dirty (میلا کچیلا) vest (بنیان) which was in an even worst state than the sweater. Layers of dirt (میل کچیل) covered his body. He could not have had a bath for at least two months. Only the upper part of his neck was clean and well powdered.

سکارف کے نیچے نہ تو ٹائی تھی اور نہ ہی کالر..... سرے سے قمیض ہی نہیں تھی۔ جب اوور کوٹ اتارا گیا تو پتہ چلا کہ نوجوان نے صرف ایک پرانا سوتی سویٹر پہن رکھا تھا۔ جو سارے کا سارا سوراخوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور ان سوراخوں سے وہ گندی بنیان باآسانی دیکھی جا سکتی تھی جو سویٹر سے بھی زیادہ بری حالت میں تھی۔ اس کے جسم پر میل کی کئی تہیں جمی ہوئی تھیں۔ وہ کم از کم دو ماہ سے نہا نہیں سکا تھا۔ صرف گردن کا اوپر والا حصہ صاف تھا۔ اور اس پر اچھی طرح پوڈر لگا ہوا تھا۔

The shoes and the socks (جرابیں) now came off. The shoes were old but brightly polished. As to the socks, in colour and pattern the one was quite different from the other. There were holes at the heels, and where the flesh showed through the holes it was grimed (میلا) with dirt. He was by now dead and his life-less body lay on the white marble slab.

اب جوتے اور جرابیں اُتاریں گئیں۔ جوتے پرانے تھے۔ لیکن پالش سے خوب چمک رہے تھے۔ جہاں تک جرابوں کا تعلق ہے۔ ایک جراب رنگ اور نمونے میں دوسری جراب سے بالکل مختلف تھی۔ جرابوں کی ایڑیوں میں سوراخ تھے۔ ان سوراخوں سے نظر آنے والا جسم کا حصہ میل کچیل سے بھرا ہوا تھا۔ اب تک وہ مر چکا تھا۔ اور اس کا بے جان لاشہ سنگ مرمر کی سفید میز پر پڑا تھا۔

The following were the few things which were found in the various pockets of his overcoat:

اس کے اوور کوٹ کی مختلف جیبوں سے جو اشیاء برآمد ہوئیں۔ وہ مندرجہ ذیل تھیں۔

Q.34.Give a list of the articles, which were found in the pockets of the young man's overcoat.

A small black comb, a handkerchief, six annas and a few pies, a half smoked cigarette, a little diary in which the names and addresses of a few people were noted, a list of gramophone records and a few handbills (اشتہارات) which distributors had thrust upon him during his evening promenade (چہل قدمی).

ایک چھوٹی سی سیاہ کنگھی، ایک رومال، چھ آنے اور چند پیسے ایک بجھا ہوا آدھا سگریٹ۔ ایک چھوٹی سی ڈائری، جس میں کچھ لوگوں کے نام اور پتہ درج تھے۔ گراموفون ریکارڈوں کی ایک فہرست اور چند اشتہار، جو اشتہار بانٹنے والوں نے شام کی چہل قدمی کے دوران اسے تھما دیے تھے۔

Alas, his **little cane** (بید کی چھڑی), which was perhaps lost at the time of the accident, was not included (شامل تھی) in the list.

افسوس کہ اس کی چھوٹی بید کی چھڑی جو کہ شاید حادثے کے وقت کہیں کھو گئی تھی فہرست میں شامل نہیں تھی۔

Q.35. What is the moral lesson of the story?
Q.36.What is the central theme of the story?

☆☆☆☆☆

Reading Notes from Text

sleek	چمکدار	smooth and glossy
icy gusts	سرد ہوا کے جھونکے	biting cold puffs of wind
ambling	آہستہ آہستہ چال	move with gentle gait
promenade	چہل قدمی	pleasure walk
dandy	ماڈرن/جدید سوچ والا	fashionable
profligate	منچلے	recklessly extravagant
lapels	کوٹ پر پھولوں کے نشان	part of either side of coat
well creased	مناسب تہہ دار	well ironed
mite	بے جان/بیچاری	very small object
connoisseur	ماہر/تجربہ کار	expert, one who can appreciate
amiably	عزت و تعظیم کے ساتھ	respectfully
thinned down	کم ہونا	became less
togged	لباس/تیار	dress, garment

Story 14

Over Coat

Text Book Exercise

Q.1 What was the colour of the overcoat of the young man?

نوجوان آدمی کے اوورکوٹ کا کیا رنگ تھا؟

Ans. The colour of the overcoat of the young man was brown.

نوجوان آدمی کے اوورکوٹ کا رنگ بھورا تھا۔

Q.2 How did he look like? نوجوان آدمی کا حلیہ کیا تھا؟ **(Lhr-G2)-11**

Ans. The young man seemed well-groomed. His hair was sleek and shining. He had thin moustache. He was wearing a brown overcoat, and a green flat hat.

نوجوان آدمی اچھا بھلا دکھائی دیتا تھا۔ اُس کے بال صاف اور چمکدار تھے۔ اُس کی ہلکی سے مونچھیں تھیں۔ اُس نے بھورے رنگ کا اوورکوٹ اور سبزی مائل ترچھی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

Q.3 Why did the people come out on the Mall? لوگ مال روڈ پر کیوں نکل آئے؟

Ans. Cold weather provoked people to come out on the Mall Road.

ٹھنڈے موسم نے لوگوں کو مال روڈ پر نکلنے کے لیے جوش دِلایا۔

Q.4 Who were the people wearing such dress and had come on the Mall?

مال پر نکلنے والے لوگوں نے کیا پہنا ہوا تھا؟

Ans. The profligate and dull people came out on the Mall in cold weather. Most of the people were wearing overcoats of different kinds. بہت سے منچلے اور گھروں میں رہنے والے افراد بھی سخت سردی میں مال روڈ پر باہر نکل آئے تھے اور اِن لوگوں نے مختلف قسموں کے اُوورکوٹ پہنے ہوئے تھے۔

Q.5 Why was the cat shivering? بلی کیوں کانپ رہی تھی؟ **(GJr-G1)-14**

Ans. The cat was shivering because of extreme cold. شدید سردی کی وجہ سے بلی کانپ رہی تھی۔

Q.6 Why did the driver of the truck speed away after the accident? **(Sgd-G2)-16**

Ans. ٹرک کا ڈرائیور حادثے کے بعد تیزی سے کیوں نکل گیا؟ **(Lhr-G2)-14**

(Lhr-G1)-13

The driver of the truck speed away after the accident because he was afraid of being caught by the police.

ٹرک کا ڈرائیور حادثے کے بعد تیزی سے نکل گیا کیونکہ وہ پولیس سے پکڑے جانے سے ڈرتا تھا۔

Q.7 Who took the young man to the hospital? نوجوان کو کون ہسپتال لے کر آیا؟ **(Bwp-G2)-14**

Ans. A crowd gathered there in a short while. A car was stopped and the young man was loaded into it and he was taken to a nearby hospital.

کچھ ہی دیر میں ہجوم اکٹھا ہو گیا۔ ایک گاڑی کو روکا گیا۔ نوجوان کو اُس میں ڈالا گیا اور اُس کو نزدیکی ہسپتال لے جایا گیا۔

Q.8 What kind of music was played in one of the restaurants?

ریستورانوں میں سے ایک میں کیا بج رہا تھا؟

Ans. An orchestra could be heard playing in one of the nearest restaurants.

آرکیسٹرا کو سُنا جا سکتا تھا جو کہ نزدیکی ریستورانوں میں سے ایک میں بج رہا تھا۔

Additional Questions

Q.1 **How did he look like?** **(Text Q.No.2)** (Lhr-G2)-11

Ans. The young man seemed well-groomed. His hair was sleek and shining. He had thin moustache. He was wearing a brown overcoat, and a green flat hat.

Q.2 **What was the colour of the overcoat of the young man?** **(Text Q.No.1)**

Ans. The colour of the overcoat of the young man was brown.

Q.3 **What was the colour of the hat of the young man and how did he wear it?**

Ans. The young man had a green flat hat at a rakish angle.

Q.4 **What did the young man hold in his hand?**

Ans. The young man was holding a short polished cane in his hand. He twirled it jauntily every now and then.

Q.5 **How was the weather that evening?**

Ans. The weather was very cold with sharp icy gusts of wind.

Q.6 **Why were the people walking briskly on the road?**

Ans. It was very cold outside, therefore people were walking briskly to keep themselves warm.

Q.7 **Why did tonga-wallas race towards the young man?**

Ans. The young man was looking like a dandy that's why tonga-walias whipped up their horses and raced towards him.

Q.8 **How did the young man turn away the tonga-wailas and the taxi?**

Ans. The young man turned away the tonga wailas with a wave of his stick, and the taxies by saying "No, thank You".

Q.9 **Why did the people come out on the Mall?** **(Text Q.No.3)**

Ans. Cold weather provoked people to come out on the Mall Road.

Q.10 **Who were the people wearing such dress and had come on the Mall?** **(Text Q.No.4)**

Ans. The profligate and dull people came out on the Mall in cold weather. Most of the people were wearing overcoats of different kinds.

Q.11 **How did the people amuse themselves on the Mall?** (Bwp-G2)-16 (Lhr-G1)-16 (Dgk-G1)-15

OR

What was the source of amusement for the people at the Mall? (Bwp-G2)-15

Ans. The people amused themselves among the variety of hotels, restaurants, cafes, and snack bars according to their means. Especially, the people on the Mall road, outside the restaurants, enjoyed the music played by orchestra.

Q.12 What was the condition of the overcoat of the young man? OR Narrate the condition of overcoat of the young man. (Ajk-G1)-15

Ans. The overcoat was old but well cut. It was made of fine material the sleeves were well creased. There were big, a shiny horn button across the coat.

Q.13 What did the youngman purchase from the boy? (Lhr-G2)-12

Ans. The youngman purchased a cigaratte in one anna from a pan and cigarattes selling boy.

Q.14 Did the young man relish his cigarette?

Ans. The young man smoked to relish the every puff of cigarette, while walking on the Mall road.

Q.15 Why was the cat shivering? (Text Q.No.5) (GJr-G1)-14
(OR) How did the young man treat the cat?

Ans. The cat was shivering because of extreme old. The young man patted it on its fur. He also felt pity for the cat.

Q.16 What kind of music was played in one of the restaurants? (Text Q.No.8)

Ans. An orchestra could be heard playing in one of the nearest restaurants.

Q.17 What was displayed on the table in the Western music shop?

Ans. The records of the latest hit songs were displayed on a large table in the Western music shop.

Q.18 How did the young man examine the Spanish guitar?

Ans. The young man examined the Spanish guitar like an expert and read the price label attached to it.

Q.19 What did the young man ask from the western music shop Salesman?

Ans. The youngman asked a list of that month's gramophone records at music shop from salesman.

Q.20 What was the carpet owner wearing and how did he treat the young man?

Ans. The owner of the shop was wearing a long robe and a silk turban who greeted the youngman warmly.

Q.21 What was the price of a Persian carpet?

Ans. The price of a large Persian carpet was fourteen hundred and thirty two rupees.

Q.22 Was the young man enjoying his walk on the Mall Road?

Ans. The youngman had been roaming about for a quite a long time but his spirits were still high. Infact, he was neither tired nor bored.

Q.23 Describe the appearance of a young couple walking on the Mall.

Ans. The young man was tall, wearing black corduroy trousers and a leather jacket. The girl wore a floppy shalwar or white satin and a green coat but short-statured and bulky as compared to the young man.

Q.24 **How did the youngman follow the young couple?** (Rwp- G2)-14

Ans. The young man was delighted to watch the spectacle of excited young couple on the Mall and started following them closely.

Q.25 **Where did the young couple turn from the Mall road?**

Ans. The young couple stopped at the big cross-roads near the General post office and turned toward McLeod Road.

Q.26 **Describe how did the accident occur.** (Dgk-G1)-16

Ans. While the young man was crossing the Mall towards McLeod Road, a truck full of bricks came from behind, it knocked down the young man and rushed off.

Q.27 **Why did the driver of the truck speed away after the accident?** (Sgd-G2)-16

Ans. The driver of the truck sped away after the accident because he was afraid of being caught by the police. (Lhr-G2)-14 (Lhr-G1)-13

Q.28 **Why did the witnesses shout after the youngman's accident on the Road?**

Ans. After serious accident of the young man on the road, two or three passers-by who had witnessed it shouted as "stop him, take the number."

Q.29 **What was the condition of youngman after the accident?** (Ajk-G1)-15

Ans. After the accident, the youngman was badly hurt. There was a lot of blood and he was in a very precarious state.

Q.30 **Who took the young man to the hospital?** **(Text Q.No.7)** (Bwp-G2)-14

Ans. A crowd gathered there in a short while. A car was stopped and the young man was loaded into it and he was taken to a nearby hospital.

Q.31 **Who were present to perform duties in the Casualty Department?**

Ans. On duty that night in the Casualty department, Assistant surgeon Khan and two young Nurses, Shahnaz and Gill were present.

Q.32 **Why the youngman's flat hat found on his chest?**

Ans. After the severe road accident of the youngman, someone had placed his green hat on his chest so it should not be lost.

Q.33 **How did the nurse comment on the youngmen's conditions?**

Ans. The Nurse commented to see the impressive appearance of the young man in such words "He seems quite well-to-do and togged up for Saturday night, Poor chap."

Q.34 **Give a list of the articles, which were found in the pockets of the young man's overcoat.** (Ajk-G1)-15

Ans. A small black comb, a handkerchief, six annas and a few pies, a half-smoked cigarette, a little diary, a list of gramophone records, and a few handbills were found in the pockets of the young man's overcoat.

General Questions

Q.35 **What is the moral lesson of the story?** **OR** **(Mtn-G2)-15**
What did the coat of the youngman symbolize in the lesson "Over Coat"?

Ans. The story teaches the realistic lesson to live life with all its charms and ugliness. The writer urges the readers to shun the sign of affectation and show-off for temporary fame. As a matter of fact, reality unveils itself and proves a great source of embarrassment for him.

Q.36 **What is the central theme of the story?**

Ans. The story unfolds the social, moral and economic depravity of the middle class. The young Man also tried to show-off as a member of elite family but road-accident exposed his poverty and helplessness.

Story 14 — Over Coat

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Choose the correct answers:

i. What was the colour of the overcoat of the young man?

a. It was red **b.** *It was brown* c. It was green d. It was black

ii. What happened when the evening advanced?

a. The weather became pleasant **b.** *The cold became more intense*

c. The pleasant air began to blow d. The sky was covered with clouds and it started raining

iii. What was the condition of the overcoat, which the young man was wearing?

a. *It was old* b. It was new c. It was ragged d. It was full of dust

iv. When the young man visited the music shop what did he find?

a. *There were musical instruments in the shop*

b. There was nothing in the shop

c. He found many people in the shop

d. There were books in the shop

v. When the young man died in the hospital after accident what amount of money was discovered on him?

a. 200 rupees only **b.** *Only six annas and a few pies*

c. Nothing was found in his pocket d. Only 51 rupees

vi. What were the names of 2 nurses who were on duty in the hospital?

a. Nasreen and Jamila **b.** *Shehnaz and Gill*

c. Zakia and Surraya d. Zahida and Kausar

vii. What was the owner of the shop wearing on his head?

a. A cap **b.** *Silk turban*

c. Wearing nothing d. A handkerchief of green colour

viii. After accident when the driver sped away what were the words which were uttered by the passers by:

a. Catch him **b.** *Stop him* c. Kill him d. Find him

ix. After the accident what was the state of the young man?

a. *He was in a very precarious state* b. He was in a stable state

c. He was in a normal state d. He bled profusely

x. After accident what was the first thing removed from the body of young man?

a. Overcoat b. Shoes and socks

c. *White silk scarf* d. An old cotton sweater

2. Mark the statements true or false ان Statements کو درست یا غلط Mark کیجیے۔

(i) The young man had on a brown overcoat with a rose in his button hole. **False**

(ii) It was a Sunday evening in mid-winter. **False**

(iii) As the evening advanced, the cold became more intense. **True**

(iv) The pavement thronged with pedestrians. **True**

(v) As the young man smoked, he seemed to relish every puff. **True**

(vi) On a long table, attractively-displayed, were the old hit songs. **False**

(vii) The owner of the carpet shop did not pay attention to the young man. **False**

(viii) The girl wore a floppy shalwar; she was short and slim. **False**

(ix) After the accident, the young man was not in a precarious state. **False**

(x) He could not have had- a bath for at least two months. **True**

3. Answer the following questions (in one to three sentences)

Ans: Please go to Text Exercise Questions and answers at the start.

4. Answers the following questions in 100 - 150 words.

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات 100-150 الفاظ میں لکھیے۔

(i) Give the list of the articles which were found from the coat of the young man.

ان چیزوں کی فہرست دیجیے جو نوجوان کے کوٹ کی جیبوں سے ملی تھیں۔

Ans: The following articles were found from various pockets of the coat of deceased young man:-

i) a small comb,
ii) a handkerchief,
iii) six annas and a few pies,
iv) a half smoked cigarette,
v) a little diary in which the names and addresses of a few people were noted,
vi) a list of gramophone records, and
vii) a few handbills given by distributors.

(ii) What is the moral of the story? کہانی کا اخلاقی سبق کیا ہے؟

Ans: The moral of the story is that we should be happy with our lot under all circumstances. We must be contented with what we have. Society should also give respect to the downtrodden people so that they may not pose themselves as rich like the young man. If society has accepted him with his poverty, he would not have concealed his true identity. Poverty is not a bad thing itself; it is attitude of the people that makes it shameful. So 'character and not the appearance' is the moral of this story.

(iii) Write a gist of the story in ten lines. کہانی کا خلاصہ دس سطروں میں تحریر کیجیے۔

Ans: A well groomed young man comes on the Mall Road of Lahore and walks along the footpath. He is wearing overcoat, a hat, a scarf around his neck and has a cane stick in his hand. He poses himself as if he were member of a rich family. He treats people like a lord. He goes into musical instruments shop, carpet shop and so on. He ignores a tonga wala's call. He walks like a baron. He succeeds in proving himself a rich man. But on his

way back to McLeod Road, he is hit by a speedy truck. He receives serious injuries. He is taken to the hospital where he dies. When his coat is removed, we are stunned to look at his precarious condition. Thus, an accident reveals his true identity.

(iv) What is the theme of the story? کہانی کا موضوع کیا ہے؟

Ans: A young man conceals his poverty in an overcoat. He walks like a rich man on the Mall Road. It seems as if he were free from all worries and cares of life. He goes freely wherever he wants. He enjoys every bit of his time. But a truck crushes him and he is taken to the hospital. Here his true identity comes out before the nurses. The nurses who take him as the member of a wealthy family come to the fact that he is a penniless person with only a few pies in his pocket.

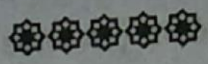

Story 15

The Angel and The Author And Others

(فرشتہ، مصنف اور دیگر افراد)

(By Jerome K. Jerome)

(کہانی کا مرکزی خیال)

دنیا جائے عمل ہے اور آخرت میں ان اعمال کی جزا و سزا کا تعین کیا جاتا ہے۔ جو کچھ آج زندگی میں انسان اپنے لیے بوتا ہے۔ وہی آخرت میں کاٹے گا۔ روح جب جسم سے پرواز کر جاتی ہے تو اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ پھر انسان لاکھ چاہے وقت لوٹ کر نہیں آتا ہے۔ اس کہانی میں مصنف کی روح جب اُس کے جسم سے پرواز کرتی ہے تو وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ بھی اعمال لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ محو پرواز ہے۔ وہ اپنے نیک اعمال کو یاد کرتا ہے اور نیکیاں لکھنے والے فرشتے سے بار بار سوال کرتا ہے کہ کیا اُس نے اس کی تمام نیکیاں تحریر کی ہیں یا نہیں، تاکہ اُس کی بخشش ہو سکے۔ مصنف فکر مند ہے کہ فرشتہ سے کوئی چُوک نہ ہو گئی ہو۔ لیکن اب تشویش کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

(Critical Analysis) Text of the Story (Page No.94) (با محاورہ اُردو ترجمہ)

I had a vexing (پریشان کن) dream (خواب) one night, not long ago: **it was about a fortnight** (دو ہفتے) **after Christmas.** I dreamt I flew out of the window in my nightshirt . I went up and up. I was glad that I was going up. "They have been noticing me," I thought to myself. "If anything, I have been a bit too good. A little less virtue (نیکی) and I might have lived longer. But one cannot have everything." The world grew smaller and smaller. The last **I saw of London was the long line of electric lamps bordering the Embankment** (پشتہ). **Later nothing remained but a faint** (مدھم) **luminosity** (روشنی) **buried** (مدفون) **beneath** (نیچے) **darkness. It was at this point of my journey that I heard behind me the slow, throbbing** (پھڑپھڑاہٹ) **sound of wings.**

I turned my head. **It was the Recording Angel.** He had a weary (تھکا ماندہ) look; I judged him to be tired.

کچھ زیادہ مدت نہیں گزری ایک رات میں نے ایک پریشان کن خواب دیکھا یہ کرسمس کے بعد تقریباً دو ہفتے کی بات تھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں سوتے وقت شب خوابی کے لباس میں کھڑکی سے باہر اُڑ گیا ہوں۔ میں اوپر ہی اوپر اُڑتا چلا گیا۔ میں خوش تھا کہ اوپر جا رہا ہوں۔ میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ وہ (فرشتے) مجھ پر غور کر رہے ہیں۔ میں نے اپنے دل میں سوچا۔ کچھ بھی ہو۔ میں کچھ زیادہ ہی نیک تھا۔ اگر کم نیک ہوتا تو ہو سکتا ہے زیادہ دیر زندہ رہ سکتا۔ لیکن ہر کسی کے پاس ہر چیز نہیں ہو سکتی ہے۔ دنیا چھوٹی سی چھوٹی ہوتی چلی گئی۔ لندن کا وہ منظر جو میں نے سب سے آخر میں دیکھا وہ بجلی کے قمقموں کی وہ لمبی قطاریں تھیں جو دریا کے پشتے کے کنارے پر لگی تھی۔ بعد میں تاریکی کے نیچے سوائے ایک مدھم سی چمک کے کچھ باقی نہ رہا تھا۔ سفر کے اس مرحلے میں نے اپنے پیچھے پروں کے پھڑ پھڑانے کی ہلکی سی آواز سُنی۔

میں نے سر موڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا۔ یہ اعمال نامہ لکھنے والا کاتب فرشتہ تھا۔ وہ دیکھنے میں تھکا ماندہ دکھائی دے رہا تھا۔ میں نے اندازہ لگایا کہ وہ تھکا ہوا ہے۔

Q.1.What time of the year was it? (Text Q.No.2)

Q.2.How did London seem to the author in his dream?

Q.3.At what point of journey in his dream did the Author hear the throbbing sound of wings? (Text Q.No.1)

Q.4.What did the Author hear behind him?

"Yes," he acknowledged (تسلیم کیا), "it is a trying period for me, your Christmas time."

اُس نے مانا کہ ہاں وہ تھکا ہوا ہے۔ یہ وقت میرے لیے کافی محنت کا وقت ہوتا ہے۔ یہ تمہارے کرسمس کا وقت۔

"I am sure it must be", I returned; "the wonder (حیرانی) to me is how you get through it all. **You see at Christmas time," I went on, "all we men and women become generous (فیاض), quite suddenly. It is really a delightful (خوش کن) sensation (احساس)."**

''بالکل ایسے ہی ہوگا۔'' میں نے جواب دیا ''میں حیران ہوں۔ میرے لیے حیرت کا باعث ہے۔ تم یہ کیسے نمٹا لیتے ہو۔'' میں نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''دیکھیے نا۔ کرسمس کے موقع پر ہم سب عورت و مرد بالکل ایک دم اچانک سخی بن جاتے ہیں۔ یہ واقعی ایک مسرت بخش احساس ہے۔''

Q.5.What does the author like about Christmas? (Text Q.No.3)

"You are to be envied (قابل رشک)", he agreed.

وہ مان گیا ''تم ان دنوں میں قابل رشک ہوتے ہو۔''

"It is the first Christmas number that starts me off," I told him; **"those beautiful pictures - the sweet child looking so pretty (خوبصورت) in her furs, giving Bovril (یخنی) with her own dear little hands to the shivering (کانپتے ہوئے) street arab; the good old red-faced squire (نواب) shoveling out (کڑچھے بھر بھر کر) plum pudding (آلوچے کی پڈنگ) to the crowd of grateful (شکرگزار) villagers.** It makes me yearn to borrow a collecting box and go round doing good myself."

''میں نے اُس سے کہا۔'' کرسمس کے پہلے شمارے پر ہی میں کمربستہ ہو جاتا ہوں۔ وہ خوبصورت تصاویر۔ خوبصورت پیاری بچی جو اپنے اونی لباس میں ملبوس اپنے پیارے ننھے ہاتھوں سے کانپتے ہوئے بے گھر عرب کو بڑے گوشت کی یخنی دیتے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ مشکوک دیہاتیوں کے ہجوم کو آلوچوں کی رسیلی پڈنگ سے بڑا چمچ بھر بھر کر دیتے ہوئے سرخ و سفید چہرے والا نیک دل عمر رسیدہ زمیندار۔ جو میرے اندر ایک اُمنگ پیدا کر رہا ہے کہ میں چندہ اکٹھے کرنے والا ایک صندوقچہ خریدوں اور نیکی کے کاموں کے لیے گھوموں پھروں۔''

Q.6.Write down the good deeds the author has admitted are a great joy on Christmas? (Text Q.No.4)

"And it is not only me - I should say," I continued; "I don't want you to run away with the idea that I am the only good man in the world. That's what **I like about Christmas, it makes everybody good. The lovely sentiments (جذبات، احساسات) we go about repeating! The noble deeds we do from a little before Christmas up to, say, the end of January!** Why noting them down must be a comfort (تسکین) to you."

''میرا مطلب یہ صرف میں ہی نہیں ہوں'' میں نے گفتگو کا سلسلہ جاری رکھا۔'' میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ اس خیال کو آرام سے قبول کر لیں۔ کہ دنیا میں صرف میں ہی اچھا آدمی ہوں۔ کرسمس سے متعلق یہی بات مجھے پسند ہے۔ کہ یہ ہر ایک کو نیک بنا دیتا ہے۔ خوبصورت احساسات جنہیں دوہرانے کی ہم عبادت بنا لیتے ہیں۔ وہ نیک کام جو ہم کرتے ہیں۔ کرسمس کے کچھ دیر پہلے سے لے کر یہ کہہ لو کہ جنوری کے اختتام تک! کیا خیال ہے۔ انہیں تحریر کرنا آپ کے لیے باعث تسکین ہوگا۔''

Q.7.Why noble deeds are always a great joy for the author? (Text Q.No.5)

"Yes," he admitted (تسلیم کیا), "noble deeds are always a great joy to me."

''ہاں،'' اُس نے تسلیم کیا ''نیک کام ہمیشہ میرے لیے باعث خوشی ہے۔''

Q.8. Why did the author always think of keeping a diary? (Text Q.No.9)

"They are to all of us," I said, **"I love to think of all the good deed I myself have done. I have often thought of keeping a diary - jotting them down (لکھنا) each day. It would be so nice for one's children."**

میں نے کہا۔ ''کہ ہاں وہ ہم سب کے لیے ہوتے ہیں'' میں ان تمام نیک کاموں کے متعلق سوچنا پسند کروں گا۔ جو میں ذاتی طور پر مکمل کر چکا ہوں ان کو روزانہ مختصر سیکھ لینے کے لیے میں نے اکثر ڈائری تیار کرنے کا ارادہ کیا۔ جو آدمی کے اپنے بچوں کے لیے بہت اچھی ثابت ہوگی۔''

He agreed there was an idea in this.

اس نے اتفاق کیا کہ اس میں ایک خیال موجود تھا۔

Q.9. What does the author think, the bulky book of angel contain? (Text Q.No.8)

(Text page-95): "That book of yours," I said, **"I suppose, now, it contains all the good actions (نیک اعمال) that we men and women have been doing during the last six weeks?" It was a bulky (موٹی) looking volume.**

''وہ جو آپ کی (اعمال ناموں) والی کتاب ہے'' میں نے کہا'' میرے خیال میں اب اس میں وہ تمام اچھے اعمال موجود ہیں جو ہم مرد و خواتین پچھلے چھ ہفتوں میں سرانجام دیتے رہے ہیں؟'' یہ ایک بھاری بھرکم کتاب دکھائی دیتی تھی۔

Yes, he answered, they were all recorded in the book. (The Author tells of his good deeds)

''ہاں'' اُس نے جواب دیا۔ وہ سب کتاب میں محفوظ کر لیے گئے ہیں۔'' (مصنف اپنے اچھے کاموں کے بارے میں تذکرہ کرتا ہے)

Q.10. Was the Author doubtful of Angel's sense of responsibility?

It was more for the sake of talking of his than anything else that I kept up with him. **I did not really doubt his care and conscientiousness (دیانتداری), but it is always pleasant to chat about one's self. "My five shillings subscription (چندہ) to the Daily Telegraph's Sixpenny Fund for the Unemployed (بے روزگار) - got that down all right?" I asked him.**

میرا بنیادی مقصد زیادہ تر کسی اور چیز کی بجائے اسی کی باتیں کرنا تھا۔ جو میں اس کے ساتھ ساتھ رہا تھا۔ مجھے اس کی فکر، توجہ اور آگہی پر ہرگز شک و شبہ نہ تھا۔ مگر اپنی ذات کے متعلق گفتگو کرنا ہمیشہ ایک خوشگوار احساس دیتا ہے۔ ''میرا پانچ شلنگ کا چندہ جو روزنامہ ڈیلی ٹیلگراف کے بیروزگاروں کے چھ پینی فنڈ کے لیے تھا۔ اُسے ٹھیک ٹھیک درج کر لیا تھا؟'' میں نے دریافت کیا۔

Q.11. What did the author give to "Daily Telegraphs six Penny Fund" for the unemployed?

"Yes", he replied, "it was entered".

''ہاں'' اس نے جواب دیا۔ ''اُسے درج کر لیا گیا تھا۔''

Q.12. What did the angel reply when the author requested him to write his subscriptions for unemployed?

"As a matter of fact, **now I come to think of it," I added, "it was ten shillings altogether. They spelt my name wrong the first time."**

''دراصل اب مجھے یہ خیال آتا ہے۔ یہ مجموعی طور پر دس شلنگ تھا۔'' میں نے مزید کہا۔ ''انہوں نے پہلی دفعہ میرے نام کے ہجے غلط لکھ دیے تھے۔''

"Both subscriptions had been entered, he told me."

اُس نے بتایا۔ ''دونوں چندے درج کر دیے گئے تھے۔''

Q.13.What did the Author ask from the angel to note down his past deeds?

Q.14.What did the angel reply to the Author's request for his past deeds?

Q.15.What did the author send to a charity bazaar?

Q.16.Why did the author perform in Talbot Champaneys?

Q.17.Did the angel record author's performance from a daily newspaper "The Morning Post"?

"Then I have been to four charity dinners (خیراتی) **(رات کے کھانے)," I reminded** (یاد دلایا) **him; " I forget what the particular charity was about. I know I suffered** (تکلیف میں مبتلا) **the next morning. He interrupted** (بات کاٹی) **me with the assurance** (یقین دہانی) **that my attendance** (حاضری) **had been noted.**

"Last week I **sent a dozen photograhs of myself, signed, to a charity bazaar."**

He said he remembered my doing so.

"And, of course, **you remember my performance** (کارکردگی) **of Talbot Champaneys in Our boys the week before last, in aid of the Fund for Poor Curates** (غریب پادری)," **I went on. "I don't know whether you saw the notice in the Morning Post, but --"**

He again interrupted (قطع کلامی کی) **me to remark** (بتانا) **that what the Morning Post man said would be entered, one way or the other, to the critic** (تجزیہ نگار) **of the Morning Post, and had nothing to do with me.**

"Of course not," I agreed; "and between ourselves, I don't think the charity (خیراتی ادارہ) got very much. Expenses (اخراجات), when you come to add refreshments (تواضع) and one thing and another, mount up (بڑھ جانا). But I fancy (میرا خیال ہے) they rather liked my Talbot Champneys."

He replied that he had been present at the performance (کارکردگی), and had made his own report.

"اُس کے بعد میں چار خیراتی کھانوں میں شریک ہوا تھا" میں نے اُسے یاد دلایا میں بھول چکا ہوں۔ "مجھے یاد نہیں وہ کیا مخصوص خیراتی مہم تھی۔ مگر اتنا یاد ہے کہ اگلی صبح میں بیمار پڑ گیا تھا۔ اُس نے یقین دہانی کرواتے ہوئے مداخلت کی کہ میری حاضری کو قلمبند کر لیا تھا۔

"گزشتہ ہفتے میں نے ایک درجن دستخط شدہ اپنی ذاتی تصویریں ایک خیراتی بازار کو بھیجیں۔"

اُس نے کہا۔ اُسے میرا یہ عمل بھی یاد ہے۔

"اور، بے شک آپ کو میری وہ کار گزاری بھی یاد ہوگی جو پچھلے سے پچھلے ہفتے "ڈرامہ"، "ہمارے لڑکے" میں ٹالبوٹ چمپنیز میں غریب پادریوں کے فنڈ کی مدد کرنے کے لیے تھی۔" میں نے بات جاری رکھی۔ "مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے مارننگ پوسٹ میں نوٹس دیکھا مگر"

اُس نے دوبارہ مداخلت کی اور بتایا کہ "مارننگ پوسٹ" کے کالم نگار نے جو کچھ رائے دی وہ اچھا یا برا اُسی تجزیہ نگار کے کھاتہ میں لکھا جائے گا۔ اس کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ "ظاہری بات ہے کہ نہیں" میں نے اتفاق کیا۔ "اور آپس کی بات ہے میں نہیں سمجھتا کہ رفاعی ادارے نے اس پروگرام سے بہت کچھ حاصل کیا۔ جب آپ خاطر تواضع اور دیگر لوازمات کو جمع کریں تو اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن میرا قیاس ہے تاہم لوگوں نے ٹالبوٹ چمپنیز کی میری اداکاری کو پسند کیا۔"

اُس نے جواب دیا کہ وہ خود اس محفل میں موجود تھا۔ اور اپنی رپورٹ خود بنائی تھی۔

I also reminded (یاد دلایا) him of the four balcony seats I had taken for the monster show (عظیم الشان شو) at his Majesty's in aid of the Fund for the Destitute (محتاج، نادار) British in Johannesburg. Not all the celebrated (مشہور) actors and actresses announced on the posters had appeared, but all had sent letters full of kindly wishes; and the others-all the celebrities (نامور ہستیاں) one had never heard of-had turned up to a man. Still, on the whole, the show was well worth the money. There was nothing to grumble at (شکایت کرنا).

میں نے اُسے یاد دلایا کہ جو ہالسبرگ میں نادار برطانوی باشندوں کی خاطر امدادی فنڈ کے لیے میں نے His majesty میں منعقدہ میلہ میں بالکونی گیلری کی چار نشستیں لی تھیں۔ وہ تمام مشہور اداکار اور اداکارائیں جن کا اشتہاروں میں اعلان کیا گیا تھا نہیں آئے تھے۔ مگر سب نے نیک خواہشات کے خطوط بھیجے تھے۔ اور دوسرے تمام مشہور لوگ جن کے بارے میں کسی نے کبھی سنا بھی نہیں تھا وہ سب کے سب آئے تھے۔ اس کے باوجود مجموعی طور پر پروگرام پیسے کے لحاظ سے قدر و منزلت کا حامی تھا۔ کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کے بارے کوئی شکوہ کرے۔

P-96: There were other noble deeds of mine. I could not remember them at the time in their entirety (تمام). I seemed to have done a good many. But I did remember the rummage sale (ملے جلے سامان کا امدادی نیلام عام) to which I sent all my old clothes, including a coat that had got mixed up with them by accident (اتفاقاً), and that I believe I could have worn again.

میرے اور بھی اچھے اعمال تھے۔ میں اس وقت ان تمام کو یاد نہیں کر سکتا تھا۔ ایسا لگتا تھا میں نے اچھے خاصے کام کیے تھے۔ البتہ مجھے یاد آیا۔ چندے میں لیے گئے، استعمال شدہ اشیاء کی نیلامی/فروخت کے لیے میں نے اپنے سارے پرانے کپڑے عطیہ میں دیے گئے تھے۔ ان میں وہ کوٹ بھی شامل تھا جو حادثاتی طور پر ان میں شامل ہو گیا تھا اور مجھے یقین ہے کہ میں دوبارہ پہن سکتا تھا۔

And also the raffle (لاٹری) I had joined for a motor-car.

اور گاڑی کے لیے رقم اکٹھی کرنے کے لیے ایک لاٹری میں بھی شامل ہوا تھا۔

The Angel said I really need not be alarmed (پریشان), that everything had been noted, together with other matters (معاملات) I, may be, had forgotten.

فرشتے نے کہا مجھے اس پر فکر کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ ہر چیز کا اندراج ہو چکا تھا۔ دوسرے معاملات کے ساتھ ساتھ۔ ہو سکتا تھا جنہیں میں بھول چکا تھا۔

(The Angel appears to have made a slight mistake (معمولی غلطی)).

(بظاہر فرشتے سے کسی معمولی سے غلطی کا ارتکاب ہو چکا ہے)

☆☆☆☆☆

Q.18.How did the author contribute in the fund for the Destitute?

Q.19.How did the famous actors and actresses participate in fund for the Destitute?

Q.20.How did the author send his new coat to Rummage sale?(Text Q.No.6)

Q.21.What is the moral lesson of the story?

Reading Notes from Text

vexing	پریشان کن	annoying
luminosity	چمک/چمکدار	bright, giving out light
throb	پھڑ پھڑانا	the rhythmic beat of the angel's wings
weary	تھکا ہوا	tired
envy	رشک	feeling of disappontment and resentment for another with better fortune
shivering	کانپنا	trembling
shovelling out	اُنڈیلنا	scooping out with a large tool or a spoon
ot down	شامل کرنا	to note down
ubscribe	صارف بننا	to give a sum of money for some cause
harity	خیرات	help in form of money, food etc. to the needy
affle	نیلامی	sale of an article by lottery

Story 15

The Angel and The Author And Others

Text Book Exercise

Q.1 At what point of journey in his dream did the author hear the throbbing sound of wings? (Fbd-G2)-16 (Rwp- G2)-14 (Lhr-G2)-11

اپنے سفر کے کس موڑ پر مصنف کو پروں کے پھڑ پھڑانے کی آواز سنائی دی؟

Ans: It was mid-night time when the Author, in his dream, flew up towards the sky. He flew higher and higher. At this point of journey, he heard the throbbing sound of the wings of the recording Angel.

یہ آدھی رات کا وقت تھا جب مصنف اپنے خواب میں آسمان کی جانب پرواز کرنے لگا۔ وہ بلند سے بلند تر پرواز کرتا گیا۔ اُس نے پیچھے شہر کی روشنیوں کو مدھم ہوتے دیکھا۔ سفر کے اس موڑ پر اُس نے اعمال نامہ لکھنے والے فرشتے کے پروں کی پھڑ پھڑانے کی آواز سنی۔

Q.2 What time of the year was it?

یہ سال کا کونسا وقت تھا؟

Ans: It was a fortnight after Christmas, when the Author had a strange dream.

یہ کرسمس کے دو ہفتے گزرنے کے بعد آدھی رات کا وقت تھا۔ جب مصنف نے ایک عجیب خواب دیکھا۔

Q.3 What does the author like about Christmas?

مصنف کو کرسمس کے متعلق کیا پسند تھا؟

Ans: The Author likes about Christmas that all the men and women become generous and kind on this occasion. They start distributing more Charity than before.

مصنف کو کرسمس کی یہ بات پسند تھی کہ جب کرسمس آتا تھا تمام مرد و عورتیں مہربان اور سخی ہو جاتے ہیں۔ وہ پہلے سے زیادہ خیرات کرتے ہیں۔

Q.4 Write down the good deeds the author has admitted are a great joy on Christmas. (Mtn-G2)-15 (Bwp-G1)-14

مصنف کے ان اچھے اعمال کا ذکر کریں جو اس نے ماضی میں کیے تھے اور آج کرسمس پر اس کے لیے خوشی کا سبب ہیں؟

Ans: The Author admits that the people practise good deeds on Christmas. He tells about a child who gave bovril to a shivering street Arab. He also tells about a noble squire who was shovelling out plum pudding to the villagers.

مصنف نے تسلیم کیا کہ لوگ کرسمس پر اچھے کام کرتے ہیں۔ اس نے ایک بچے کے متعلق بتایا جس نے ایک (سردی سے) کانپتے ہوئے گلی میں موجود عربی کو گوشت کا شوربہ دیا۔ ایک شریف جاگیردار کے متعلق بھی بتاتا ہے۔ جس نے دیہاتیوں میں کھیر تقسیم کی۔

Q.5 Why are the noble deeds always a great joy for the author? (Lhr-G2)-16 (Sgd-G1)-16 (Fbd-G1)-16 (Rwp-G1)-14

Ans:

مصنف کے لیے نیک کام خوشی کا سبب کیوں تھے؟

Noble deeds always give happiness and satisfaction to the author. Being a pious man, noble deeds were always a source of joy for him.

نیک اعمال مصنف کو ہمیشہ خوشی اور اطمینان فراہم کرتے تھے۔ بحیثیت ایک نیک شخص وہ نیک کاموں سے مسرت اور اطمینان حاصل کرتا تھا۔ اچھے کام ہمیشہ اُس کے لیے خوشی کا باعث تھے۔

Additional Questions

Q.1 **What time of the year was it?** **(Text Q.No.2)**

Ans: It was a fortnight after Christmas, when the Author had a strange dream.

Q. 2 **How did London seem to the author in his dream?**

Ans: In the dream, the Author saw a long series of electric lamps at the bank of the River Thames in London. Later, he saw nothing but a dim light burying beneath the darkness.

Q.3 **At what point of journey in his dream did the Author hear the throbbing sound of wings?** **(Text Q.No.1)** (Fsd-G2)-16 (Lhr-G2)-11 (Rwp-G2)-14

Ans: It was mid-night time when the Author, in his dream, flew up towards the sky. He flew higher and higher. At this point of journey, he heard the throbbing sound of the wings of the recording Angel.

Q.4 **What did the Author hear behind him?**

Ans: The author heard the throbbing sounds of wings of the recording Angel.

Q.5 **What does the author like about Christmas?** **(Text Q.No.3)**

Ans: The Author likes about Christmas that all the men and women become generous and kind on this occasion. They start distributing more charity than before.

Q.6 **Write down the good deeds the author has admitted are a great joy on Christmas?** **(Text Q.No.4)** (Mtn-G2)-15 (Bwp-G1)-14

Ans: The Author admits that the people practise good deeds on Christmas. He tells about a child who gave bovril to a shivering street Arab. He also tells about a noble squire who was shovelling out plum pudding to the villagers.

Q.7 **Why noble deeds are always a great joy for the author? (Text Q.5)** (Lhr-G2)-16 (Sgd-G1)-16 (Fsd-G1)-16 (Rwp-G1)-14

Ans: Noble deeds always give happiness and satisfaction to the author. Being a pious man, noble deeds were always a source of joy for him.

Q.8 **Why did the author always think of keeping a diary?** (Lhr-G2)-16 (Sgd-G1)-16 (Fsd-G1)-16 (Rwp-G1)-14

Ans: The author felt proud of his noble deeds in the past. He often thought of keeping a diary jotting them down. He believed that this diary would be nice for children as motivation.

Q.9 **What does the author think, the bulky book of angel contain?** (Lhr-G2)-16 (Sgd-G1)-16 (Fsd-G1)-16 (Rwp-G1)-14

Ans: The Author sees a bulky book in the hands of the angel. He comes to know that all noble deeds and misdeeds are recorded in this book.

Q.10 **Was the Author doubtful of Angel's sense of responsibility?**

Ans: No, the author did not doubt about the care, and application of Angel for his tasks.

Q.11. What did the author give to "Daily Telegraphs six Penny Fund" for the unemployed?

Ans: The author donated the subscription of five shillings to the "Daily Telegraph's six penny fund" for the unemployed.

Q.12. What did the angel reply when the author requested him to write his subscriptions for unemployed?

Ans: In response to author's request for entering his name, the angel replied that "both subscriptions had been entered" in the record book.

Q.13 What did the Author ask from the angel to note down his past deeds?

Ans: The Author asked the angel to note down his participation presence in four charity dinners.

Q.14 What did the angel reply to the Author's request for his past deeds?

Ans: The angel replied to the Author that his attendance had been noted in charity dinners.

Q.15 What did the author send to a charity bazaar?

Ans: The author sent a dozen of his signed photographs to a charity bazaar.

Q.16 Why did the author perform in Talbot Champaneys?

Ans: The author performed in Talbot Champaneys to support the poor Curates.

Q.17 Did the angel record author's performance from a daily newspaper "The Morning Post"?

Ans: No, the angel had nothing to do with the daily newspaper " The Morning Post" for recording in his book.

Q.18. How did the author contribute in the fund for the Destitute?

Ans: The author reserved four balcony seats for the monster show at his Majesty to support the British Destitute in Johannesburg.

Q.19 How did the famous actors and actresses participate in fund for the Destitute?

Ans: Most of the famous actors and actresses sent only letters with best wishes in their absence in the monster show at his Majesty's for the British Destitute.

Q.20 How did the author send his new coat to Rummage sale?

Ans: The author sent all of his old clothes to rummage sale, including a new coat that was dispatched by accident.

Q.21 What is the moral lesson of the story?

Ans: The story teaches that we should do good deeds in our life. Every one has to die one day. After death, the register of good deeds is closed. Nothing can be added afterward.

Story 15	The Angel and The Author And Others

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Answer the following questions.

Ans: Please go to Text Exercise Questions and Answers at the start.

2. Read the story and fill in the blanks.

(Diary, weary, vexing, deeds, fortnight, recording, good, rummage, money, raffle)

i. I had a **vexing** dream.

ii. It was about a **fornight** after Christmas.

iii. I turned my head to see it was the **recording** angel.

iv. He had a **weary** look.

v. Nobel **deeds** are always a great joy to me.

vi. I have often thought of keeping a **diary**.

vii. The author told the angel of his **good** deeds.

viii. The author remembered the **rummage** to which he sent all his old clothes.

ix. The show was well wroth the **money**.

x. The author had joined the **raffle** for a motor car.

3. Read the lesson and tick the correct word. Write the correct sentences in your notebook.

i. The author had the dream about a _____ after Christmas.

(a) week **(b)** *fortnight* (c) month

ii. It was the recording _____ following the author in his dream.

(a) machine (b) device **(c)** *Angel*

iii. At _____men and women become generous in London.

(a) Easter **(b)** *Christmas* (c) New year

iv. **The author subscribed _____shillings to the fund for the unemployed.**

(a) *ten* (b) three (c) five

v. **He had been to _____charity dinners.**

(a) *four* (b) five (c) six

vi. **The notice appeared in the _____Post.**

(a) *Morning* (b) Afternoon (c) Evening

vii. **It was a _____ was well worth the money**

(a) huge (b) large **(c)** *monster*

viii. **The _____was well worth the money.**

(a) journey (b) dinner **(c)** *show*

ix. **There were many other _____deeds of the author.**

(a) big (b) great **(c)** *noble*

x. **The author sent all of his old clothes to the _____sale.**

(a) annual **(b)** *rummage* (d) grand

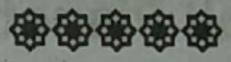

Play 1

Heat Lightning

(گرج چمک)

(Robert F. Carroll)

SCENE

منظر

The drab (بے رونق) **interior** (اندرونی حصہ) **of a bus station along a deserted highway somewhere in the midwest.** There are two long benches stage Right, back to back; one faces the audience (سامعین) and one faces the rear wall. A door up Center leads out onto the road. It has a single glass pane in the top and the bottom is wooden. Two doors, up Left and down Left. Up Left door reads "Men"; down Left door reads "Women." The room is lighted by an overhanging light with a dull green shade. A large bus schedule (اوقات نامہ) on the wall up Right Center. A window is up Right of Center and another at Right.

امریکہ کے شمالی مرکزی حصے میں ایک سنسان شاہراہ پر ایک بس اڈے کا بے رونق اندرونی منظر ہے۔ سٹیج کے دائیں جانب دو لمبے سے بنچ پڑے ہیں۔ جن کی پشتیں آپس میں جڑی ہوئی ہیں۔ ایک کا رُخ حاضرین کی جانب ہے اور ایک کا پچھلی دیوار کی جانب۔ درمیان سے ایک دروازہ سڑک کی جانب کھلتا ہے۔ اس دروازے کے اوپر شیشے کا ایک واحد چوکھٹا ہے۔ اور اس دروازے کا نیچے کا حصہ لکڑی کا ہے۔ بائیں طرف دو دروازے ہیں۔ ایک آگے کی جانب ہے اور دوسرا پچھلی جانب ہے۔ بائیں طرف والے اگلے دروازے پر "مرد" تحریر ہے اور بائیں طرف والے پچھلے دروازے پر خواتین تحریر ہے۔ لٹکتے ہوئے اوپری بلب سے کمرہ روشن ہے۔ بلب پر روشنی کو مدھم کرنے والا سبز رنگ کا خول چڑھا ہوا ہے۔ بسوں کی آمدورفت کے اوقات کی ایک بڑی سی فہرست دیوار پر مرکزی دائیں جانب آویزاں ہے۔ ایک کھڑکی درمیان میں اوپر کی جانب ہے اور ایک دوسری دائیں طرف ہے۔

Q.2. Describe the opening scene of the play?

The sound of heavy RAIN can be heard outside. LIGHTNING (آسمانی بجلی) **flashes** (چمکتی ہے) **outside followed by large bursts** (کڑک) **of THUNDER** (بادل کی گرج). **With each flash of lightning the light in the room dims almost to the point of going out, but somehow feebly** (کمزور انداز سے) **struggles back to its full strength.**

باہر موسلا دھار بارش کی آواز سُنی جا سکتی ہے۔ آسمانی بجلی چمکتی ہے۔ اور بادلوں کی زوردار گڑگڑاہٹ سنائی دیتی ہے۔ بجلی چمکنے کے ساتھ ہی کمرے کے اندر روشنی اس قدر ماند پڑ جاتی ہے کہ تقریباً بجھتی دکھائی دیتی ہے۔ مگر پھر ہر مرتبہ بڑے کمزور انداز سے کوشش کر کے پوری طرح روشن ہو جاتی ہے۔

Q.3. What was the condition of the weather? (Text Q.No.4)

Q.4. What happens to the light in the room with each flash of lightening?

Q.1. Who wrote the play "Heat Lightening?

Q.5. Describe the appearance of the First Man.

When the Curtain rises the stage is bare. Then a Man enters from the "Men's" room. **He is a pleasant looking Man of about thirty-five.** He takes off his hat and shakes the water from it; puts it on the bench downstage. He glances at the door up Center. Moves to it and peers out the glass: turns and moves to the Schedule on the wall and reads it. He then moves downstage and sits on the bench facing the audience. **He picks up a discarded newspaper that lies on the seat beside him. He glances back at the door, then turns his attention once more to the paper and begins going through it casually.**

جب پردہ اٹھتا ہے، تو سٹیج خالی ہوتا ہے۔ پھر مردانہ کمرے سے ایک آدمی اندر داخل ہوتا ہے۔ یہ ایک اچھا نظر آنے والا پینتیس سالہ شخص ہے۔ وہ اپنی ٹوپی اتارتا ہے اور اس پر پڑا ہوا پانی جھٹک دیتا ہے اور اسے سٹیج کے نچلی طرف پڑے بنچ پر رکھ دیتا ہے۔ وہ خود سٹیج کے اوپر درمیان والے دروازے پر نظر ڈالتا ہے، اس کی طرف جاتا ہے اور شیشے سے باہر کی طرف غور سے دیکھتا ہے۔ پھر مڑتا ہے دیوار پر لگے بسوں کے اوقات نامے کے قریب جا کر اُسے پڑھنے لگتا ہے۔ پھر سٹیج کے اگلے حصے کی طرف آ کر اس بنچ پر بیٹھ جاتا ہے۔ جس کا رُخ تماشائیوں کی طرف ہے۔ اس کے ساتھ والی نشست پر ایک ناکارہ اخبار پڑا ہے جسے وہ اٹھا لیتا ہے۔ دروازے کی طرف ایک نظر ڈالتا ہے اور پھر اخبار پر توجہ مرکوز کر لیتا ہے اور سرسری طور پر اسے پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔

Q.6.What did the first man do after entering the room?

Q.7. What was the condition of the girl when she entered the waiting room and what was her age?

The door up Center suddenly bursts open and **a Girl of about twenty-three rushes into the room. She is sobbing and is out of breath.** She throws her body against the door, slamming (زور سے بند کرتے ہوئے) it. The Man turns about quickly. She throws the bolt into place and turns slowly, seeing the Man. **The Girl's clothes are wet and muddy. Her hair is dishevelled** (بکھرے ہوئے).

مرکزی دروازہ یکدم ایک دھماکے سے کھلتا ہے۔ اور تقریباً ایک 23 سالہ لڑکی تیزی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتی ہے۔ وہ سسکیاں بھر رہی ہے اور اُس کا سانس پھولا ہوا ہے۔ وہ زور سے دروازے کو بند کرتے اپنے آپ کو دروازے کے سات لگا لیتی ہے۔ آدمی تیزی سے مڑتا ہے۔ وہ کنڈی لگا کر آدمی کی طرف دیکھتی ہوئی آہستگی سے پلٹتی ہے۔ لڑکی کے کپڑے گیلے ہیں اور کیچڑ سے لت پت ہیں۔ اُس کے بال بکھرے ہوتے ہیں اور وہ سسکیاں بھرتے ہوئے تیزی سے اُس آدمی کی طرف بڑھتی ہے۔

Girl: (Hysterically (پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے)). **Thank God! You're here! Oh, thank God!**
(She almost falls and the Man catches her.)

لڑکی: (ہیجانی انداز سے) خدا کا شکر ہے۔ تم یہی ہو۔ اوہ! خدا کا شکر ہے۔ (وہ تقریباً گرنے لگتی ہے اور آدمی اُسے پکڑ لیتا ہے)

Man: My dear! What is it?

آدمی: میری جان! یہ کیا ہے؟

Girl: Help me. Oh, please - please help me!

لڑکی: میری مدد کرو۔ اوہ مہربانی کرو۔ مہربانی سے میری مدد کرو!

Man: Good Heavens! You're in a terrible state. What has happened?

آدمی: میرے خدایا! تم بہت خطرناک حالت میں ہو۔ ہوا کیا ہے؟

Girl: Don't let him in. Please. He's after me. Please don't let him in.

لڑکی: مہربانی کرو اُسے اندر نہیں آنے دینا۔ وہ میرے پیچھے ہے۔ مہربانی سے اُسے اندر نہیں آنے دینا۔

Man Who? Who's after you?

آدمی: کون؟ کون ہے تمہارے پیچھے؟

Girl: He'll be here any minute. Please help me!

لڑکی: وہ کسی بھی وقت یہاں پہنچ جائے گا۔ مہربانی کریں ۔میری مدد کریں۔

(The Girl looks to the Center door: The LIGHTNING flashes and the LIGHT dims slowly. The Girl looks at the light and begins sobbing (سسکیاں لینا) again.)

(لڑکی درمیانی دروازے کی جانب دیکھتی ہے۔ بجلی چمکتی ہے۔ اور روشنی آہستگی سے کم ہو جاتی ہے۔ لڑکی چمک کی طرف دیکھتی ہے اور دوبارہ سسکیاں بھرنی شروع کر دیتی ہے۔)

Man: Please, my dear. try to tell me what happened. You've locked the door. No one can come in. Now try to calm yourself.

آدمی: مہربانی سے مجھے بتانے کی کوشش کرو کہ کیا واقع ہوا ہے؟ تم نے دروازہ بند کر دیا ہے۔ اب کوئی بھی شخص اندر آ نہیں سکتا ہے۔ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرو۔

(The LIGHT has recovered again.)

(روشنی دوبارہ بحال ہوگئی ہے)

Q.8. Why did she ask for help from First Man? (Text Q.No.3)

Girl: **You're waiting for the bus, aren't you? Oh, don't leave me! (She rushes into his arms.)**

لڑکی: تم بس کا انتظار کر رہے ہو۔ کیا ایسا ہی ہے؟ مجھے چھوڑ کر نہ جانا۔ (وہ بھاگ کر اُس کی بانہوں میں سما جاتی ہے)

Man: There, my dear! Of course I won't leave you!

آدمی: دیکھو! بالکل! میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔

Girl: The bus. What time - Oh, tell me it will be here soon.

لڑکی: بس کب تک آئے گی۔ اوہ! مجھے بتاؤ کیا وہ جلد آنے والی ہے؟

Man: The last one's due any time now. **The storm has proba- bly (غالباً) slowed it down.** Now, listen to me. I shall do whatever I can for you, but you must tell me what has happened.

آدمی: آخری بس کسی بھی وقت پہنچنے والی ہے۔ غالباً طوفان نے اُس کی رفتار کم کر دی ہے۔ اب تم سنو۔ میں تمہارے لیے ہر وہ کام کروں گا جو میں کر سکتا ہوں۔ لیکن تمہیں مجھے یہ بتانا ہوگا کہ آخر ہوا کیا ہے؟

Q.9. Why did the bus get late on that night?

Girl: Yes - Yes -I must get hold of myself.

لڑکی: ہاں۔ ہاں مجھے خود کو سنبھالنا ہوگا۔

Man: Here. Sit down. (He brings her down to the bench facing the audience، سامعین (تماشائی) There, now, that's better, isn't it? Now-

آدمی: آؤ یہاں بیٹھ جاؤ۔ (وہ اُسے اُس بنچ پر لا کر بٹھا دیتا ہے۔ جس کا رُخ سامعین کی طرف ہے) یہاں یہ بہتر ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟ اب بتاؤ۔

Girl: **I was at a party. I - I could have stayed all night with a friend, but I thought I had enough gas to get home.**

لڑکی: میں ایک پارٹی میں تھی۔ وہاں میں ایک دوست کے ہاں پوری رات ٹھہر سکتی تھی۔ مگر میں نے سوچا کہ میرے پاس گھر پہنچنے کے لیے کافی گیس موجود ہے۔

Q.10. Why did the girl come out in a stormy night?

Q.11. What was the distance of the girl's home from Bus Station?

Man: Where do you live?

آدمی: تم کہاں رہتی ہو؟

Girl: About eight miles from here.

لڑکی: یہاں سے تقریباً 8 میل کے فاصلے پر۔

Man: I see.

آدمی: میں نے جان لیا۔

Girl: About a mile from here, I suppose - I don't really know, I ran out of gas-I took my flash- light and locked the car and started walking down the road. There are so few cars this time of the morning, but I thought - anyway - I knew I could get the bus when it came along and then - go back for the car later. (She breaks off and glances at the door again. She shudders at her own thoughts.)

لڑکی: میرے اندازے کے مطابق یہاں سے تقریباً ایک میل پہلے میں بالکل صحیح نہیں بتا سکتی میری گاڑی میں گیس ختم ہوگئی تھی۔ میں نے فلیش لائٹ نکالی اور کار کو تالا لگایا اور سڑک پر چلنا شروع کر دیا۔ صبح کے اس وقت گاڑیوں کی تعداد قدرے کم ہوتی ہے۔ میرا خیال تھا کہ مجھے بس مل جائے گی۔ جب بھی وہ آتی۔ اور پھر..... بعد میں میں گاڑی لینے چلی جاؤں گی۔ (وہ چپ ہو جاتی ہے۔ اور دوبارہ دروازے پر نگاہ ڈالتی ہے۔ اور اپنے ہی خیالات پر لرز اُٹھتی ہے)

Q.13. What were the circumstances that forced her to leave her car? (Text Q.No. 2)

Man: Come on, now. You were doing fine.

آدمی: چلو! اب آگے بتاؤ۔ تم بالکل ٹھیک کر رہی تھی۔

Girl: I must have walked - I don't know - just a Little way, when I noticed a car pulled off into a lane. I saw the rear light burning. I wanted to call to them. I thought I'd just call out to them and ask if they could help me - if they might let me have some gas.

لڑکی: میں یقیناً چلی ہوں گی۔ مجھے صحیح پتہ نہیں ہے۔ بس تھوڑا سا راستہ۔ جب میں سڑک پر ایک کار کو رُکے ہوئے پایا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی پچھلی بتی جلی جاتی تھی۔ میں نے انہیں پکارنا چاہا۔ میرا خیال تھا کہ میں انہیں پکاروں اور ان سے پوچھوں کہ آیا وہ میری مدد کر سکتے ہیں۔ کیا وہ کچھ ایندھن حاصل کرنے میں میری مدد کر سکیں گے؟

Man: Did you?

آدمی: کیا تم نے ایسا کیا؟

Girl: No - I - I didn't get the chance to-I walked near enough to the car to be heard if I called, but - before I could call out, I saw someone. The front door of the car was open and someone was standing by it. A man - he hadn't heard me - he was - he was pulling something out of the car. I couldn't tell what it was at first - and then .the lightning - and I - I saw her hand and then - her head - her hair was light and long and it dragged in the mud.

لڑکی: نہیں مجھے ایسا کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ میں کار کے اتنا قریب پہنچ چکی تھی کہ اگر میں پکارتی تو وہ سن سکتے تھے۔ مگر اس سے پہلے کہ میں پکارتی میں نے کسی کو دیکھا۔ کار کا اگلا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور کوئی اس کے ساتھ کھڑا تھا۔ وہ ایک آدمی تھا۔ اُس نے میرے قدموں کی آواز نہیں سُنی تھی۔ وہ..... وہ کار میں سے کوئی چیز کھینچ کر نکال رہا تھا۔ میں فوراً یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ وہ کیا تھا؟ اور پھر بجلی چمکی اور میں..... میں نے اس لڑکی کا ہاتھ دیکھا اور پھر اس لڑکی کا سر..... اُس کے بال ہلکے رنگ کے اور لمبے تھے۔ اور اُسے کیچڑ میں کھینچا جا رہا تھا۔

Q.14.Why did the girl became so afraid on the road?

Q.15. What did the girl describe about the bad incident to the first Man?

12. Does the Girl become suspicious of First Man as the play progresses? (Text Q.No. 6)

Man: This is dreadful (خوفناک)!

آدمی: یہ انتہائی خوفناک ہے۔ (بجلی چمکتی ہے۔ اور زور دار گڑگڑاہٹ سنائی دیتی ہے)

(There is a flash of LIGHTNING and a crash of THUNDER.)

Q.16. How does the girl behave when it crashes and thunders?

Girl: **He'll be here. He'll be here. I'm scared** (خوف زدہ). **Oh, God, I'm scared.**

لڑکی: وہ یہاں آئے گا۔ وہ یہاں بھی آئے گا۔ میں خوفزدہ ہوں۔ میرے اللہ! میں خوفزدہ ہوگئی ہوں۔

Man: Did he see you?

آدمی: کیا اس نے تمہیں دیکھا تھا؟

Girl: Maybe my flashlight - maybe **I screamed** (چلائی تھی) -I don't know - I don't think I screamed. I was too frightened. **He looked up - I knew he saw me. I dropped the flashlight and started running. I could hear him behind me. I could hear the water splashmg under his feet as he ran. I knew he was behind me - I was afraid I was going to faint. I ran crazy like all over the road " then I ran off the road and into the woods -**

لڑکی: ہوسکتا ہے۔ میری ٹارچ..... ہوسکتا ہے کہ میں چیخی ہوں۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔ میرا نہیں خیال کہ میں چیخی تھی۔ میں بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی۔ اُس نے اوپر دیکھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ اُس نے مجھے دیکھ لیا ہے۔ میں نے ٹارچ پھینک دی اور بھاگنا شروع کر دیا۔ میں اُسے اپنے پیچھے بھاگتے ہوئے سُن سکتی تھی۔ اُس کے بھاگنے سے اس کے پاؤں کے نیچے پانی کے چھینٹے اُڑنے کی آواز سن سکتی تھی۔ میں جانتی تھی کہ وہ میرے پیچھے ہے۔ میں انتہائی خوفزدہ تھی اور بے ہوشی کے قریب تھی۔ میں سڑک پر پاگلوں کی طرح بھاگ رہی تھی۔ پھر دوڑتے ہوئے میں سڑک سے نیچے اُتر گئی۔ اور جنگل میں جا گھسی۔

Q.17. Why did the girl run from the scene?

I circled round and round hoping I'd lose him, but I kept hearing something behind me - I ran until fell - I knew there was no use - I couldn't keep it up - but then I realized I must have lost him - because I didn't hear him anymore.

میں اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر اس اُمید پر بھاگتی رہی کہ میں اُس سے اپنی جان چھڑا سکوں۔ لیکن مجھے اپنے پیچھے وہ جاری آواز سنائی دیتی رہی۔ یہاں تک کہ میں دوڑتے دوڑتے گر گئی۔ میں جان گئی کہ یہ سب بے کار ہے۔ میں مزید نہیں دوڑ سکتی تھی۔ لیکن یکا یک مجھے محسوس ہوا کہ میں اُس سے پیچھا چھڑا چکی ہوں۔ کیونکہ اب اُس کی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی۔

Q.18.How did the girl escape from the killer?

Man: And you came straight here, then?

آدمی: اور پھر تم سیدھی یہاں آ گئیں؟

Girl: Yes - Yes - Oh, he's still out there -somewhere. He'll be here. Oh, God! I know he will.

لڑکی: جی..... جی ہاں اوہ..... وہ ابھی بھی باہر موجود ہے۔ کہیں نہ کہیں..... وہ یہاں آئے گا اوہ..... خدایا مجھے پتہ ہے کہ وہ یہاں آئے گا۔

Man: The bus will be here soon and you'll be all right.

آدمی: بس جلد ہی یہاں آ جائے گی۔ اور تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی۔

Girl: Yes. Oh, God, please let it come quickly.

لڑکی: ہاں اے میرے اللہ! اُسے جلد یہاں بھیج دو۔

Man: You'll have to get to the police immediately (فوراً).

آدمی: تمہیں فوراً پولیس کے پاس پہنچنا چاہیے۔

Q.19. Did the girl go to the police station?

Girl: **No - I couldn't. I don't want to - I'm afraid.**

لڑکی: نہیں میں نہیں جا سکتی۔ اور نہ ہی میں جاننا چاہتی ہوں۔ میں ڈری ہوئی ہوں۔

Man: But you must. It's your duty. This is a dreadful thing.

آدمی: لیکن! تمہیں جاننا چاہیے۔ یہ تمہارا فرض ہے۔ یہ تو بڑی خوفناک بات ہے۔

Girl: I know, but - what could I tell them?

لڑکی: مجھے پتہ ہے لیکن میں انہیں کیا بتا سکوں گی؟

Man: Tell them what you told me just now.

آدمی: انہیں وہی سب کچھ بتا دینا جو تم نے مجھے بتایا ہے۔

Girl: That wouldn't be enough - **they'd want me to describe him. May be identify him. I couldn't- I just couldn't.**

لڑکی: لیکن یہ کافی نہیں ہوگا۔ وہ چاہیں گے کہ میں اس کا حلیہ بیان کروں۔ ہوسکتا ہے کہ اُس کی پہچان کرنی پڑے۔ اور میں ایسا نہیں کر پاؤں گی۔ میں ایسا بالکل نہیں کر سکتی ہوں۔

Man: Are you sure you couldn't think of something that might give them a lead. Anything?

آدمی: تمہیں یقین ہے؟ کہ تم کوئی ایسی بات یاد نہیں کر سکتی جو ان کی رہنمائی کر سکے۔ کوئی بھی بات؟

Q.20. Why couldn't the Girl describe the killer? (Text Q.No.1)

Girl: **I don't even know what he looked like. I couldn't see him very well - I was so frightened.**

لڑکی: میں تو یہ تک نہیں بتا سکی کہ وہ کیسا دکھائی دیتا تھا۔ میں اُسے اچھے طریقے سے نہیں دیکھ سکی تھی۔ کیونکہ میں بہت زیادہ خوفزدہ تھی۔

Man: Nevertheless you've got to go to the police.

آدمی: تاہم تمہیں پولیس کے پاس ضرور جانا ہوگا۔

Girl: I don't know-I -

لڑکی: میں نہیں جانتی.....میں.....

Man: They'll ask you a lot of questions, of course, but I'm sure you can answer most of them. After you tell them- the story the way you told it to me, there'll **be routine questions, but they'll be simple.**

آدمی: وہ بہت سے سوالات پوچھیں گے۔ بے شک! مجھے یقین ہے کہ تم ان میں سے بہت سے سوالوں کے جواب دے سکو گی۔ ان کو بالکل اُسی طرح کہانی سنانا جیسا کہ تم نے مجھے سنائی ہے۔ عام سے سوالات ہوں گے مگر وہ سادہ سے ہوں گے۔

Q.21. What kind of questions the police may ask from the girl?

They'll probably ask you something like-was he wearing a hat? How was he dressed?

اور غالباً وہ تم سے اس طرح پوچھیں گے۔ جیسے؟ کیا اُس نے ہیٹ پہن رکھا تھا؟ وہ کس طرح کے لباس میں ملبوس تھا؟

Girl: I don't even know that!

لڑکی: میں تو اتنا بھی نہیں جانتی ہوں!

Man: Or - was he tall? Was he short? How would you describe him generally (عموی طور پر)?

آدمی: یا کیا اُس کا قد لمبا تھا؟ یا چھوٹے قد کا تھا؟ تم اس کا عمومی حلیہ کس طرح بیان کرو گی؟

Girl: I don't know-I swear-I just don't know.

لڑکی: میں نہیں جانتی ..... میں قسم کھاتی ہوں .....میں بالکل نہیں جانتی ہوں۔

Man: In the lightning - are you sure you didn't see his face at all?

آدمی: بجلی کی چمکا چوند میں.....کیا تمہیں یقین ہے کہ تم نے اُس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا؟

Girl: I don't remember. May be he was wearing a hat or something. I don't remember seeing his facc.

لڑکی: مجھے نہیں یاد۔ شاید وہ ہیٹ یا کچھ اور لیے ہوئے تھا۔ مجھے اُس کا چہرہ دیکھنا یاد نہیں۔

Man: But you saw the girl.

آدمی: لیکن تم نے لڑکی کو دیکھا تھا۔

Girl: No -I didn't,

لڑکی: نہیں میں نے نہیں دیکھا تھا۔

Man: But you said her hair was light - and you saw her hand.

آدمی: لیکن تم نے کہا کہ اُس کے بال چمکدار تھے۔ اور تم نے اس کے ہاتھ کو بھی دیکھا تھا۔

Girl: Yes, I did. In the lightning, I think - Yes.

لڑکی: جی میں نے دیکھا تھا۔ میرا خیال ہے کہ آسمانی بجلی کی روشنی میں، میں نے دیکھا تھا۔ جی ہاں۔

Man: But you don't remember seeing him?

آدمی: لیکن تمہیں اس آدمی کا دیکھنا یاد نہیں؟

Girl: No - I don't. (She begins sobbing.)

لڑکی: سسکیاں بھرتے ہوئے.....نہیں مجھے یاد نہیں۔

Man: I'm sorry - I shouldn't be going on like this- you are much too upset to even think any more about it. Don't worry about it anymore.

آدمی: مجھے افسوس ہے۔ مجھے اس طرح تفتیش نہیں کرنی چاہیے۔ تم اتنی زیادہ پریشان ہو کہ تم اس کے بارے میں مزید سوچ بھی نہیں سکتی ہو۔ اس کے بارے میں تمہیں مزید پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

Something will come to you later that you've forgotten about right now. You'll see.

ہوسکتا ہے بعد میں کوئی چیز تمہارے ذہن میں آجائے جو اس وقت تمہیں یاد نہ آرہی ہو۔ تم سمجھ پاؤ گی۔

Girl: Perhaps.

لڑکی: شاید

Man: Your flashlight - for instance (مثلاً). Youcould identify that, couldn't you?

آدمی: مثلاً تمہاری فلیش لائٹ۔ تم اُسے پہچان سکتی ہو .....کیا تم اُسے پہچان سکتی ہو؟

Girl: Yes - but -

لڑکی: ہاں.....مگر

Man: There, you see! Now-look- (Points to "Women's" room.) **Go in there, and dry your eyes and fix yourself up. You'll feel much better.**

آدمی: وہاں وہ دیکھو! اب دیکھو (''خواتین'' والے کمرے کی طرف اشارہ کرتا ہے) وہاں اندر آجاؤ۔ اور اپنی آنکھیں خشک کرلو۔ اپنی حالت ٹھیک کرو۔ تم خود کو بہتر محسوس کرو گی۔

Q.23. Why did the First Man send her into the Women's room?

Girl: You won't leave, will you?

لڑکی: تم نہیں جاؤ گے.....کیا تم جاؤ گے؟

Q.22. Why did the first man ask the girl again and again to go to the police?

Man: Of course not, my dear. I'll be right here! (She moves toward the door up Left. There is a brilliant flash of LIGHTNING. The LIGHT begins to dim. The Girl looks toward the Center door. There is a second flash of LIGHTNING illuminating (روشن کر دیتی ہے) the Center door. **The Girl screams. In the flash of lightning, a Man's face can be seen pressed against the glass outside the door.** The door rattles (کھڑکھڑاتا ہے) viciously (زور سے). The LIGHT in the room has almost dimmed out.)

آدمی: یقیناً بالکل بھی نہیں ..... میں یہیں ہوں گا۔ (وہ بائیں جانب والے اگلی طرف والے کمرے میں جاتی ہے۔ آسمانی بجلی بہت زور سے چمکتی ہے۔ (کمرے کی روشنی مدہم پڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ لڑکی مرکزی دروازے کی طرف دیکھتی ہے۔ بجلی دوبارہ چمکتی ہے۔ درمیانی دروازہ پھر چمک اُٹھتا ہے۔ لڑکی چیخ اُٹھتی ہے۔ بجلی کی روشنی میں ایک آدمی کا چہرہ بیرونی دروازے کے شیشے کے ساتھ چپکا ہوا دیکھا جا سکتا ہے۔ دروازہ زور سے کھٹکھٹایا جاتا ہے۔ (کمرے میں روشنی تقریباً مدہم پڑ چکی ہے)۔

Man: (Pushing her toward "Women's room). Get in there. Stay until I tell you to come out. (The Man pushes her into the room quickly.)

آدمی: (لڑکی کو خواتین والے دروازے کی جانب دھکا دیتے ہوئے) اندر جاؤ۔ وہیں رہنا جب تک کہ میں تمہیں باہر آنے کا نہیں کہوں۔ آدمی اُسے اندر کے دروازے کی طرف دھکا دیتا ہے۔

Second Man: (Outside the door. Rattles the door viciously once more). Let me in. Open this door. Let me in!

دوسرا آدمی: دروازے کو زور سے کھٹکھٹاتا ہے۔ مجھے اندر آنے دو۔ دروازہ کھولو۔ مجھے اندر آنے دو۔

Man: What do you want?

پہلا آدمی: تم کیا چاہتے ہو؟

Second Man: (Outside). I want to get out of this storm. What the hell do you think I want? What's the idea of locking this door? You think you own this place? (The Man goes to the door slowly, throws back the bolt and the Second Man enters quickly. **He is a nondescript sort of person. Tall, nice-looking and about thirty years of age.** He looks about the room as he enters.) You've got no right to lock that door - keeping people outside in this kind of weather. (The Second Man moves up to the Schedule on the wall.) Has there been a bus?

دوسرا آدمی: باہر سے میں اس طوفان سے بچنا چاہتا ہوں۔ تمہارے خیال میں اس کے علاوہ اور کیا غلط چاہ سکتا ہوں۔ تم اس طرح دروازہ کیسے بند کر سکتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم اس جگہ کے مالک ہو؟ (آدمی دھیرے دھیرے دروازے کی جانب جاتا ہے اور کنڈی گرا دیتا ہے۔ دوسرا آدمی تیزی سے اندر داخل ہوتا ہے۔ وہ ایک عجیب و غریب آدمی تھا۔ لمبا، خوش شکل اور تقریباً 30 سال کا جب وہ کمرے میں داخل ہوتا ہے تو اِدھر اُدھر نگاہ دوڑاتا ہے۔) تمہیں دروازہ بند رکھنے اور اس طرح کے موسم میں لوگوں کو باہر کھڑا رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (دوسرا آدمی دیوار پر لگے نظام الاوقات کی طرف بڑھ جاتا ہے) کیا کوئی بس آئی تھی؟

Q.24. How did the First Man pacify the girl?

Q.25. Why did the girl scream to see the center door of the room in the lightning?

Q.26. Describe the entrance of the Second Man?

Q.27. Why did the Second Man become offended by the First Man?

Q.28. Describe the appearance of the Second Man?

Man: No-not yet.

پہلا آدمی: نہیں، ابھی نہیں۔

Second Man: Late, huh? Good.

دوسرا آدمی: بس دیر سے آ رہی ہے؟ اچھا ہے؟

Man: Why?

پہلا آدمی: کیوں؟

Second Man: Why? I'd have missed it if it were on time-wouldn't I?

دوسرا آدمی: کیوں کہ میں اس سے رہ جاتا اگر یہ وقت پر آ جاتی۔ کیا ایسا نہیں ہوتا۔

Man: Yes - of course - how stupid (بے وقوف) of me.

پہلا آدمی: جی ہاں یقیناً! میں بھی کتنا بیوقوف ہوں۔

Second Man: There's someone else here, isn't there?

دوسرا آدمی: یہاں پر کوئی اور بھی شخص ہے؟ کیا ادھر نہیں ہے؟

Man: What do you mean?

پہلا آدمی: اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟

Second Man: I saw somebody else when I looked in.

دوسرا آدمی: مجھے یہاں کوئی اور بھی دکھائی دیا تھا جب میں نے اندر جھانکا تھا۔

Man: There -

پہلا آدمی: وہاں.....

Second Man: A girl, wasn't it?

دوسرا آدمی: ایک لڑکی! کیا ایسا نہیں تھا؟

(The two Men look at each other a moment: then the First Man walks to the door where the Girl has gone and knocks on it. The door opens slowly and the Girl enters. When she sees the other man standing in the room, she starts to cry out, but the Man puts his finger to his lip conveying silence to her and then guides her downstage to the bench.)

(دونوں آدمی لمحہ بھر کے لیے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں پھر پہلا آدمی اُس دروازے کی طرف جاتا ہے جہاں لڑکی جا چکی ہے اور اُسے کھٹکھٹاتا ہے۔ دروازہ آہستگی سے کھلتا ہے۔ لڑکی اندر داخل ہوتی ہے۔ جب وہ دوسرے آدمی کو اندر کھڑا دیکھتی ہے تو وہ چلانا شروع کر دیتی ہے۔ لیکن پہلا آدمی انگلی ہونٹوں پر رکھے اُسے چپ رہنے کا اشارہ کرتا ہے اور پھر اُسے سٹیج کی نچلی جانب لے جاتا ہے۔

Second Man: I thought you said -

دوسرا آدمی: میں سمجھا کہ تم نے کہا.....

Man: I didn't say anything.

پہلا آدمی: نہیں میں نے کچھ نہیں کہا۔

Second Man: **You tried to tell me there was no one else here. I thought there was -**

دوسرا آدمی: تم نے مجھے یہ بتانے کی کوشش کی تھی۔ کہ یہاں پر دوسرا کوئی موجود نہیں ہے۔ میرے خیال میں کوئی تھا۔

Q.29.How did Second Man accuse First Man of lying? (Text Q.No. 5)

Man: Did you?

پہلا آدمی: کیا تم.....؟

Second Man: **Yeah, I was sure there was. What was the idea of lying?**

دوسرا آدمی: ہاں! مجھے یقین تھا کہ یہاں کوئی تھا؟ جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔

Man: I wasn't conscious (دانستہ) of lying about anything.

پہلا آدمی: میں اس بات سے آگاہ نہیں تھا کہ میں کسی چیز کے بارے میں جھوٹ بول رہا ہوں (یعنی میں نے جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولا تھا)

Second Man: Yeah? I guess I'm imaginin' things. Oh, well - forget it. How far you going?

دوسرا آدمی: سچ مچ؟ میرا اندازہ ہے کہ میں فرض کر رہا تھا اوہ! ٹھیک ہے۔ بھول جاؤ سب کچھ! کتنی دور تک تم جا رہے ہو؟

Man: Just into town.

پہلا آدمی: بس شہر کے اندر تک

Second Man: How about you. Miss?

دوسرا آدمی: محترمہ! آپ کہاں تک جا رہی ہیں؟

Girl: Not far.

پہلا آدمی: زیادہ دور نہیں.....

(The Second Man starts moving down toward the Girl. She sees him coming, and moves over to the wall, appearing to read the schedule)

(دوسرا آدمی لڑکی کی جانب قدم بڑھاتا ہے۔ وہ اُسے اپنی جانب آتے ہوئے دیکھتی ہے۔ اور دیوار کی جانب بڑھ جاتی ہے۔ یہ ظاہر کرتی ہوئی جیسے کہ وہ بسوں کے اوقات پڑھ رہی ہے)

Second Man: It's pretty late, isn't it? I was in luck, don't you think? I told that to our friend here, but he didn't get it. (To First Man). **I'll bet she's smarter than you are.**

دوسرا آدمی: بس کو کافی دیر ہو گئی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟ میری قسمت اچھی تھی۔ کیا آپ ایسا نہیں سوچتی، یہی بات میں نے یہاں موجود اپنے دوست کو بتائی مگر اُسے سمجھ ہی نہیں آئی۔ (پہلے آدمی سے مخاطب ہوتے ہوئے) میں شرط لگاؤں گا کہ یہ لڑکی تم سے زیادہ فہم و فراست کی مالک ہے۔

Q.30. What did the Second Man comment on the Girl?

Man: Yes -I suppose she might - be.

پہلا آدمی: ہاں میرے خیال میں ایسے ہو سکتا ہے۔

Second Man: **(noticing the Girl's nervousness (گھبراہٹ). Say, you look pretty nervous about something. Storm upset your plans?** You can expect storms to slow up buses. If people were smart they wouldn't be out on a night like this. Just try to get somewhere when it storms - can't be done - especially if you're in a hurry.

دوسرا آدمی: (لڑکی کے تذبذب پر غور کرتے ہوئے) کیا بات ہے؟ آپ کسی مسئلے پر پریشان لگتی ہیں؟ طوفان نے آپ کے منصوبے بگاڑ دیے ہیں؟ آپ کو یہ توقع رکھنی چاہیے کہ طوفان بسوں کی رفتار کو کم کر دیتے ہیں۔ اگر لوگ سمجھدار اور ہوشیار ہوں تو وہ اس قسم کی رات میں کبھی باہر نہ نکلیں اور اگر طوفان آ جائے تو کسی جگہ پہنچنے کی کوشش کریں۔ کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ خاص طور پر جب آپ جلدی میں ہوں۔

Q.31. How did the second man become suspicious of the girl's state of mind?

Girl: I'm - I'm in no particular hurry.

لڑکی: نہیں! میں کسی خاص جلدی میں نہیں ہوں۔

Second Man: Well, I sure as hell am - but there's nothing I can do about it - I guess.

دوسرا آدمی: اچھی بات ہے۔ مجھے مکمل یقین ہے۔ مگر میں اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میرا اندازہ ہے۔

(There is another flash of LIGHTNING and the LIGHT dims very low again. The Girl is pressed against the Right window in fear. The LIGHT recovers.)

(ایک مرتبہ پھر بجلی چمکتی ہے۔ کمرے کی روشنی دوبارہ مدھم ہو جاتی ہے۔ لڑکی خوف کے مارے دائیں والی کھڑکی سے چپکی ہوتی ہے۔ روشنی متوازن ہو جاتی ہے)

Second Man: Say - you're really upset, aren't you? Has some- body been bothering (تنگ کرنا) you? (The Second Man moves toward her again.)

دوسرا آدمی: کہیے نا! آپ واقعی پریشان ہو؟ کیا آپ نہیں؟ کیا کوئی شخص آپ کو پریشان کر رہا ہے؟ (دوسرا آدمی دوبارہ اُس لڑکی کی طرف بڑھتا ہے)

Girl: It's - it's just the storm.

لڑکی: یہ تو..... یہ صرف ایک طوفان ہے؟

Second Man: Afraid of storms?

دوسرا آدمی: کیا آپ طوفان سے ڈرتی ہیں؟

Girl: Yes -I - am.

لڑکی: جی ہاں میں ڈرتی ہوں۔

(The Girl seems as if she is about to faint (بے ہوش ہونا). The First Man pushes ahead of the Second Man and takes her by the arm and leads her down to the bench.)

(ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لڑکی بے ہوش ہو جائے گی۔ پہلا آدمی دوسرے کو ایک طرف دھکیل کر آگے بڑھتا ہے لڑکی کا بازو پکڑ کر اسے تھامتا ہے اور سٹیج پر سامنے رکھی ہوئی بنچ تک لے جاتا ہے)

Man: She'll be all right. Why don't you leave her alone?

پہلا آدمی: وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ تم اُسے اکیلا کیوں نہیں چھوڑ دیتے؟

Second Man: Yeah! Sure! (He moves away, watching the Girl.)

دوسرا آدمی: ہاں..... یقیناً وہ لڑکی سے دور ہٹ جاتا ہے۔

(There is another brilliant (تیز) flash of LIGHTNING and a crack of THUNDER (بادل کی گرج). The LIGHT dims slowly and goes out. The Girl lets out a muffled (گھٹی ہوئی) cry.)

(بجلی ایک دفعہ پھر چمکتی ہے اور گڑگڑاہٹ کی آواز آتی ہے۔ روشنی آہستہ آہستہ مدھم ہوتی ہے اور بحال ہو جاتی ہے۔ لڑکی ایک دبی دبی چیخ مارتی ہے)

Man: Here! **Have a chewing gum, my dear.**

پہلا آدمی: کوئی بات نہیں لو یہ ایک چیونگم لے لو۔

Q.32. What did the first man offer to the girl?

(The Man opens the packet and gives her one. The Second Man pushes his head between them.)

(آدمی پیکٹ کھولتا ہے اور اُسے چیونگم دیتا ہے۔ دوسرا آدمی اپنا سر ان دونوں کے درمیان گھسا دیتا ہے)

Second Man: Don't mind to have one more, do you?

دوسرا آدمی: کیا تم ایک اور چیونگم دینے پر برا تو نہیں مانو گے؟ کیا تم مانو گے؟

Man: No, of course not. (Gives him one more.)

پہلا آدمی: نہیں۔ بالکل نہیں (اُسے ایک اور دیتے ہوئے) روشنی آہستہ آہستہ زیادہ ہو جاتی ہے۔

(The LIGHT comes up slowly.)

Second Man: Thanks. (He strolls (ٹہلنا) up toward the Center door.) God' What a night! Always wonder what brings people out on nights like this. Wouldn't catch me out if it weren't pretty important. (To Man.) How about you?

دوسرا آدمی: شکریہ! وہ مرکزی دروازے کی جانب چہل قدمی کرتا ہے اور کہتا ہے خدایا! کیا رات ہے۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ آخر لوگ ایسی رات میں باہر کیوں نکلتے ہیں؟ میں کبھی باہر نہ نکلتا اگر ضروری نہ ہوتا۔ پہلے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے؟ تم باہر کیوں نکلے؟

Man: I have early business in town.

پہلا آدمی: مجھے شہر میں جلدی کا کام ہے؟

Second Man: (To Girl). And you?

دوسرا آدمی: (لڑکی سے مخاطب ہوتے ہوئے) اور آپ؟

Girl: I was visiting - with friends. I should have stayed the night.

لڑکی: میں اپنے دوستوں کے ہاں گئی تھی۔ مجھے رات کے لیے وہاں ٹھہر جانا چاہیے تھا۔

Second Man: Oh! You're not together then?

دوسرا آدمی: اور اس کا مطلب ہے آپ دونوں ایک ساتھ نہیں ہو؟

Man: Er-no-

پہلا آدمی: اوہ نہیں.....

Second Man: I see. (He moves down toward the Girl.) How far did you say you were going?

دوسرا آدمی: میں سمجھا (وہ لڑکی کی جانب بڑھتا ہے اور کہنے لگا) کتنی دور آپ نے بتایا تھا کہ آپ جا رہی ہو؟

Girl: Not far - about eight miles.

لڑکی: تقریباً 8 میل کے فاصلے پر زیادہ دور نہیں؟.....

(The Second Man sits beside her and she moves away suspiciously شک کرتے ہوئے).

(دوسرا آدمی اس کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے اور وہ مشتبہ انداز میں دور ہٹ جاتی ہے)

Second Man: I never saw anybody so afraid of a storm.

دوسرا آدمی: میں نے اس سے پہلے کبھی اتنا طوفان سے ڈرا ہوا شخص نہیں دیکھا ہے۔

Girl: It's the lightning -I -

لڑکی: یہ بجلی کی چمک ہے.....جو.....میں.....

Second Man: **Lightning. I used to be afraid of it, when I was a kid, but I got over it.** All by myself too. (He takes the Girl's arm.) Look! Come; here. I'll show you. (He leads her up to the window rear Right.) **Watch the sky the next time there's a big flash. One of the really beautiful sights in this world if you look at it right - like a great big Fourth of July.**

دوسرا آدمی: آسمانی بجلی سے.....میں بھی ڈرتا تھا۔ جب میں بچہ تھا۔ لیکن میں نے اس پر قابو پالیا۔ یہ سب میں نے خود ہی کیا تھا (وہ لڑکی کا بازو پکڑتا ہے) دیکھو ادھر آؤ۔ میں تمہیں دکھاؤں وہ اس کو دائیں جانب والی کھڑکی کی جانب لے کر جاتا ہے۔ آسمان کی طرف دیکھو۔ اب کی بار وہاں خاصی تیز بجلی چمکے گی۔ اگر تم اس پر غور کرو تو تمہیں وہ بہت خوبصورت نظر آئے گی۔ جیسے 4 جولائی (امریکہ کی آزادی کا دن ہو) بجلی زور سے چمکتی ہے۔ دیکھو.....! میں نے تمہیں کیا بتایا تھا۔ ایسا لگا جیسے پوری دنیا دو حصوں میں بٹ رہی ہو۔

(There is now a brilliant flash of LIGHTNING.) Look! See! What did I tell you? It's just like it was cutting the whole world in two.

(The Girl breaks away and goes Right.) **You wouldn't even watch it. You'll never get over being afraid of things if you won' t face them.**

(لڑکی الگ ہو کر دوسری طرف چلی جاتی ہے) تم اسے دیکھو گی بھی نہیں، تم چیزوں سے خوف کھانے سے کبھی بھی ان پر قابو نہیں پا سکو گی۔ اگر تم اس کا سامنا نہیں کرو گی۔

Q.33. What was the thing the Second Man was afraid of during his childhood?

Q.35. How did the Second Man try to calm the girl?

Q.34. What does it mean by the great big Fourth of July?

Girl: I can't.

لڑکی: میں یہ نہیں کرسکتی۔

(There is the hum of a MOTOR in the distance. They All listen. The Second Man goes to the window.)

(دور سے موٹر انجن کی آواز آتی ہے۔ وہ سب سن رہے ہوتے ہیں۔ دوسرا آدمی کھڑکی کی جانب جاتا ہے)

Second Man: I guess that's it - Yep - Looks empty. '

دوسرا آدمی: میرا خیال ہے کہ یہ بس ہے۔ جی ہاں..... یہ خالی لگتی ہے؟

Girl: Empty!

لڑکی: خالی!

(There is the sound of BRAKES being applied. Each waits for the other to make the first move.)

(بریک کی آواز سنائی دیتی ہے۔ ہر ایک دوسرے کے پہلے جانے کا انتظار کرتا ہے)

Second Man: **Well - are we going?**

دوسرا آدمی: بہتر..... تو پھر کیا ہم جا رہے ہیں؟

Q.36. Do all the people inside the bus station get ready to go when the bus arrives ?

Man: **No!**

پہلا آدمی: نہیں

Second Man: What?

دوسرا آدمی: کیا؟

Man: I'm not going!

پہلا آدمی: میں نہیں جا رہا!

Second Man: Why?

دوسرا آدمی: کیوں؟

Man: I don't see that I have to give you a reason for what I do.

پہلا آدمی: میں نہیں سمجھتا کہ میں جو بھی کروں اس کے لیے مجھے تمہیں وجہ بتانی پڑے گی۔

Second Man: No - I guess you-don't at that - (He looks at the Girl, then.moves to her. reaching for her arm.) Well,.is that case, I guess we'll just keep each other company, won't we?

دوسرا آدمی: بالکل نہیں! میرے مطابق تم ایسا کرنے کے پابند نہیں ہو (وہ لڑکی کی طرف دیکھتا ہے۔ پھر اس کی طرف جاتا ہے اور اس کا بازو پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہے) ٹھیک ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس صورت حال میں ہم دونوں ایک دوسرے کا ساتھ دے سکیں گے۔ کیا ایسا نہیں ہوگا۔

Q.37.How did the first man forbid the girl not to go with the second man?

(The Girl is stunned (ششدر ہونا). She looks to the First Man, who stands 'behind the Second Man. **The First Man-shakes his head "no."** There is the sound of a HORN outside.)

(لڑکی حیران پریشان ہے۔ وہ پہلے آدمی کی طرف دیکھتی ہے جو دوسرے آدمی کے پیچھے کھڑا ہے۔ پہلا آدمی سر نفی میں ہلاتا ہے اور اشارہ کرتا ہے۔ باہر سے ہارن کی آواز آتی ہے۔

Girl: (Backing away from the Second Man). No- No - I don't think I'll go either. I'll wait.

لڑکی: (دوسرے آدمی سے پیچھے ہٹتے ہوئے) نہیں میں نہیں سمجھتی کہ میں بھی جاؤں گی میں انتظار کروں گی۔

Second Man: I think you'd better come on. We'll have it all to ourselves.

دوسرا آدمی: میرا خیال ہے کہ تمہیں چلنا چاہیے۔ ساری بسیں ہماری ہوگی۔

Q.38. Why didn't she accompany Second Man? (Text Q.No. 8)

Girl: **No - No - I won't. Leave me alone. I'm going to stay here - with him.**

لڑکی: نہیں..... نہیں میں نہیں جاؤں گی۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ میں اس کے ساتھ یہی رہوں گی۔

Second Man: (Looks from one to the other). **I get it. Waiting for a bus! (He laughs.) No wonder you had the door locked! (The Second man exits laughing.)**

دوسرا آدمی: (کبھی لڑکی کو اور کبھی آدمی کو دیکھتا ہے) میں سمجھ گیا۔ بس کا انتظار ہو رہا تھا (ہنستے ہوئے) اب کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے کہ تم نے دروازہ کیوں بند کر رکھا تھا۔ (دوسرا آدمی ہنستے ہوئے چلا جاتا ہے)

Q.40. What did Second Man say when Man and the Girl refuse to go by bus?

(The Girl rushes after him, slamming the door and throwing the bolt once more. She listens to the sound of the BUS pulling away. Then she turns quickly to the First Man.)

(لڑکی اس کے پیچھے دوڑتی ہے اور زور سے دروازہ بند کر کے چٹخنی چڑھا دیتی ہے۔ وہ دور جاتی ہوئی بس کی آواز سنتی ہے۔ پھر وہ تیزی سے آدمی کی طرف بڑھتی ہے۔)

(WARN Curtain)

Girl: Thank God!

لڑکی: خدا کا شکر ہے۔

Man: I tried to tell him you weren't here.

آدمی: میں نے اُسے یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ تم یہاں نہیں ہو۔

Girl: But you let him in - In God's name - why?

لڑکی: لیکن تم نے اسے اندر آنے دیا خدا کے نام پر..... کیوں؟

Man: He was making such a disturbance outhere. Besides there was really no way to tell for certain that-

آدمی: وہ وہاں بہت گڑبڑ کر رہا تھا۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔

Girl: No - He's gone - He's gone - I guess it wasn't - No - I somehow don't think it was -

لڑکی: نہیں..... وہ اب چلا گیا ہے..... میرا خیال ہے کہ یہ وہ نہیں تھا..... نہیں..... کسی نہ کسی طرح میں سمجھتی ہوں کہ یہ وہ نہیں تھا۔

Man: You don't think it was he?

آدمی: کیا تم نہیں سمجھتی کہ یہ وہی آدمی تھا۔

Girl: No-I-don't -

لڑکی: نہیں..... میں نہیں سمجھتی۔

Man: Yes - You do! You know that wasn't the man. Why? That's a step to remembering.

آدمی: تو..... تم جانتی ہو کہ یہ وہ آدمی نہیں تھا۔ کیوں؟ یہی وقت ہے یاد کرنے کا۔

Girl: No - only that he - left. He left -

لڑکی: نہیں صرف یہ کہ وہ..... چلا گیا۔ وہ چلا گیا۔

Q.39. What is her impression about second man? (Text Q.No. 7)

Man: Yes, you do' I knew it would come back slowly - that you'd remember something.

آدمی: جی ہاں! تم جانتی ہو..... میں جانتا تھا۔ یہ بات آہستہ آہستہ ذہن میں آئے گی..... تمہیں کچھ یاد آئے گا۔

Girl: No!

لڑکی: نہیں

Man: First, you would say - That wasn't the man because I remember - and then later - That was the man because I remember. Yes.
You would remember!

آدمی: پہلے تم نے کہا تھا کہ یہ وہ آدمی نہیں تھا۔ کیونکہ مجھے یاد آیا..... پھر بعد میں..... یہ وہی تھا..... یہ وہی آدمی تھا..... کیونکہ مجھے یاد آیا..... ہاں۔ تمہیں یاد آجائے گا۔

Girl: No!

لڑکی: نہیں!

(There is another brilliant flash of LIGHTNING and the LIGHT begins to dim.)
Oh - no - the light - Dear God - No!

(بجلی ایک بار پھر زوردار طریقے سے چمکتی ہے۔ کمرے کی روشنی مدھم پڑتی ہے اوہ..... نہیں..... روشنی..... اوخدایا..... نہیں

Man: Don't worry, my dear. You'll have light.

آدمی: دیکھو عزیزی! پریشان مت ہو۔ ابھی روشنی کرتے ہیں۔

(He has taken a flashlight from his coat pocket. **The Girl stares at it as the LIGHTNING crashes again and the already very dim LIGHT dies completely.** The piercing light of the flashlight is the only light in the room. **The Girl runs up to the Center door und pulls at it). She bolts the door before the Man comes near her. A dog that comes there by chance to save itself from the storm jumps and seizes the Man with its sharp teeth.** The light plays over, and highlights the inside of the room. The dog forces the Man to run away and **the Girl comes out to pat the dog.**

(وہ اپنی جیب سے فلیش لائیٹ نکال لیتا ہے۔ (غور سے دیکھتی ہے) جب دوبارہ بجلی کڑکتی ہے تو لڑکی اُس کی روشنی میں اُسے دیکھتی ہے۔ اور پہلے سے موجود مدھم روشنی بجھ جاتی ہے۔ کمرے میں صرف تیز چبھنے والی فلیش لائٹ موجود ہے۔ لڑکی مرکزی دروازے کی طرف دوڑتی ہے اور اُسے کھولنے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ اس آدمی کے وہاں تک پہنچنے سے پہلے دروازے کی چٹخنی گرادیتی ہے۔ ایک کتا جو اتفاقاً طوفان سے بچنے کے لیے وہاں آتا ہے۔ چھلانگ لگاتا ہے اور آدمی کو اپنے تیز دانتوں سے پکڑ لیتا ہے۔ بجلی پھر چمکتی ہے۔ کمرے کا اندرونی منظر روشن ہو جاتا ہے۔ کتا آدمی کو بھاگنے پر مجبور کر دیتا ہے اور لڑکی کتے کو تھپکی دیتے باہر نکلتی ہے۔

Q.41. How did the girl recognise the killer?

Q.42. How did the girl save herself from the killer?

Q.43. How did the girl thank the dog?

Q.44. What factors or coincidences played a role in saving the girl?

Play 1 — Heat Lightning

Text Book Exercise

1. Why couldn't the Girl describe the killer? لڑکی قاتل کے متعلق کیوں نہ بتا سکی؟ (DGK-G1)-16 (MTN-G2)-16 (LHR-G2)-16 (SGD-G2)-16 (RWP-G1)-16

Ans. The girl could not describe the killer because she had not seen his face clearly in the dark. Furthermore, she was too scared to describe anything.

لڑکی قاتل کے متعلق نہ بتا سکی کیونکہ وہ (لڑکی) قاتل کا اندھیرے میں چہرہ صاف طور پر نہ دیکھ پائی۔ مزید وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ کچھ بتا نہ پاتی۔

2. What were the circumstances that forced her to leave her car? (DGK-G2)-16 (SGD-G1)-16 (FSD-G1)-16 (LHR-G1)-15 (SGD-G1)-15

کیا حالات تھے جنہوں نے لڑکی کو گاڑی کو چھوڑنے پر مجبور کیا؟

Ans. The car of the girl ran out of gas. Though it was a stormy night, yet she hoped to get the bus along the way. Therefore, she left her car and started walking.

لڑکی کی گاڑی کا فیول ختم ہو گیا تھا۔ اگرچہ یہ ایک طوفانی رات تھی تاہم اُسے امید تھی کہ اُسے راستے میں بس مل جائے گی۔ اس لیے وہ (لڑکی) اپنی گاڑی سے اُتری اور پیدل چلنا شروع کر دیا۔

3. Why did she ask for help from First Man? اُس نے پہلے آدمی سے مدد کیوں مانگی؟ (LHR-G1)-16 (FSD-G2)-16 (MTN-G2)-15 (RWP-G2)-15 (BWP-G1)-15

Ans. The girl mistakenly asked for help from the First Man because she thought that the First Man was a passenger waiting for the bus. She, therefore, took the First Man for her saviour and asked for help from him.

لڑکی نے نادانستہ طور پر پہلے آدمی سے مدد مانگی کیونکہ اُسے لگا کہ پہلا آدمی ایک مسافر ہے جو بس کا انتظار کر رہا تھا۔ اس لیے اُس نے پہلے آدمی کو اپنا نجات دہندہ سمجھا اور اُس سے مدد مانگی۔

4. What was the condition of the weather? موسم کی کیا صورت حال تھی؟ (LHR-G1)-16 (LHR-G2)-16 (SGD-G1)-16 (BWP-G2)-15

Ans. The condition of the weather was critical and horrifying. It was a stormy night with heavy rain, lightning and thundering.

موسم کی بہت نازک اور ہولناک صورتِ حال یہ بادلوں کی گرج، بجلی کی چمک کے ساتھ تیز بارش والی طوفانی رات تھی۔

5. How did Second Man accuse First Man of lying? (DGK-G2)-16 (MTN-G2)-16 (SGD-G2)-16 (LHR-G1)-15

دوسرے آدمی نے پہلے آدمی پر جھوٹ بولنے کا الزام کیسے لگایا؟

Ans. The Second Man accused the First Man of lying because he thought that the First Man had tried to cheat him by saying that there was no one else in the waiting-room. Whereas, the Second Man had already seen the glimpse of a girl in the room.

دوسرے آدمی نے پہلے آدمی پر جھوٹ بولنے کا الزام لگایا کیونکہ اُسے لگا کر پہلے آدمی نے اُس کو یہ کہہ کر دھوکہ دینے کی کوشش کی کہ انتظار گاہ میں کوئی دوسرا موجود نہ تھا۔ جبکہ دوسرا آدمی پہلے ہی ایک لڑکی کو کمرے میں دیکھ چکا تھا۔

6. Does the Girl become suspicious of First Man as the play progresses? (MTN-G1)-16 (RWP-G2)-15 (DGK-G1)-15

جیسے جیسے کہانی آگے بڑھتی ہے کیا لڑکی کو پہلے آدمی پر شک گزرتا ہے؟

Ans. The girl does not suspect the First Man, as the play progresses. Throughout the play, she takes him as her saviour until she sees him taking her lost flash light out of his pocket. جیسے جیسے کہانی آگے بڑھتی ہے لڑکی پہلے آدمی پر شک نہیں کرتی ہے۔

پوری کہانی میں وہ اُس کو اپنا نجات دہندہ سمجھتی رہی یہاں تک کہ لڑکی پہلے شخص کو اپنی جیب سے اُس کی (لڑکی کی) فلیش لائیٹ نکالتے ہوئے دیکھتی ہے۔

7. What is her impression about Second Man? اُس (لڑکی) کا دوسرے آدمی کے متعلق کیا تاثر تھا؟ (DGK-G1)-16 (MTN-G1)-16

Ans. The girl presumes the Second Man to be the killer whom she had seen dragging out the dead body of a girl from his car, and who had been chasing her all the way to bus station. (MTN-G2)-15

لڑکی دوسرے آدمی کو قاتل کے طور پر دیکھتی ہے جس کو لڑکی نے گاڑی میں سے ایک (دوسری) لڑکی کی لاش کو باہر گھسیٹتے دیکھا تھا اور جو اُس (لڑکی) کا پیچھا کرتے ہوئے بس سٹیشن تک آ پہنچا تھا۔

8. Why didn't she accompany Second Man? وہ (لڑکی) دوسرے آدمی کے ساتھ کیوں نہ گئی؟ (FSD-G2)-16 (LHR-G1)-15

Ans. The girl did not accompany the Second Man because she presumed him to be the killer whom she had seen dragging out the dead body of a girl from his car and who had been chasing her all the way to bus station. (LHR-G2)-15 (DGK-G1)-15

لڑکی دوسرے آدمی کے ساتھ نہ گئی کیونکہ وہ اُس کو قاتل سمجھتی تھی جس کو اُس نے گاڑی میں سے ایک (دوسری) لڑکی کی لاش کو باہر گھسیٹتے دیکھا تھا اور جو اُس کا پیچھا کرتے ہوئے بس سٹیشن تک آ پہنچا تھا۔

Additional Questions

1. Who wrote the play "Heat Lightning?

Ans. Robert F. Carroll wrote the play, "Heat Lightning".

2. Describe the opening scene of the play?

Ans. The opening scene of the play shows a drab interior of a bus station on a deserted highway, somewhere in the Midwest. (AJK-G1)-15

3. What was the condition of the weather? (Text Q.No.4) (BWP-G2)-16 (LHR-G1)-16 (LHR-G2)-16 (SGD-G1)-16 (RWP-G1)-15 BWP-G1)-15 (BWP-G2)-15 (BWP-G2)-16

Ans. The condition of the weather was critical and horrifying. It was a stormy night with heavy rain, lightning and thundering.

4. What happens to the light in the room, with each flash of lightning?

Ans. With each flash of lightning, the light in the room grows dim almost to the point blank, but somehow it feebly struggles back to its full strength.

5. Describe the appearance of the First Man.

Ans. The First Man was a pleasant looking man of, about thirty-five years old. He was wearing a hat on his head which he took off as he entered the waiting room of the bus-station.

6. What did the First Man do after entering the room?

Ans. The First Man picked up a discarded newspaper that was lying on the seat besides him. He glanced back at the door as if he were expecting someone. Then he turned his attention once more to the newspaper and began to go through it casually.

7. What was the condition of the girl when she entered the waiting room and what was her age? (OR) (BWP-G2)-15 (MTN-G1)-15

Describe briefly the appearance (حلیہ) of the Girl when she enters the stage.

Ans. The condition of the girl was very miserable. Her clothes were wet and muddy. Her hair were dishevelled. She was sobbing and out of breath.

8. Why did she ask for help from First Man? (Text Q No.3) (LHR-G1)-16 (FSD-G2)-16 (MTN-G2)-15 (RWP-G2)-15 (BWP-G1)-15 (AJK-G2)-15 (LHR-G2)-14

OR

Why did the girl consider the First Man her helper?

Ans. The girl mistakenly asked for help from the First Man because she thought that the First Man was a passenger waiting for the bus. She, therefore, took the First Man for her saviour and asked for help from him.

9. Why did the bus get late on that night?

Ans. Probably, the bus got late on that night due to the storm.

10. Why did the girl come out in a stormy night? **OR**
Where was the Girl returning (واپس آ رہی تھی) from?

Ans. The girl was returning from a party. She could have stayed at all night with a friend, but she thought that she had enough gas to get home, therefore, she came out in a stormy night.

11. What was the distance of the girl's home from Bus Station?

Ans. The distance of the girl's home from the Bus Station was eight miles.

12. Does the Girl become suspicious of First Man as the play progresses? (Text Q.No.6) (MTN-G1)-16 (RWP-G2)-15 (DGK-G1)-15 (LHR-G1)-13

Ans. The girl does not suspect the First Man as the play progresses. Throughout the play, she takes him as her saviour until she sees him taking her lost flash light out of his pocket.

13. What were the circumstances that forced her to leave her car? (Text Q.2) (DGK-G2)-16 (SGD-G1)-16 (FSD-G1)-16 (LHR-G1)-15 (SGD-G1)-15 (RWP-G1)-15 (FSD-G1)-15 (AJK-G1)-15 (GRW-G1)-14 (LHR-G1)-14 (LHR-G2)-14 (GRW-G2)-14 (LHR-GR2)-14 (LHR-G2)-12 (LHR-G1)-12 (LHR-G2)-11

OR

What was the condition (حالت) of the Girl when she ran out of gas?

OR

Why was the Girl walking along the road all alone at midnight?

Ans. The car of the girl ran out of gas. Though it was a stormy night, yet the girl hoped to get the bus along the way. Therefore, she left her car and started walking along the road all alone at midnight.

14. Why did the girl become so afraid on the road? **OR** (MTN-G1)-15 (DGK-G1)-15

What did the girl see while walking along the road? **OR** (BWP-G1)-14 (RWP-G1)-14 (RWP-G2)-14

What was the man dragging (کھینچ رہا تھا) out of the car?

Ans. As the girl was walking along the road, she noticed a man was pulling out the dead body of a girl from his car. She became afraid and started running.

15. What did the girl describe about the road incident to the First Man?

Ans. The girl described the road incident to the First Man, that at first she could not understand what the man was pulling out of the car but later she saw the hand of a girl and then her head. The hair of the dead girl were light, long and muddy.

16. How does the girl behave when it crashes and thunders? (AJK-G2)-15

Ans. When it crashes and thunders, the girl starts yelling hysterically due to the fear of the murderer.

32. What did the First Man offer to the girl?

Ans. The First Man offered a chewing gum to the girl.

33. What was the thing the Second Man was afraid of, during his childhood? (LHR-G1)-12

Ans. The Second Man was afraid of lightning during his childhood.

34. What does it mean by the great big Fourth of July?

Ans. The great big fourth of July is the independence day of America.

35. How did the Second Man try to calm the girl? (SGD-G1)-15
(OR) How did the Second Man mitigate (کم کرنے) the fear of the girl? (FSD-G1)-15
(OR) How did the Second Man help the girl to overcome her fear of lightning? (SGD-G2)-15 (FSD-G2)-15 (MTN-G1)-14

Ans. In order to mitigate the fear of the girl and calm her, the Second Man took the arm of the girl and led her to the window to show her a big flash of lightning. He advised her if she did not face the lightning in the sky, she would never be able to overcome the fears of her life.

36. Do all the people inside (اندر) the bus station get ready to go when the bus arrives (آتی ہے)? (AJK-G2)-15

Ans: No, all the people inside the bus station are not ready to go when the bus arrives.

37. How did the First Man forbid (منع کرنا) the girl not to go with the Second Man?

Ans. The First Man forbade the girl not to go with the Second Man by shaking his head in "no".

38. Why didn't she accompany Second Man? (Text Q. No.8) (FSD-G2)-16
(OR) Why did the Girl decline the Second Man's offer to go with him? (LHR-G1)-15
(OR) Why did the girl refuse to go with the Second Man? (LHR-G2)-15 (DGK-G1)-15

Ans. The girl did not accompany the Second Man because she presumed him to be the killer whom she had seen dragging out the dead body of a girl from his car and who had been chasing her all the way to bus station. (LHR-G2)-14

39. What is her impression about Second Man? (Text Q.No.7) (DGK-G1)-16
(OR) Why did she think ill of Second Man? (MTN-G1)-16
(OR) What was the impression of the Girl about the Second Man? (MTN-G2)-15 (GRW-G1)-14

Ans. The girl presumes the Second Man to be the killer whom she had seen dragging out the dead body of a girl from his car, and who had been chasing her all the way.

40. What did Second Man say when First Man and the Girl refuse to go by bus?

Ans. He laughed away the matter and commented that now he was not amazed why they locked the door of the waiting room from inside.

41. How did the girl recognise the killer? (BWP-G1)-16
(OR) How did the Girl identify the actual killer? (SGD-G2)-16
(OR) How did the girl realize the truth? (FSD-G1)-15
(OR) What did the Girl do when she saw the flash-light in the hands of First Man? (SGD-G1)-15 (BWP-G1)-14 (RWP-G1)-14 (GRW-G1)-14 (RWP-G2)-14 (LHR-G1)-13 (LHR-G1)-13

Ans. The girl recognized the killer from her flash light in the hand of First Man that he took out from his pocket. In fact, the girl's flash light fell from her hand when the killer was chasing after her.

42. How did the girl save herself from the killer? (BWP-G1)-16
(OR) How did the girl succeed in escaping from the killer? (LHR-G2)-12
(OR) Narrate the escape-scene of the Girl in the 'Heat Lightning'.

Ans. Before the First Man came near her, the girl ran into the center door of the bus stop and bolted the door. By chance a dog came there and seized the First Man with its sharp teeth.

43. How did the girl thank the dog?

Ans. The girl thanked the dog by patting on its back.

General Questions

44. What factors or coincidences played a role in saving the girl?
(OR) Who saved the life of the girl in the play "Heat Lightning"?
(OR) What are the factors that played a role in saving the girl?

Ans. The arrival of the Second Man and the dog were the factors that played a vital role in saving the girl.

45. How many characters are there in the play? (RWP-G2)-15

Ans. There are four characters in the play, i.e., two men, a girl and a saviour dog.

46. What is the significance of the storm and Lightning in the play 'Heat Lightning'? (LHR-G2)-15 (SGD-G2)-15

Ans. The storm and Lightning have a vital role in the play. In fact, the whole story revolves around the storm. There are the flashes of lightning followed by every action in the story. Besides the outside storm, there is storm in the minds of the characters. The storm forced all the characters to struck at the bus station till conflict is resolved. It also heightens the effects of the suspense in the play. (DGK-G2)-15 (FSD-G2)-15 (MTN-G2)-15 (DGK-G1)-15

47. What kind of play is 'Heat Lightning'? OR What is a melodrama (جذبات انگیز ڈرامہ)? (DGK-G2)-15 (BWP-G1)-15 (MTN-G1)-14

Ans. The play 'Heat Lightning' justifies itself as a melodrama. We find many exciting events in the play and the characters have very strong and exaggerated emotions.

Play 1 — Heat Lightning

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

I. Choose the correct answers:

The bus was late due to
(a) rush **(b)** *storm* (c) accident (d) change in schedule

i. The girl was coming from
(a) *the party* (b) tour (c) a hill station (d) a station

ii. The girl was afraid of
(a) the policeman (b) a friend **(c)** *a killer* (d) a person

v. She thought of reaching the house but
(a) the car broke down (b) the brakes failed
(c) *the car ran out of gas* (d) the road was blocked

v. She saw the man dragging out of his car
(a) *the corps of a woman* (b) a sack
(c) a statue (d) a dog

vi. Why did she circle round and round into the wood?
(a) *to escape from the killer* (b) to reach a safe place
(c) to cheat a man (d) to save herself

vii. "You couldn't think of something that might give them a lead" means
(a) to find a culprit (b) to find a treasure (c) to persecute **(d)** *to get a clue*

viii. She saw in the flash of lightning
(a) a dog (b) a bus (c) a car **(d)** *a man's face*

ix. The difference in the age of two men is of
(a) ten years (b) five years (c) two years (d) one year

x. If people were smart they wouldn't be out
(a) on a day like this (b) on a holiday (c) on a tour **(d)** *on a night like this*

II. Mark the statements true/false.

1. The car ran out of gas about two miles from here. **True**
2. She was too frightened to tell the details of the incident. **True**
3. The Girl went to the police to report the matter. **False**
4. Second Man wanted to save himself from the storm. **True**
5. First Man wanted to go to town for business. **True**
6. They heard the hum of a motor in the distance. **True**
7. She could not remember the description of the killer. **True**
8. She bolted the door before the man came near. **True**

III. Answer the following questions.

Ans: Please go to Text book Exercise at the start.

IV. Answer the following questions in 100 - 150 words.

(a) Write down the story of the play in your own words.

Ans: When the play starts, we find a young girl running through the rain water. She is trying to save herself from a killer in a stormy night. After a long run, she succeeds in escaping the man behind her. She reaches at a bus station. She madly rushes into the bus station cabin. She finds a man inside there. She feels herself secured. Soon a second man comes and knocks at the door violently. The girl considers the second man the killer. She forbids the first man open the door. But at last, the first man has to open it. Both the men argue on different points. The bus reaches but no one of the two is ready to ride on it. After great hesitation, the second man leaves the bus station and rides on the bus. The girl looks comfortable. Soon the light goes out and the first man puts out a torch from the pocket of his coat. The girl recognizes her torch. She remembers that it is the same torch she has lost on her way to the bus station. She cries aloud. The first man tries to catch her but she rushes to the central door and opens it. Instantly, a dog comes from outside and forces the killer run away from the place.

(b) Have you had any experience of a similar situation? Write at least ten sentence.

Ans: Once, in my childhood, I went to a picnic point with some of my friends. We went there with a view to have fun and spend our leisure time by looking at the natural scenes. It was a rainy day when we reached that point. The clouds were thundering. We were three friends at that time. We parked our cycles along the bank of the canal and started swimming in the canal. Suddenly we heard the horn of a vehicle. We were astonished to see four sturdy men coming out of a car. They did not see us. They were lifting a suitcase. They looked all around and threw the suitcase into the canal and sped away in their car. We were horrified. But our adventurous nature invoked us to open the box. So we dragged the box to the bank of the canal. When we opened it, we were stunned as it was filled with currency notes, jewelry and costly items. We again heard the sound of a vehicle. We were horrified. This time it was a police mobile party. They approached us and took the box in their custody. We told them about the whole incident. The police informed us that the men were robbers and that they had looted a rich family in the city.

(c) Why did the Girl consider First Man her helper?

Ans: After a hard struggle, when the girl reached the bus station, she found a man reading a discarded newspaper inside the cabin. As she came there to save herself from the killer, she felt herself secured in the presence of a man. She accompanied the first man till the end of the play. When the second man entered the cabin, she was horrified and rushed into the arms of the first man. She did not trust the second man all the time she passed in the cabin. As the second man reached at the bus station later than the girl, she considered him the killer who had come there to kill her. Even in the end of the play when the bus reached, she preferred to stay with the first man. She felt herself safe in his company and let the second man ride the bus. But the exposition of the torch turned the tables and she came to the reality.

(d) What are the factors that played a role in saving the Girl?

Ans: When the second man leaves the bus station, the girl feels ease and happiness. She thinks that she has succeeded in getting rid of the killer. But she is unaware of the fact that she is in the custody of the killer. The fact reveals when the light of the bus station completely goes out. The girl cries in darkness. The first man picks his torch out and turns it on. The girl comes to know that it is her own torch that she has dropped while running through the rain water to save herself from the killer. The killer tries to get control over the girl to kill her but she rushes towards the center door leading outside. Instantly, a dog comes there and forces the killer to run out of the place. So break down of light, torch and the dog all play vital role in saving the girl.

(e) How did she realize the truth?

Ans: The play is full of suspense. Till the end of the play we are unable to recognize the killer. All the time we take the second man as a killer. The conditions and circumstances prove the second man the killer. The girl was sure that the second man was the man who was dragging a woman's dead body from his car. She was reluctant when the first man allowed the second man entered the bus station cabin in the stormy night. She even locked herself in the ladies cabin when the second man entered. She felt comfortable when the second man caught the bus. But later, the circumstances changed dramatically when she found her torch in the hands of the first man. She remembered that it was the same torch she had dropped while running from the killer. Then she realized the truth that it was the first man who was the killer and not the second man.

V. Punctuate the following lines. مندرجہ ذیل سطروں میں اوقاف لگائیے۔

Unpunctuated	Punctuated
i want to get out of this storm what the hell do you think i want what s the idea of looking this door you think your own this place	I want to get out of this storm. What the hell do you think I want? What's the idea of looking this door you think your own this place.

VI. Fill in the blanks using a preposition given in bracket.
(to, down, along, of, over, in, with)

1. She sobs and rushes **to** the Man quickly.
2. He brings her **down** to the bench.
3. I could get the bus when it came **along**.
4. I run like crazy all **over** the road.
5. I'm sure you can answer most **of** them.
6. I saw somebody else when I looked **in**.
7. You'll never get over being afraid **of** things.
8. The dog jumps and seizes the Man **with** its sharp teeth.

❁❁❁❁❁

Play 2	Visit to a Small Planet (ایک چھوٹے سیارے کی سیر) By Gore Vidal

1. Main Idea of the Play (ڈرامے کا مرکزی خیال)

SCENE منظر

منظر کے لیے ساز وسامان: آسمان تاروں سے بھرا ہوا ہے اور رات کا وقت ہے۔ پھر ایک چمکدار روشن سی کوئی چیز قوس بناتے ہوئے آہستہ آہستہ نگاہوں کے سامنے رونما ہوتی ہے۔ یہ ہمارے سروں کے اوپر ہے۔ میری لینڈ میں سپلڈنگ ہاؤس کی بیٹھک میں یہ جسم غائب ہو جاتا ہے۔

اضافی حکمت عملی

Stock Shot: **The night sky, stars. Then slowly a luminous (روشن) object arcs (قوس کی شکل) into view. As it is almost upon us, dissolve to the living room of the Spelding house in Maryland.**

Q.1. Describe the opening of the play "A visit to small planet".

Superimpose:

TIME: THE DAY AFTER TOMORROW"

وقت: آنے والی پرسوں

The room is comfortably (آرام دہ حد تک) balanced (متوازن) between the expensively (قیمتی) decorated and the homely. ROGER SPELDING is concluding his TV broadcast. **He is middle-aged, unctuous (نرم طبیعت), resonant (بھاری آواز والا). His wife, bored and vague (خالی ذہن), knits passively while he talks at his desk.** Two technicians are on hand. operating the equipment. **His daughter, ELLEN, a lively girl of twenty, fidgets as she listens.**

کمرہ انتہائی متوازن انداز میں انتہائی قیمتی مگر سادہ چیزوں سے سجا ہوا ہے۔ Roger Spelding اپنی ٹی۔وی نشریات ختم کر رہا ہے۔ وہ متوسط عمر کا چاپلوس اور گونجدار آواز رکھنے والا آدمی ہے۔ اُس کی بیوی بیزار اور غیر واضح خیالات کی حامل عورت ہے۔ جو کاہلی سے محنت کرتی رہتی ہے۔ جبکہ اُس کا شوہر ڈیسک پر بیٹھا باتیں کرتا ہے۔ وہاں پر موجود تکنیکی ماہرین آلات کو چلا رہے ہیں۔ ''ایلن'' اُس کی بیٹی 20 برس کی خوش باش لڑکی ہے۔ وہ باپ کی گفتگو سُن کر تلملاتی ہے۔

Q.2. Describe the character sketch of Roger Spelding.

Q.3. Compare the characters of Mr. Roger Spelding and Mrs. Spelding.

Q.4. Describe the character of Ellen.

Spelding: (Into microphone)... and so, according to General Powers ... who should know if anyone does... **the flying object which has given rise to so much irresponsible conjecture (غیر ذمہ دارانہ اندازے) is nothing more than a meteor (شہاب ثاقب) passing through the earth's orbit (مدار).** It is not, as many believe, a secret weapon of this country. Nor is it a

سپلڈنگ: (مائیکروفون میں) اور پھر جنرل پاورز کے مطابق..... کسے جاننا چاہیے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے..... وہ اُڑتی ہوئی چیز جو اتنی زیادہ غیر ذمہ دارانہ قیاس آرائیوں کا سبب بنی ہے۔ وہ زمین کے مدار میں سے گزرتا ہوا محض ایک شہاب ثاقب سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ یہ اس ملک کا کوئی خفیہ ہتھیار نہیں ہے۔ جیسا کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہے۔ نہ ہی یہ کوئی خلائی جہاز

Q.5. What did Mr. Spelding say about flying object in his TV broadcast?

spaceship as certain lunatic (پاگل) elements have suggested. General Powers has assured me that it is **highly doubtful there is any form of life on other planets capable of building a spaceship. "If any travelling is to be done in space, we will do it first."** And those are his exact words.... Which winds up another week of news. (Crosses to pose with wife and daughter). This is Roger Spelding, saying good night to Mother and Father America,. from my old homestead in Silver Glen, Maryland, close to the warm pulsebeat (دھڑکن) of the nation.

ہے۔ جیسا کہ کچھ مخصوص سر پھرے لوگوں نے رائے دی ہے۔ جنرل پاورز نے مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ یہ معاملہ غیر یقینی سا ہے۔ کہ دوسرے سیاروں پر زندگی کی کوئی ایسی شکل موجود ہے۔ جو خلائی گاڑی بنانے کی اہل ہو۔ ''اگر خلا میں کوئی بھی سفر کرنا ہوا تو سب سے پہلے ہم کریں گے'' اور عین یہی اسی کے الفاظ ہیں..... جس کے ساتھ ہی ایک اور ہفتے کی خبریں اختتام کو پہنچتی ہیں (بیوی اور بیٹی کی تصویریں بنانے کیے لیے اُن کے پاس جاتا ہے) میں ہوں Roger Spelding اپنے پرانے دیہی مکان میں اپنے مادر پدر امریکہ کو شب بخیر کہتے ہوئے جو کہ Silver, Glen, Maryland ہے قوم کی پرجوش دلوں کی دھڑکن کے بہت قریب ہے۔

Q.6.What was General Power's pride about signs of life in the universe and spaceship?

Technician: Good show tonight, Mr. Spelding.

تکنیک کار: آج رات کا شو بہت اچھا رہا مسٹر سپلڈنگ

Spelding: Thank you.

سپلڈنگ: شکریہ

Technician: Yes sir, you were right on time.

تکنیک کار: جی جناب آپ بالکل صحیح وقت پر پہنچے

Spelding nods wearily (تھکے ہوئے انداز میں), his mechanical smile and heartiness suddenly gone.

سپلڈنگ اُکتاتے ہوئے انداز سے سر ہلاتا ہے۔ اسی کی مشینی مسکراہٹ اور خوش مزاجی یکا یک غائب ہو جاتی ہے۔

Mrs. Spelding: Very nice, dear. Very nice.

مسز سپلڈنگ: بہت اعلیٰ کام کیا ہے عزیزو..... بہت نفیس!

Technician: See you next week, Mr. Spelding.

تکنیک کار: مسٹر سپلڈنگ اگلے ہفتے آپ سے ملاقات ہوگی۔

Spelding: Thank you, boys.

سپلڈنگ: شکریہ نوجوانو! ماہرین چلے جاتے ہیں۔

Technicians go.

Spelding: Did you like the broadcast, Ellen?

سپلڈنگ: ایلن کیا تمہیں نشریات پسند آئیں؟

Ellen: Of course 1 did, Daddy.

ایلن: بے شک! مجھے پسند آئیں۔ ابا جان

Spelding: Then what did I say?

سپلڈنگ: تو پھر بتاؤ۔ بھلا میں نے کیا کہا؟

Ellen: Oh, that's not fair.

ایلن: اوہو، یہ تو ناانصافی ہے۔

Q.7.What was Spelding's complaint against Ellen?

Spelding: It's not very flattering when one's own daughter won't listen to what one says while millions of people...

سپلڈنگ: یہ کوئی خوش کن بات نہیں ہے کہ کسی کی اپنی بیٹی تو اس کی بات نہ سُنیں۔ اور دنیا میں کروڑوں لوگ اس کی بات سنیں۔ (خوشامدانہ بات)

Ellen: I always listen. Daddy, you know that.

ایلن: ڈیڈی آپ کو معلوم ہے کہ میں ہمیشہ آپ کی بات سنتی ہوں۔

Mrs. Spelding: We love your broadcasts, dear. I don't know what we'd do without them.

مسز سپلڈنگ: پیارے ہمیں آپ کی نشریات پسند ہیں۔ میں نہیں جانتی کہ ان کے بغیر (نشریات کے بغیر) ہم کیسے گزارہ کریں گے۔

Spelding: Starve.

سپلڈنگ: فاقہ کشی

Ellen: I wonder what's keeping John?

ایلن: میں حیران ہوں کہ کیا چیز ہے جو John کو روکے ہوئے ہیں۔

Spelding: Certainly not work.

سپلڈنگ: یقیناً وجہ صرف کام نہیں ہوگا۔

Ellen: Oh, Daddy, stop it! John works very hard and you know it.

ایلن: اوہ: ڈیڈی بس کریں۔ John بہت مختلف کرتا ہے اور آپ اس بات سے واقف ہیں۔

Mrs. Spelding: Yes, he's a perfectly nice boy; Roger, I like him-

مسز سپلڈنگ: ہاں Roger وہ واقعی ایک اچھا لڑکا ہے۔ اور وہ مجھے بھی پسند ہے۔

Q.8.Why did Spelding not like John Randolph?

Spelding: I know. I know: **He has every virtue except the most important one: he has no get-up-and-go.**

سپلڈنگ: میں جانتا ہوں۔ مجھے پتہ ہے۔ اس میں ہر خوبی ہے۔ ماسوا اُس خوبی کے جو سب سے اہم ہے۔ یعنی جوش اور ولولہ۔

Ellen: (Precisely ٹھیک ٹھیک) **He doesn't want to get up and he doesn't want to go because he's already where he wants to be on his own farm which is exactly where I'm going to be when we're married.**

ایلن: (مختصر، صاف صاف الفاظ میں) وہ نہ اُٹھنا چاہتا ہے اور نہ ہی جانا چاہتا ہے۔ کیونکہ وہ پہلے ہی سے اُس مقام پر ہے جہاں وہ ہونا چاہتا ہے۔ یعنی اپنے فارم پر اور یہ وہی جگہ ہے جہاں ہم شادی کے بعد میں رہوں گی۔

Q.9.Did Ellen like her father's idea of marrying an ambitious and a wealthy man?

Spelding: **More thankless than a serpent's tooth is an ungrateful (ناشکرا) child.**

سپلڈنگ: ایک احسان فراموش بچہ ایک سانپ کے نوکیلے (سانپ کا) دانت سے زیادہ ناشکرا ہوتا ہے۔

Q.10.What did Mr. Spelding say about the disobedience of his daughter?

Ellen: I don't think that's right. Isn't it "more deadly (مہلک)..."

ایلن: میرا خیال ہے کہ یہ محاورہ درست نہیں ہے۔ کیا یہ محاورہ "زیادہ زہریلا" نہیں ہے۔

Spelding: Whatever the exact quotation is, I stand by the sentiment.

سپلڈنگ: اصل محاورہ جو بھی ہے میرا جذبہ نہیں ہے۔ (قول)

Mrs. Spelding: Please don't quarrel. It always gives me a headache.

مسز سپلڈنگ: مہربانی سے جھگڑا مت کریں۔ یہ ہمیشہ مجھے سر درد میں مُبتلا کر دیتا ہے۔

Spelding: I never quarrel. I merely reason, in my simple way, with Miss Know-it-all here.

سپلڈنگ: میں جھگڑا نہیں کرتا۔ میں تو محض اپنے سادگی بھرے انداز میں محترمہ ہرفن مولا کو دلیل سے قائل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

Ellen: Oh, Daddy? Next you'll tell me I should marry for money.

ایلن: اوہو! ڈیڈی! اگلی بات یہ کہ کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ مجھے دولت کے لیے شادی کرنی چاہیے۔

Spelding: There is nothing wrong with marrying a wealthy man. The horror of it has always eluded me. However, **my only wish is that you marry someone hard-working ambitious, a man who'll make his mark in the world.** Not a boy who plans to sit on a farm all his life, growing peanuts (مونگ پھلی).

سپلڈنگ: کسی دولت مند شخص سے شادی کرنا غلط نہیں ہے۔ اس سے بیزاری میری سمجھ سے ہمیشہ بالاتر رہی ہے۔ تاہم میری چھوٹی سی خواہش ہے کہ تم کسی محنتی اور مُعمم ارادہ رکھنے والے آدمی سے شادی کرو۔ جس کی شہرت چار دانگ عالم میں ہو۔ نہ کہ کسی ایسی آدمی سے جو کسی فارم میں بیٹھ کر مونگ پھلیاں اگانے کی منصوبہ سازی کر رہا ہو۔

Q.11. According to Spelding, what kind of a person, Ellen should marry?

Ellen: **English walnuts** (اخروٹ).

ایلن: (مونگ پھلی نہیں) بلکہ انگلینڈ کے اخروٹ

Q.12. What did John grow at his farm-house?

Spelding: Will you stop correcting me?

سپلڈنگ: کیا تم میری تصحیح کرنا بند کرو گی؟

Ellen: But, Daddy, John grows walnuts...

ایلن: مگر ڈیڈی جون اخروٹ کاشت کرتا ہے۔

John enters, breathlessly (ہانپتے ہوئے).

(جون ہانپتا ہوا داخل ہوتا ہے)

John: Come out! Quick! It's coming this way. It's going to land right here!

جون: باہر آئیں۔ جلدی کریں! یہ ادھر ہی آ رہا ہے۔ یہ بالکل یہیں پر اُتر رہا ہے۔

Spelding: What's going to land?

سپلڈنگ: کیا چیز اُترنے لگی ہے؟

John: The spaceship. Look!

جون: خلائی جہاز..... دیکھو!

Spelding: Apparently (بظاہر) you didn't hear my broadcast. The flying object in question is a meteor not a spaceship.

سپلڈنگ: بظاہر ایسا لگتا ہے۔ تم نے میری نشریات نہیں سُنیں۔ اُڑنے والی شے جو زیر بحث ہے۔ وہ ایک شہاب ثاقب ہے۔ خلائی جہاز نہیں ہے۔

John has gone out with Ellen. Spelding and Mrs. Spelding follow.

(جان، ایلن کے ساتھ باہر جا چکا ہے۔ سپلڈنگ اور مسز سپلڈنگ پیچھے پیچھے جاتے ہیں)

Mrs. Spelding: Oh, my! Look! Something is falling! Roger, you don't think it's going to hit the house, do you?

مسز سپلڈنگ: اوہ میرے خدا! دیکھو کوئی چیز گر رہی ہے۔ راجر! کیا تم نہیں سمجھ سکتے کہ یہ گھر سے ٹکرا جائے گی۔ کیا تم ایسا سوچ رہے ہو؟

Spelding: The odds against being hit by a falling object that size are, I should say, roughly, **ten million to one.**

سپلڈنگ: اتنی بڑی قد و قامت کی نیچے گرتی ہوئی شے کے ٹکرانے کے امکانات تقریباً ایک کروڑ میں سے ایک ہے۔

Q.13. What was the probability of hitting a falling object to the earth?

John: Ten million to one or not it's going to land right here, and it's not falling.

جان: دس ملین کے مقابلے میں ایک کے ہوں یا نہیں۔ یہ عین یہاں اُترنے والی ہے۔ اور یہ گر نہیں رہا ہے۔

Spelding: I'm sure it's a meteor.

سپلڈنگ: مجھے یقین ہے کہ یہ شہاب ثاقب ہے۔

Mrs. Spelding: Shouldn't we go down to the cellar (تہ خانہ)?

مسز سپلڈنگ: کیا ہمیں تہ خانے میں نہیں چلے جانا چاہیے؟

Spelding: If it's not **a meteor, it's an optical illusion... mass hysteria.**

سپلڈنگ: اگر یہ شہاب ثاقب نہیں تو یہ ایک نظر کا دھوکا ہے..... جذباتی ہیجان ہے۔

Q.14.What is Mr. Spelding own opinion a bout spaceship?

Ellen: Daddy, it's a real spaceship. I'm sure it is.

ایلن: ڈیڈی، یہ ایک اصلی خلائی جہاز ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ہے۔

Spelding: Or maybe a weather balloon. Yes, that's what it is. General Powers said only yesterday....

سپلڈنگ: یہ ایک موسمی غبارہ بھی ہوسکتا ہے۔ ہاں ..... ہاں ۔ یہی کچھ ہے یہ General Powers نے ابھی کل ہی یہ کہا تھا.....

John: It's landing!

جان: یہ نیچے اُتر رہا ہے۔

Spelding: I'm going to call the police ... the Army. Bolts inside.

سپلڈنگ: میں پولیس کو بلانے جا رہا ہوں..... بلکہ فوج کو (اندر سے کنڈی لگا لیتا ہے)

Ellen: Oh look how it shines!

ایلن: اوہو دیکھو! یہ کتنا چمک رہا ہے؟

John: Here it comes!

جان: یہ آ گیا یہاں؟

Q.15.Where did the flying object land?

Mrs. Spelding: **Right in my rose garden!**

مسز سپلڈنگ: عین میرے گلاب کے باغیچے میں.....

Ellen: May be it's a balloon.

ایلن: ہوسکتا ہے۔ کہ یہ غبارہ ہو۔

John: No, it's a spaceship and right in your own backyard.

جان: نہیں یہ ایک خلائی جہاز ہے اور بالکل آپ کے پچھلے صحن میں ہے۔

Ellen: What makes it shine so?

ایلن: کس چیز نے اسے اتنا چمکدار بنایا ہوا ہے۔

John: I don't know but I'm going to find out. Runs off toward the light.

جان: مجھے معلوم نہیں مگر معلوم کرنے جا رہا ہوں۔ (روشنی کی طرف دوڑتا ہے)

Ellen: Oh, darling, don't! John, please! John, John come back!

ایلن: اوہ میرے عزیز! مت جاؤ جان، مہربانی کرو جان، جان واپس آ جاؤ (سپلڈنگ) پوری طرح سے آنکھیں کھولے حیرت زدہ پریشان

Spelding wide-eyed returns.

واپس آ جاتا ہے۔)

Mrs. Spelding: Roger, it's landed right in my rose garden.

مسز سپلڈنگ: راجر یہ عین میرے گلاب کے باغ میں اُتر گیا ہوا ہے۔

Spelding: I got General Powers, He's coming over. He said they've been watching this thing. They... they don't know what it is.

سپلڈنگ: میں نے جنرل پاورز سے رابطہ کیا۔ وہ یہاں پر آرہا ہے۔ اُس نے بتایا کہ وہ اس چیز کو دیکھتے رہے ہیں وہ..... وہ نہیں۔ جانتے کہ یہ کیا چیز ہے؟

Ellen: You mean it's nothing of ours?

ایلن: آپ کا مطلب ہے کہ ہماری دنیا سے تعلق رکھنے والی کوئی چیز نہیں؟

Spelding: They believe it... (Swallows hard)... it's from outer space.

سپلڈنگ: انہیں ..... اس بات کا یقین ہے ..... (بمشکل اس بات کو ناقابل یقین مانتے ہوئے .....) یہ بیرونی دنیا سے تعلق رکھتی ہے۔

Ellen: And John's down there! Daddy, get a gun or something.

ایلن: اوہ جان وہیں ہے۔ ڈیڈی، بندوق یا کوئی اور شے پکڑ لیں۔

Spelding: Perhaps we'd better leave the house until the Army gets here.

سپلڈنگ: شاید یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ کہ فوج کے یہاں آنے تک ہم یہ گھر خالی کر دیں۔

Ellen: We can't leave John.

ایلن: مگر جان کو چھوڑ کر یہاں سے نہیں جا سکتے۔

Spelding: I can. (Peers nearsightedly) Why, it's not much larger than a car. I'm sure it's some kind of meteor.

سپلڈنگ: میں چھوڑ کر جا سکتا ہوں۔ (وقت سے اس طرح دیکھتا ہے) جیسے اُس کی دور کی نظر کمزور ہو۔ یہ تو ایک کار سے زیادہ بڑا نہیں ہے۔ مجھے مکمل یقین ہے کہ یہ ایک قسم کا شہاب ثاقب ہے۔

Ellen: Meteors are blazing hot (سخت گرم).

ایلن: شہاب دہکتے ہوئے شعلے کی مانند گرم ہوتے ہیں۔

Spelding: This is a cold one....

سپلڈنگ: یہ ایک سرد شہاب ثاقب ہے۔

Ellen: It's opening.... The whole side's opening! (Shouts) John! Come back! Quick...

ایلن: یہ کھل رہا ہے۔ اس کی ایک طرف پوری کھل رہی ہے۔ وہ چلاتی ہے۔ جان جلدی واپس آجاؤ۔ جلدی کرو۔

Mrs. Spelding: Why, there's a man getting out of it! (Sighs) I feel much better already. I'm sure if we ask him, he'll move that thing for us. Roger, you ask him.

مسز سپلڈنگ: کیوں دیکھو ذرا! اس میں سے ایک آدمی باہر آرہا ہے۔ (آہ بھرتے ہوئے) میں پہلے ہی بہت اچھا محسوس کر رہی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم اُسے یہ کہیں تو وہ ہمارے لیے اس چیز کو یہاں سے ہٹا لے گا۔ راجر! تم اُس سے کہو۔

Spelding: (Ominously (بدشگونی سے)) If it's really a man?

سپلڈنگ: (اخذ کرتے ہوئے) کیا یہ واقعی انسان ہے؟

Ellen: John's shaking hands with him (Calls) John darling, come on up here...

ایلن: جان اُس سے ہاتھ ملا رہا ہے۔ (بلاتی ہے) پیارے جان! ادھر واپس آؤ۔

Mrs. Spelding: And bring your friend... مسز سپلڈنگ: اور اپنے دوست کو بھی لے آؤ۔

Spelding: There's **something wrong with the way that creature looks... if it is a man and not a ... not a monster** (بلا). سپلڈنگ: جس طرح یہ مخلوق دکھائی دے رہی ہے۔ اس میں تو کوئی خرابی نظر آتی ہے۔ اگر یہ ایک انسان ہے..... نہ کہ..... نہ کہ کوئی بلا۔

Q.16.What did Mr. and Mrs. Spelding comment about Kreton?

Mrs. Spelding: **He looks perfectly nice to me.** مسز سپلڈنگ: مجھے تو یہ مکمل ٹھیک ٹھاک دکھائی دیتا ہے۔

John and the visitor appear. **The visitor is in his forties, a mild, pleasant looking man with side-whiskers and dressed in the fashion of I860.** He pauses when he sees the three people, in silence for a moment. They stare back at him, equally interested. (جان اور آنے والا شخص نمودار ہوتا ہے۔ آنے والا آدمی 40 سالہ ہے اور نرم مزاج اور خوش شکل دکھائی دیتا ہے۔ اُس کی بڑی بڑی قلمیں ہیں۔ وہ 1860 کے فیشن کے مطابق لباس میں ملبوس ہے۔ جب وہ تینوں افراد کو دیکھتا ہے۔ تو رُکتا ہے۔ وہ ایک لمحے کے لیے خاموشی اختیار کرتا ہے وہ سب اُتنی ہی دلچسپی سے اُسے دیکھتے ہیں۔

Q.17.Draw a character sketch of Kreton.

Visitor: I seem to've made a mistake. I am sorry. I'd better go back and start over again. نووارد: مجھے یوں لگتا ہے کہ میں نے کوئی غلطی کی ہے۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ بہتر ہوگا کہ میں واپس جاؤں اور دوبارہ سے اپنے سفر کا آغاز کردوں۔

Spelding: My dear sir, you've only just arrived. Come in, come in. I don't need to tell you what a pleasure this is .... Mister .... Mister.... سپلڈنگ: میرے محترم جناب! آپ ابھی ابھی تشریف لائے ہیں۔ اندر آجایئے مجھے یہ بتانے کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ کتنی خوشی کی بات ہے۔ یہ..... جناب..... جناب.....

Visitor: Kreton ... This is the wrong costume (لباس), isn't it? نووارد: کریٹن..... یہ لباس مناسب نہیں ہے۔ کیا نا مناسب نہیں ہے؟

Spelding: Wrong for what? سپلڈنگ: کیوں؟ یہ نامناسب کیوں ہے؟

Kreton: For the country, and the time, کریٹن: ملک اور وقت کے لحاظ سے۔

Spelding: Well, it's a trifle (معمولی) old-fashioned. سپلڈنگ: ہاں یہ قدرے پرانے طرز کا ہے۔

Mrs. Spelding: But really awfully (بہت زیادہ) handsome (خوبصورت). مسز سپلڈنگ: مگر یہ واقعی جچ رہا ہے۔

Kreton: Thank you. کریٹن: شکریہ

Mrs. Spelding: (to husband). Ask him about moving that thing off my rose bed. Spelding leads them all into living room.

مسز سپلڈنگ: (اپنے شوہر سے) اسے کہو کہ اپنی اس چیز کو میرے گلابوں کے باغیچے سے ہٹالے۔ سپلڈنگ اُن سب کو بیٹھک کی طرف لے جاتا ہے۔

Spelding: Come on in and sit down. You must be tired after your trip.

سپلڈنگ: جناب اندر آجائیں! اور یہاں تشریف رکھیں۔ آپ اپنے سفر سے تھکے ہوئے ہوں گے۔

Kreton: Yes, **I am a little. (Looking around delightedly** خوشی سے) **Oh, it's better than I'd hoped'.**

کریٹن: ہاں! میں کچھ تھک گیا ہوں۔ (خوشی سے آس پاس دیکھتے ہوئے) اوہ یہ اُس سے کافی بہتر ہے۔ جتنی کہ مجھے اُمید تھی۔

Q.18.What was the impression of Kreton on seeing the inside of the house of Mrs. Spelding?

Spelding: Better? What's better?

سپلڈنگ: بہتر! کیا بہتر ہے؟

Kreton: The house .... that's what you call it? Or is this an apartment?

کریٹن: یہ گھر..... یہی نام ہے نا اُسکا جسے آپ لوگ اس نام سے پکارتے ہیں؟ یا کیا یہ کوئی فلیٹ ہے؟

Q.19.Where was Spelding's house situated?

Spelding: This is a house in the State of Maryland, U.S.A.

سپلڈنگ: یہ امریکن ریاست Maryland میں ایک گھر ہے۔

Kereton: In the late 20th century! To think this is really the 20th century. I must sit down a moment and collect myself. The real thing!

کریٹن: 20ویں صدی کے آخر میں! یہ سمجھا کہ واقعی یہ بیسویں صدی ہے۔ ایک لمحے کے لیے مجھے ضرور بیٹھ جانا چاہیے اور اپنے حواس مجتمع کرنے ہوں گے۔ اصل بات یہی ہے۔ وہ

He sits down.

بیٹھ جاتا ہے۔

Ellen: You .... You're not an American, are you?

ایلن: آپ..... کیا آپ امریکن ہے؟

Kreton: What a nice thought! No, I'm not.

کریٹن: کیا اچھا خیال ہے۔ نہیں میں امریکن نہیں ہوں۔

John: You sound more English.

جان: تم برطانوی زیادہ لگتے ہو۔

Kreton: Do I? Is my accent (لہجہ) very bad?

کریٹن: کیا ایسا لگتا ہے۔ کیا میرے تلفظ کا انداز اس قدر بُرا ہے؟

John: No, It's quite good.

جان: نہیں یہ تو کافی اچھا ہے۔

Spelding: Where are you from, Mr. Kreton?

سپلڈنگ: مسٹر کریٹن، آپ کا تعلق کس جگہ سے ہے؟

Kreton: (Evasively ٹالتے ہوئے) Another place.

کریٹن: (ٹالتے ہوئے) کسی اور جگہ سے۔

Spelding: On this earth of course.

سپلڈنگ: یقیناً اسی زمیں سے

Kreton: No, not on this planet. کریٹن: نہیں اس سیارے سے نہیں۔

Ellen: Are you from Mars? ایلن: کیا آپ مریخ سے تعلق رکھتے ہیں؟

Kreton: Oh dear no, not Mars. There's nobody on Mars.... At least no one I know. کریٹن: نہیں عزیزم! مریخ سے نہیں۔ مریخ پر کوئی نہیں رہتا۔ کم از کم ایسا کوئی نہیں ہے۔ جس کے بارے میں مجھے علم ہو۔

Q.20. Why did Ellen call Kreton's visit a publicity stunt?

Ellen: **I'm sure you're teasing us and this is all some kind of publicity stunt** (تشہیری مہم). ایلن: مجھے یقین ہے۔ آپ ہمیں تنگ کر رہے ہیں۔ اور یہ سب تشہیر کی ایک قسم ہے۔

Kreton: No, I really am from another place. کریٹن: نہیں، میں واقعی کسی اور جگہ سے آیا ہوں۔

Spelding: I don't suppose you'd consent to my interviewing you on television? سپلڈنگ: میں نہیں سمجھتا کہ تم مجھے ٹی وی کے لیے اپنا انٹرویو دینے پر راضی ہو گئے۔

Kreton: I don't think your authorities (حکام) will like that. They are terribly (بہت زیادہ) upset (پریشان) as it is. کریٹن: میں نہیں سمجھتا کہ تمہارے حکام لوگ اس بات کو پسند کریں گے۔ وہ تو پہلے ہی اس بات پر پریشان ہیں۔

Spelding: How do you know? سپلڈنگ: تم یہ کیسے جانتے ہو؟

Kreton: Well, I ... pick up things. For instance, **I know that in a few minutes a number of people from your Army will be here to question me and they ... like you ... are torn by doubt.** کریٹن: ہوں میں..... میں فوراً چیزوں کو سمجھ جاتا ہوں۔ مثلاً میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہاری فوج کے بہت سے لوگ کچھ ہی دیر میں مجھے پوچھنے کے لیے یہاں پر ہوں گے۔ اور وہ بھی..... تمہاری طرح شک کا شکار ہوں گے۔

Q.21. What did Kreton foresee after landing at Spelding's house?

Speiding: How extraordinary (غیر معمولی)! سپلڈنگ: کتنی غیر معمولی بات ہے یہ۔

Ellen: Why did you come here? ایلن: آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟

Kreton: Simply a visit to your small planet. I've been studying it for years. In fact, **one might say, you people are my hobby. Especially** (خاص طور پر), **this period of your development** (ترقی). سپلڈنگ: صرف تمہارے چھوٹے سے سیارے کی سیر کے لیے..... میں کئی سالوں سے اس کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ حقیقت میں کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ تم لوگ میرا مشغلہ ہو۔ خاص طور پر تمہاری تعمیر و ترقی کا یہ دور.....

Q.22. What was the source of motivation for Kreton to visit earth?

John: Are you the first person from your planet to travel in space like this? جون: کیا اس طرح سفر کرنے والے اپنے سیارے پر موجود آپ پہلے آدمی ہو؟

Kreton: Oh my no' Everyone travels who wants to. It's just that no one wants to visit you. 1 can't think, why? I always have. You'd be surprised what a thorough study I've made. (Recites پڑھتا ہے) **The planet. Earth, is divided into five continents with a number of large islands. It is mostly water. There is one moon. Civilization (تہذیب) is only just beginning ...**

کریٹن: اوہ نہیں..... ہر وہ شخص جو چاہتا ہے سفر کر سکتا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ لوگوں کے پاس کوئی بھی آنا نہیں چاہتا ہے۔ مجھے نہیں پتہ! ایسا کیوں ہے؟ میں ہمیشہ آپ لوگوں کے پاس آنا چاہتا تھا۔ آپ حیران ہوں گے کہ میں نے کتنا بھرپور مطالعہ کیا ہے۔ زمین کے سیارے کو جو پانچ براعظموں میں تقسیم ہے۔ اس میں بڑے بڑے جزیرے ہیں۔ یہ سیارہ زیادہ تر پانی پر مشتمل ہے۔ اس کا ایک چاند ہے۔ تہذیب تو ابھی شروع ہو رہی ہے۔

Q.23. Describe Kreton research about Earth. (Text Q.No. 9)

Spelding: Just beginning! My dear sir, we have had.

سپلڈنگ: ابھی شروع ہوئی ہے؟ محترم جناب! ہم پہلے ہی سے تہذیب رکھتے ہیں؟

Kreton: (Blandly سرسری انداز سے) You are only in the initial stages(ابتدائی مراحل), the most fascinating stages as far as I'm concerned ... I do hope I don't sound patronizing (برتری کا اظہار).

کریٹن: (نرمی سے) آپ لوگ ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں۔ جو سب سے زیادہ پُرکشش مرحلہ ہے۔ جہاں تک میرے اپنے کا تعلق ہے..... میں یہ اُمید رکھتا ہوں کہ میں مغرور نہیں لگ رہا ہوں۔

Ellen: Well, we are very proud.

ایلن: ٹھیک ہے۔ ہم بہت فخر کرتے ہیں۔

Kreton: I know and that's one of your most endearing (پسندیدہ) primitive (قدیمی) traits (خصوصیات). Oh, I can't believe I'm here at last!

کریٹن: میں جانتا ہوں۔ اور یہ تم لوگوں کی سب سے پسندیدہ قدیم عادتوں میں سے ایک ہے۔ اوہ مجھے یقین نہیں آتا کہ میں بالآخر میں یہاں پر موجود ہوں!

General Powers, a vigorous (مستعد) product of the National Guard, and his AIDE enter.

(جنرل پاورز جو کہ نیشنل گارڈ کی ایک مضبوط و توانا دستہ ہے۔ اُس کا ایک اسسٹنٹ داخل ہوتے ہیں)

Powers: All right folks. The place is surrounded by troops. Where is the monster?

پاورز: اچھا تو حضرات: یہ جگہ فوجی دستوں نے گھیرے میں لیے لی ہے۔ کہاں ہے وہ بلا؟

Kreton: I, my dear General, am the monster (بلا).

کریٹن: میں ہی وہ بلا ہوں میرے عزیز جنرل!

Powers: What are you dressed up for, a fancy dress party?

پاورز: تم نے یہ لباس کیوں پہن رکھا ہے۔ کیا کوئی ملبوسات کی نمائش ہے؟

Q.24. Why did General Power call Kreton a "Joker"?

Kreton: I'd hoped to be in the costume of the period. As you see I am about a hundred years too late.

کریٹن: مجھے اُمید تھی کہ میں وقت کے حساب سے (لباس) لباس میں ملبوس ہوں گا۔ جیسا کہ تم دیکھ رہے مجھے تقریباً ایک سو سال دیر ہوگئی۔

Powers: Roger, who is this joker?

پاورز: راجر! یہ کون مسخرہ ہے؟

Spelding: This is Mr. Kreton ... General Powers.

سپلڈنگ: یہ جناب کریٹن ہیں۔ محترم جنرل پاورز صاحب!

Mr. Kreton arrived in that thing outside. He is from another planet.

جناب کریٹن وہ جو چیز باہر کھڑی ہے۔ اُس میں آئے ہیں۔ یہ کسی اور سیارے سے آئے ہیں۔

Powers: 1 don't believe it.

پاورز: مجھے اِس بات پر یقین نہیں ہے۔

Ellen: It's true. We saw him get out of the flying saucer.

ایلن: یہ ایک سچ ہے ہم نے انہیں خود اس اُڑن طشتری میں سے نکلتے دیکھا ہے۔

Q.25. What were General powers instructions to AIDE?

Powers: (To AIDE) Captain, go down and look at the ship. But be careful. Don't touch anything. And don't let anybody else near it. (AIDE goes) So you're from another planet.

پاورز: (AIDE سے مخاطب ہوتے ہوئے) کیپٹن نیچے جاؤ اور اس جہاز کو دیکھو۔ مگر احتیاط کے ساتھ کسی بھی چیز کو چھونا نہیں۔ اور کوئی دوسرا شخص اُس کے قریب بھی نہیں جانے پائے۔ (AIDE چلا جاتا ہے) تو تم کسی اور سیارے سے تعلق رکھتے ہو۔

Q.26. Which type of uniform Kreton did prefer?

Kreton: Yes. My, that's a very smart uniform but I prefer the ones made of metal, the ones you used to wear, you know; with the feathers (پر) on top.

کریٹن: جی جناب والا! میرا یونیفارم بہت خوبصورت ہے۔ لیکن میں دھات کے بنے ہوئے اُن کپڑوں کو ترجیح دیتا ہوں جو تم پہنا کرتے تھے۔ اور جس کے اوپری حصے پر پَر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔

Powers: That was five hundred years ago ... Are you sure you're not from the Earth?

پاورز: یہ تو پانچ سو سال پرانی بات ہے۔ کیا تمہیں یقین ہے۔ کہ تمہارا تعلق زمین سے نہیں ہے؟

Kreton: Yes.

کریٹن: جی ہاں!

Powers: Well, I'm not. You've got some pretty tall explaining to do.

پاورز: بالکل ٹھیک ..... لیکن مجھے اس کا یقین نہیں ہے۔ تمہیں قدرے بہتر انداز سے اس کی وضاحت کرنا ہوگی۔

Kreton: Anything to oblige?

کریٹن: بتائیں میں کیا خدمت کروں؟

Powers: All right, which planet?

پاورز: بہت بہتر! تو آپ کا تعلق کس سیارے سے ہے؟

Kreton: None that you have ever heard of.

کریٹن: اُن تمام میں سے کسی سے بھی نہیں جس کے بارے میں تم نے سن رکھا ہے۔

Powers: Where is it?

پاورز: یہ کہاں ہے؟

Kreton: You wouldn't know.

کریٹن: آپ اس کے بارے میں نہیں جانتے۔

Powers: This solar system?

پاورز: نظام شمسی میں سے؟

Kreton: No.

کریٹن: نہیں

Q.27.Where did Kreton belong to?

Powers: Another system?

پاورز: اور اور نظام ہے؟

Kreton: Yes.

کریٹن: جی ہاں

Powers: Look,Buster, I don't want to play games; I just want to know where you're from. The law requires it.

پاورز: دیکھو! ساتھی! میں کوئی کھیل نہیں کھیلنا چاہتا ہوں۔ میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ یہ قانونی تقاضا ہے۔

Q.28.What did General powers want from Kreton?

Kreton: It's possible that I could explain it to a mathematician (ریاضی دان) but I'm afraid I couldn't explain it to you, not for another five hundred years and by then of course you'd be dead because you people do die, don't you?

کریٹن: کیا یہ ممکن نہیں کہ میں کسی ریاضی دان کو اس کی وضاحت کر سکوں۔ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ میں آپ لوگوں کو اس کی وضاحت نہیں کر سکتا۔ آنے والے اگلے پانچ سو سالوں تک بھی نہیں اور اُس وقت تک تم مر بھی جاؤ گے؟ کیونکہ تم لوگوں نے مرنا ہوتا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے؟

Q.29.Why Kreton could not explain reasons to General powers?

Powers: What?

پاورز: کیا؟

Kreton: Poor fragile (نازک) butterflies, such brief little moments in the sun ... You see we don't die.

کریٹن: نازک غریب تتلیو! تم لوگوں نے کتنے مختصر لمحات کی زندگی پائی ہے۔ دیکھو ہم مرتے نہیں ہیں۔

Q.30.What was Kreton view point about the life of a man?

Powers: You'll die all right if it turns out you're a spy (جاسوس) or a hostile (دشمن) alien (اجنبی).

پاورز: مرنا تو تمہیں ہوگا اگر یہ ثابت ہو جائے کہ تم کوئی جاسوس ہو یا کسی دوسری جگہ کی مخلوق ہو۔

Kreton: I'm sure you wouldn't be so cruel (ظالم). AIDE returns; he looks disturbed (پریشان).

کریٹن: مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ اس قدر ظالم نہیں ہو سکتے۔ (AIDE واپس آتا ہے اور بہت پریشان نظر آتا ہے)

Powers: What did you find?

پاورز: کچھ ملا ہے تمہیں؟

AIDE: I'm not sure, General.

اسسٹنٹ: جنرل، مجھے یقین نہیں ہے۔

Powers: (Heavily) Then do your best to describe what the object is like.

پاورز: (گھمبیر انداز میں) اپنی پوری کوشش کرو اور بیان کرو کہ وہ چیز کیسی دکھائی دیتی ہے؟

Q.31.How did AIDE describe Kreton's spaceship?

AIDE: Well, **it's elliptical** (بیضوی), **with a fourteen foot diameter** (قطر). **And it's made of** an unknown metal which' shines and **inside there isn't anything.**

اسسٹنٹ: بہتر ہے۔ یہ شکل میں بیضوی ہے۔ اس کا قطر 14 فٹ ہے۔ یہ کسی نامعلوم دھات سے بنا ہوا ہے اور چمکدار ہے۔ مگر اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہے۔

Powers: Isn't anything?

پاورز: کیا اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہے؟

AIDE: There's nothing inside the ship: No instruments (آلات), no food, nothing.

اسسٹنٹ: جہاز کے اندر کچھ بھی نہیں ہے۔ کوئی آلات، خوراک کچھ بھی نہیں ہے۔

Powers: (To Kreton) What did you do with your instrument board?

پاورز: (کریٹن سے) تم نے اپنے آلات والے بورڈ کا کیا کیا ہے؟

Kreton: With my what? Oh, I don't have one.

کریٹن: میں نے اپنی کسی چیز سے کیا کیا ہے؟ اوہ! ایسی کوئی بھی چیز میرے جہاز میں نہیں ہے۔

Powers: How does the thing travel?

پاورز: یہ چیز سفر کیسے کرتی ہے؟

Kreton: I don't know.

کریٹن: مجھے علم نہیں ہے۔

Powers: You don't know. Now look, Mister, you're in pretty serious trouble, I suggest you do a bit of cooperating. You claim you travelled here from outer space in a machine with no instruments ....

پاورز: تمہیں نہیں پتہ۔ دیکھو میری بات سنو! تم اچھی خاصی مشکل میں گر گئے ہو۔ میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ تعاون کرو۔ تمہارا دعویٰ ہے کہ تم باہر کہیں خلا سے آئے ہو۔ ایک ایسی مشین جو بغیر آلات کے ہے۔

Kreton: Well, these cars are rather common in my world and I suppose, once upon a time, I must'vc known the theory on which they operate but I've long since forgotten. After all. General, we're not mechanics, you and I.

کریٹن: بہتر! ایسی کاریں ہماری دنیا میں بالکل عام ہیں۔ اور میرے خیال میں ایک وقت میں مَیں اُس اُصول کو جانتا تھا جس پر عمل کر کے یہ چلتی ہیں۔ مگر اُس وقت کے بعد سے بہت عرصہ ہوا میں بھول چکا ہوں۔ جنرل صاحب ہم کوئی مستری تو ہیں نہیں۔ میں اور آپ!

Powers: Roger, do you mind if we use your study?

پاورز: راجر تمہیں برا تو نہیں لگے گا؟ اگر میں تمہاری مطالعہ گاہ کو استعمال کر لوں۔

Spelding: Not at all. Not at all. General.

سپلڈنگ: نہیں جنرل! ہرگز نہیں

Powers: Mr. Kreton and 1 are going to have a chat. (To AIDE) Put in a call to the Chief of Staff.

پاورز: میں اور کریٹن بات چیت کے لیے جا رہے ہیں۔ (AIDE سے) چیف آف سٹاف سے فون ملاؤ۔

AIDE: Yes, General.

اسسٹنٹ: جی جنرل

Speding rises, leads Kreton and Powers into next room. a handsomely furnished study, many books and a globe of the world.

(سپلڈنگ اُٹھتا ہے۔ کریٹن اور جنرل کی اگلے کمرے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ جو ایک سجی ہوئی مطالعہ گاہ ہے۔ اس میں بہت سی کتابیں اور دنیا کے نقشے موجود ہیں۔

Spelding: This way, gentlemen.

سپلڈنگ: اس جانب حضرات!

(Kreton sits down comfortably beside the globe which he twirls thoughtfully. At the door,, Spelding speaks in a low voice to Powers).

(کریٹن مطمئن انداز میں دنیا کے نقشے کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔ اور کچھ سوچتے ہوئے اُسے گھماتا ہے۔ سپلڈنگ سرگوشی میں دروازے پر پاورز سے بات کرتا ہے۔)

I hope I'll be the one to get the story first, Tom.

نام مجھے اُمید رکھنی چاہیے کہ سب سے پہلی کہانی مجھے ملے گی؟

Powers: There isn't any story. Complete censorship (پابندی). **I'm sorry but this house is under martial law. I've a hunch** (خدشہ) **we're in trouble. (He shuts the door. Spelding** turns and rejoins his family).

پاورز: اس میں کوئی کہانی نہیں ہے۔ اس کی کڑی نگرانی کی جارہی ہے۔ مجھے اُفسوس ہے کہ اب آپ کا گھر فوجی قانون کے مطابق ہمارے زیرنگرانی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ ہم مصیبت میں ہیں۔ (وہ دروازہ بند کر لیتا ہے۔ سپلڈنگ واپس مڑتا ہے اور اپنے خاندان کے ساتھ آن بیٹھتا ہے۔)

Q.32.Why did General Powers impose Martial law at Spelding house?

Ellen: I think he's wonderful whoever he is.

ایلن: میں سمجھتی ہوں کہ وہ جوکوئی بھی ہے۔ ہے کمال کا۔

Mrs. Spelding: I wonder how much damage he did to my rose garden ....

مسز سپلڈنگ: میں غوروفکر میں ہوں کہ اُس نے میرے گلاب کے باغیچے کو کتنا نقصان پہنچایا ہوگا۔

John: It's sure hard **to believe he's really from outer space. No instruments, no nothing boy, they must be advanced scientifically** (سائنسی لحاظ سے).

جان: اس پر یقین کرنا خاصا مشکل ہے کہ وہ باہر کسی خلا سے آیا ہے اور اس کے پاس کوئی آلات نہیں ہیں۔ کچھ بھی نہیں ہے۔ حیرت کی بات ہے۔ یہ لوگ سائنسی ترقی میں بہت آگے ہوں گے۔

Q.33.What did John comment about Kreton's arrival?

Mrs. Spelding: Is he spending the night, dear?

مسز سپلڈنگ: عزیزی! کیا وہ رات نہیں گزارے گا؟

Spelding: What?

سپلڈنگ: کیا؟

Mrs. Spelding: Is he spending the night?

مسز سپلڈنگ: عزیزی! کیا وہ رات نہیں گزارے گا؟

Spelding: Oh yes, yes, I suppose he will be.

سپلڈنگ: اوہ، ہاں، ہاں میرا خیال ہے کہ وہ رہے گا۔

Mrs. Spelding: Then I'd better go make up the bedroom. He **seems perfectly nice to me. I like his whiskers. They're so very ... comforting. Like Grandfather Spelding's, She goes.**

مسز سپلڈنگ: چنانچہ مجھے اُس کا بستر اور کمرہ تیار کر دینا چاہیے۔ مجھے تو وہ ایک اچھا انسان دکھائی دیتا ہے۔ مجھے اُس کی قلمیں اچھی لگی ہیں۔ وہ کافی سکون بخش ہیں۔ جس طرح دادا جان سپلڈنگ تھیں۔ (وہ وہاں سے چلی جاتی ہے)

Q.34.Why did Mrs. Spelding like Kreton's appearance?

Spelding: (Bitterly) I know this story will leak out before I can interview him. I just know it.

سپلڈنگ: (تلخی کے ساتھ) میں جانتا ہوں کہ یہ کہانی کھل جائے گی۔ اس سے پہلے کہ میں اس کا انٹرویو کروں۔ میں یہ بات جانتا ہوں۔

Eellen: What does it mean, we're under martial law?

ایلن: اس کا کیا مطلب ہوا کہ ہم مارشل لاء کے تحت ہیں؟

Spelding: It means we have to do what General Powers tells us to do. (He goes to the window as a soldier passes by) See?

سپلڈنگ: اس کا مطلب ہے۔ ہمیں وہی کرنا ہے۔ جو جنرل پاورز ہمیں کرنے کو کہے گا۔ (وہ کھڑکی کی سمت جاتا ہے۔ وہاں سے ایک فوجی کا گزر ہوتا ہے۔) دیکھو؟

John: I wish I'd taken a closer look at that ship when I had the chance.

جان: میری خواہش ہے کہ میں اس جہاز کو پہلے ہی دیکھ لیتا۔ جب میرے پاس اس کا موقع تھا۔

Ellen: Perhaps **he'll give us a ride in it.**

ایلن: کیا پتہ! وہ ہمیں اس میں سیر کروائے۔

John: Travelling in space! Just like those stories. You know: intergalactic (کہکشاؤں) (کے درمیان) drive stuff.

Q.35.What did John and Ellen wish about Kreton's spaceship?

جان: خلا میں سفر! بالکل کہانیوں جیسا ہوگا۔ تم جانتی ہونا۔ کہکشاں کے درمیان سفر کی کتنی معلومات ہیں؟

Spelding: If he's not an impostor (بہروپیا).

سپلڈنگ: ایسا نہ ہو! کہ وہ کوئی بہروپیا ہو؟

Ellen: I have a feeling he isn't.

ایلن: مجھے ایسا نہیں لگتا ہے کہ وہ ایسا ہو؟

John: Well, I better call the family and tell them I'm all right.

He crosses to telephone by the door which leads into the hall.

جان: بہتر! بہتر ہوگا کہ میں ٹیلی فون کر کے گھر والوں کو اپنی خیریت کی اطلاع کر دوں وہ وہاں سے گزر کر دروازے کے پاس رکھے فون کے قریب جاتا ہے۔ دروازہ ہال میں کھلتا ہے۔

AIDE: I'm sorry, sir, **but you can't use the phone.**

Q.36.Why did John could not make a phone call?

ملٹری اسسٹنٹ: معذرت جناب! آپ فون استعمال نہیں کر سکتے۔

Spelding: He certainly can. This is my house ....

سپلڈنگ: یقیناً وہ کر سکتا ہے۔ یہ میرا گھر ہے۔

AIDE: (Mechanically) **This house is a military reservation (فوجی قبضہ) until the crisis (بحران) is over; Order General Powers.** I'm sorry.

ملٹری اسسٹنٹ: (مشینی انداز میں) جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا یہ گھر فوج کے زیر نگرانی ہے۔ مجھے افسوس ہے یہ جنرل پاورز کا حکم ہے۔

John: How am I to call home to say where I am?

جان: میں گھر فون کر کے یہ کیسے بتاؤں کہ میں کہاں ہوں؟

AIDE: Only General Powers can help you. You're also forbidden (ممنوعہ ہے) to leave this house without permission.

ملٹری اسسٹنٹ: صرف جنرل پاورز ہی آپ کی کوئی مدد کر پائیں گے۔ بغیر اجازت اس گھر کو چھوڑنے کی تمہیں اجازت نہیں ہے۔

Spelding: You can't do this!

سپلڈنگ: تم اس طرح نہیں کر سکتے ہو۔

AIDE: I'm afraid, sir, we've done it.

اسسٹنٹ: میں سمجھتا ہوں کہ ہم ایسا کر چکے ہیں۔

Ellen: Isn't it exciting!

ایلن: کیا یہ بات اشتعال انگیز نہیں ہے؟

Cut to study.

(مطالعہ گاہ کی جانب)

Powers: Are you deliberately (جان بوجھ کر) trying to confuse (پریشان کرنا) me?

پاورز: کیا تم ارادۃً مجھے پریشان کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟

Kreton: Not deliberately, no.

کریٹن: نہیں! میں ارادۃً ایسا نہیں کر رہا۔

Powers: We have gone over and over this for two hours now and all that you've told me is that you're from another planet in another solar system....

پاورز: گزشتہ دو گھنٹے سے ہم کئی بار اس موضوع پر بات کر چکے ہیں۔ اور جو کچھ تم نے اب تک مجھے جو بتایا ہے وہ یہ ہے کہ تم نظام شمسی کے کسی اور سیارے سے متعلق ہو۔

Kreton: In another dimension (سمت). I think that's the word you use.

کریٹن: ایک اور رُخ سے، میرا خیال ہے یہی وہ لفظ ہے جو تم نے استعمال کیے۔

Powers: In another dimension and you have come here as a tourist.

پاورز: چلو کسی اور رُخ سے، تم یہاں فقط سیاحت کے لیے آئے ہو۔

Kreton: Up to a point, yes. What did you expect?

کریٹن: کسی نکتے کی حد تک یہ بات درست ہے۔ آپ کیا سمجھ رہے تھے؟

Powers: It is my job to guard the security (سلامتی) of this country.

پاورز: یہ میرا پیشہ ہے کہ میں اس ملک کا دفاع کروں۔

Kreton: I'm sure that must be very interesting work.

کریٹن: مجھے یقین ہے کہ یہ پیشہ واقعی بہت دلچسپ ہے۔

Q.37.Why did General powers call Kreton a spy?

Powers: For all I know, **you are a spy, sent here by an alien race to study us, preparatory (پہلے) to invasion (حملہ).**

پاورز: جہاں تک میں جان پایا ہوں وہ یہ ہے کہ تم ایک جاسوس ہو تمہیں کسی اجنبی قوم نے ہمارے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کے لیے بھیجا ہے جو حملے کی تیاری سے پہلے ضروری ہوتی ہے۔

Kreton: Oh, none of my people would dream of invading (حملہ کرنے کا تصور) you.

کریٹن: نہیں بالکل نہیں۔ میرے لوگ تم پر حملہ کرنے کا کوئی خواب نہیں دیکھ رہے۔

Powers: How do I know that's true?

پاورز: میں کیسے جان سکتا ہوں کہ یہ سچ ہے؟

Kreton: You don't, so 1 suggest you believe me. I should also warn you: 1 can tell what's inside.

کریٹن: تم یقین نہیں کرو گے۔ چنانچہ میرا مشورہ ہے کہ تم یقین کرلو۔ میں تمہیں یہ انتباہ بھی کرتا ہوں کہ میں جان سکتا ہوں کہ تمہارے دماغ کے اندر کیا ہے؟

Powers: What's inside?

پاورز: کیا ہے اندر؟

Kreton: What's inside your mind.

کریٹن: جو کچھ تمہارے ذہن میں ہے؟

Powers: You're a mind reader?

پاورز: کیا تم دماغ پڑھنے والے ہو؟

Kreton: I don't really read it. I hear it.

کریٹن: میں اِسے پڑھ نہیں سکتا بلکہ میں اِسے سُنتا ہوں۔

Powers: What am I thinking?

پاورز: پھر میں کیا سوچ رہا ہوں؟

Kreton: That I am either a lunatic from the earth or a spy from another world.

کریٹن: یہی کہ یا تو میں کوئی پاگل آدمی ہوں یا کسی دوسری دنیا کا جاسوس ہوں۔

Powers: Correct. But then you could've guessed that. (Frowns) What am I thinking now?

پاورز: بالکل ٹھیک! لیکن تم یہ اندازہ لگا سکتے تھے۔ (ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے) اچھا یہ بتاؤ کہ میں اب کیا سوچ رہا ہوں؟

Kreton: **You're making a picture. Three silver stars. You're pinning them on your shoulder, instead of the two stars you now wear.**

کریٹن: تم ایک تصویر بنا رہے ہو۔ تین چاندی کے ستاروں والی۔ جو تم اپنے کندھوں پر لگا رہے ہو۔ بجائے اُن دو ستاروں کے جو تم اب پہنے ہوئے ہو۔

Q.38.What did Kreton read in General power's mind?

Powers: (Startled) That's right. I was thinking of my promotion,

پاورز: (حیرت زدہ گنگ) یہ درست ہے کہ اپنی ترقی کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔

Kreton: If there's anything 1 can do to hurry it along, Just let me know.

کریٹن: اگر کوئی ایسی چیز ہے کہ میں اِسے کروں اور یہ جلد ہو جائے تو تم مجھے بتا سکتے ہو؟

Powers: You can. Tell me why you're here.

پاورز: ہاں تم کر سکتے ہو؟ صِرف مجھے یہ بتا دو کہ تم یہاں پر کیوں آئے ہو؟

Kreton: Well, we don't travel much, my people. We **used to but since we see everything through special monitors and recreators, there is no particular need to travel. However, I am a hobbyist (مزاج). I love to gad about.**

کریٹن: اچھا ہے۔ اصل میں ہم لوگ زیادہ سفر نہیں کرتے ہیں۔ چونکہ ہم مخصوص مانیٹرز اور ری ایکٹرز کے ذریعے سے ہر چیز دیکھ سکتے ہیں۔ اس لیے ہمیں سفر کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں پڑتی۔ تاہم مجھے مشغلے پسند ہیں۔ چنانچہ (شوقین) میں سفر پسند کرتا ہوں۔

Q.39.Why did space people less travel in space?

Q.40.Why did Kreton visit earth?

Powers: (Taking notes) Are you the first to visit us?

پاورز: (نوٹس لیتے ہوئے) کیا تم پہلے آدمی ہو جو سیر کرنے آیا ہے؟

Kreton: Oh, no! We started visiting you long before there were people on the planet. However, we are seldom noticed on our trips. **I'm sorry to say I slipped up, coming in the way I did ... but then this visit was all rather impromptu (Laughs) I am a creature of impulse** (ہیجانی کیفیت), I fear. AIDE looks in.

کریٹن: اوہ نہیں! ہم نے یہاں تم لوگوں کے پاس اُس وقت آنا شروع کیا تھا جب اِس سیارے پر کوئی بھی آباد نہیں تھا۔ ہمیں ہمارے سفر کے دوران کبھی کبھار ہی دیکھا گیا۔ بہرحال مجھے افسوس ہے کہ میں راستہ بھٹک گیا اور اسطرح یہاں آن پہنچا۔ اور پھر یہ سفر بغیر کسی تیاری کے بھی تھا۔ مجھے ڈر ہے۔ (ہنستے ہوئے) کہ (یکدم بغیر کسی تیاری کے) میں بہت جذباتی ہوئی (AIDE اندر دیکھتا ہے) (مخلوق)

Q.41. Why did Kreton declare his visit to earth impromptu?

AIDE: Chief of Staff on the telephone. General.

اسسٹنٹ: چیف آف سٹاف، جنرل صاحب فون پر ہیں۔

Powers: (Picks up phone). Hello, yes, sir. Powers speaking. I'm talking to him now. No, sir. No, sir. No, we can't determine what method of power was used. He won't talk. Yes, sir. I'll hold him here. I've put the house under martial law ... belongs to a friend of mine, Roger Spelding, the TV commentator. Roger Spelding, the TV ...What? Oh, no, I'm sure he won't say anything. Who ... oh, yes, sir. Yes, I realize the importance of it. Yes, I will. Good-bye. (Hangs up ٹیلی فون رکھ دیتا ہے) The President of the United States wants to know all about you.

پاورز: ہیلو! جی سر، پاورز بول رہا ہوں۔ میں ابھی اس سے بات چیت کر رہا ہوں۔ نہیں..... نہیں جناب ہم ابھی یہ یقین نہیں کر پائے کہ طاقت کا کون سا طریقہ کار استعمال ہوا ہے۔ وہ بات نہیں کر رہا جناب والا! میں اُسے یہاں تک محدود کیے ہوئے ہوں۔ میں نے اِس گھر کو فوجی قوانین کے زیرِ تحت کر دیا ہے۔ یہ میرے ایک دوست راجر سپلڈنگ جو کہ ٹی وی مبصر ہے کی ملکیت ہے۔ راجر سپلڈنگ..... ٹی وی ..... کیا.....؟ مجھے یقین ہے کہ وہ کچھ نہیں بولے گا۔ کون..... اوہ..... جی جناب..... جی ہاں..... مجھے اس کی اہمیت کا پتہ ہے۔ جی میں کروں گا۔ خدا حافظ (فون رکھتا ہے) امریکہ کے صدر تمہارے بارے میں سب جاننا چاہتے ہیں۔

Kreton: How nice of him! And I want to know all about him. But I do wish you'd let me rest a bit first. **Your language is still not familiar to me. I had to learn them all, quite exhausting** (تھکا دینے والا).

کریٹن: وہ کتنے اچھے ہیں۔ میں بھی اُنکے بارے میں سب کچھ جاننا چاہتا ہوں۔ لیکن میری خواہش ہے کہ تم مجھے کچھ آرام کرنے کا موقع دے دو۔ تمہاری زبان ابھی تک میرے لیے مانوس نہیں ہے۔ مجھے ان سب کو سیکھنا ہوگا۔ اور یہ خاصا تھکا دینے والا کام ہے۔

Powers: You speak all our languages?

پاورز: تم ہماری سب زبانیں بولتے ہو؟

Q.42. Was it dificult for Kreton to learn earthly language?

Kreton: Yes, all of them. But then it's easier than you might think since I can see what's inside.

کریٹن: ہاں..... سب..... اور یہ آپ کی سوچ سے بھی کہیں آسان ہے کیونکہ میں ذہن کے اندر سب سُن لیتا ہوں۔

Powers: Speaking of what's inside, we're going to take your ship apart.

پاورز: اندر کی بات سے یاد آیا۔ ہم تمہارے جہاز کے ٹکڑے کرنے لگے ہیں۔

Kreton: Oh, 1 wish you wouldn't.

کریٹن: اوہ میری خواہش ہے..... کہ تم یوں نہیں کرو۔

Powers: Security demands it.

پاورز: یہ سیکورٹی کا تقاضا ہے۔

Kreton: In that case my security demands you leave it alone.

کریٹن: اس صورت میں میری سیکورٹی کا تقاضا یہ ہے کہ آپ اسے ایسے ہی چھوڑ دیں۔

Powers: You plan to stop us?

پاورز: تمہارا ارادہ ہمیں روکنے کا ہے؟

Kreton: I already have ... Listen.

کریٹن: وہ میں پہلے ہی بنا چکا ہوں۔ سُنو! دور سے شور کی آواز سنائی دیتی ہے۔

Far-off shouting AIDE rushes into the study.

AIDE تیزی سے بھاگتا ہوا مطالعہ گاہ میں داخل ہوتا ہے۔

Q.43. Why AIDE could not destroy Kreton's spaceship?

AIDE: **Something's happened to the ship, General. The door's shut and there's some kind of wall all around it, an invisible (نظر نہ آنے والی) wall. We can't get near it.**

اسسٹنٹ: جہاز کے ساتھ کچھ ہو گیا ہے۔ جنرل اُس کا دروازہ بند ہو گیا ہے اور ایک نہ نظر آنے والی دیوار اس کے اردگرد بن گئی ہے۔ ہم اُس کے قریب نہیں جا سکتے ہیں۔

Kreton: (To camera) I hope there was no one inside.

کریٹن: (کیمرہ کی طرف دیکھتے ہوئے) مجھے یقین ہے کہ اُس کے اندر کوئی نہیں ہوگا۔

Powers: (To Kreton) How did you do that?

پاورز: (کریٹن سے) یہ سب تم نے کیسے کیا؟

Kreton: I couldn't begin to explain. Now if you don't mind, I think we should go in and see our hosts.

کریٹن: میں اس کی وضاحت شروع نہیں کر سکتا ہوں۔ اب اگر تم برا نہیں مناؤ تو میرا خیال ہے کہ ہمیں اندر اپنے میزبانوں سے ملنا چاہیے۔

He rises, goes into living room. Powers and AIDE look at each other.

وہ اُٹھتا ہے اور بیٹھک کی طرف چلا جاتا ہے۔ پاورز اور اسسٹنٹ ایک دوسرے کی جانب دیکھتے ہیں۔

Powers: Don't let him out of your sight. Cut to living room as Powers picks up phone. Kreton is with John and Ellen.

پاورز: اسے اپنی نظروں سے اوجھل مت ہونے دینا۔ جیسے ہی پاورز فون اُٹھاتا ہے۔ منظر بدلتا ہے اور نشست گاہ کی طرف رُخ آجاتا ہے۔ جہاں کریٹن جان اور ایلن کے ساتھ موجود ہے۔

Kreton: I don't mind curiosity (تجسس) but I really can't permit them to wreck my poor ship.

کرٹن: مجھے تجسس برا نہیں لگا۔ مگر میں واقعی انہیں اپنے خلائی جہاز کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

Ellen: What do you plan to do, now you're here?

ایلن: اب آپ کا کیا کرنے کا ارادہ ہے؟ اب آپ کہاں آچکے ہیں؟

Kreton: Oh, keep busy. I have a project or two ... (Sighs) I can't believe you're real.

کرٹن: اوہ..... مصروف رہوں گا۔ میرے ایک دو منصوبے ہیں (آہ بھرتے ہوئے) مجھے یہ یقین نہیں آرہا کہ آپ اصلی ہو۔

John: Then we're all in the same boat.

جان: تب تو ہم سب ایک ہی کشتی کے سوار ہوئے۔

Kreton: Boat? Oh, yes! Well, I should have come ages ago but I ... I couldn't get away until yesterday.

کرٹن: کشتی؟ ہاں..... ہوں..... اصل میں مجھے بہت پہلے آنا چاہیے تھا۔ لیکن میں گزشتہ کل سے پہلے نکل ہی نہیں پایا۔

John: Yesterday? It **only took you a day to get** here?

جان: گزشتہ کل؟ کیا تم یہاں تک صرف ایک ہی دن میں پہنچے ہو؟

Q.44 How much time Kreton took to reach earth?

Kreton: **One of my days, not yours. But then you don't know about time yet.**

کرٹن: میرا ایک دن! تمہارا نہیں! کیونکہ ابھی تم وقت کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے ہو۔

John: Oh, you mean relativity (اصولِ اضافیت).

جان: تمہارا مطلب ہے! نظریہ اضافیت۔

Kreton: No, it's much more involved than that. You won't know about time until ... now let me see if 1 remember ... no,-1 don't, but it's about two thousand years.

کرٹن: نہیں یہ اُس سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے۔ آپ لوگ وقت کے بارے میں اُس وقت تک نہیں جان پائیں گے۔ جب تک کہ..... اب مجھے دیکھنے دو..... اگر مجھے یاد آجائے تو..... نہیں مجھے یاد نہیں آرہا۔ مگر یہ تقریباً 2 ہزار سال کی مدت ہے۔

John: What do we do between now and then?

جان: ہم اُس وقت اور اب کے درمیان میں کیا کرتے رہے ہیں؟

Kreton: You simply go on the way you are, **living your exciting primitive lives ... you have no idea how much fun you're having now.**

کرٹن: تم اُسی طریقے پر چلتے رہے ہو جس پر اب چل رہے ہو۔ پُرجوش قدیم زندگی کے طریقے پر۔ آپ لوگوں کو اس بات کا کوئی اندازہ نہیں ہے کہ آپ آج کل کس قدر مزے میں ہو۔

Q.45.How did Kreton comment on earthly life style?

Ellen: I hope you'll stay with us while you're here.

ایلن: مجھے اُمید ہے کہ تم جب تک یہاں ہو۔ ہمارے ہاں قیام کرو گے؟

Kreton: That's very nice of you. Perhaps I will. Though I'm sure you'll get tired of having a visitor under foot all the time.

کرٹن: تمہاری مہربانی..... شاید میں نہیں ٹھہروں گا۔ اگرچہ مجھے یقین ہے کہ تم اپنے ہاں ایک ہی مہمان کے مسلسل قیام سے زچ ہو جاؤ گی۔

Ellen: Certainly not. And Daddy will be deliriously (حد سے زیادہ) happy. He can interview you by the hour.

ایلن: بالکل نہیں۔ اور ڈیڈی تو دیوانگی کی حد تک خوش ہو جائیں گے اور اس وقت میں وہ آپ کا انٹرویو بھی کر سکیں گے۔

John: What's it like in outer space?

جان: خلا کی دنیا کیسی ہے؟

Kreton: Dull.

کریٹن: بے مزا۔

Ellen: I should think it would be divine! Powers enters.

ایلن: میرا خیال ہے۔ یہ شاندار ہوگی۔ پاورز داخل ہوتا ہے۔

Kreton: No, General, it won't work.

کریٹن: نہیں جنرل۔ اس سے کام نہیں چلے گا۔

Powers: What won't. work?

پاورز: کس سے کام نہیں چلے گا؟

Kreton: Trying to blow up my little force field. You'll Just plough up Mrs. Spelding's garden. Powers snarls and goes into study.

کریٹن: میرے چھوٹے سے جہاز کو دھماکے سے اُڑانے کی کوشش۔ اس سے صرف آپ مسز سپلڈنگ کے باغیچے کو نقصان پہنچائیں گے۔ پاورز غصے سے پھنکارتا ہے اور مطالعہ گاہ کی طرف چلا جاتا ہے۔

Ellen: Can you tell what we're all thinking?

ایلن: کیا آپ بتا سکتے ہو کہ ہم سب کیا سوچ رہے ہیں؟

Kreton: Yes. As a matter of fact, **it makes me a bit giddy. Your minds are not at all like ours. You see we control our thoughts while you ... well, it's extraordinary** (غیر معمولی) **the things you think about!**

کریٹن: جی ہاں۔ دراصل یہ سوچ کر میرا سر گھومنے لگتا ہے۔ آپ لوگوں کے ذہن ہم لوگوں کے جیسے نہیں ہیں۔ ہمیں اپنی سوچوں پر مکمل اختیار ہے۔ جبکہ آپ لوگ..... اچھی بات ہے۔ یہ سب باتیں جن کے بارے میں تم لوگ سوچتے ہو یہ بہت غیر معمولی ہیں۔

Q.46.How did Kreton think about earthly people?

Ellen: Oh, how awful you can tell everything we think?

ایلن: اوہ یہ کتنی حیرت کی بات ہے کہ آپ ہر وہ چیز جو ہم سوچتے ہیں اس کے بارے میں بتا سکتے ہیں۔

Kreton: Everything! It's one of the reasons I'm here, to intoxicate (مخمور کرنا) **myself with your primitive minds ... with the wonderful rawness of your emotions!** You have no idea how it excites me! You simply seethe with unlikely emotions.

کریٹن: ہر چیز! اس کی بہت سی وجوہات ہیں کہ میں خود کو تمہارے قدیم ذہنوں سے خوش کروں۔ تمہارے جذبات کی حیرت انگیز ناپختگی سے۔ تم لوگ سوچ بھی نہیں سکتے کہ یہ سب مجھے کتنا جذباتی کر دیتا ہے۔ تم لوگ محض غیر متوقع قسم کے جذبات سے جوش کھاتے رہتے ہیں۔

Q.47. Why it was difficult for Kreton to read primitive minds?

Ellen: I've never felt so sordid (شرمندہ).

ایلن: میں نے کبھی اپنے آپ کو اس قدر غلط محسوس نہیں کیا ہے۔

John: From now on I'm going to think about agriculture.

جان: اب سے میں صرف زراعت کے بارے میں سوچنا شروع کرتا ہوں۔

Spelding: (Entering) You would.

سپلڈنگ: (داخل ہوتے ہوئے کہتا ہے) تم سوچو گے؟

Ellen: Daddy!

ایلن: ڈیڈی!

Kreton: No, no. You must go right on thinking about Ellen. Such wonderfully purple thoughts!

کریٹن: نہیں، نہیں، تمہیں صرف ایلن ہی کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ اعلیٰ وارفع اور حیران کن خیالات۔

Spelding: Now see here, Powers, you're carrying this martial law thing too far.

سپلڈنگ: اِدھر دیکھو پاورز۔ تم اس فوجی قانون کو غیر ضروری طوالت دے رہے ہو۔

Powers: Unfortunately (بدقسمتی سے), **until I have received word from Washington as to the final disposition of this problem, you must obey my orders: no telephone calls, no communication** (بات چیت) **with the outside.**

پاورز: بدقسمتی سمجھ لو کہ جب تک میں اس مسئلے کے حتمی حل کے لیے واشنگٹن سے کوئی ہدایت وصول نہ کرلوں۔ تم میرے احکامات پر عمل کرتے رہو گے۔ نہ کوئی ٹیلی فون کال ہوگی اور نہ ہی باہر کی دنیا سے کوئی رابطہ ہوگا۔

Q.48. Where did General Powers receive instructions to restrict Kreton?

Spelding: This is unsupportable.

سپلڈنگ: یہ غیر ضروری ہوگا۔

Kreton: Poor Mr. Spelding! If you like, I shall go. That would solve everything, wouldn't it?

کریٹن: محترم مظلوم سپلڈنگ! اگر آپ پسند کریں تو میں چلا جاتا ہوں۔ اس سے ہر مسئلہ حل ہ جائے گا۔ کیا ایسا نہیں ہوگا؟

Powers: You're not going anywhere, Mr. Kreton, until I've had my instructions.

پاورز: تم اس وقت کہیں نہیں جارہے ہو کریٹن۔ جب تک کہ مجھے ہدایات موصول نہ ہو جائیں۔

Kreton: I sincerely doubt if you could stop me. However, I put it up to Mr. Spelding. Shall I go?

کریٹن: مجھے پُرخلوص شک ہے کہ تم مجھے روک نہیں پاؤ گے۔ تاہم میں اس معاملے کو سپلڈنگ پر چھوڑتا ہوں۔ کیا مجھے جانا چاہیے؟

Spelding: Yes! (Powers gestures (اشارہ کرتا ہے) a warning) Do stay, 1 mean, we want you to get a good impression (تاثر) of us ....

سپلڈنگ: ہاں! (پاورز کے چہرے کے تاثرات انتباہ والے ہو جاتے ہیں)۔ یہی ٹھہرو۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارے بارے میں بہتر تاثرات لے کر جاؤ۔

Kreton: And of course you still **want to be the first journalist** (صحافی) **to interview me.** Fair enough. All right, I'll stay on for a while.

کریٹن: اور بالکل تم بھی میرا انٹرویو کرنے والے پہلے صحافی بننا چاہتے ہو۔ بہت اچھی بات ہے۔ میں کچھ دیر اور رک جاؤں گا۔

Q.49. What did Spelding want from Kreton?

Powers: Thank you.

پاورز: شکریہ۔

Kreton: Don't mention it.

کریٹن: اس کی ضرورت نہیں ہے۔

Spelding: General, may I ask our guest a few questions?

سپلڈنگ: جنرل، کیا میں اپنے مہمان سے چند سوالات پوچھ سکتا ہوں؟

Powers: Go right ahead, Roger. I hope you'll do better than I did.

پاورز: ہاں! پوچھو راجر! میرا خیال ہے تم مجھ سے بہتر طریقے سے یہ کر سکو گے؟

Spelding: Since you read our minds, you probably (غالباً) already know what our fears are.

سپلڈنگ: کیونکہ آپ ہمارے دماغ پڑھ لیتے ہیں۔ تو یہ بات بھی آپ پہلے سے جانتے ہوں گے کہ ہمارے خدشات کیا ہیں؟

Kreton: I do, yes.

کریٹن: ہاں..... ایسا ہے۔

Spelding: We are afraid that you represent a hostile race (دشمن قوم).

سپلڈنگ: ہمیں یہ ڈر ہے کہ تمہارا تعلق ہمارے کسی مخالف نسل سے ہے۔

Kreton: And I have assured General Powers that my people are not remotely (بالکل) hostile. **Except for me, no one is interested in this planet's present stage.**

کریٹن: اور میں نے پہلے ہی جنرل پاورز کو یہ یقین دلایا ہے۔ کہ ہم لوگ ذرا برابر بھی کسی کے مخالف نہیں ہیں۔ کیونکہ میرے خیال میں میرے سوا کوئی بھی اس سیارے کی موجودہ حالت میں دلچسپی نہیں رکھتا ہے۔

Q.50.How did Kreton reply when powers called him hostile?

Spelding: Does this mean you might be interested in a later stage?

سپلڈنگ: کیا اس سے مراد ہوگا کہ تم آنے والے کسی مرحلے میں دلچسپی لو گے؟

Kreton: I'm not permitted to discuss your future. Of course my friends think me perverse to be interested in a primitive society but there's no accounting for tastes, is there? You are my hobby. I love you. And that's all there is to it.

کریٹن: مجھے تم لوگوں کے مستقبل کے بارے میں بحث کی اجازت نہیں ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ میرے دوست اس قدیم دور میں دلچسپی رکھنے کی وجہ سے مجھے اکھڑ مزاج تصور کرتے ہیں لیکن شوق انمول ہوتا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے۔ تم سب لوگ میرا شوق ہو۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور میرے یہاں آنے کی وجہ بھی یہی ہے۔

Powers: So you're just here to look around ... sort of going native.

پاورز: چنانچہ تمہارا یہاں آنے کا مقصد صرف جائزہ لینا ہے۔ تم مقامی لوگوں جیسا بننا چاہتے ہو۔

Kreton: What a nice expression! That's it exactly. I am going native.

کریٹن: کتنا اعلیٰ مشغلہ ہے! یہی بات ہے۔ میں یہاں کا مقامی بننا چاہتا ہوں۔

Powers: (Grimly) Well, **it is my view that you have been sent here by another civilization, for the express purpose of reconnoitering** (جائزہ لینا) **prior to invasion** (حملہ کرنے سے پہلے).

پاورز: (سختی سے) بہتر! میرا خیال یہ ہے کہ تمہیں یہاں کسی اور تہذیب نے بھیجا ہے۔ واضح طور پر کہ حملہ سے پہلے وہ یہاں کے ماحول کا جائزہ لے سکے۔

Q.51.Why did General Power blame Kreton for invasion?

Kreton: That would be your view! The wonderfully primitive assumption (مفروضہ)-that all strangers are hostile. You're almost too good to be true. General.

کریٹن: یہ صرف تمہارا خیال ہے۔ وہی قدیم فرض کی ہوئی بات کہ تمام اجنبی لوگ دشمن ہوتے ہیں۔ تم اتنے زیادہ اچھے ہو کر یہ سچ نہیں لگتا ہے۔

Powers: You deny your people intend to make trouble for us?

پاورز: تم اس سے کیوں انکاری ہو کہ تمہارے لوگ ہم لوگوں کے لیے مصیبت کا باعث بن سکتے ہو؟

Kreton: I deny it.

کریٹن: میں اس سے انکار کروں گا۔

Powers: Then are they interested in establishing communication with us? Trade? That kind of thing?

پاورز: تو کیا وہ ہمارے ساتھ اطلاعات کے تبادے پر دلچسپی رکھتے ہیں۔ تجارت میں یا اسی قسم کی کسی دوسری چیز میں؟

Kreton: **We have always had communication with you. As for trade, well, we do not trade ... that is something peculiar only to your social level.** (Quickly) Which I'm not criticizing (تنقید کرنا)! As you know, I approve of everything you do.

کریٹن: ہم نے ہمیشہ تمہارے سے رابطہ قائم رکھا ہے۔ جہاں تک تجارت کی بات ہے۔ وہ ہم نہیں کرتے۔ یہ صرف تمہارے سماجی نظام کی خاصیت سے (تیزی سے) میں اس پر تنقید نہیں کرتا۔ (جیسا کہ تم جانتے ہو۔ کہ ہر وہ کام جو تم کرتے ہو۔ میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

Q.52. Had the spacemen and earthly men communication in the Past?

Powers: 1 give up.

پاورز: میں چھوڑ دیتا ہوں۔

Spelding: You have no interest then in .... Well, trying to dominate (غلبہ پانا) the earth.

سپلڈنگ: تو پھر تمہیں اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ .... جی..... تو..... زمین پر غلبہ پانے کی کوشش میں۔

Kreton: Oh, yes!

کریٹن: اوہ، ہاں!

Powers: I thought you just said your people weren't interested in us.

پاورز: میں نے یہ سمجھا کہ تم یہ کہہ رہے ہو کہ تمہارے لوگ ہم میں دلچسپی نہیں رکھتے ہیں۔

Kreton: They're not, but I am.

کریٹن: اُن کو نہیں ہے۔ لیکن میں رکھتا ہوں۔

Powers: You!

پاورز: تم!

Kreton: Me ... I mean I. **You see I've come here to take charge.**

کریٹن: میں..... میرا مطلب ہے کہ میں یہاں چارج سنبھالنے آیا ہوں۔

Q.53. What is the purpose of Kreton's visit? (Text Q.No. 2)

Powers: Of the United States?

پاورز: ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا۔

Kreton: No, of the whole world. I'm sure you'll be much happier and it will be great fun for me. You'll get used to it in no time.

کریٹن: نہیں..... بلکہ پوری دنیا کا۔ مجھے یقین ہے کہ تم لوگ اس پر بہت خوش ہو گے۔ اور میرے لیے یہ ایک تفریح ہو گی۔ تم بہت جلد اس کے عادی ہو جاؤ گے۔

Powers: This is ridiculous. How can one man take over the world?

پاورز: یہ مضحکہ خیز ہے۔ ایک آدمی پوری دنیا کیسے سنبھال سکتا ہے؟

Kreton: (Gaily) Wait and see!

کریٹن: (خوشی سے) دیکھو اور انتظار کرو؟

Powers: (To AIDE) **Grab him!**

پاورز: اسسٹنٹ سے! پکڑوا سے!

Powers and AIDE rush Kreton but within afoot of him, they stop, stunned (حیرت زدہ).

پاورز اور اسسٹنٹ، کریٹن کی طرف بڑھتے ہیں۔ لیکن اُس سے ایک ایک فٹ کے فاصلے پر رُک جاتے ہیں اور حیران رہ جاتے ہیں۔

Kreton: **You can't touch me.** That's part of the game. (He yawns) Now, if you don't mind, I shall go up to my room for a little lie-down.

کریٹن: تم مجھے نہیں چھو سکتے یہ اس کھیل کا حصہ ہے (وہ جمائی لیتا ہے) اب اگر آپ کو برا نہ لگے تو میں کچھ دیر لیٹنے آرام کرنے کے لیے اوپری کمرے میں چلا جاؤں۔

Spclding: I'll show you the way.

سپلڈنگ: آؤ میں تمہیں راستہ دکھادوں۔

Kreton : That's all right. I know the way. (Touches his brow) **Such savage thoughts! My head is vibrating like a drum. I feel quite giddy, all of you thinking away.** (He starts to the door; he pauses beside Mrs. Spelding) No, it's not a dream, dear lady. I shall be here in the morning when you wake up. And now, good night, dear, wicked children ... He goes as we fade out.

کریٹن: یہ سب ٹھیک ہے۔ میں راستہ جانتا ہوں (ماتھا پکڑ لیتا ہے) اتنے وحشی خیالات۔ میرا دماغ بج رہا ہے۔ تم سب لوگ سوچ رہے ہو۔ وہ دروازے کی جانب جاتا ہے۔ مسز سپلڈنگ کے قریب رکتا ہے۔ نہیں، پیاری خاتون ان کو خواب نہ سمجھو! میں صبح بھی یہاں ہی ہوں گا۔ جب تم جاگو گی۔ اور محترم! اب شب بخیر۔ شرارتی بچو! وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔

Q.54.Why did Kreton feel giddy?

☆☆☆☆☆

Play 2 — Visit to a Small Planet

Text Book Exercise

1. How does Kreton prove his extraordinary powers? Write five sentences.

کریٹن اپنی غیر معمولی صلاحیت کیسے ثابت کرتا ہے؟ پانچ جملے لکھیں۔

Ans: Kreton proves his extra ordinary powers. First, he arrives at earth in a spaceship without any instruments. Second, he protects his spaceship by forming an invisible wall around it. Third, he is a hobbyist, fourth, he can read human minds and finally, he is an immortal being. کریٹن مختلف انداز سے اپنی غیر معمولی صلاحیت کو ثابت کرتا ہے۔ سب سے پہلی صلاحیت اس کا زمین پر بغیر آلات خلائی جہاز پر پہنچنا۔ دوسری اہم بات وہ اپنے خلائی جہاز کے گرد نہ نظر آنے والی دیوار تیار کر کے حفاظت کرتا ہے۔ تیسری وہ خلاؤں کا مسافر تھا چوتھی اہم ترین کریٹن کی ایسی صلاحیت ہے کہ جس کے مطابق وہ انسان کے ذہن کو پڑھ سکتا ہے۔ آخری کریٹن کی اہم ترین صلاحیت اُس کا ہونا لافانی ہونا ہے۔

2. What is the purpose of Kreton's visit? کریٹن کا زمین پر آنے کا مقصد کیا ہے؟ (LHR-G1)-16 (LHR-G2)-16 (DGK-G2)-16 (SGD-G1)-16 (RWP-G1)-15 (MTN-G1)-14 (LHR-G2)-14 (LHR-G1)-11

Ans: Kreton visited earth because he was a hobbyist and loved to wander about. On another occasion, he mockingly said that he wanted to take charge of the world. کریٹن نے زمین کا دورہ اس لیے کیا کہ وہ ایک مشاغل پسند شخص ہے اور آوارہ گردی کرنے کو پسند کرتا تھا۔ ایک دوسرے موقع پر وہ تمسخر اڑاتے ہوئے کریٹن نے کہا تھا کہ وہ پوری دنیا پر قبضہ کرنے آیا تھا۔

3. How much advanced is the civilization of Kreton than that of the Earth? (SGD-G1)-15

کریٹن کی تہذیب، زمین کی تہذیب سے کتنی زیادہ جدید ہے؟ (FSD-G1)-15

(OR) What is the difference between the two Civilizations? (LHR-G1)-13

Ans: There is a great difference between the civilization of Kreton and that of earth. Earth people are emotional, suspicious, narrow-minded and mortal by nature, whereas, the people of space are friendly, logical, patient and technologically superior. They can read human minds. They have latest sources of transportation like flying cars. They can learn any language instantly. (LHR-G1)-11 (LHR-G1)-13 (SGD-G2)-16 (FSD-G1)-16

کریٹن کی تہذیب اور زمینی تہذیب میں بہت زیادہ فرق ہے۔ زمینی لوگ جذباتی، شکی مزاج، تنگ نظر اور فانی ہیں جبکہ خلائی مخلوق خوش مزاج، منطقی، صابر اور ٹیکنالوجی کے اعتبار سے برتر ہیں۔ وہ انسانی دماغ کو پڑھ سکتے ہیں۔ اُن کے پاس آمدورفت کے جدید وسائل ہیں جیسے کہ اُڑنے والی گاڑیاں وہ لافانی ہیں اور کوئی بھی زبان فوری طور پر سیکھ سکتے ہیں۔

4. **Can the people of the Earth compete with those of Kreton?** (GRW-G1)-14 (SGD-G2)-14 (FBD-G2)-15 (MTN-G1)-16 (Lhr-G1)-12 (BWP-G2)-12 (MTN-G1)-12 (AJK-G1)-15

کیا زمینی لوگ، کریٹن کے لوگوں سے مقابلہ کر سکتے ہیں؟

(OR) Compare and contrast the people of two Planets.

Ans. No, the people of the earth can not compete with those of Kreton's planet because earth people are emotional, suspicious, narrow-minded and mortal. Whereas the people of space are friendly, logical, patient and technologically superior. Kreton thought that earthly people were controlled by savage emotions only and not by logic.

نہیں۔ زمینی لوگ کریٹن کے سیارے کے لوگوں سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔
کیونکہ زمینی لوگ جذباتی، شکی مزاج، تنگ نظر اور فانی ہیں۔ جبکہ خلائی لوگ خوش دل، منطقی، صابر اور ٹیکنالوجی کے اعتبار سے برتر ہیں۔
کریٹن سمجھتا تھا کہ زمینی لوگ پر منطق نہیں بلکہ وحشیانہ جذبات حاوی ہیں۔

5. **How damaging is violence in life? Write five sentences.** (BWP-G1)-15 (LHR-G1)-16 (DGK-G1)-16

زندگی میں تشدد پسندی کتنی نقصان دہ ہے؟ پانچ جملے لکھیں۔

Ans: (1) Violence destroys peace and harmony in the society.

(2) It creates enmity, biasness and hatred among the people.

(3) Violence discards moral law.

(4) It also causes anger and anxiety.

(5) It stops the progress and development.

(i) تشدد معاشرے میں امن اور ہم آہنگی کو تباہ کرتا ہے۔ (ii) یہ لوگوں میں، نفرت، دشمنی اور تعصب پیدا کرتا ہے۔
(iii) تشدد اخلاقیات کو ختم کر دیتا ہے۔ (iv) یہ غصہ اور بے چینی کی وجہ بنتا ہے۔ (v) تشدد ترقی کو روکتا ہے۔

6. **What type of life do you foresee in the year 5000?** (LHR-G1)-16 (LHR-G2)-16 (LHR-G1)-16 (LHR-G2)-16 (MTN-G1)-16 (AJK-G2)-15

سن 5000ء میں آپ کسی طرح کی زندگی کا تصور کرتے ہیں؟

Ans: We can foresee an exciting and comfortable life style in the year 5000. People would enjoy latest vehicles to travel in the space as Kreton did. People would be able to read the minds of others and they might become immortals like Kreton.

سن 5000ء میں ہم ایک پُر جوش اور آرام دہ زندگی کو دیکھتے ہیں۔ لوگ کریٹن کیطرح خلاء میں سفر کرنے کے لیے جدید ذرائع آمدورفت سے لطف اندوز ہوں گے لوگ دوسرے لوگوں کے ذہنوں کو پڑھنے کے قابل ہوں گے اور کریٹن کی طرح لافانی ہو جائیں گے۔

7. **How impressive were the morals of Kreton?** کریٹن کے اخلاقیات کس قدر متاثر کن تھے؟

Ans: The morals of Kreton were very impressive, he did not harm any body on the earth. He was friendly, polite and patient.

کریٹن کے اخلاقیات بہت متاثر کن تھے۔ کیونکہ وہ زمین پر کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ وہ خوش اخلاق، نرم اور صابر تھا۔

8. What is the role of General Powers in the play? جنرل پاورز کا ڈرامہ میں کیا کردار ہے؟ (LHR-G2)-13 (GUJ-G1)-13 (RWP- G2)-14 (LHR-G2)-14 (DGK-G1)-14 (RWP-G1)-15 (BWP-G1)-16 (LHR-G2)-16 (FBD-G1)-16 (BWP-G2)-16

(OR) Write a brief note on General Powers.

Ans: General powers is the head of US security. He is very suspicious and doubtful about Kreton and about his stay on earth. He is also very ambitious person who wishes to get the highest rank in US Army.

جنرل پاورز امریکن سیکیورٹی کا امیر ہے۔ وہ کریٹن اور اُس کے زمین پر آنے سے متعلق بہت زیادہ شک میں تھا۔ وہ بہت زیادہ خواہش پرست بھی تھا جیسا کہ وہ امریکن فوج میں اعلیٰ عہدہ کی خواہش رکھتا تھا۔

Q.9 What is the theme of Kreton's study? کریٹن کے مطالعہ کا مقصد کیا ہے؟ (DGK-G2)-15 (LHR-G1)-14 (LHR-G2)-14 (LHR-G1)-14 (RWP-G2)-14

(OR) Describe Kreton research about Earth.

(OR) What does Kreton know about the earth?

Ans: Kreton makes a thorough study of earth and its inhabitants. He says that Earth is divided into five continents with a number of large islands. There is one moon and the civilization on earth has just started and the people on earth are emotional.

وہ کہتا ہے کہ زمین پانچ براعظموں میں تقسیم ہے جس میں بہت بڑی تعداد میں جزائر موجود ہیں۔ ایک چاند ہے اور زمین پر تہذیب کا ابھی صرف آغاز ہوا ہے اور زمین کے لوگ جذباتی ہیں۔

10. How does Kreton impress General Powers? کریٹن جنرل پاورز کو کیسے متاثر کرتا ہے؟ (RWP-G2)-15 (DGK-G1)-16

Ans: Kreton impresses General Power. He exposes General Powers desire of getting high rank in US Army. He builds an invisible wall around his spaceship to protect. His research on earth is excellent.

کریٹن جنرل پاورز کو متاثر کرتا ہے۔ وہ (کریٹن) اُس کی امریکن آرمی میں اعلیٰ عہدہ دار بننے کی خواہش ظاہر کر دیتا ہے۔ وہ اپنے خلائی جہاز کے گرد اُس کی حفاظت کے لیے غیر مرئی دیوار بنا دیتا ہے۔ وہ زمین سے متعلق اپنی بہترین ریسرچ کو ثابت کرتا ہے۔

Additional Questions

Q.1 Describe the opening of the play "A visit to small planet".

Ans: At the outset of the play, a luminous object appears slowly in a starry night upon the Spelding house in Maryland.

Q.2 Describe the character sketch of Roger Spelding. (FSD-G2)-16

Ans. Roger Spelding is a middle aged unctuous, resonant and ambitious man. He (BWP-G1)-15 seems to have no opinion of his own. He believes in what his seniors say to him. He boasts of his close contact with General Powers.

Q.3 Compare the characters of Mr. Roger Spelding and Mrs. Spelding. (LHR-G1)-12

Ans: Roger Spelding is a middle-aged, unctuous and resonant man, whereas, his wife Mrs. Spelding is a bored and vague lady.

Q.4 Describe the character of Ellen. (FSD-G2)-16

OR What type of girl Ellen is?

Ans. Ellen Spelding is a lively girl of twenty. She fidgets as she listens to the broadcast of her father.

Q.5 What did Mr. Spelding say about flying object in his TV broadcast? (BWP-G2)-16 (FSD-G1)-16

Ans. Roger Spelding concluded his TV bulletin by quoting General Powers that the (BWP-G2)-15 (MTN-G2)-15 flying object was nothing more than a meteor passing through the earth's (LHR-G1)-12 orbit. All suppositions were baseless. He further quoted him that Americans would be the first to travel in the space.

Q.6 What was General Power's pride about signs of life in the universe and spaceship?

(OR) What did general powers say about the life on other planets?

Ans: General Powers was sure of the fact that no other planet than our earth has the signs of life. He further asserted that only USA was capable of building spaceships.

Q.7 What was Spelding's complaint against Ellen?

Ans: Spelding complained about his daughter that it was very disheartening for a father that his own daughter did'nt listen to his broadcast attentively.

Q.8 Why did Spelding not like John Randolph? (SGD-G2)-16 (RWP-G1)-14

Ans. Roger Spelding did not like John Randolph, the fiancé of his daughter because he thought that John was not a hard-working and ambitions man and he would not make his mark in the world.

Q.9 What did Mr. Spelding say about the disobedience of his daughter? (SGD-G2)-16

Ans. Mr. Spelding said that Ellen was more thankless and ungrateful a child than a serpent's tooth.

Q.10 Did Ellen like her father's idea of marrying an ambitious and a wealthy man? (LHR-G2)-11

OR How did Ellen defend John?

Ans. Ellen did not agree to her father's idea of marrying with an ambitious and a wealthy man, rather she liked John, who was a farmer. She believed that he was a sensible and hard working man.

Q.11 According to Spelding, what kind of a person, Ellen should marry? (RWP-G2)-15 (MTN-G2)-15 (AJK-G1)-15

(OR) Why does Mr. Spelding oppose his daughter's marriage with John?

(OR) What was the wish of Mr. Spelding about the marriage of his daughter?

Ans. Roger Spelding believed that Ellen should marry an ambitious and a wealthy man who would make his mark in the world.

Q.12 What did John grow at his farmhouse?

Ans: John used to grow English walnuts at his farmhouse.

Q.13 What was the probability of hitting a falling object to the earth?

Ans: The experts strongly believed that the probability of hitting a falling object to the earth was roughly ten million to one.

Q.14 What is Mr. Spelding's own opinion about spaceship? (MTN-G2)-16

Ans: Mr. Spelding did not believe in space ship. He believes if it is not a meteor, it is an optical illusion, or a mass hysteria.

Q.15 Where did the flying object land? **OR** (AJK-G2)-15

Who comes out of the flying saucer and where does this saucer land?

Ans. The flying object landed at Mrs. Spelding Rose Garden and Kreton came out of it.

Q.16 What did Mr. and Mrs. Spelding comment about Kreton?

Ans: Mr. Spelding believed that there was something wrong with the way that Kreton was looked to, if it was a man or a monster. Mrs. Spelding expressed satisfaction as he looked perfectly nice to her.

Q.17 Draw a character sketch of Kreton. **OR** (MTN-G1)-16 (MTN-G2)-16 (BWP-G2)-16 (RWP-G1)-14 (LHR-G1)-12

How was the visiter from the outer space looking like?

Ans. Kreton, the visitor from the outer space was in his forties. He was a pleasant looking man with side-whiskers. He was dressed in the fashion of 1860.

Q.18 What was the impression of Kreton on seeing the inside of the house of Mrs. Spelding? (SWL-G2)-14 (LHR-G2)-11 (LHR-G1)-11

Ans. Kreton was delighted to see the inside of Spelding's house. He exclaimed that it was better than he had hoped.

Q.19 Where was Spelding's house situated?

Ans: Spelding house was situated in the state of Maryland, U.S.A.

Q.20 Why did Ellen call Kreton's visit a publicity stunt?

Ans: Ellen thought that Kreton's visit was a publicity stunt. It seemed that he just needed maximum attention during his stay on the earth.

Q.21 What did Kreton foresee after landing at Spelding's house?

Ans: Kreton forsaw that soon the US Army would be at Spelding home to interrogate him about his purpose and stay on the earth.

Q.22 What was the source of motivation for Kreton to visit earth?

Ans: The source of motivation for Kreton to visit earth was the earthly people and their development phase.

Q.23 Describe Kreton research about Earth. (Text Q.No. 9) (DGK-G2)-15 (LHR-G1)-14

(OR) What is the theme (موضوع) of Kreton's study? (LHR-G2)-14

(OR) What does Kreton know about the earth? (LHR-G1)-14 (RWP-G2)-14

Ans: Kreton makes a thorough study of earth and its inhabitants. He says that Earth is divided into five continents with a number of large islands. There is one moon and the civilization on earth has just started and the people on earth are emotional.

Q.24 Why did General power call Kreton a "Joker"?

Ans: General powers called Kreton a joker because he was dressed like a fancy dress party.

Q.25 What were General powers instructions to AIDE?

Ans: General powers instructed AIDE to go down and look at the spaceship cautiously. He also forbade him to touch anything and warned anybody to come near the spaceship.

Q.26 Which type of uniform Kreton did prefer?

Ans: Kreton preferred the uniform of metal and feathers which was used in wars.

Q.27 Where did Kreton belong to?

Ans. Kreton said that he was neither from the Earth, nor from Mars nor from any other planet known to the Earth people, rather he was from another solar system.

Q.28 What did General powers want from Kreton?

Ans: General Powers wanted Kreton to share every information about his purpose of visiting the earth as per the law of USA.

Q.29 Why Kreton could not explain reasons to General powers?

Ans. Kreton said that he could explain it to a mathematician as to where he was from, but he could not explain it to a layman like General Powers for another five hundred years.

Q.30 What was Kreton view point about the life of a man? OR (BWP-G1)-14
Why does Kreton call the people of the Earth "the poor fragile butterflie"?

Ans: Kreton considered human beings as poor fragile butterflies which have brief moments in the sun. Kreton considers man's life as very transitory and short.

Q.31 How did AIDE describe Kreton's spaceship? (MTN-G2)-15 (AJK-G1)-15
OR What did the captain find inside the spaceship?
OR How did AIDE describe the ship?
OR How did the ship look?

Ans. AIDE reported that the flying object was elliptical, with a fourteen-foot diameter. He further said that it was made of an unknown shining metal and there was not anything inside the spaceship, e.g no instruments or any eatables.

Q.32 Why did General Powers impose Martial law at Spelding house? (RWP-G1)-14 (MTN-G1)-16

Ans: General Powers imposed Martial law at Spelding's house because he had hunch for upcoming danger after the arrival of spaceman on earth.

Q.33 What did John comment about Kreton's arrival? (SWL-G2)-14

Ans: John showed his surprise and disbelief that Kreton was really from outer space because he had no instruments, and no eatables in his spaceship. He further asserted that the space people were scientifically and technologically advanced as compared to earthly people.

Q.34 Why did Mrs. Spelding like Kreton's appearance?

Ans: Mrs. Spelding liked Kreton as he looked perfectly nice to her. She liked his whiskers which seemed comforting to her like Spelding's Grandfather's whiskers.

Q.35 What did John and Ellen wish about Kreton's spaceship?

Ans: Both Ellen and John wished for a ride of Kreton's spaceship.

Q.36 Why did John could not make a phone call?

Ans: John could not make a phone call because spelding's house was under military control till the Martial law was lifted.

Q.37 Why did General powers call Kreton a spy? (DGK-G2)-16 (MTN-G2)-16 (DGK-G1)-16 (AJK-G1)-15 (LHR-G2)-14 (LHR-G1)-14 (SGD-G2)-14 (DGK-G1)-14 (FBD-G2)-14 (LHR-G1)-11 (LHR-G1)-11

OR

What does General Powers think about Kreton?

Ans. General Powers called Kreton a spy to the Earth sent by an alien race to study human beings for possible invasion.

Q.38 What did Kreton read in General power's mind? (BWP-G1)-16

Ans: Kreton read the mind of General Powers that he was thinking of three stars on his shoulder in future. He judged that General Powers had been wishing for a promotion in USA army. (LHR-G2)-16 (FSD-G2)-16 (RWP- G2)-14 (LHR-G1)-15

Q.39 Why did space people travel less in space? OR (LHR-G2)-13

Why do Kreton's people not travel much?

Ans: The space people did not need any travelling since they could see everything through special monitors and recreators.

Q.40 Why did Kreton visit earth?

Ans: Kreton visited earth because he was a hobbyist and loved to gad about.

Q.41 Why did Kreton declare his visit to earth impromptu?

Ans: Kreton declared his visit to earth impromptu as he slipped up, coming in the way. He also confessed that he was a creature of impulse.

Q.42 Was it dificult for Kreton to learn earthly language?

Ans: No, it was not difficult for Kreton to learn earthly language as he can see through it.

Q.43 Why AIDE could not destroy Kreton's spaceship? (SGD-G1)-15

Ans: AIDE could not destroy Kreton's spaceship as the doors of spaceship were shut and there was an invisible wall around the spaceship. (FBD-G1)-15

Q.44 How much time Kreton took to reach earth?

Ans: Kreton took only one day to get to earth according to his space time-shift.

Q.45 How did Kreton comment on earthly life style?

Ans: Kreton commented that the people of earth were enjoying exciting primitive lives.

Q.46 How did Kreton think about earthly people?

Ans: Kreton thought that earthly people were controlled by savage emotions only and not by logic.

Q.47 Why it was difficult for Kreton to read primitive minds?

Ans: It was difficult for Kreton to read Primitive minds due to their rawness of emotions and hasty behaviour.

Q.48 From where did General Powers receive instructions to restrict Kreton?

Ans: General powers received instructions from Washington for handling the crisis of spaceman's arrival at Spelding house.

Q.49 What did Spelding want from Kreton?

Ans: As the first journalist, Spelding wanted to take an exclusive interview of Kreton.

Q.50 How did Kreton reply when powers called him hostile?

Ans: Kreton replied General powers that his people were not hostile. He was the only person who was interested in earth.

Q.51 Why did General power blame Kreton for invasion?

Ans. General Powers called Kreton a spy to the Earth sent by an alien race to study human beings for possible invasion.

Q.52 Had the spacemen and earthly men communication in the Past?

Ans: Yes, the space men and earthly people had communication in the past but this contact was not for any mutual trade.

Q.53 What is the purpose of Kreton's visit? **(Text Q.No. 2)** (LHR-G1)-11 (MTN-G1)-14 (LHR-G2)-14 (RWP-G1)-15 (LHR-G1)-16 (LHR-G2)-16 (DGK-G2)-16 (SGD-G1)-16

Ans: Kreton visited earth because he was a hobbyist and loved to wander about. On another occasion, he, mockingly, said that he wanted to take charge of the world.

Q.54 Why did Kreton feel giddy? **OR** (LHR-G1)-13
What is Kreton's view about human minds?

Ans: Kreton felt giddy to hear about the savage and irrational thoughts of the human beings of the earth.

General Questions

Q.55 What was the impression of Kreton on seeing the inside of the house of Mrs. Spelding? (SWL-G2)-14 (LHR-G2)-11

Ans. Kreton was delighted to see the inside of Spelding's house. He exclaimed that it was better than he had hoped. (LHR-G1)-11

Q.56 How much damaging is the violence in life? (LHR-G1)-16

Ans: Violence destroys peace and harmony in the society. It increases enmity, biasness and hatred. (BWP-G1)-15

Q.57 What restrictions were imposed on Spelding's house? (DGK-G2)-15

Ans: After imposing Martial law at Spelding's house, General Powers restricted the use of phone and the movement of any body until the crisis was over. (LHR-G2)14 (LHR-G2)-11

Q.58 What happened to Powers and AIDE when they rushed to grab Kreton?

Ans: General Powers and Aide could not catch Kreton. They rushed towards Kreton, but stopped at a foot distance. Perhaps there was an invisible wall around Kreton.

Q.59 Describe the arrival of the flying saucer in five sentences. (DGK-G1)-16

Ans. (1) Kreton's Flying Saucer landed in the Rose Garden of Mrs. Spelding.
(2) It's sides were open.
(3) Flying saucer created ambiguity in the minds of the people.
(4) Some people think that flying saucer was a weather balloon.
(5) Others think that flying saucer was a meteor.

Q.60 Did General Powers allow Spelding to interview Kreton? (LHR-G1)-13

Ans. No, General Powers did not allow Spelding to interview Kreton.

Q.61 What is a meteor and how does it move?

Ans: It is generally believed that Meteors are blazing hot. A meteor passes through the earth's orbit. Some experts opine that Meteor is a secret weapon of countries.

Q.62 What kind of person was John Radolph? (GRW-G1)-14

Ans. John Radolph was a contented farmer. He was not an ambitious person. But he was a sensible and hardworking man. (RWP-G2)-15 (FSD-G2)-16

Q.63 Write a brief note on General Powers. **(Text Q.No. 8)** (LHR-G2)-13 (GRW-G1)-13

OR (RWP- G2)-14

What is the role of General Powers in the play? (LHR-G2)-14 (DGK-G1)-14

Ans. General powers was the incharge of US security. He was very suspicious and doubtful about Kreton and his stay on earth. He was very ambitious person, he wished highest rank in US Army. (RWP-G1)-15 (BWP-G1)-16 (LHR-G2)-16 (FBD-G1)-16

Q.64 How much advance is the civilization of Kreton? **OR** (SGD-G1)-15

How much advance is the civilization of Kreton than that of the earth? **(Text Q.No.3)** (FBD-G1)-15 (LHR-G1)-13

Ans: There is a great difference between the civilization of Kreton and that of earth. Earth people are emotional, suspicious, narrow-minded and mortal whereas the people of space are friendly, logical, patient and technologically superior. They can read human brain. They have latest sources of transportation like flying cars. They are immortal and can learn any language instantly.

Q.65 Can the people of the earth compete with those of Kreton's planet? (MTN-G1)-16

(Text Q.No.4) (FBD-G2)-15

Ans: No, the people of the earth can not compete with those of Kreton's planet because earth people are emotional, suspicious, narrow-minded and mortal. The people of space are friendly, logical, patient and technologically superior. Kreton thought that earthly people were controlled by savage emotions only and not by logic. (GUJ-G1)-14 (SGD-G2)-14

Play 2 — Visit to a Small Planet

Text Book Exercise Solved

OBJECTIVE

1. Choose the correct answer:

i. Who is Roger Spelding?
(a) a general (b) a soldier **(c)** *a newscaster* (d) a techinician

ii. John is a
(a) merchant **(b)** *farm owner* (c) pilot (d) professor

iii. Where did the spaceship land?
(a) on the roof of a building (b) in the fields
(c) on a hill **(d)** *in the lawn of the house of Mrs. Spelding*

iv. Ellen listened to the broadcast of her
(a) *daddy* (b) fience (c) mother (d) Kreton

v. The visitor was dressed in the fashion of
(a) 1960 **(b)** *1860* (c) 1900 (d) 1850

vi. What is the impression of Kreton on seeing the inside of the house?
(a) disgusted **(b)** *delightful* (c) callous (d) sorrowful

vii. "I do hope I don't sound patronizing" means that I am
(a) not praising (b) encouraging **(c)** *discouraging* (d) not appreciating

viii. How many years are required to tell the story of travel?
(a) one hundred (b) two hundred **(c)** *five hundred* (d) seven hundred

ix. The house of Spelding comes under the
(a) civil law (b) criminal law (c) company law **(d)** *martial law*

x. General Powers was thinking about
(a) *his promotion* (b) security of the country
(c) arrest of Kreton (d) murder of the visitor

2. Mark the statements true or false.

i. Ellen is going to marry John, a farm boy. **True**
ii. A girl should prefer to marry a hardworking and ambitious boy. **True**
iii. The space man looked like a monster. **False**
iv. Kreton cannot read the minds of the people. **False**
v. Kreton is interested in the study of the civilization of earth. **True**

vi. There are no instruments in the flying saucer. **True**

vii. Mrs. Spelding is worried about her rose garden. **True**

viii. Kreton gives his consent to spend the night. **True**

ix. General Powers thinks that Kreton is a spy. **True**

x. The race of Kreton is violent like the human race. **False**

3. Answer the following questions.

Ans: Please go to Text Exercise Answers at the start.

4. Answer the following questions in 100-150 words.

i. **Write a note on**

a) **Mr. Spelding** b) **Mrs. Spelding** c) **Ellen**

d) **John** d) **General Powers** f) **Kreton**

Ans: Mr. Spelding is the central character of this play. He is a newscaster who tells Americans about a flying saucer coming rapidly towards the earth. He is a rigid type of person who insists on his philosophies to be true and expects others to accept them as a whole without any argument. He is also a materialistic and wants to marry his daughter with a rich person. He does not accept Kreton's presence a good sign rather he calls American army to arrest him.

(ii) **Write a note on Mrs. Spelding.**

Mrs. Spelding is a housewife. She does not interfere in her husband's work. She supports her daughter's ideas. She is happy on the arrival of Kreton. She is not interested in alien but she is worried about her Rose garden. She behaves like a civilized lady and cooperates with Kreton.

(iii) **Write a note on Ellen.**

Ellen is Mr. Spelding's daughter. She is a young girl of twenty. She is full of life and wants to lead life according to her own choice. She likes John even if her father dislikes him. She argues with her father in his theories. She seems to enjoy every bit of life.

(iv) **Write a note on John.**

John is Ellen's fiancé. He deals in farming. He is an idle boy who prefers taking rest for hours. He is disliked by Mr. Spelding. He likes Ellen much. He visits Mr. Spelding's house frequently just to see Ellen and to enjoy her company.

(v) **Write a note on General Powers.**

General Powers is an American General. He is a responsible and dutiful product of Army. He comes to Mr. Spelding's house to arrest Kreton. He wants to get control of Kreton's spaceship. He is sure that after arresting Kreton, he would be given promotion. He tries his level best to control the spaceship but to no avail. In the end, when he tries to arrest kreton with the assistance of Aid, he is stunned.

(vi) **Write a note on Kreton.**

Kreton is the alien who lands in the Rose garden of Mrs. Spelding in an American State,

Maryland. He comes on the earth to study our civilization. He is a decent and civilized fellow. He can read human mind. He can control his movement with the help of unseen rays. He saves his spaceship with such rays. He does not let General Powers arrest him.

ii. How does the playwright expose the inferiority of the present race to that of the future?

Ans: The playwright exposes the inferiority of the present race to that of future in many ways. America thinks herself a Super Power of the world as she is equipped with latest weapons and technology but we see that all these things fail to capture even a single alien, Kreton. Kreton can read future plans of people and no one can hide his thinking from him. In this way he can know all future plans of the earth people. Kreton's civilization is far more advanced than earthly civilization.

iii. Describe the arrival of the flying saucer in your own words.

Ans: Roger Spelding sees a flying saucer coming towards his house. He calls his daughter and wife to look at it. They all see something flying in the space. Then they see that this saucer lands in their rose garden. When they come out of their house and see the object, they come to know that it is a spaceship.

iv. Compare and contrast the people of the two planets.

Ans: The earth people are uncivilized and rigid. They get jealous of every stranger. They try to force their notions on others. They can't have good relation with others as they want to dominate every other nation or race. They are far behind in science and technology but still they are proud of their humble achievements.

On the other hand, the people of Kreton's planet are so advanced. They use screens to watch life on earth. They use vehicles with no instrument attached. They can read other peoples' minds without any special instrument.

v. Write a story of your visit to a far off place in the north of Pakistan.

Ans: Once, in our school days, we went to the northern areas of Pakistan. It was a study tour. Our destination was Lake Saif-ul-Malook. When we reached Kaghan and Naran, we were stunned to see the curvaceous peaks caped with snow. The roads were too dangerous. The streams were flowing like a snake. The trees on the mountains were presenting the scene of great giants. The lake itself was a symbol of blue depth of the skies. When we turned our head towards the Lake, it seemed as if nymphs were rising from the water to the heights of the skies. The white snow seemed as if silver were pouring out of the peaks of the mighty mountains. The snow caped fruits were looking like pearls and diamonds as they were sparking in the sunlight. After a week tour, we returned home but physically as our souls were still wandering in the valley of Kaghan.

5. Fill in the blanks:

i. It's not very flattering when one's own daughter won't listen _____ what one says. (for, to)

ii. he doesn't want to get _____. (**up**, setup)

iii. There is nothing wrong _____ marrying a wealthy man. (**with**, for)

iv. There is something wrong _____ the way that creature looks. (without, **with**)

v. I'm sure you're teasing us and this is _____ some kind of publicity stunt. (none, **all**)

vi. You'd be surprised. What a _____ study I've made. (**thorough**, through)

vii. As you see I am _____ a hundred years too late. (above, **about**)

viii. It's possible that I could explain it to a mathematician but I'm afraid I couln't explain it _____ you. (about, **to**)

ix. I must've known the theory _____ which they operate. (**on**, at)

x. I wonder how _____ damage he did to my rose garden. (many, **much**)

6. Use the following phrasal verbs in your one sentences.

a) pass on b) pass through c) pass over d) pass down

Ans:

Words	Sentences
a) **Pass on** (منتقل کرنا)	The parents passon the traditions to their of children.
b) **Pass through** (کسی مرحلے/عمل میں سے گزرنا)	They are Passing through a difficult economic time.
c) **Pass over** (نظر انداز کرنا):	We should pass over negative remarks of our enemies.
d) **Pass down** (مرنے کے بعد چھوڑ دینا)	Fateh Ali Khan has passed down music traditions to Rahat Fateh Ali Khan.

7. Punctuate the following lines. مندرجہ ذیل سطروں میں اوقاف لگائیے۔

Unpunctuated	Punctuated
the odds against being hit by a falling object that size are I should say roughly ten million to one	The odds against being hit by a falling object that size are I should say, roughly, ten million to one.

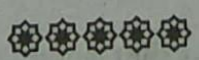

Poem 1

The Rain
(بارش)

(By William Davies)

(نظم کا مرکزی خیال)

اس نظم میں شاعر نے بارش کی منظر کشی خوبصورتی سے کی ہے بارش کے قطرے اوپر والے پتوں سے نچلے پتوں تک پہنچتے ہیں بارش ختم ہونے کے بعد سورج کی روشنی بارش کے تاریک قطروں میں روشنی بھر دیتی ہے اور وہ موتیوں کی طرح چمکنے لگتے ہیں۔ شاعر بارش کی رعنائیوں کا ذکر کرتا ہے کہ بارش ہر جگہ کو یکساں طور پر سیراب کرتی ہے۔ شاعر بارش سے براہ راست فیضاب ہونے والوں پتوں کو "امیر" اور نچلے پتوں کو "غریب" کے الفاظ سے تشبیہہ دیتا ہے۔ شاعر یہ پیغام دیتا ہے کہ قدرت کی طرح امیر طبقے کو اپنے اضافی وسائل غریب طبقے کو منتقل کرنے چاہئیں۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference

These lives have been taken from the poem "The Rain" written by William Davies.

Context

In this poem, the poet beautifully describes the falling of rain. It falls on the upper leaves and they share it to lower leaves. Symbolically, the poet wants to say that the rich enjoying the pleasures of life should share these comforts to the down-trodden class. Nature blesses everyone without any discrimination, that's why Nature is so beautiful, bright and lovely.

STANZA NO. 1

I hear leaves drinking rain;	میں پتوں کو بارش کا پانی پیتے ہوئے سنتا ہوں۔
I hear rich leaves on top	میں سنتا ہوں کہ بلندی پر موجود شاداب پتے
Giving the poor beneath	نیچے سوکھے پتوں پر، بارش کا پانی ٹپکاتے ہیں۔
Drop after drop;	قطرہ قطرہ کر کے
'Tis a sweet noise to hear	یہ جلترنگ موسیقی کی طرح بھلی ہے۔
These green leaves drinking near.	بارش سے سیراب ہوتے یہ پتے آپس میں جڑنے لگتے ہیں۔

Explanation

In these lines, the poet describes the beautiful scene of rainfall with a pictorial quality. The poet enjoys the musical sound of rainfall. The poet calls the upper leaves as "rich" leaves because the rain directly falls on them, similarly, he calls the lower leaves as "poor" leaves. The upper leaves share their water with lower leaves. However, this poet enjoys this scene and it captivates his heart and soul. Symbolically, the poet wants to say that the rich, enjoying the blessings of life, should share these comforts with the poor people.

STANZA NO. 2

And when the Sun comes out,
After this rain shall stop,
A wondrous light will fill
Each dark, round drop;
I hope the Sun shines bright;
It will be a lovely sight.

اور جب سورج طلوع ہوگا۔
بارش تھم جانے کے بعد
یہ اک حیران کن روشنی بھر دے گا
ہر گول مٹول بے نور قطرے میں
میں اُمید کرتا ہوں کہ سورج اپنی آب و تاب سے چمکے گا۔
(اور) یہ ایک دلکش نظارہ ہوگا۔

Explanation

In these lines, the poet discribes the sunlight as another lovely scene of nature. He believes that after the rain, the sunlight brightens every dark drop without discrimination. It seems to be a lovely sight. The poet's approach towards nature is optimistic. He seems to be a true lover of nature. He gives the message of love, equality and brotherhood.

Poem 1

The Rain

Text & Additional Questions Answers

Q.1 Describe the scene of sunshine after rain. بارش کے بعد دھوپ کی منظر کشی کریں۔ **(Grw-G1)-16**

Ans. The poet says that after the rain, the sun brightens each dark drop with wondrous light. It seems a lovely sight. It creates a kind of rainbow in the sky. **(Fsd-G1)-16**

شاعر کہتا ہے کہ بارش کے بعد سورج (بارش کے) ہر قطرے میں حیران کن روشنی بھر دیتا ہے۔ یہ ایک دلکش نظارہ ہوتا ہے۔ یہ آسمان میں ایک طرح کی قوس قزح پیدا کر دیتا ہے۔

Q.2 What does the word "Poor" mean in the poem? نظم میں لفظ ''غریب'' کا کیا مطلب ہے؟

Ans. The word 'poor' means the lower leaves who could get little water like the poor people. As the poor people lacks in the facilities of life, similarly, the lower leaves get little water to drink.

لفظ ''غریب'' کا مطلب (درخت کے) نچلے پتے ہیں جن کو غریبوں لوگوں کی طرح کم پانی میسر ہوتا ہے۔ جیسے کہ غریب لوگ زندگی کی آسائشوں سے محروم ہوتے ہیں اسی طرح نچلے درجے کے پتوں کو پینے کے لیے کم پانی میسر ہوتا ہے۔

Q.3 How does the rain water fall on the leaves? بارش پتوں پر کیسے برستی ہے؟ **(Lhr-G1)-16**

Ans. At first, the rain water falls on the upper leaves and they drink water. Then the water trickles down to the lower leaves and they drink its water. **(Mtn-G2)-16** **(Bwp-G1)-16**

پہلے بارش (درخت کے) اوپر والے پتوں پر برستی ہے اور وہ پانی پیتے ہیں پھر پانی نچلے پتوں پر گرتا ہے اور وہ پانی پیتے ہیں۔

Q.4 What is meant by rich leaves? امیر پتوں سے کیا مطلب ہے؟

Ans. The poet calls the upper leaves as 'rich leaves' because they enjoy more quantity of rain than the poor leaves beneath.

شاعر نے (درخت کے) اوپر والے پتوں کو امیر پتے کہا ہے۔ کیونکہ وہ نچلے پتوں سے بارش کی زیادہ مقدار سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

Q.5 How can a rainy day be enjoyed? بارش کے دن سے کیسے لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے؟ **(Shw-G2)-16**

Ans. A rainy day can be enjoyed by going out to a public place for a picnic party. A picnic party may be best way to enjoy a rainy day. بارش کے دن سے کسی عوامی جگہ پر

پکنک پارٹی پر جا کر لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔ ایک پکنک پارٹی بارش سے لطف اندوز ہونے کا بہترین طریقہ ہے۔

Q.6 What is the main idea of the poem "The Rain?" نظم ''بارش'' کا مرکزی خیال کیا ہے؟

Ans. The main idea of the poem is that we should share our pleasures with others. The rain is a great phenomena of nature. Symbolically, it conveys the idea of equal distribution of resources between the rich and the poor.

نظم کا مرکزی خیال ہے کہ ہمیں اپنی خوشیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بانٹنا چاہیے۔ بارش قدرت کا ایک عظیم مظہر ہے۔ علامتی طور پر، یہ امیر اور غریب کے درمیان وسائل کی برابر تقسیم کا خیال پیش کرتی ہے۔

Q.7 What sweet noise does the poet hear during rain?

بارش کے دوران شاعر کونسی میٹھی موسیقی سنتا ہے؟

Ans. The poet hears the sweet noise created by the rain drops on the leaves. It creates a sweet music.

شاعر بارش کے قطروں کا پتوں پر گرنے سے پیدا ہونے والی موسیقی کو سنتا ہے۔

Q.8 Why does the poet hope to have a lovely sight after the rain? (Sgd-G2)-16

بارش کے بعد شاعر کیوں ایک دلکش نظارے کی امید رکھتا ہے؟ (Dgk-G2)-16

Ans. When the rain stops, the sun fills every dark drop with a wondrous light. It seems a lovely sight to the poet.

جب بارش تھم جاتی ہے تو سورج تاریک قطروں میں حیران کن سی روشنی بھر دیتا ہے۔ یہ منظر شاعر کے دل کو لبھاتا ہے۔

Q.9 What does the sun symbolize in the poem? نظم میں سورج کس چیز کی علامت ہے؟

Ans. The sun symbolizes hope and joy. It is the sign of revolution when all the rich and the poor will be treated equally. They all will enjoy luxuries of life equally without any discrimination.

(نظم میں) سورج امید اور خوشی کی علامت ہے۔ یہ ایک انقلاب کی نشانی ہے۔ جب تمام امیر و غریب کے ساتھ برابری کا سلوک ہو گا۔ وہ تمام زندگی کی آسائشوں سے بلاتفریق برابری کی بنیاد پر لطف اندوز ہو سکیں گے۔

******

Text Book Exercise

1. Choose the correct answer.

i. Who was drinking rain?

a) a man b) a bird **c)** *the leaves* d) a tree

ii. What was making the noise sweet?

a) a guitar b) a singer

c) drops of rain **d)** *drops of rain falling on leaves*

iii. When did the sun come out?

a) in the morning b) in the noon

c) in the clouds **d)** *when the rain would stop.*

iv. The round drops are brightened by

a) *sunshine* b) colour c) moonlight d) star light

2. Mark the statements true or false,

i. The poet hears leaves drinking rain. **True**

ii. The rain drops make the leaves rich. **True**

iii. The green leaves drinking water create a noise. **True**

iv. The sunshine darkens the round drops of rain. **False**

v. The sunshine, after the rain, makes the scene lovely. **True**

3. **Add two more rhyming words in each line.**

i. leave, _____. (believe, relieve, sleave)

ii. drop, _____. (stop, crop)

iii. rain, _____. (train, brain)

4. **Write a critical appreciation of the poem.**

Ans: In this poem, the poet beautifully describes the falling of rain. It falls on the upper leaves and they share it to lower leaves. Symbolically, the poet wants to say that the rich enjoying the pleasures of life should share these comforts to the down-trodden class. Nature blesses every man without any discrimination. That's why Nature is so beautiful, bright and lovely.

5. **How can a rainy day be enjoyed?**

Ans: A rainy day can be enjoyed by going out to a public place for a get togather. A picnic party may be the best way to enjoy a rainy day.

6. **Explain the first stanza with reference to context.**

Ans: In these lines, the poet describes the beautiful scene of rainfall with a pictorial quality. The poet enjoys the musical sound of rainfall. The poet calls the upper leaves as "rich" leaves because the rain directly falls on them, similarly, he calls the lower leaves as "poor" leaves. The upper leaves share their water with lower leaves. However, the poet enjoys this scene and it captivates his heart and soul. Symbolically, the poet wants to say that the rich, enjoying the blessings of life, should share these comforts with the poor people.

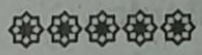

Poem 2	Night Mail (ڈاک گاڑی) (W.H. Auden)

(نظم کا مرکزی خیال)

اس نظم میں شاعر "ڈاک گاڑی" (نائٹ میل) کو خراج تحسین پیش کرتا ہے جو اپنی لگن، مستعدی اور باقاعدگی سے عوام الناس میں مختلف خطوط، پوسٹ آرڈرز، تحائف اور منی آرڈرز تقسیم کرتی ہے اور ان کیلئے خوشی اور محبت کا پیامبر بن کر آتی ہے۔ اس نظم میں شاعر نے "نائٹ میل" کے سفر کو بیان کیا ہے کہ وہ مختلف دشوار گزار راستوں سے گزرتے ہوئے مقررہ وقت پر اپنی منزل مقصود تک پہنچتی ہے۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference:

These lines have been taken from the poem 'Night Mail' written by W.H. Auden.

Context:

The poet describes the journey of a mail train through steep slopes and landscapes till reaching its destination in time. It brings cheques, postal orders and letters for different cross-sections of the society. It moves as a unique force to face every kind of challenge. The poet emphasises on the commitment and punctuality of the train.

Lines 1-2:

This is the Night Mail crossing the Border, یہ ڈاک گاڑی ہے جو سرحد کے پار جاتی ہے۔
Bringing the cheque and the postal order, اپنے ساتھ چیک اور پوسٹل آرڈر لاتی ہے۔

Explanation:

In these lines, the poet describes the functions of the Night Mail which crosses the borders to reach its destination. It brings cheques and postal orders for all and sundry. It goes across the boarders. It is surely a symbol of commitment, punctuality and regularity.

Lines 3-4:

Letters for the rich, letters for the poor, امیروں اور غریبوں کے لیے چٹھیاں لاتی ہے۔
The shop at the corner, the girl next door. کونے کے کونے والی دوکان اور ہمسائے میں موجود دوشیزہ کیلئے (چٹھیاں لاتی ہے)

Explanation:

The poet says that the Night Mail brings letters for both, the rich and the poor, without any discrimination. It brings letters and cheques for a shopkeeper and for a common household girl. It reaches everywhere and influences every one.

Lines 5-6:

Pulling up Beattock, a steady climb; بیٹک (کے مقام) کی چڑھائی چڑھتی ہے جو ایک مسلسل چڑھائی ہے۔
The gradient's against her, but she's on time. برخلاف چڑھائی چڑھتی ہے لیکن پھر بھی وقت پر پہنچتی ہے۔

Explanation:

The poet describes that the Night Mail steadily climbs up the hills of Beattock. It faces

different barriers against [illegible] always on time. It teaches us the lesson of commitment and determination.

Lines 7-8:

Past cotton-grass and moorland boulder, کپاس کے کھیتوں اور گول پتھروں کے پاس سے گزرتی ہے

Shovelling white steam over her shoulder, (اپنے) شانوں سے سفید دھواں نکالتی ہوئی۔

Explanation:

The train keeps moving towards its destination. It passes through the cotton fields and rocky lands. It shovels white steam over its shoulder. It is very consistant and determined in its work.

Lines 9-10:

Snorting noisily, she passes (کبھی) شور مچاتی، سیٹیاں بجاتی گزرتی ہے۔

Silent miles of wing-bent grasses. (اور کبھی خاموشی سے) ہوا سے جھکی ہوئی گھاس کے ساتھ ساتھ میلوں چلتی ہے۔

Explanation:

The poet uses auditory imagery to describe the journey of the train as it creates loud snorting sound. Then it passes, silently, miles together. It passes by the wind-bent grass in the fields.

Lines 11-12:

Birds turn their heads as she approaches, پرندے گردن موڑ کر اُسے دیکھتے جیسے ہی وہ اُن تک پہنچتی۔

Stare from bushes at her blank-faced coaches. (وہ) ٹہنیوں میں سے گاڑی کی بوگیوں کو گھورتے ہیں۔

Explanation:

The poet describes the reaction of the birds as the Night Mail passes near by them. They just turn their heads and stare at its blank-faced coaches. Even the birds have learnt about its presence.

Lines 13-14:

Sheep-dogs cannot turn her course; بھیڑوں کی رکھوالی والے کتے بھی اس کے راستے کو بدل نہیں سکتے۔

They slumber on with paws across (اسلیئے) وہ اپنے پاؤں پھیلائے سوئے رہتے ہیں۔

Explanation:

The train also influences the sheep-dogs. Though they are very watchful yet they feel relaxed because they have learnt that Night Mail is not a danger for the sheeps. So, they just sleep and do not try to change its course.

Lines 15-16:

In the farm she passes; no one wakes, جب وہ کھیتوں (مکانوں) کے قریب سے گزرتی ہے تو کوئی بیدار نہیں ہوتا۔

But a jug in a bedroom gently shakes. لیکن آرام گاہ میں موجود جگ ہولے سے کانپتا ہے۔

Explanation:

In the final lines, the poet says that the Night Mail passes nearby the farms. It may shake a jug in a bedroom but it does not affect human sleep. The language used by the poet is simple but rhythmic.

Poem 2 — Night Mail

Text & Additional Questions Answers

Q.1 What kind of the Night Mail is? ڈاک گاڑی کیسی ہوتی ہے؟

Ans. The Night Mail is a train that runs during night. It goes from one village to another; it reaches all places and brings letters and postal orders for all.

ڈاک گاڑی ایک ریل گاڑی ہے جو رات میں سفر کرتی ہے۔ یہ گاؤں گاؤں سفر کرتی ہے، یہ تمام جگہوں پر پہنچتی ہے اور سب کے لیے خطوط اور پوسٹل آرڈر لاتی ہے۔

Q.2 What does the "Night Mail" bring? ڈاک گاڑی کیا لاتی ہے؟ (Mtn-G1)-16

Ans. The Night Mail brings letters for the rich and the poor, it also brings cheques, postal orders and money orders for all. (Rwp-G1)-16 (Bwp-G2)-16

ڈاک گاڑی امیر اور غریب کیلئے خطوط لاتی ہے۔ یہ سب کیلئے چیک، پوسٹل آرڈر اور منی آرڈر لاتی ہے۔

Q.3 For whom does the Night Mail bring Mail? ڈاک گاڑی کس کس کیلئے خطوط لاتی ہے؟ (Dgk-G1)-16

Ans. The Night Mail brings cheques, postal orders and money orders for the rich and the poor. It brings letters and cheques for the shop at the corner and the girl next door, without any fail. ڈاک گاڑی امیر اور غریب کے لیے چیک، پوسٹل آرڈرز اور منی آرڈرز لاتی ہے۔ یہ کونے والی دوکان اور برابر والے مکان میں موجود لڑکی کے لیے خطوط اور چیک لاتی ہے۔

Q.4 What is the effect of the train on the birds? ڈاک گاڑی کا پرندوں پر کیا اثر ہوتا ہے؟

Ans. When the Night Mail approaches, the birds turn their heads and look at its blank faced couches. جب ڈاک گاڑی پہنچتی ہے۔ تو پرندے اپنے سروں کو موڑ کر ٹرین کی بوگیوں کو دیکھتے ہیں۔

Q.5 From where does the Night Mail Pass? ڈاک گاڑی کہاں سے گزرتی ہے؟

Ans. The Night Mail passes through the woods, moorlands, deserts and plains.

ڈاک گاڑی جنگلوں، جھاڑیوں، صحراؤں اور میدانوں میں سے گزرتی ہے۔

Q.6 Do adverse weather conditions affect the schedule of Night Mail?

کیا سخت موسمی حالات ڈاک گاڑی کے اوقات کار پر اثر انداز ہوتے ہیں؟

Ans. No, weather conditions affect its schedule. It reaches its destination on time.

کسی بھی طرح کے موسمی حالات اس (ڈاک گاڑی) کے اوقات کار پر اثر انداز نہیں ہوتے ہیں۔ یہ اپنی منزل پر بوقت پہنچتی ہے۔

Q.7 What qualities of the Night Mail, the poet has discussed? (Sgd-G1)-16

شاعر نے ڈاک گاڑی کی کیا خوبیاں بیان کیں ہیں؟ (Grw-G2)-16

Ans. The poet has mentioned the qualities of regularity, punctuality and commitment of the Night Mail. شاعر نے ڈاک گاڑی کی باقاعدگی، پابندی اور لگن کی خوبیاں بیان کیں ہیں۔

Q.8 What do the sheep-dogs do when Night Mail passes by? (Rwp-G2)-16

جب ڈاک گاڑی گزرتی ہے تو بھیڑوں کے رکھوالے کتے کیا کرتے ہیں؟

Ans. The sheep-dogs do not take any notice of it. They remain sleeping because they know they can't change its course.

بھیڑوں کے رکھوالے کتے اس کو بالکل نظر انداز کرتے ہیں۔ وہ سوئے رہتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ اس کا راستہ نہیں بدل سکے۔

Q.9 What happens in the farm when the Night Mail passes by it? (Azk-G2)-16

جب ڈاک گاڑی گزرتی ہے تو کھیت میں کیا ہوتا ہے؟ (Fsd-G2)-16

Ans. When the Night Mail passes by a farm, no one wakes but a jug in a bedroom gently shakes.

جب ڈاک گاڑی کھیت کے پاس سے گزرتی ہے تو کوئی بھی نہیں جاگتا۔ صرف کمرے میں موجود جگ ہلکا سا لرزتا ہے۔

Q.10 What is the theme of the poem?

نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

Ans. The theme of the poem is that life is like a train. Therefore, we should learn from the regularity and punctuality of the machine. We should also serve human beings.

نظم کا مرکزی خیال ہے کہ زندگی ایک ٹرین کی طرح ہے۔ اس لیے ہمیں مشین کی باقاعدگی اور پابندی سے سیکھنا چاہیے۔ ہمیں انسانوں کی بھی خدمت کرنی چاہیے۔

*****

Text Book Exercise

1. Choose the correct answer.

i. The Night Mail is

a) an express train b) a passenger train **c)** *a train that carries mail*

ii. The Night Mail reaches

a) in time **b)** *on time* c) before time

iii. On the arrival of Night Mail the birds

a) frightened b) pleased **c)** *turn their heads*

iv. Why do the sheep-dogs continue to sleep on the arrival of the train? Because they can't

a) attack her b) bite her **c)** *change her course*

2. Mark the statements true or false.

i. The Night Mail travels by day. **False**

ii. It brings flowers and presents for the girls. **False**

iii. It brings letters for the rich and the poor. **True**

iv. It snorts noisily like a horse. **False**

v. It disturbs the life on farms. **False**

vi. The children peep from bushes at her blank faced coaches. **False**

3. Write two more rhyming words in each line.

e.g. girl, pearl, curl.

i. mail, _____, _____ (Rail, Jail)

ii. night, _____, _____ (right, sight)

iii. letter, _____, _____ (setter, better)

Poem 3	Loveliest Of Trees, The Cherry Now (درختوں میں حسین ترین درخت چیری ہے) (A.E. Housman)

(خلاصہ مرکزی خیال)

(Text & Explanation)	(با محاورہ اردو ترجمہ)

Reference:

These lines have been taken from the poem "Loveliest of trees, the cherry now" written by A.E. Houseman.

Context:

The poet emphasizes on enjoying the natural beauty of cherry trees. According to the poet, even seventy years of life are not enough to enjoy the beauty of cherry trees. He has expressed his deep love for nature in a simple but captivating manner. The cherry trees are a resource of fascination and inspiration for the poet.

Lines 1-4:

Loveliest of trees, the cherry now	درختوں میں حسین ترین چیری کا درخت ہے
Is hung with bloom along the bough	پھولوں سے لدی شاخوں کے ساتھ
And stands about the wood land ride	جنگل کے راستے کے ساتھ ساتھ کھڑا ہے
Wearing white for Easter tide.	جیسے کہ سفید لبادہ اوڑھے ایسٹر کی تقریب کیلئے تیار ہے۔

Explanation:

The poet is spell-bound by the beauty of cherry trees which are in full swing and their branches are loaded with flowers. They are covered with snow and standing about the woodland ride. The poet symbolizes the white blossoming of cherry trees with "Easter". It seems as if they have worn this white dress to celebrate Easter. The language of the poem is simple and attractive.

Lines 5-8:

Now, of my three score years and ten	اب میری ستر سالہ زندگی میں
Twenty will not come again,	(گزشتہ) بیس سال دوبارہ نہیں آئیں گے۔
And taken from seventy Springs a score,	اور اگر زندگی کی ان ستر بہاروں میں سے بیس بہاریں نکال دیں۔
It only leaves me fifty more.	تو میرے پاس صرف پچاس بہاریں بچتی ہیں۔

Explanation:

In these lines, the poet says that according to Bible, Man's average age, on this earth, is seventy years. And the poet has spent twenty years of his life. Now the remaining fifty years are not enough to enjoy the beauty of the cherry trees. That's why, he feels dejected. The language used by the poet is simple yet impressive.

Lines 9-12:

And since to look at things in bloom — چونکہ ایسی بہاروں سے لطف اندوز ہونے کے لیے

Fifty Springs are little room, — (زندگی کی) پچاس بہاریں ناکافی ہیں،

About the woodland I will go — میں تو اب جنگل میں سے گزروں گا

To see the cherry hung with snow. — چیری کے درختوں کو برف نما سفید پھولوں سے لدے ہوئے دیکھنے کیلئے

Explanation:

In these lines, the poet is worried how to enjoy the beauty of nature in this short period of life. Even fifty springs cannot satiate his romantic and aesthetic desires for cherry trees. So, he decides to go to see the cherry tree hung with snow. There is a slight hint of poet's escapism from harsh realities of life. We find a rhyme scheme of 'bloom, room' and 'go, snow' which gives a musical touch in the poem.

Poem 3 Loveliest Of Trees, The Cherry Now

Text & Additional Questions Answers

Q.1 What is the time of the year mentioned in the first stanza? (Azk-G1)-16

نظم کے پہلے بند میں سال کے کونسے وقت کا ذکر کیا گیا ہے؟

Ans. The time mentioned in the first stanza of the poem is spring. In this time cherry trees are full of flowers and covered with snow.

نظم کے پہلے بند میں بہار کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس وقت چیری درخت پھولوں اور برف سے ڈھکے ہوتے ہیں۔

Q.2 How old is the poet at this time? (Lhr-G2)-16 (Shw-G1)-16

اس وقت شاعر کی عمر کتنی ہے؟

Ans. The poet is twenty years old as he says that the expected age of a man is about seventy years and twenty of them will never come again.

شاعر اس وقت 20 سال کا ہے اور ایک انسان کی متوقع عمر 70 سال ہوتی ہے جس میں سے گزرے ہوئے 20 سال دوبارہ کبھی نہیں آئیں گے۔

Q.3 What does the poet say in the last stanza?

شاعر آخری بند میں کیا کہتا ہے؟

Ans. The poet is captivated with the beauty of the cherry trees. He wishes to have a longer life and enjoy the beauty of bloomed cherry trees.

شاعر چیری کے درختوں کی خوبصورتی سے مسحور ہے۔ وہ ایک طویل زندگی کی خواہش کرتا ہے اور چیری کے درختوں کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے کی خواہش کرتا ہے۔

Q.4 What is the theme of the poem?

نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

Ans. The theme of the poem is that man should have time to look at the beauties of nature. He should go out to enjoy the beauty of nature.

اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان کے پاس قدرت کی خوبصورتی کو دیکھنے کیلئے وقت ہونا چاہیے۔ اسے قدرت کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔

*****

Text Book Exercise

1. Choose the correct answer.

i. Cherry is the loveliest in

a) winter **b)** *spring* c) summer d) autumn

ii. Easter is a festival of

a) *Christians* b) Muslims c) Hindus d) Sikhs

iii. Cherry is dressed in

a) pink b) red c) yellow **d)** *white*

iv. Three score years and ten are

a) forty years b) fifty years c) sixty years **d)** *seventy years*

v. **How many years of poet's life would not come again?**

a) ten **b)** *twenty* c) thirty d) forty

vi **Cherry glorifies**

a) life b) mind and thought c) the city **d)** *the environment*

2. **Mark the statements true or false.**

i. Cherry is a flower and not a fruit. **False**

ii. Cherry is the loveliest in the Autumn. **False**

iii. The colour of the flower of cherry is blue. **False**

iv. Seventy years are sufficient to cherish the beauty of cherry tree. **False**

v. The cherry blooms in winter. **True**

vi. Cherry stands about the woodland ride. **True**

vii. Cherry adds to the glory of Easter. **True**

viii. "To see the cherry hung with snow" is not worth seeing. **False**

ix. The cherry turns woodland a haunted land. **False**

x. The cherry is a feast for eyes. **True**

3. **Add two more rhyming words in each line.**

1. cherry, _____, _____ (Merry, Ferry)
2. hung, _____, _____ (Sung, Dung)
3. springs, _____, _____ (Bring, String)

4. **Explain the first stanza with reference to context.**

Ans. **Reference:**

These lines have been taken from the poem "Loveliest of trees, the cherry now" written by A.E Houseman.

Context:

The poet emphasizes on enjoying the natural beauty of cherry trees. According to the poet, even seventy years of life are not enough to enjoy the beauty of cherry trees. He has expressed his deep love for nature in a simple but captivating manner. The cherry trees are a resource of fascination and inspiration for the poet.

Explanation:

The poet is spell-bound by the beauty of cherry trees which are in full swing and their branches are loaded with flowers. They are covered with snow and standing about the woodland ride. The poet symbolizes the white blossoming of cherry trees with "Easter". It seems as if they have worn this white dress to celebrate Easter. The language of the poem is simple and attractive.

5. What time of the year is mentioned in the first stanza?

Ans: The time mentioned in the first stanza of the poem is spring. In this time cherry trees are full of flowers and covered with snow.

6. Read the second stanza carefully and write how old is the poet?

Ans: The poet is twenty years old as he says that the expected age of a man is about seventy years and twenty of them will never come again.

7. What is the poet trying to say in the last stanza of the poem?

Ans: Explanation:

In these lines, the poet is worried how to enjoy the beauty of nature in this short period of life. Even fifty springs cannot satiate his romantic and aesthetic desires for cherry trees. So, he decides to go to see the cherry tree hung with snow. There is a slight hint of poet's escapism from harsh realities of life. We find a rhyme scheme of 'bloom, room' and 'go, snow' which gives a musical touch in the poem.

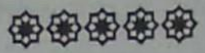

Poem 3	Loveliest Of Trees, The Cherry Now (درختوں میں حسین ترین درخت چیری ہے) (A.E. Housman)

(نظم کا مرکزی خیال)

اس نظم میں شاعر نے "چیری کے درخت" کو قدرت کا حسین ترین درخت قرار دیا ہے۔ چیری کے درخت جنگل کے راستے کے دونوں اطراف اپنے جوبن پر کھلے ہوئے ہیں اور یہ لگتا ہے کہ وہ ایسٹر تہوار کو خوش آمدید کہنے کیلئے سفید لبادے میں ملبوس ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ زندگی کے ستر سال بھی چیری کی رعنائیوں اور دلکشی سے لطف اندوز ہونے کے لیے ناکافی ہیں۔ اس نظم میں انسان کے قدرت کے ساتھ گہرے تعلق کی بھی عکاسی ہوتی ہے جو اُس کے لیے راحت اور سکون کا لامحدود ذریعہ ہے۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference:

These lines have been taken from the poem "Loveliest of trees, the cherry now" written by A.E. Houseman.

Context:

The poet emphasizes on enjoying the natural beauty of cherry trees. According to the poet, even seventy years of life are not enough to enjoy the beauty of cherry trees. He has expressed his deep love for nature in a simple but captivating manner. The cherry trees are a resource of fascination and inspiration for the poet.

Lines 1-4:

Loveliest of trees, the cherry now	درختوں میں حسین ترین چیری کا درخت ہے
Is hung with bloom along the bough	پھولوں سے لدی شاخوں کے ساتھ
And stands about the wood land ride	جنگل کے راستے کے ساتھ ساتھ کھڑا ہے
Wearing white for Easter tide.	جیسے کہ وہ سفید لبادہ اوڑھے ایسٹر کی تقریب کیلئے تیار ہے۔

Explanation:

The poet is spell-bound by the beauty of cherry trees which are in full swing and their branches are loaded with flowers. They are covered with snow and standing about the woodland ride. The poet symbolizes the white blossoming of cherry trees with "Easter". It seems as if they have worn this white dress to celebrate Easter. The language of the poem is simple and attractive.

Lines 5-8:

Now, of my three score years and ten	اب میری ستر سالہ زندگی میں
Twenty will not come again,	(گذشتہ) بیس سال دوبارہ نہیں آئیں گے۔
And taken from seventy Springs a score,	اور اگر زندگی کی ان ستر بہاروں میں سے بیس بہاریں نکال دیں۔
It only leaves me fifty more.	تو میرے پاس صرف پچاس بہاریں بچتی ہیں۔

Explanation:

In these lines, the poet says that according to Bible, Man's average age, on this earth, is seventy years. And the poet has spent twenty years of his life. Now the remaining fifty years are not enough to enjoy the beauty of the cherry trees. That's why, he feels dejected. The language used by the poet is simple yet impressive.

Lines 9-12:

And since to look at things in bloom — پھولوں کی بہاروں سے لطف اندوز ہونے کے لیے

Fifty Springs are little room, — (زندگی کی) پچاس بہاریں ناکافی ہیں،

About the woodland I will go — میں تو اب جنگل میں سے گزروں گا

To see the cherry hung with snow. — چیری کے درختوں کو برف نما سفید پھولوں سے لدے ہوئے دیکھنے کیلئے

Explanation:

In these lines, the poet is worried how to enjoy the beauty of nature in this short period of life. Even fifty springs cannot satiate his romantic and aesthetic desires for cherry trees. So, he decides to go to see the cherry tree hung with snow. There is a slight hint of poet's escapism from harsh realities of life. We find a rhyme scheme of 'bloom, room' and 'go, snow' which gives a musical touch in the poem.

Poem 3 Loveliest Of Trees, The Cherry Now

Text & Additional Questions Answers

1 **What is the time of the year mentioned in the first stanza?** (Azk-G1)-16

نظم کے پہلے بند میں سال کے کونسے وقت کا ذکر کیا گیا ہے؟

s. The time mentioned in the first stanza of the poem is spring. In this time cherry trees are full of flowers and covered with snow.

نظم کے پہلے بند میں بہار کا تذکرہ کیا گیا ہے۔اس وقت چیری درخت پھولوں اور برف سے ڈھکے ہوتے ہیں۔

How old is the poet at this time? اس وقت شاعر کی عمر کتنی ہے؟ (Lhr-G2)-16 (Shw-G1)-16

s. The poet is twenty years old as he says that the expected age of a man is about seventy years and twenty of them will never come again.

شاعر اس وقت 20 سال کا ہے اور ایک انسان کی متوقع عمر 70 سال ہوتی ہے جس میں سے گزرے ہوئے 20 سال دوبارہ کبھی نہیں آئیں

What does the poet say in the last stanza? شاعر آخری بند میں کیا کہتا ہے؟

. The poet is captivated with the beauty of the cherry trees. He wishes to have a longer life and enjoy the beauty of bloomed cherry trees.

شاعر چیری کے درختوں کی خوبصورتی سے مسحور ہے۔وہ ایک طویل زندگی کی خواہش کرتا ہے اور چیری کے درختوں کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے کی خواہش کرتا ہے۔

What is the theme of the poem? نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

The theme of the poem is that man should have time to look at the beauties of nature. He should go out to enjoy the beauty of nature. اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان کے پاس قدرت کی خوبصورتی کو دیکھنے کیلئے وقت ہونا چاہیے۔اسے قدرت کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔

*****

Text Book Exercise

hoose the correct answer.

Cherry is the loveliest in

a) winter **b)** *spring* c) summer d) autumn

Easter is a festival of

a) *Christians* b) Muslims c) Hindus d) Sikhs

Cherry is dressed in

a) pink b) red c) yellow **d)** *white*

Three score years and ten are

a) forty years b) fifty years c) sixty years **d)** *seventy years*

v. **How many years of poet's life would not come again?**

a) ten **b)** *twenty* c) thirty d) forty

vi **Cherry glorifies**

a) life b) mind and thought c) the city **d)** *the environment*

2. **Mark the statements true or false.**

i. Cherry is a flower and not a fruit. **False**

ii. Cherry is the loveliest in the Autumn. **False**

iii. The colour of the flower of cherry is blue. **False**

iv. Seventy years are sufficient to cherish the beauty of cherry tree. **False**

v. The cherry blooms in winter. **True**

vi. Cherry stands about the woodland ride. **True**

vii. Cherry adds to the glory of Easter. **True**

viii. "To see the cherry hung with snow" is not worth seeing. **False**

ix. The cherry turns woodland a haunted land. **False**

x. The cherry is a feast for eyes. **True**

3. **Add two more rhyming words in each line.**

1. cherry, _____, _____ (Merry, Ferry)
2. hung, _____, _____ (Sung, Dung)
3. springs, _____, _____ (Bring, String)

4. **Explain the first stanza with reference to context.**

Ans. Reference:

These lines have been taken from the poem "Loveliest of trees, the cherry now" written by A.E Houseman.

Context:

The poet emphasizes on enjoying the natural beauty of cherry trees. According to the poet, even seventy years of life are not enough to enjoy the beauty of cherry trees. He has expressed his deep love for nature in a simple but captivating manner. The cherry trees are a resource of fascination and inspiration for the poet.

Explanation:

The poet is spell-bound by the beauty of cherry trees which are in full swing and their branches are loaded with flowers. They are covered with snow and standing about the woodland ride. The poet symbolizes the white blossoming of cherry trees with "Easter". It seems as if they have worn this white dress to celebrate Easter. The language of the poem is simple and attractive.

5. What time of the year is mentioned in the first stanza?

Ans: The time mentioned in the first stanza of the poem is spring. In this time cherry trees are full of flowers and covered with snow.

6. Read the second stanza carefully and write how old is the poet?

Ans: The poet is twenty years old as he says that the expected age of a man is about seventy years and twenty of them will never come again.

7. What is the poet trying to say in the last stanza of the poem?

Ans: Explanation:

In these lines, the poet is worried how to enjoy the beauty of nature in this short period of life. Even fifty springs cannot satiate his romantic and aesthetic desires for cherry trees. So, he decides to go to see the cherry tree hung with snow. There is a slight hint of poet's escapism from harsh realities of life. We find a rhyme scheme of 'bloom, room' and 'go, snow' which gives a musical touch in the poem.

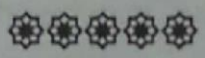

Poem 5	In The Street Of Fruit Stalls (پھلوں کی دوکانوں والی گلی) (Jan Stallworthy)

(نظم کا مرکزی خیال)

نظم میں ایک جانب تو شاعر نے بچوں کی معصومیت اور بے فکری کی عکاسی کی ہے جبکہ دوسری طرف زندگی کی تلخ حقیقتوں کو بیان کیا ہے۔ شاعر نے جنگ کے اثرات کے وجود بچوں کی پھلوں کے لیے بے ساختہ خوشی اور چاہت کا ذکر کیا ہے کہ بچے زندگی کی تمام تلخیوں سے آزاد ہوتے ہیں۔ شاعر بیان کرتا ہے کہ جنگ کی تباہ کاریاں اس قدر کی تھیں کہ اسے اب پھلوں کے ڈھیر بھی توپوں کے گولوں اور بارود کے ڈھیر دکھائی دے رہے ہیں۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference:

These lines have been taken from the poem "In the street of Fruit Stalls" written by Ja Stallworthy.

Context:

It is a highly symbolic poem. The poet wants to say that man is instinctively inclined toward joy, whereas, world is facing the dangers of war, misery and poverty. But the children are unaware of these dangers. They enjoy the simple delights of life in their own innocent way. Th beauty and charm of the poem lies in its symbolic version.

Lines 1-5:

Wicks balance flame, a dark dew falls	...ین کی بتی اسکے شعلے کو روشن رکھتی ہے۔ تاریکی میں شبنم کے قطرے گر رہے ہیں
In the street of the fruit stalls	...پھلوں کی دوکانوں والی گلی میں
Melon, guava, mandarin,	...خربوزے، امرود اور سنترے (کے ڈھیر)
Pyramid-piled like cannon balls,	...یک خروطی شکل میں توپ کے گولوں کے ڈھیر کی طرح دکھائی دے رہے ہیں۔
Glow red-hot, gold-hot, from within.	...اندر سے سرخ، سنہرے اور دہکتے دیکھائی دے رہے ہیں۔

Explanation:

The poet tells us about astreet of fruit stalls where he is standing at a distance. A flame was illumining the area of the fruit stalls. The rest of the street is dark and wet with dew drops. Different fruits like Melon, Guava and Mandarin are piled up in the shape of 'Pyramid'. They are looking like canon balls. Figuratively, the poet has used 'Pyramid' and 'canon balls' as metaphor. These fruits are red-hot and gold-hot from within. We can clearly observe that the poet is pre-occupied with the fear of war.

Lines 6-10:

Dark children with a coin to spend	...ندھیرے میں (کھڑے) بچوں کے پاس خرچ کرنے کے لیے ایک سکہ ہے۔
Enter the lantern's orbit; find	...موم بتی سے بننے والی روشنی کے محور میں داخل ہوتے ہیں
Melon, guava, mandarin-	...خربوزے، امرود اور سنگترے کو حاصل کرنے کیلیے
The moon compacted to a rind,	...بعض پھل ایسے سفید نظر آتے ہیں جیسے چاند سکڑ کر اُن کے چھلکے میں سما گیا ہو۔
The sun in a pitted skin.	...بعض ایسے سرخ نظر آتے ہیں کہ جیسے سورج پر سے چھلکا اتار لیا گیا ہو۔

Explanation:

In these lines, the poet tells that the children are attracted towards the fruit stalls and they enter the circle of the light to buy Melon, Guava and Mandarin. The looming shadow of war could not suppress their innate desire to enjoy fruits. In this twilight, the skin of some of the fruits is shining like the moon, whereas, some are as bright as the sun.

Lines 11-15:

They take it, break it open, let
A gold or silver fountain wet
Mouth, fingers, check, nose, chin:
Radiant as lanterns, they forget
The dark street I am standing in.

بچے پھل خریدتے ہیں اور انہیں پھوڑتے ہیں ان کا رس بہنے دیتے ہیں۔
سنہری اور سفید رس کا فوارہ تر کر دیتا ہے
ان کے منہ، انگلیوں، رخساروں، ناک اور تھوڑی کو
بچوں کے چہرے خوشی سے دمک اُٹھتے ہیں اور وہ بالکل بھول گئے ہیں۔
کہ تاریک گلی میں (شاعر) بھی کھڑا ہے۔

Explanation:

The poet feels motivated to see the children enjoying eating fruits, and drinking their juice. Their mouth, fingers, and cheek are wet with juice. Their faces are glowed with light. They are unaware of the threats of war. They are also unaware of the poet standing beside them, in a dark street, with full of fears of war. The language used by the poet is figurative. He has used pictorial language to unveil the harsh realities of life like war and poverty.

Poem 5 — In The Street Of Fruit Stalls

Text & Additional Questions Answers

Q.1 What are the feelings of the poet standing in the dark? (Grw-G1)-16

تاریکی میں کھڑے شاعر کے احساسات کیا ہیں؟

Ans. The poet is very much upset about the future of the world. He is full of fears. He is so afraid that fruits in the street stalls seem to him like cannon balls.

شاعر دنیا کے مستقبل کے بارے میں سوچتا ہوا بہت پریشان اور خوفزدہ ہے۔ وہ اس قدر خوفزدہ ہے کہ اسے پھلوں کے سٹالز میں سجے پھل توپ کے گولوں کی مانند نظر آتے ہیں۔

Q.2 Why has the poet used 'cannon balls' to describe the fruit? (Mtn-G1)-16 (Bwp-G2)-16 (Fsd-G1)-16 (Fsd-G1)-16 (Shw-G2)-16

شاعر نے پھلوں کو بیان کرنے کے لیے توپ کے گولے کی اصطلاح کیوں استعمال کی ہے؟

Ans. The world is threatened by the wars. Therefore the round shaped fruits like guava, mandarin and melons look like cannon balls to the poet.

دنیا کو جنگ کے خطرات کا سامنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گول مٹول پھل امرود، سنگترہ اور خربوزے شاعر کو توپ کے گولے دکھائی دیتے ہیں۔

Q.3 Which fruit names are mentioned in the poems?

نظم میں کونسے پھلوں کا تذکرہ کیا گیا ہے؟

Ans. The poet has mentioned the names of guava, mandarin and melons in this poem.

شاعر نے اس نظم میں امرود، سنگترہ اور خربوزے کا ذکر کیا ہے۔

Q.4 How do children enjoy the fruit in the poem?

نظم میں بچے پھلوں سے کیسے لطف اندوز ہوتے ہیں؟

Ans. The children enjoy fruits to their fill. They break it, open it and start eating with a relish. The fruit juice passes through their fingers, cheeks and chin and glow their faces.

بچے پھلوں سے بھرپور طور پر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ وہ اسے توڑتے ہیں، کھولتے ہیں اور بھرپور (مزے، چسکے) کیساتھ کھاتے ہیں۔ پھل کا جوس ان کی انگلیوں، رخساروں اور تھوڑیوں سے ٹپکتا ہے اور ان کے چہروں پر چمکتا ہے۔

Q.5 How do fruits look like in the street of the fruit stalls?

پھلوں کی دوکانوں والی گلی میں پھل کیسے دکھائی دیتے ہیں؟

Ans. The fruits like guava, mandarin and melons look like hot cannon balls in the light of lantern. They are neatly piled in pyramid shape.

امرود، سنگترہ اور خربوزہ، لالٹین کی روشنی میں توپ کے گولوں کی مانند نظر آتے ہیں۔ ان کو اچھی طرح مخروطی شکل میں ڈھیر میں رکھا جاتا ہے۔

Q.6 Why do the children forget all about their problems after eating the fruit?

بچے پھل کھانے کے بعد اپنے تمام مسائل کو کیوں بھول جاتے ہیں؟

Ans. The children forget all about their problems after eating the fruit because they are innocent and unaware of the threats of war and misery.

بچے پھلوں کو کھانے کے بعد تمام باتوں کو بھول جاتے ہیں کیونکہ وہ معصوم ہیں اور جنگ اور دکھ کے خدشات سے بے خبر ہیں۔

******

Text Book Exercise

1. Choose the correct answer.

i. Which fruit has not been mentioned in the poem?

(a) *mango* b) melon c) guava d) mandarin

ii. The fruit resembled the _____.

a) vegetables **b)** *cannon balls* c) bullets d) biscuits

iii. It was a _____ street.

a) *dark* b) bright c) airy d) blind

iv. The children were

a) pale **b)** *dark* c) white d) yellow

2. Mark the statements true / false.

i. No fruit has been mentioned in the poem. **False**

ii. The children did not want to buy the fruit. **False**

iii. The children were holding coins in their hands. **True**

iv. They ate the fruit with relish. **True**

3. Add two more rhyming words to each of the words given below.

i. falls, _____, _____ (balls, walls)

ii. spend , _____, _____ (send, mend)

iii. skin, _____, _____ (thin, spin)

iv. forget , _____, _____ (beget, reject)

4. Write down the missing words in each verse.

i. Wicks balance flame, a dark dew

a) *falls* b) calls c) moves d) comes

ii. Pyramid-piled like cannon

a) bullets **b)** *balls* c) guns d) spears

iii. The sun in a pitted

a) *skin* b) rim c) arm d) leg

iv. The dark street I am standing

a) out **b)** *in* c) into d) on

5. Write a critical note on the poem.

Ans: It is a highly symbolic poem. The poet wants to say that man is instinctively inclined towards joy. Whereas, world is facing the dangers of war, misery and poverty. But the children are unaware of these dangers. They enjoy the simple delights of life in their own innocent manners. The beauty and charm of the poem lies in its symbolic version.

6. Give a summary of the poem in your own words.

Ans: As above.

7. What are the feelings of the poet standing in the dark?

Ans: The poet is very much upset about the future of the world. He is full of fears. He is so afraid that fruits in the street stalls seem to him like cannon balls.

8. Why has the poet used 'cannon balls to describe the fruit?

Ans. The world is threatened by the wars. Therefore the round shaped fruits like guava, mandarin and melons look like cannon balls to the poet.

9. Paraphrase the last stanza in your own words.

Ans: Explanation:

The poet feels motivated to see the children enjoying eating fruits, and drinking their juice. Their mouth, fingers, and cheek are wet with juice. Their faces are glowed with light. They are unaware of the threats of war. They are also unaware of the poet standing besides them, in a dark street, with full of fears of war. The language used by the poet is figurative. He has used pictorial language to unveil the harsh realities of life like war and poverty.

10. Make a list of fruits described in the poem.

Ans: The poet has mentioned the names of guava, mandarin and melons in this poem.

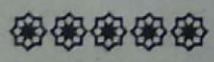

Poem 6	A Sindhi Woman (سندھی عورت) (Jan Stallworthy)

(نظم کا مرکزی خیال)

شاعر نے اس نظم میں ایک محنتی عورت کے معاشرے میں کردار پر روشنی ڈالی ہے۔ وہ ایک سندھی عورت کو دیکھتا ہے جو دشوار گزار راستوں، پتھروں، گندگی اور شیشے کے ٹکڑوں میں سے گزرتی ہے۔ اس نے سر پر پانی کا مٹکا اٹھایا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اس کی چال میں کوئی ڈگمگاہٹ نہیں ہے۔ شاعر کی بڑھاپے میں کمر جھک چکی ہے اور وہ یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ صرف وہی لوگ زندگی میں باوقار سیدھے کھڑے ہوتے ہیں جو اپنی ذمے داریوں کا بوجھ اٹھا کر چلنا سیکھ لیتے ہیں۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference: These lines have been taken from the poem "A Sindhi woman" written by Jan Stallworthy.

Context: This is a tributary poem in which the poet acknowledges a simple and hard working Sindhi Woman. She goes erect with a jar on her head through the ups and downs of the way. The poet concludes that only those persons stand most straight, who learn to walk beneath the weight. The poet tries to tell the readers that we should face the hardships of life bravely.

Stanza-1

Bare foot, through the bazaar,	ننگے پاؤں بازار میں سے (گزرتے ہوئے)
And with the same undulant grace	اُسی شاندار لہراتی چال کے ساتھ
As the cloth blown back from her face,	دوپٹے کا پلو اُس کے چہرے سے سرکتا ہے۔
She glides with a stone jar,	وہ گھڑا سر پر اُٹھائے خراماں خراماں چلتی ہے۔
High on her head	جو اس نے سر کے اوپر رکھا ہوا ہے۔
And not a ripple in her tread.	اس کی چال میں معمولی سی بھی (ڈگمگاہٹ) نہیں ہے۔

Explanation:

In these lines, the poet describes a Sindhi woman who passes through a bazaar. She has charms of feministic beauty. She walks bare foot with a stone jar on her head. There is a rhythm in her tread. The reader observes a beautiful rhyme of 'bazaar, jar', 'grace, face', 'head, and tread' giving a musical touch to the poem.

Stanza-2

Watching her cross erect	(میں) اُسے تن کر چلتے ہوئے دیکھتا ہوں۔
Stones, garbage, excrement and crumbs	پتھروں، کوڑا کرکٹ، فضلہ اور کرچیوں (میں سے) گزرتے ہوئے
Of glass in the Karachi slums,	کراچی کی کچی آبادیوں میں سے۔
I, with my stoop, reflect:	میں اپنے جھکے ہوئے جسم کے ساتھ سوچتا ہوں۔
They stand most straight	صرف وہ لوگ تن کر کھڑے ہوتے ہیں۔
Who learn to walk beneath a weight.	جو بوجھ (ذمہ داری) اُٹھا کر چلنا سیکھ لیتے ہیں۔

Explanation

In this stanza, the poet describes the movements of a Sindhi woman walking through stones, garbage, and small pieces of dry food. She walks erect with a stone jar on her head. While the poet has got a bent, though he carries no weight. The poet learns that only those people walk straight who learn to walk beneath the weight.

Poem 6

A Sindhi Woman

Text & Additional Questions Answers

Q.1 What did the poet reflect when he saw the Sindhi woman? (Lhr-G2)-16 (Azk-G1)-16 (Sgd-G2)-16 (Rwp-G2)-16

شاعر کیا سوچتا ہے جب وہ ایک سندھی عورت کو دیکھتا ہے؟

Ans. To see a Sindhi woman, the poet reflects that only those people stand most straight, who learn to walk beneath a weight.

شاعر سندھی عورت کو دیکھ کر سوچتا ہے کہ وہی لوگ سیدھا کھڑے رہتے ہیں جو بوجھ اُٹھا کر چلنا سیکھتے ہیں۔

Q.2 What is the main idea of the poem? نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

Ans. The main idea of the poem is that hard work is a great reality of life. It keeps us active and strong. Whereas, an idle man decays within and his own body becomes a burden for him. نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ محنت زندگی کی عظیم حقیقت ہے۔ یہ ہمیں چست اور توانا رکھتی ہے جبکہ ایک سست شخص اندر سے توڑ پھوڑ کا شکار ہوتا ہے اور اس کا جسم اس کے لیے ایک بوجھ بن جاتا ہے۔

Q.3 What picture of Karachi slums do we get after reading the poem? (Azk-G2)-16 (Sgd-G1)-16

نظم کے مطالعہ کے بعد ہمیں کراچی کی گندگی کی کونسی تصویر نظر آتی ہے؟

Ans. The poet tells us in detail about the picture of Karachi slums. There are heaps of rubbish, pieces of glass, dried bread pieces. The roads are unpaved and the streets are filthy and the people have to walk through them.

شاعر تفصیل کیساتھ کراچی کی گندگی بتاتا ہے کہ ہر طرف گندگی کے ڈھیر، شیشوں کے ٹکڑے اور روٹی کے خشک ٹکڑے بکھرے پڑے ہیں۔ سڑکیں شکستہ اور گلیاں غلاظت سے بھری ہیں۔

Q.4 How was the Sindhi woman walking in the bazaar? (Bwp-G1)-16

بازار میں سندھی عورت کیسے چل رہی تھی؟

Ans. The gait of Sindhi woman is very graceful. She glides with a stone jar high on her head, she has no ripple in her tread.

سندھی عورت کی چال بہت پُروقار ہے۔ وہ اپنے سر پر مٹکا اٹھائے نفاست سے چلتی ہے اس کی چال میں کوئی ڈگمگاہٹ نہیں ہے۔

Q.5 What does the poet say about the dress of the Sindhi woman?

شاعر سندھی عورت کے لباس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

Ans. The poet says that the Sindhi woman walks bare foot through the bazaar. She tries to cover her face with a scarf which, sometimes, blows back from her face. شاعر کہتا ہے کہ سندھی عورت بازار میں ننگے پاؤں چلتی ہے۔ وہ ڈوپٹے سے اپنے چہرے کو ڈھانپتی ہے جو بعض اوقات اس کے چہرے سے سرکتا ہے۔

Q.6 What are the qualities of the Sindhi woman? سندھی عورت کی خوبیاں کونسی ہیں؟

Ans. The Sindhi woman is very simple and hardworking. She walks bare foot with a stone jar over her head. She has no ripple in her tread. She walks smoothly through the pieces of glass and dried crumbs. She has turned her work into an art.

سندھی عورت سادہ اور بہت محنتی ہے۔ وہ ننگے پاؤں سر پر مٹکا اٹھائے چلتی ہے۔ اس کی چال میں ڈگمگاہٹ نہیں ہے۔ وہ شیشے کی کرچیوں اور خشک ٹکروں میں ہموار انداز سے گزرتی ہے۔ اس نے اپنے کام کو فن میں بدل دیا ہے۔

****

Text Book Exercise

1. Add two more rhyming words in the blanks with each word.

a) grace _____ _____ (solace, embrace)

b) tread _____ _____ (bread, dread)

c) crumbs _____ _____ (drums, slums)

d) weight _____ _____ (gate, date)

2. Write down the missing rhyming words in each verse.

a) High on her _____.

(i) red **(ii)** *head* (iii) body (iv) foot

b) As the cloth blown back from her _____.

(i) mouth (ii) head **(iii)** *face* (iv) hair

c) Watching her cross _____.

(i) bridge (ii) street (iii) road **(iv)** *erect*

d) I, with my stoop, _____.

(i) walk (ii) run (iii) think **(iv)** *reflect*

3. Give a summary of the poem in your own words.

Ans: This is a tributary poem in which the poet acknowledges the simple and hard working life style of a Sindhi woman. She goes erect with a jar on her head through the ups and downs of the way. The poet concludes that only those people stand most straight, who learn to walk beneath the weight. The poet tries to tell the readers to face the hardships of life bravely.

4. What did the poet reflect when he saw the woman?

Ans: To see the Sindhi woman, the poet reflects that only those people stand most straight, who learn to walk beneath a weight.

5. What is the main idea of the poem?

Ans: The main idea of the poem is that hard work is a great reality of life. It keeps us active and strong. Whereas, an idle man decays within and his own body becomes a burden for him.

6. **What picture of the Karachi slums do we get after reading the poem?**

Ans. The poet tells us in detail about the picture of Karachi slums. There are heaps of rubbish, pieces of glass, dried bread pieces. The roads are unpaved and the streets are filthy and the people have to walk through them.

7. **Choose the correct answer.**

a) The woman in the poem was passing through the _____.

(i) market **(ii)** *bazaar* (iii) crowd (iv) street

b) She was carrying a _____on her head.

(i) a bundle of sticks **(ii)** *stone jar* (iii) a bundle of books (iv) nothing

c) Those who carry weight stand _____.

(i) *straight* (ii) bend (iii) idle (iv) fall

d) Her walk was _____.

(i) *smooth* (ii) difficult (iii) slow (iv) fast

8. **Mark the statements true / false.**

a) She was bare footed. **True**

b) She had a stone jar on her head. **True**

c) She was a Baluchi woman. **False**

d) She did not have a ripple in her walk. **True**

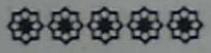

Poem 7	Times (اوقات) (From Ecclesiastes, 3,1-12)

(نظم کا مرکزی خیال)

اس نظم میں شاعر نے نظام کائنات میں وقت کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ انسانی زندگی کے تمام معاملات بھی ''مقررہ وقت'' کے ساتھ مشروط ہیں۔ اس نظم کی تمام سطریں انجیل سے لی گئی ہیں۔ انسان کی پیدائش اور موت کا وقت مقرر ہے فصلوں کے بونے اور کاٹنے کا وقت مقرر ہے، اظہار اور خاموشی اختیار کرنے کا بھی وقت مقرر ہے۔ غرض ہر شے کا ایک وقت مقرر ہے اور ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference:

These lines have been taken from the poem "Times" from Ecclesiastes.

Context:

The poem throws light on the importance of time in every matter of life. It defines the role of time and its importance in life. There is an appropriate time for everything to happen, as every action is scheduled in the universe. Time is the ultimate reality of our life. We have to follow it otherwise; it will pass away and leave the permanent marks of defeat. History also reveals that only those people succeed in life who utilize time wiselyp.

Line (1-4):

To every thing there is a season, ہر چیز کا ایک موسم ہے۔

And a time to every purpose under the heaven; آسمان کے نیچے ہر کام کا اِک وقت معین ہے۔

A time to be born, پیدائش کا ایک وقت ہے

And a time to die; مرنے کا وقت (طے شدہ) ہے۔

These lines explain that everything happens at an appropriate time. Nothing is aimless in this world. There is a season for everything. We cannot change it. There is a time of birth and there is a time of death. Nobody can interfere in its course. The poem throws light on the inevitable role of divinity and time. Time is the ultimate reality of our life. We have to follow it otherwise; it will pass away and leave the permanent marks of defeat. History also reveals that only those people succeed in life who utilize time wisely.

Lines (5-8):

A time to plant, (فصل) بونے کا ایک وقت ہے۔

And a time to pluck up that which is planted .... اور بوئی ہوئی فصل کے کاٹنے کا بھی ایک وقت ہے

A time to break down, اور (کسی شئے کے) توڑنے کا ایک وقت (مقرر) ہے۔

And a time to build up; اور تعمیر کا بھی ایک وقت (مقرر) ہے۔

These lines, explain that there is a specific time to plant and there is a time to pluck. In the same way, there is a time to build and time to break down. Only timely actions can save from the

difficulties.To sum up, we can say that time is the ultimate reality of our life. We have to follow it otherwise; it will pass away and leave the permanent marks of defeat. History also reveals that only those people succeed in life who utilize time wisely.

Lines (9-12)

A time to weep, آنسو بہانے کا بھی ایک وقت ہے۔
And a time to dance; خوشیاں منانے کا بھی ایک وقت ہے۔
A time to cast away stones, پتھروں کو پھینکنے کا ایک وقت ہے۔
And a time to gather stones together; پتھروں کو اکٹھا کرنے کا ایک وقت ہے۔

These lines show that nothing remains forever. Our sorrows and pleasures are temporary. There is a time to weep and time for merry making. He further says that there is a time to throw stones and a time to gather them. To sum up, we can say that time is the ultimate reality of our life. We have to follow it otherwise; it will pass away and leave the permanent marks of defeat. History also reveals that only those people succeed in life who utilize time wisely.

Lines (13-16)

A time to embrace, گلے لگانے کا بھی ایک وقت ہے۔
And a time to refrain from embracing; گلے لگنے سے پرہیز کا بھی ایک وقت ہے۔
A time to get, (کچھ) حاصل کرنے کا ایک وقت ہے۔
And a time to lose; اور کھونے کا بھی ایک وقت ہے۔

These lines explain the importance of time in life. There is a time to embrace and a time to refrain from embracing. Similarly, there is a time to get and a time to lose. To sum up, we can say that time is the ultimate reality of our life. We have to follow it otherwise; it will pass away and leave the permanent marks of defeat. History also reveals that only those people succeed in life who utilize time wisely.

Lines (17-22)

A time to keep, (سنبھال کر) رکھنے کا ایک وقت ہے
And a time to cast away; (اور اسے) پھینکنے کا بھی ایک وقت ہے۔
A time to rend, چاک کرنے کا بھی ایک وقت ہے۔
And a time to sew; (کپڑے) سینے کا ایک وقت ہے۔
A time to keep silence, خاموش رہنے کا ایک وقت ہے
And a time to speak ..... اور اظہار کرنے کا بھی ایک وقت ہے۔

These lines preaches the importance of time, it is constantly changing. There is a time to keep and a time to cast away. There is a time to stitch and a time to rend. We need to keep quiet when it is better and speak when it is required. We need to follow time. To sum up, we can say that time is the ultimate reality of our life. We have to follow it otherwise; it will pass away and leave the permanent marks of defeat. History also reveals that only those people succeed in life who utilize time wisely.

Poem 7	Times

Text & Additional Questions Answers

Q.1 What is the importance of time in our daily life?

روزمرہ زندگی میں وقت کی کیا اہمیت ہے؟

Ans. The time has great importance in our daily life. There is a time for every purpose under the heaven. No work can be done before or after time.

ہماری روزمرہ زندگی میں وقت کی بہت اہمیت ہے۔ آسمان تلے ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ کسی کام کو اس کے وقت سے پہلے یا بعد میں نہیں کیا جا سکتا ہے۔

Q.2 What is the role of time in the universe? کائنات میں وقت کا کیا کردار ہے؟ **(Rwp-G1)-16 (Shw-G2)-16**

Ans. The time plays a vital role in this universe. Everything has a time schedule. The day and night change within time limit. The cycle of life and death, sowing and reaping, building and destroying, weeping and laughing, speaking and keeping quiet has a time.

کائنات میں وقت کا اہم کردار ہے۔ ہر چیز کے اوقات کار مقرر ہیں۔ دن اور رات مخصوص وقت میں تبدیل ہوتے ہیں۔ زندگی اور موت، بوائی اور کٹائی، تعمیر اور تخریب، مخصوص وقت میں تبدیل ہوتے ہیں۔ زندگی اور موت، بوائی اور کٹائی، تعمیر اور تخریب، رونا اور ہنسنا، بولنے اور خاموش رہنے کے اوقات کار مقرر ہیں۔

Q.3 Do season follow the time limit? کیا موسم وقت کی پیروی کرتے ہیں؟

Ans. Yes, all seasons and climes follow time limit. After a specific time, a season ends and the other sets in. There is a time for winter, and a time for summer. A time for spring, and a time for autumn.

ہاں، تمام موسم اور آب و ہوا مخصوص وقت کی پیروی کرتے ہیں۔ ایک مخصوص وقت کے بعد موسم ختم ہوتا ہے اور دوسرے موسم کا آغاز ہوتا ہے۔ موسم سرما اور موسم گرما کا ایک وقت ہوتا ہے۔ موسم بہار اور موسم خزاں کا ایک وقت ہوتا ہے۔

Q.4 Can we get crops before or after time?

کیا ہم وقت سے پہلے یا بعد میں فصلیں حاصل کر سکتے ہیں؟

Ans. It is impossible to get crops before or after a particular time. The farmers have to follow the seasonal conditions to grow and harvest their crops.

یہ ناممکن ہے کہ فعلوں کو مخصوص وقت سے پہلے یا بعد میں حاصل کیا جائے۔ کسانوں کو فصلوں کو اُگانے اور کٹائی کے لیے موسمی تبدیلیوں کی پیروی کرنا پڑتی ہے۔

Q.5 Does our life and death scheduled? کیا ہماری زندگی اور موت طے شدہ ہے؟

Ans. Yes, there is a time to born and a time to die. No one can live or die before or after time.

جی ہاں، انسان کی زندگی اور موت کا ایک وقت ہے۔ کوئی انسان بھی وقت سے پہلے یا بعد میں نہیں مر سکتا ہے۔

Q.6 What is the importance of time in our conversation?

ہماری گفتگو میں وقت کی کیا اہمیت ہے؟

Ans. Time has great importance in our conversation. There is time to speak and a time to be silent. Inappropriate conversation can be disastrous.

وقت کی ہماری زندگی میں بہت اہمیت ہے۔ بولنے اور خاموش رہنے کا وقت ہے۔ غیر مناسب گفتگو تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔

Q.7 What is the theme of the poem? نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟ **(Mtn-G2)-16**

Ans. The theme of the poem is that we should lead our life according to time table. Only those people succeed in life who value their time.

نظم کا مرکزی خیال ہے کہ انسان کو زندگی ٹائم ٹیبل کے مطابق گزارنی چاہیے۔ زندگی میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو وقت کی قدر کرتے ہیں۔

Q.8 What is Ecclesiasts? (Ecclesiastes) کیا ہے؟

Ans. "Ecclesiastes" is the name of a book in the Bible. It is attributed to holy soloman. It means preaching.

(Ecclesiastes) انجیل کی ایک کتاب کا نام ہے۔ یہ کتاب حضرت سلیمانؑ سے منسوب کی جاتی ہے۔

Q.9 How does the poet use the technique of contrast in life?

شاعر زندگی میں موازنے کی ترکیب کو کیسے استعمال کرتا ہے؟

Ans. The poet has beautifuly used the technique of contrast to highlight the importance of time, e.g, there is a time to born a time to die. There is a time to sow and a time to reap, and a time to speak and a time to be quiet.

شاعر نے خوبصورتی کیساتھ زندگی میں موازنے کی ترکیب کو استعمال کیا ہے مثال کے طور پر پیدائش کا ایک وقت ہے، موت کا بھی ایک وقت مقرر ہے، فصل کے بیجنے کا ایک وقت ہے اور اس کی کٹائی کا بھی ایک وقت ہے۔ بولنے کا وقت ہے اور خاموش رہنے کا بھی۔

******

Text Book Exercise

1. Explain the message in the first eight lines of the poem in your own words.

Ans: The first stanza explains that everything happens at an appropriate time. Nothing is aimless in this world. There is a season for everything. We cannot change it. There is a time of birth and there is a time of death. Nobody can interfere in its course. The poem throws light on the inevitable role of divinity and time.

The second stanza explains that there is a specific time to plant and there is a time to pluck. In the same way, there is a time to build and time to break down. Only timely actions can save from the difficulties.To sum up, we can say that time is the ultimate reality of our life. We have to follow it otherwise; it will pass away and leave the permanent marks of defeat. History also reveals that only those people succeed in life who utilize time wisely.

2. **Read the poem and complete the lines.**

a) A time to be born
And a time to **die**.

b) A time to break down
And a time to **build up**.

c) A time to laugh
And a time to **weep**.

d) A time to get
And a time to **lose**.

e) A time to keep silence
And a time to **speak**.

3. **Silence is an antonym of speech. Write down the antonyms off these words.**

i. born **die**. ii. heaven **earth**.
iii. live **die**. iv. lose **Gain**.
v. weep **smile**. vi. break **build**.

4. **Write in your own words the critical appreciation of the poem.**

Ans: The poem throws light on the importance of time in every matter of life. It defines the role of time and its importance in life. There is an appropriate time for everything to happen, as every action is scheduled in the universe.

Everything happens at an appropriate time. Nothing is aimless in this world. There is a season for everything. We cannot change it. There is a time of birth and there is a time of death. Nobody can interfere in its course. The poem throws light on the inevitable role of divinity and time.

Time is the ultimate reality of our life. We have to follow it otherwise; it will pass away and leave the permanent marks of defeat. History also reveals that only those people succeed in life who utilize time wisely.

❀❀❀❀❀

Poem 8	Ozymandias (اوزیمینڈیس) (Percy Bysshe Shelley)

(نظم کا مرکزی خیال)

اس نظم میں شاعر نے انسانی تکبر و غرور اور دنیاوی خواہشوں کے منطقی انجام کا ذکر کیا ہے۔ شاعر ایک قدیم سرزمین کے ایک مسافر سے ملتا ہے جس نے صحرا میں ٹوٹا ہوا مجسمہ دیکھا۔ بادشاہ کے اس مجسمے کی دوکوہ قامت کشادہ ٹانگیں تھیں اور چہرہ ریت میں آدھا مدفن پڑا تھا لیکن چہرے پر غصے کا تاثر نمایاں تھا۔ طاقتور بادشاہ کا ٹوٹا پھوٹا مجسمہ زوال اور موت کی واضح داستان تھا۔ شاعر اس نظم میں اخلاقی سبق دیتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان کو جان لینا چاہیے کہ کائنات کی ہر شے فناء ہونے والی ہے۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference

These lines have been taken from the Poem "Ozymandias" written by Percy Bysshe Shelley.

Context

This is a short ironic poem. The poet throws light on the mightiness of death. Those who consider themselves all powerful must keep in mind that they are also destined to die. Their feelings of pride and superiority are nothing but self-deception. Symbolically, the poet exposes the transitoriness of life, and hollowness of pride.

STANZA NO. 1 (Lines- 1 to 5)

I met a traveller from an antique land	میں ایک مسافر سے ملا جو ایک قدیم سرزمین سے آرہا تھا۔
Who said: Two vast and trunkless legs of stone	اس نے بتایا کہ دو بڑی بڑی پتھر کی ٹانگیں
Stand in the desert ..... Near them, on the sand,	صحرا میں نصب ہیں۔ اُن کے قریب ریت میں
Half sunk, a shattered visage lies, whose frown,	آدھی دھنسی ہوئی، شکستہ کھوپڑی ہے جس کے چہرے پر غصہ کے آثار (عیاں ہے)۔
And wrinkled lip, and sneer of cold command,	ہونٹوں پر سلوٹ اور تحقیر آمیز تحکمانہ انداز

Explanation

The poet tells us that he met a traveller from an ancient land who informed him that he had seen two trunkless legs of stone standing in the desert. A shattered face was also lying beside the legs, it was half sunk in the sand. Wrinkle on lips and sneering expression on face was clearly showing him to be a proud man. But death dashed him to the ground, even his statue is broken now. We can't live upto our wishes rather every living being has to taste death.

STANZA NO. 2 (Lines- 6 to 10)

Tell that its sculptor well those passions read	یہ تاثر دیتا ہے کہ مجسمہ ساز نے اس (شہنشاہ کے) جذبات کا بغور مشاہدہ کیا ہوا تھا
Which yet survive, stamped on the lifeless things,	جو تا حال موجود ہیں اور اس بے جان مجسمہ پر نقش ہیں۔
The hand that mocked them, and the heart that fed:	جنہوں نے اس کو بنایا اور دل جس میں یہ جذبات بھرے
And on the pedestal these words appear:	اور پایہ مجسمے پر یہ الفاظ درج ہیں۔
'My name is Ozymandias, king of kings:	'میرا نام اوزی مینڈیس' ہے میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں

Explanation

In these lines, the poet says that it was written on the pedestal of the statue that his name was Ozymandias and he was the king of kings. He was an ancient king from Egypt. Its sculptor very skillfully read the passions on his face and skillfully stamped on his lifeless statue. And on the pedestal, these ironic words were written that his name was Ozymandias and he was king of kings. But now his statue is burried in the sand, making him miserable.

STANZA NO. 3 (Lines- 11 to 14)

Look on my works, ye Mighty, and despair!' (اے تمام زور آور لوگو! میرے کارناموں کو دیکھو اور شرماؤ (کیونکہ یہ کارنامے تمہارے بس سے باہر ہیں)

Nothing beside remains. Round the decay لیکن (افسوس) اب اس شہنشاہ کا کوئی کارنامہ بھی اُس کے پاس باقی نہ بچا ہے۔ ماسوائے اس زوال پذیر

Of that colossal wreck, boundless and bare کوہ قامت زبوں حال مجسمے کی باقیات کے (جس کے) اردگرد ایک وسیع و عریض اور لق و دق

The lone and level sands stretch far away. سنسان اور چٹیل صحرا تا حد نظر پھیلا ہوا ہے۔

Explanation

In the concluding stanza, the poet says that though the achievements of Ozymandias were mighty yet he found nothing in the long run, except despair and death. Life is merciless for those who try to defeat it.

Shelley considers all human passions of superiority and pride as an illusion. The underlying message of the poem is thought-provoking that we should live life humbly and show acceptance for death as an inevitable reality.

Poem 8

Ozymandias

Text & Additional Questions Answers

Q.1 What kind of feeling does the poem create in the reader's mind? (Mtn-G1)-16 (Bwp-G2)-16 (Fsd-G1)-16 (Shw-G2)-16

شاعر قاری کے ذہن میں کیسے جذبات پیدا کرتا ہے؟

Ans. The poem is full of suspense. It creates the feeling of awe and fear in the reader's mind. One feels horrified to see the shattered parts of the statue in the desert.

نظم ڈرامائی اثرات سے بھرپور ہے۔ یہ قاری کے ذہن میں دہشت اور خوف کے جذبات پیدا کرتی ہے۔ مسافر صحرا میں ایک مجسمے کے بکھرے ہوئے حصوں کو دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتا ہے۔

Q.2 What did the traveller see in the desert? مسافر نے صحرا میں کیا دیکھا تھا؟ (Grw-G1)-16

Ans. The traveller saw two vast and trunkless legs of stone, a half sunk and shattered visage of a statue lying in the desert. It is the statue of the king Ozymandias.

مسافر نے صحرا میں دھڑ کے بغیر پتھر کی دو بڑی انسانی ٹانگوں والا مجسمہ دیکھا جو ریت میں آدھا دھنسا ہوا تھا اور اس کا چہرہ مسخ تھا۔ یہ بادشاہ ''اوزیمنڈیس'' کا مجسمہ ہے۔

Q.3 What words were inscribed at the bottom of the statue? (Dgk-G1)-16 (Azk-G2)-16

مجسمے کے پائے پر کونسے الفاظ کندہ تھے؟

Ans. The following words were written at the bottom of the pedestal,

"My name is Ozymandias, king of kings,
Look on my works, ye Mighty and despair".

مجسمے کے پائے پر مندرجہ ذیل الفاظ کندہ تھے۔

''میرا نام ''اوزیمینڈیس'' ہے۔ میں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔ میرے کارناموں کو دیکھو، عظیم کارنامے جسے تم دیکھ کر مایوس ہو جاؤ گے۔

Q.4 What had the sculptor stamped on the lifeless things?

مجسمہ ساز نے بے جان (مجسمہ) پر کیا تاثرات چھوڑے تھے؟

Ans. The sculptor had stamped the frown and sneer of cold command with wrinkled lip on the lifeless statue. He is so expert in his art that everyone can read the passions of the lifeless statue like real being.

مجسمہ ساز نے بے جان مجسمے پر تیوری اور حقارت سے بھرے بے رحمانہ حکم کا تاثر چھوڑا۔ وہ اپنے فن میں اس قدر ماہر تھا کہ ہر شخص اس بے جان مجسمے پر ایک زندہ شخص کی طرح جذبات کو پڑھ سکتا ہے۔

Q.5 Who was telling the story to the poet? شاعر کو کہانی کون سنا رہا تھا؟

Ans. A traveller who had come from an ancient land told the story to the poet that he had seen a shattered statue of a king in the desert.

ایک مسافر جو قدیم سرزمین سے آیا تھا اُس نے شاعر کو یہ کہانی سنائی کہ اس نے صحرا میں ایک بادشاہ کے ٹوٹے ہوئے مجسمے کو دیکھا تھا۔

Q.6 What is the moral of the poem? نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

Ans. The moral of the poem is that man is mortal, and this world is mere shadow. All worldly grandeur and glory is short lived. Every thing vanishes with the passage of time. Therefore, the man should not be proud of himself. نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان فانی ہے اور یہ دنیا محض ایک سایہ ہے۔ تمام دنیاوی شان و شوکت عارضی ہے۔ ہر چیز وقت کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ اس لیے انسان کو خود پر گھمنڈ نہیں کرنا چاہیے۔

Q.7 What does mean by shattered visage? مسخ شدہ شکل سے کیا مراد ہے؟

Ans. The shattered visage means a face with broken parts. It also means that no one was there to take care of the dead king. The mighty king was now worst than a beggar. مسخ شدہ (شکل) سے مراد ایسا چہرہ ہے جس کے تمام حصے بکھر گئے ہوں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ مردہ شہنشاہ کے مجسمہ کی دیکھ بھال کیلئے کوئی شخص موجود نہیں تھا۔ عظیم الشان بادشاہ آج ایک فقیر سے بھی بدتر تھا۔

Q.8 Who was Ozymandias? "اوزیمینڈیس" کون تھا؟ (Rwp-G2)-16

Ans. Ozymandias was an ancient king of Egypt. He was cruel and proud of his achievements. He used to rule his subject with an iron hand.
"اوزیمینڈیس" مصر کا قدیم بادشاہ تھا۔ وہ ایک ظالم بادشاہ تھا جو اپنے کارناموں پر گھمنڈ کرتا تھا۔ اُس نے اپنی رعایا پر (اپنی انداز میں) ظلم کے ذریعے حکومت کی۔

Q.9 Discuss the elements of irony in the poem. نظم میں طنز پر روشنی ڈالیں۔

Ans. The shattered parts of the statue of the king show the elements of irony in the poem that even the statue of the king of kings was decaying in the desert. بادشاہ کے مجسمہ کے ٹوٹے ہوئے حصے نظم میں طنز کے پہلو پر روشنی ڈالتے ہیں کہ بادشاہوں کے بادشاہ کا مجسمہ بھی اب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

*****

Text Book Exercise

1. Choose the correct answer.

i. The traveller saw a _____ in the desert

a) snake **b) *statue*** c) camel d) water

ii. The poet met a_____.

a) *traveller* b) sailor c) beggar d) captain

iii. His name was written on the_____.

a) face b) body **c) *pedestal*** d) wood

iv. The wreck of the statue was _____.

a) *colossal* b) small c) big d) little

2. **Mark the statements true / false.**

i. The traveller belonged to an ancient country. **True**

ii. The traveller saw nothing in the desert. **False**

iii. Nothing was written on the pedestal of the statue. **False**

iv. Ozymandias was a prince. **False**

3. **Add two more rhyming words to each word given below.**

i. land _____ _____ (sand, brand)

ii. stone _____ _____ (bone, tone)

iii. decay _____ _____ (clay, day)

iv. fed _____ _____ (red, shed)

4. **Write down the missing word in each verse.**

i. **I met a traveller from an antique _____.**

a) sand b) band **c)** *land* d) hand

ii. **Two vast and trunkless legs of stone stood in the _____.**

a) jungle **b)** *desert* c) hill d) ground

iii. **My name is Ozymandias, king of _____.**

a) state b) America **c)** *kings* d) Rome

iv. **Of that colossal wreck, boundless and _____.**

a) *bare* b) rare c) uncovered d) head less

5. **Give a summary of the poem.**

Ans: This is a short ironic poem. The poet throws light on the mightiness of death. Those who consider themselves all powerful must keep in mind that they are also destined to die. Their feelings of pride and superiority are nothing but self-deception. Symbolically, the poet exposes the transitoriness of life, and hollowness of pride.

6. **What kind of feelings does the poem create in the readers mind?**

Ans: The poem is full of suspense. It creates the feeling of awe and fear in the reader's mind. One feels horrified to see the shattered parts of the statue in the desert.

7. **What did the traveller see in the desert?**

Ans: The traveller saw two vast and trunkless legs of stone, a half sunk and shattered visage of a statue lying in the desert. It is the statue of the king Ozymandias.

❁❁❁❁❁

Poem 9	The Feed (چوگا) (Ahmed Nadeem Qasmi)

(نظم کا مرکزی خیال)

احمد ندیم قاسمی نے اس نظم میں ماں کی لازوال محبت اور بے مثل شفقت کو بیان کیا ہے۔ چڑیا اماں گھونسلے میں اپنے بھوکے بچوں کو باجرے کا دانہ دینے کے لیے آتی ہے۔ اس کے پاس اپنے دس بچوں کے لیے صرف ایک دانہ ہے وہ نہیں جانتی کہ یہ ایک دانہ کس بچے کو کھلائے۔ وہ اس ایک دانے کو دس حصوں میں توڑتی ہے اور سب کو کھلاتی ہے۔ شاعر انسانوں سے سوال کرتا ہے کہ انسان نے بھی ایٹم کو توڑنا سیکھا ہے لیکن وہ اس سے ایٹم بم جیسے مہلک ہتھیار بنا رہا ہے اور لاکھوں انسانوں کی ہلاکت کر رہا ہے شاعر یہ کہتا ہے کہ کیا دورِ حاضر کے انسان نے یہ سیکھا ہے کہ لاکھوں انسانوں کی بھوک اور محرومیت کو کیسے ختم کیا جائے؟

(Text & Explanation)	(با محاورہ اردو ترجمہ)

Reference

These lines have been taken from the Poem "The Feed" written by Ahmad Nadeem Qasmi.

Context

The poet has depicted a very beautiful picture of a mother sparrow feeding her ten young ones. She has only one grain to feed all of them. The poem elevates the stature of mother's love for her children. Symbolically, the poet satirizes at man's wish to develop nuclear weapons instead of producing food.

(Lines 1-6)

Holding a grain of millet in her beak	باجرے کا اک دانہ اپنی چونچ میں رکھے
The mother sparrow has come to feed.	چڑیا اماں چوگا دینے آئی ہے
The young ones are so tiny and small	بچے اتنے ننھے منے سے ہیں
From head to toe they are beaks	جب وہ چیختے ہیں
When they cry.	سر سے پنجوں تک چونچیں بن جاتے ہیں
One grain to be fed to ten young ones	دانہ ایک اور بچے دس

Explanation

In these lines, the poet depicts the picture of a caring mother surrounded by her hungry young ones. She has only one grain of millet in her beak. The young ones are too small to fly and feed themselves. They are so tiny that from head to toe they are looking like beaks. The mother is confused how to feed all of them with only one grain of millet. In fact the poet highlights the problem of the scarcity of food in the world. Most of the people have to spend their life in the constant pangs of hunger. The poet seems to ask the high-ups of the world to produce food than bombs.

(Lines 7 to 10)

To whom the mother sparrow should feed?	چڑیا اماں کس کو چوگا دے
Conjoining beak with beak	کس کس کی چونچ سے چونچ ملا کر
With whom she should solace?	وہ کس کس کو راحت دے گی
Fissuring the atom,	ذرے کو توڑتے ہوئے

Explanation

The mother sparrow is confused as to whom she should feed first. She conjoins her beak with their beak. She splits the grain into ten equal pieces to feed all of them. On the other hand, Man has also learnt to break atom, but, unfortunately, he has developed bombs instead of food.

(Lines 11 to 15)

You have learn to weep and wail in a loud tone,	تم نے دھاڑیں مار کر رونا اور آہ بکا کرنا تو سیکھ لیا ہے۔
Splitting the grain,	دانہ توڑ کر
You have learnt to set life on foot	تم نے زندگی کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا سیکھ لیا ہے۔
Could you split the grain?	کیا تم دانہ توڑ سکو گے؟
One grain to be fed to the ten young ones.	ایک دانہ دس بچوں کو کھلانا ہے۔

Explanation

The mother sparrow is surprised at the reaction of her young ones on the sight of food. She feels amazed how her young ones have learnt to weep and wail in a loud tone and how they have managed to stand at the sight of food. The poet asks Man if he has learnt to split grain to feed the hungry. But the poet feels dejected to see that human beings are busy in producing bombs instead of food. The mood of the poet is gloomy. His feelings are subjective.

Poem 9	The Feed

Text & Additional Questions Answers

Q.1 What does the sparrow hold in her beak? چڑیا اپنی چونچ میں کیا تھامے ہوئے ہے؟ (Grw-G21)-16

Ans. The mother sparrow holds a grain of millet in her beak. She has come to feed her ten young one with it. (Dgk-G1)-16 (Dgk-G2)-16

چڑیا اپنی چونچ میں باجرے کا دانہ اٹھائے ہوئے ہے۔ وہ اپنے دس ننھے منے بچوں کو یہ دانہ کھلانے آئی ہے۔

Q.2. Which line in the first stanza tells us that the young ones have no feathers? پہلے بند کی کونسی لائن یہ بتاتی ہے کہ ننھے بچوں بال و پر نہیں تھے۔

Ans. The young ones are so tiny and small that from head to toe they are beaks.

ننھے بچے اتنے چھوٹے ہیں کہ سر تا پاؤں وہ صرف چونچ دیکھائی دیتے ہیں۔

Q.3 How many young ones are to be fed? کتنے ننھے منے بچوں کو (چوگا) دانہ کھلانے کی ضرورت ہے؟

Ans. There are ten young ones in the nest to be fed. The mother sparrow has only one grain of millet for them. گھونسلے میں دس ننھے منے بچے موجود ہیں جنھیں دانہ کھلانے کی ضرورت ہے۔ اماں چڑیا کے پاس انہیں دینے کے لیے صرف ایک باجرے کا دانہ موجود ہے۔

Q.4 What has the poet described in the poem? نظم کا مرکزی خیال لکھیں۔ نظم میں کیا بیان کیا ہے؟ (Lhr-G2)-16

OR (Lhr-G1)-16

Bring out the main idea of the poem?

Ans. The main idea of the poem is that modern man should help in eliminating the hunger from the world than producing the weapon for mass destruction. He should learn how to live together with love.

نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ جدید انسان کو دنیا میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی پیداوار کی بجائے غربت کو ختم کرنا چاہیے۔ جدید انسان کو دوسروں کے ساتھ محبت کے ساتھ رہنا سیکھنا چاہیے۔

Q.5 Describe the ten young ones in the poem. نظم میں دس ننھے منھے بچوں کو بیان کریں۔

Ans. The First two lines of the poem tell us that the young ones are so tiny and small that they look like beaks from head to toe.

نظم کے پہلے دو اشعار بتاتے ہیں کہ بچے اس قدر چھوٹے ہیں کہ وہ سر سے پاؤں تک چونچ ہی نظر آتے ہیں۔

Q.6 Describe why does the mother sparrow worry. اماں چڑیا کی پریشانی کی وجہ بیان کریں۔

Ans. The mother sparrow was worried because she had only one grain of millet for ten young ones to be fed. Therefore, she was worried.

اماں چڑیا اس لیے پریشان ہے کیونکہ اس کے پاس باجرے کا صرف ایک دانہ ہے جو اس نے دس بچوں کو کھلانا تھا۔ اس لیے وہ پریشان تھی۔

Q.7 How does the mother sparrow feed its children? (Lhr-G1)-16

اماں چڑیا اپنے بچوں کو کیسے (دانہ) کھلاتی ہے؟

Ans. The mother sparrow conjoins its beak with the young ones and feed them. This shows the iove of the mother with its children and shortage of food in the world.

اماں چڑیا بچوں کی چونچ سے چونچ ملا کر انہیں دانہ کھلاتی ہے۔ نظم ماں کی بچوں کے لیے محبت اور دنیا میں غذا کی کمی کو بیان کرتی ہے۔

Q.8 What does the poet ask the modern man to break? (Azk-G1)-16

شاعر جدید انسان سے کیا چیز توڑنے کا تقاضا کرتا ہے؟

Ans. The poet criticizes at the production of atomic weapons. He is of the view that scientific research should help in eliminating the hunger from the world than producing weapons for mass destruction.

شاعر ایٹمی ہتھیاروں کی پیداوار پر تنقید کرتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ سائنسی تحقیق کا مقصد دنیا میں غربت کے خاتمے میں مدد کرنا ہونا چاہیے نا کہ اس کا مقصد ہتھیاروں کی پیداوار سے بڑے پیمانے پر تباہی ہو۔

****

Text Book Exercise

1. Answer the following questions.

Ans: Please see *(Text & Additional Questions Answers)* from (1 to 8), at the start.

2. Choose the correct answer.

i. What was the mother sparrow holding in her beak?

a) wheat b) rice **c) *millet*** d) maize

ii. The young ones are tiny and

a) big **b) *small*** c) white d) black

iii. How many young ones are there in the nest?

a) Three **b) *ten*** c) twelve d) nine

iv. Name the bird that has come to feed her young ones,

a) crow b) pigeon **c) *sparrow*** d) parrot

3. Read the poem and write down the missing word in each line.

i) From head to toe they are **beaks**.

ii) The mother sparrow has come to **feed**.

iii) One grain to be fed to the **ten** young ones.

4. Mark the statements true or false.

i) The young ones are tiny and small.	**True**
ii) The mother sparrow holds a grain of rice in her beak.	**False**
iii) The young ones do not weep and wail in a loud tone.	**False**
iv) One grain is to be fed to the six young ones.	**False**

5. Explain the last three lines of this poem with reference to the context.

Ans: Reference

These lines have been taken from the Poem "The Feed" written by 'Ahmad Nadeem Qasmi.

Context

The poet has depicted a very beautiful picture of a mother sparrow feeding her ten young ones. She has only one grain to feed all of them. The poem elevates the stature of mother's love for her children. Symbolically, the poet satirizes at man's wish to develop nuclear weapons instead of producing food.

Explanation:

The mother sparrow is surprised at the reaction of her young ones on the sight of food. She feels amazed how her young ones have learnt to weep and wail in a loud tone and how they have managed to stand at the sight of food. The poet asks Man if he has learnt to split grain to feed the hungry. But the poet feels dejected to see that human beings are busy in producing bombs instead of food. The mood of the poet is gloomy. His feelings are subjective.

6. Write a critical appreciation of the poem.

Ans: The poet has depicted a very beautiful picture of a mother sparrow feeding her ten young ones. She has only one grain to feed all of them. The poem elevates the stature of mother's love for her children. Symbolically, the poet satirizes at man's wish to develop nuclear weapons instead of producing food.

7. What do you feel after reading the poem?

Ans: The main idea of the poem is that modern man should help in eliminating the hunger from the world than producing the weapon for mass destruction. He should learn how to live together with love.

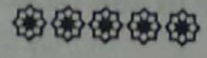

Poem 10	The Hollow Men (کھوکھلے انسان) (T.S.Eliot)

(نظم کا مرکزی خیال)

اس نظم میں شاعر نے مادی اور مشینی انداز سے زندگی گزارنے والے دور حاضر کے انسانوں پر شدید تنقید کی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ مادیت پرستی اور بے مقصد زندگی نے دور جدید کے انسانوں کو روحانی طور پر کھوکھلا بنا دیا ہے۔ آج کے لوگ اپنے جذبوں، ارادوں اور قوت ارادی سے عاری ہیں۔ ان کی آوازیں بے اثر ہیں اور اپنے تمام اعمال میں بے عملی کا شکار ہیں۔ شاعر ہمیں اخلاقی سبق دیتے ہوئے کہتا ہے کہ موجودہ انسان کو اخلاقیات، محبت، بھائی چارے اور باہمی احترام کا خیال رکھنا چاہیے۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference

These lines have been taken from the poem "The Hollow Men" written by T.S. Eliot.

Context

The poem is a satire on the modern mechanical mind-set of 21st century. The people are spirtually and mentally hollow. Their feelings and emotions are hollow. Apparently, they seem to be a living being but inwardly they are soulless.

(Lines 1 to 10)

We are the hollow men	ہم کھوکھلے انسان ہیں
We are the stuffed men	ہم بھوسہ بھرے انسان ہیں
Learning together	ایک دوسرے کو سہارا دیئے اکٹھے کھڑے ہیں۔
Headpiece filled with straw. Alas!	افسوس! ہمارے دماغ میں بھس بھرا ہوا ہے۔
Our dried voices, when	ہماری آوازیں بے اثر ہو چکی ہیں جب
We whisper together	ہم (آپس میں) سرگوشیاں کرتے ہیں۔
Are quiet and meaningless	بے مفہوم اور بے مقصد ہوتی ہیں۔
As wind in dry grass	جیسے خشک گھاس میں ہوا کے (سرسرانے) کی آواز (بے مقصد ہے)
Or rats' feet over broken glass	یا جیسے ٹوٹے ہوئے کانچ کے (ٹکڑوں کی آواز جو چوہوں کے پاؤں ٹکرانے) سے پیدا ہوتی ہے
In our dry cellar.	جو ہمارے غلہ خانوں میں ہیں۔

Explanation

The poet is utterly dissatisfied with the hollowness of modern man. According to the poet, the head of modern man is filled with straws. His words are meaningless, and there are contradictions in their words and action. His speech is no more than the voice made by grass or the rats running over broken glass in a dry cellar. His feelings are not skin deep. The poet feels sorry for them.

(Lines 11 to 18)

Shape without form, shade without colour,	شکل بغیر کسی خدوخال کے سایہ بغیر کسی رنگ کے
Paralysed force, gesture without motion;	جیسے (فالج زدہ انسان بغیر حرکت کے اشارہ (کرتے ہیں)
Those who have crossed	وہ جو راہی عدم ہو چکے ہیں۔
With direct eyes, to death's other Kingdom	موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وادی قضا میں قدم رکھ چکے ہیں۔
Remember us-if at all - not as lost	اگر کبھی ہمیں یاد کریں گے بھی تو، وہ ہمیں
Violent souls, but only	شدت پسند نہیں سمجھیں گے بلکہ
As the hollow men	کھوکھلے انسان سمجھیں گے
The stuffed men.	بھوسہ بھرے ہوئے انسان

Explanation

The poet presents a pathetic picture of modern man who has become an inactive member of the society. He has shape without form and shade without colour. His gestures are motionless. In short, he has become a paralyzed force which does not make any contribution. Those who have passed to the other world will consider him a puppet. The poet has depicted a clear pen-picture of the hollowness of modern man. Nations prosper if sound decisions and actions are taken by energetic and wise people.

Poem 10 — The Hollow Men

Text & Additional Questions Answers

Q.1 Why does the poet call the modern men as hollow men? (Fsd-G1)-16

شاعر جدید انسان کو کھوکھلے انسان کیوں قرار دیتا ہے؟ (Grw-G2)-16

Ans. The poet calls the modern men as hollow men because they have no faith, and no feelings of brotherhood, affection and sincerity for others. They have no creativity and no aims. (Mtn-G2)-16 (Rwp-G2)-16

شاعر جدید انسان کو کھولا انسان اس لیے کہتا ہے کیونکہ وہ بھائی چارے، شفقت اور خلوص کے لیے کوئی عقیدہ اور جذبات نہیں رکھتا ہے۔ وہ تخلیقی صلاحیتوں سے محروم ہے اور اس کی زندگی میں کوئی مقاصد نہیں ہے۔

Q.2 What does the poet say in the last stanza of the poem?

شاعر نے نظم کے آخری بند میں کیا کہا ہے؟

Ans. In the last stanza of the poem, the poet tells us about the people of the past. They were brave men with definite aims in life. But modern men are good for nothing. They are stuffed with straws. They are devoid of courage and faith.

نظم کے آخری بند میں شاعر ماضی کے لوگوں کے بارے میں بتاتا ہے۔ وہ بہادر لوگ تھے جن کے زندگی میں اہداف واضح تھے۔ لیکن موجودہ انسان کسی بھی کام کے نہیں ہیں۔ وہ بھوسے سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ ہمت اور یقین کامل سے مبرا ہیں۔

Q.3 Why does the poet give example of rat walking on broken glass?

شاعر چوہے کی ٹوٹے ہوئے شیشے پر چلنے کی مثال کیوں دیتا ہے؟

Ans. The poet gives example of a rat walking on the broken glass to show the triviality and the meaninglessness of the activities of modern men.

شاعر چوہے کی شیشے پر چلنے کی مثال اس لیے دیتا ہے تا کہ وہ جدید انسانوں کی بے وقعتی اور بے مقصدیت کو دکھائے۔

Q.4 What is the moral lesson of the poem? نظم کا اخلاقی سبق کیا ہے؟

Ans. The moral lesson of the poem is that we should live for others. We should help others, we should work for common cause of mankind.

نظم کا اخلاقی سبق یہ ہے کہ ہمیں دوسروں کے لیے زندہ رہنا چاہیے۔ ہمیں دوسروں کی مدد کرنی چاہیے اور انسانیت کے مشترکہ مقصد کے لیے کام کرنا چاہیے۔

Q.5 What does the stuff men mean? ''بھوسہ بھرے ہوئے انسانوں'' سے کیا مراد ہے؟ (Lhr-G1)-16

Ans. The stuffed men means that modern men are without feeling. They are like robots or machines. They are stuffed with ego, selfishism jealousy and worthless ideas.

بھوسہ بھرے ہوئے انسانوں سے مراد جدید انسانوں کا جذبات سے عاری ہونا ہے۔ وہ روبوٹس یا مشینوں کی طرح ہیں۔ وہ انا پرستی، خود غرضی، حسد اور بے وقعت خیالات سے بھرے ہوئے ہیں۔

Q.6 What does the poet say about 'whisperings'? شاعر سرگوشیاں کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

Ans. According to the poet, our whisperings are as meaningless as wind in the dried grass or like the voices of creeping rats on the pieces of broken glass. It is so because their conversation is devoid of feelings of affection, sympathy, and love.

شاعر کے مطابق ہماری سرگوشیاں بے مقصد ہیں جیسا کہ خشک گھاس میں ہوا یا شیشے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں پر رینگتے چوہوں کی آوازیں ہوتی ہیں۔ یہ ایسا اس لیے ہے کہ ان کی گفتگو شفقت ہمدردی اور محبت کے جذبات سے عاری ہے۔

Q.7 Who have been called the hollow men by T.S. Eliot?

شاعر ٹی۔ایس۔ایلیٹ نے کن لوگوں کو کھوکھلے انسان قرار دیا ہے؟

Ans. The poet called modern men as hollow men. He has deep analysis of European society that's why he condemns their attitude toward one another.

شاعر نے جدید انسانوں کو کھوکھلے انسان قرار دیا ہے۔ اس نے یورپی معاشرے کا گہرا تجزیہ کیا ہے اس لیے وہ ان کے ایک دوسرے کے لیے رویے کی سخت مزمت کرتا ہے۔

****

Text Book Exercise

1. Choose the correct answer from the options given below:

i. The poet calls men

a) hungry b) thirsty **c) *hollow*** d) cruel

ii. This poem has been written by

a) Keats **b) *T. S. Eliot*** c) W. B. Yeats d) Byron

iii. The title of the poem is

a) *The hollow men* b) The hollow man

c) The hollow woman d) The hollow women

iv. We convey

a) *nothing* b) something c) anything d) a few words

2. Mark the statements true / false.

i. We are hollow men. **True**

ii. We do not whisper together. **False**

iii. Shape without form, shade with colour. **True**

iv. We do not learn together. **False**

3. Add two more rhyming words to each of the words given below:

i. hollow _____ _____ (follow, swallow)

ii. glass _____ _____ (brass, class, glass)

iii. colour _____ _____ (squalor)

iv. wind _____ _____ (Rind, Hind)

4. **Write down the missing words in each verse.**

ii. **We are hollow _____.**

a) *men* b) boys c) women d) girls

iii. **Or rats' feet over broken _____.**

a) table b) chair **c)** *glass* d) mirror

iv. **Remember us, if at all, not as _____.**

a) *lost* b) found c) unwise d) hungry

v. **Violent souls, but _____.**

a) *only* b) really c) dead d) alive

5. **Write a critical note on the poem.**

Ans: The poem is a satire on the modern mechanical mind-set of 21st century. The people are spirtually and mentally hollow. Their feelings and emotion are hollow. Apparently, they seem to be a living being but inwardly they are soulless.

6. **Give a summary of the poem.**

Ans: As above in question no.5.

7. **Why does the poet call modern men as hollow men?**

Ans: The poet calls the modern men as hollow men because they have no faith, and no feelings of brotherhood, affection and sincerity for others. They have no creativity and no aims.

8. **What does the poet say in the last stanza of the poem?**

Ans: In the last stanza of the poem, the poet tells us about the people of the past. They were brave men with definite aims in life. But modern men are good for nothing. They are stuffed with straws. They are devoid of courage and faith.

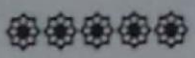

Poem 11	Leisure (فراغت) (William Henry Davies)

(نظم کا مرکزی خیال)

شاعر اس نظم میں دورِ جدید کے انسانوں کے اُن رویوں اور اندازِ فکر پر تنقید کرتا ہے۔ جس سے وہ فرصت کے لمحات کی محرومی کی وجہ سے شدید ذہنی جمود کا شکار ہے۔ دنیاوی معاملات اور پیسے کی دوڑ نے موجودہ انسان کو ذہنی اور روحانی پریشانیوں میں اُلجھا دیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ قدرت کے تمام مظاہرے اور نشانیاں انسان کے لیے راحت اور سکون کا ذریعہ ہیں۔ شاعر یہ درس دیتا ہے کہ ہمیں فرصت کے لمحات کے دوران قدرت کے حسن سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔ جس کی تخلیق کا مقصد صرف انسان کو تسکین فراہم کرنا ہے۔ اگر انسان قدرتی حسن سے لطف اندوز نہیں ہوتا تو یہ زندگی بیکار ہے۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference

These lines have been taken from the poem "Leisure" written by William Henry Davies.

Context

Nature is soothing, it fills man's soul with bliss and pleasure. It must be valued, otherwise, life becomes a burden. But the modern man undergoes this stress due to materialistic persuits. The poet personifies 'Nature' as living entity and a soothing force.

(Lines 1-4)

What is this life if, full of care — یہ کیسی زندگی ہے اگر تفکرات سے بھری ہے۔

We have no time to stand and stare? — ہمارے پاس ٹھہرنے اور قدرتی خوبصورتی کو دیکھنے کا وقت نہیں ہے

No time to stand beneath the boughs — اتنا وقت بھی نہیں کہ (درختوں کی) ڈالیوں کے نیچے کھڑے ہو جائیں۔

And stare as long as sheep or cows: — اور قدرتی خوبصورتی کو دیکھیں جتنی دیر تک بھیڑیں اور گائیں دیکھا کرتی ہیں

Explanation

The poet wants to tell us about the materialism of modern man. When everybody is running after the material gains. Nobody cares to spare a few moments and enjoy the beauty of nature scattered all around him. The poet advises us to look around how natural surroundings are replete with flowers, fruits, leaves, plants and trees. The poet says that human beings do not enjoy the beauty of nature as long as animal do. The poet says that we should also enjoy natural beauty as long as animals do.

(Lines 5 to 6)

No time to see, in broad day light, — اتنا وقت بھی نہیں کہ دن کے اُجالے میں دیکھیں

Streams full of stars, like skies at night: — کہ دن میں ندیاں ستاروں سے ایسے بھری ہوئی لگتی ہیں جیسے آسمان رات کو (تاروں سے) سجا ہوتا ہے۔

Explanation

The poet asks us what is the use of this life if we do not watch the twinkling streams of water. When the sunlight reflects on the shaking surface of the water, it creates twinkling stars in the streams. They look as beautiful as stars in the sky.

(Lines 7 to 8)

No time to turn at Beauty's glance, اتنا وقت نہیں کہ حُسن کے جلوے کو نظر بھر دیکھیں

And watch her feet, how they can dance: اور اُس (حسینہ) کے پاؤں دیکھیں کہ وہ کیسے محوِ رقص ہے

Explanation

The poet personifies the 'beauty glance' in these lines. The poet criticizes at the modern man that he has become so much materialistic that he does not care for a maiden dancing around him. He does not watch her feet and her art.

(Lines 9 to 10)

Not time to wait till her mouth can اتنا وقت نہیں کہ دیکھیں اس کے چہرے پر

Enrich that smile, her eyes began? پھیلنے والی مسکراہٹ جو اس کی آنکھوں سے شروع ہوتی ہے؟

Explanation

It is a pity that we have become so much materialistic that we have no time to listen the song of a maiden. When she sings, a smile appears on her lips and her eyes start twinkling.

(Lines 11 to 12)

A poor life this if, full of care, یہ بیچارگی کی زندگی ہے اگر صرف پریشانیوں سے بھری ہے

We have no time to stand and stare. ہمارے پاس ٹھہرنے اور مشاہدہ کرنے کا وقت نہیں ہے۔

Explanation

The poet tells us if we are unable to spare time from our busy routine, if we don't enjoy the beauty of nature around us, if we can't stand beneath the boughs and watch the dance of the maiden, our life is poor and deplorable.

Poem 11 — Leisure

Text & Additional Questions Answers

Q.1 What is the poet trying to say in the last two lines of the poem? (Mtn-G1)-16 (Rwp-G1)-16

شاعر پہلے دو اشعار میں کیا کہنا چاہتا ہے؟

Ans. In the last two lines of the poem, the poet tries to say that the modern man is living a life full of worries and cares. If he is leading a busy and hectic life, his life is dull and drab. نظم کے آخری دو اشعار میں شاعر یہ بات کہنے کی کوشش کرتا ہے کہ جدید انسان کی زندگی تکالیف اور پریشانیوں سے بھری ہوئی ہے۔ اگر وہ انتہائی مصروفیت والی زندگی گزار رہا ہے تو یہ زندگی افسوسناک اور قابل رحم ہے۔

Q.2 What weakness of modern man is mentioned in the poem?

نظم میں جدید انسان کی کس کمزوری کا تذکرہ کیا گیا ہے؟

Ans. Neglecting the aesthetic pleasures and running after material gains are the major weaknesses of modern man mentioned in the poem. The poet is of the view that man should lead a simple and carefree life.

اس نظم میں جدید انسان کی جمالیاتی پہلوؤں سے نظر اندازی اور مادی اشیاء کے پیچھے بھاگنے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ شاعر خیال کرتا ہے کہ جدید انسان کو ایک سادہ اور آزاد زندگی بسر کرنی چاہیے۔

Q.3 What is the central idea of the poem? نظم کا مرکزی خیال بیان کریں۔ (Sgd-G2)-16 (Bwp-G2)-16 (Gwr-G1)-16 (Bwp-G1)-16

Ans. The central idea of the poem is that man should be able to enjoy his life. He should have spare time to enjoy the beauty of nature around him. Unless we enjoy the aesthetic beauty scattered around us, our life will remain poor.

نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان کو اپنی زندگی سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔ اس کو فرصت کے لمحات میسر ہونے چاہیے تاکہ وہ اپنے اردگرد میں قدرت کی خوبصورتی سے محظوظ ہو سکے۔ جب تک ہم اپنے اردگرد پھیلی جمالیاتی حسن سے لطف اندوز نہیں ہوتے ہماری زندگی محروم ہی رہے گی۔

Q.4 What type of delights does we miss in our daily life because of lack of time? (Rwp-G1)-16

ہم روزمرہ زندگی میں وقت کی کمی کی وجہ سے کونسے نظاروں سے محروم ہوتے ہیں؟

Ans. We miss the beauty of nature all around us. Nature is replete with beauty but we ignore it due to lack of time. ہم اپنے اردگرد قدرتی کی خوبصورتی کے نظارے سے محروم ہوتے ہیں۔ قدرت خوبصورتی سے مزین ہے لیکن ہم وقت کی کمی کی وجہ سے اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔

Q.5 Explain personification in the poem.

نظم میں (Personification) استعارے کی وضاحت کریں۔

Ans. Personification is the figure of speech in which a lifeless thing is presented as a living thing. In the poem, the poet has personified beauty 'glance' as a girl who smiles and dances.

(Personification) استعارہ ایک ادبی اصطلاح ہے جس میں بے جان چیزوں کو جاندار شے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس نظم میں شاعر نے خوبصورتی کے جلوے کو لڑکی کی مسکراہٹ اور رقص سے تشبیہ دی ہے۔

Q.6 Which natural scenes the poet has mentioned in the poem?

شاعر نے اس نظم میں کن قدرتی مناظر کا تذکرہ کیا ہے؟

Ans. The poet has mentioned the sheep and cows grazing in the fields, streams full of stars and a maiden with beautiful dance.

شاعر نے بھیڑوں اور گائے کے میدانوں میں چرنے کو، ندیاں کا ستاروں سے بھرنے کو، اور دوشیزہ کے خوبصورت رقص کو بیان کیا ہے۔

*****

Text Book Exercise

1. Read the poem and complete the lines with rhyming words.

i. What is the life if, full of care
We have no time to stand and **stare**.

ii. No time to see in broad day **light**.
Streams full of stars, like skies at night.

iii. A poor life this if, full of care
We have no time to stand and **stare**.

2. Why do you think the poet has given this title to his poem when he is talking about life full of care with no time to stand and stare. (100 to 150 words)

Ans: The title of the Poem "Leisure" suggests the shortage and lackness of modern man to relish the beauty of nature. The poet proves the fact that the man should enjoy his spare time appreciating the scenes and sights of Nature.

3. What is the poet trying to say in the last two lines of the poem?

Ans: Please see Q.No.1 in *(Text & Additional Questions Answers)* Exercise, at the start.

4. Write down the pairs of all rhyming words in the poem.

Ans: Care ---- stare
boughs ---- cows
daylight ---- hight
Glance ---- dance
Can ---- began

Poem 12	Ruba'iyat (رباعیات) (Allama Muhammad Iqbal)

(نظم کا مرکزی خیال)

علامہ محمد اقبال نے اس نظم میں ایمان کامل اور عقیدے کی پختگی کا ذکر کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ مسلمانوں کو خدا پر یقین کامل ہونا چاہیے جو انہیں دوبارہ ایک مضبوط ملت بنا سکتا ہے۔ آج کا مسلمان مغرب کی تہذیب اور کلچر سے مرعوب دکھائی دیتا ہے۔ مسلمان کو اپنی عزت نفس کا خیال رکھنا چاہیے کیونکہ بے یقینی غلامی سے بدتر ہے۔ شاعر مسلمانوں کو دوبارہ اسلام سے ناطہ جوڑنے کا سبق دیتا ہے تاکہ وہ دنیا میں اپنی کھوئی ہوئی عزت اور مقام حاصل کر لیں۔

(Text & Explanation)	(با محاورہ اُردو ترجمہ)

Reference

These lines have been taken from "Ruba'iyat" written by Allama Muhammad Iqbal.

Context

Allama Iqbal seems to lament on the deplorable state of Muslims in the present era. Muslims are distracted as they have no unity and faith in God. Their prayers are hollow and their feelings are devoid of love. 'Lack of faith' has made the Muslims disgraced and discontented.

STANZA NO. 1

Faith is like Abraham at the stake: to be	یقیں، مثلِ خلیل آتش نشینی!
Self-honoring and God-drunk, is faith. Hear me,	یقیں اللہ مستی، خود گزینی!
You whom this age's way so captivate!	سن اے تہذیب حاضر کے گرفتار
To have no faith is worse than slavery.	غلامی سے بدتر ہے بے یقینی!

Explanation

The poet throws light on the value of firm faith in God. It saves man from the humiliation of bowing before others. His strong and staunch belief in Allah will lead him towards an honourable life. The poet describes that faith should be like the faith of Abraham who did not feel scared from burning alive. But he was saved by God because of his true faith in Him. The poet feels sorry for the present state of Muslims. He advises them not to fall a prey to western life style. According to him, our life is worse than slavery if we have no faith.

Stanza-2

Music of strange lands with Islam's fire blends,	عرب کے سوز میں ساز عجم ہے
On which the nation's harmony depends;	حرم کا راز توحید امم ہے
Empty of concord is the soul of Europe,	تہی وحدت سے ہے اندیشۂ غرب
Whose civilization to no Makkah bends.	کہ تہذیب فرنگی بے حرم ہے!

Explanation

The poet criticizes at the hollowness of European civilization. They are scattered, they have no center of unity. Iqbal also expresses his strong conviction in the Islamic values. According to him, Islam promotes brotherhood, Unity and harmony. The Europeans are devoid of the feelings of true faith in God. So, their life is always perplexed.

Stanza-3

Love's madness has departed: in	محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
The Muslim's veins the blood runs thin;	مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
Ranks broken, hearts perplexed, prayers cold,	صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
No feeling deeper than the skin.	کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے

Explanation

In this stanza, the poet satirizes on the Muslims whose feelings are not skin deep. They are allured by the West. They are different from their ancestors. They don't have true faith in God. Their ranks are broken, their hearts are depressed and their prayers are artificial. They do not care for feelings of love, sacrifice and unity among themselves. Their feelings are not skin deep.

Poem 12	Ruba'iyat

Text & Additional Questions Answers

Q.1 Who was Abraham? حضرت ابراہیمؑ کون تھے؟

Ans. Hazrat Abraham (AS) was the prophet of Allah. He was thrown in the fire by Namrood but his firm faith in God saved him without any harm. حضرت ابراہیمؑ اللہ کے نبی تھے۔ انہیں نمرود نے آگ میں پھینکا تھا لیکن خدا پر راسخ عقیدے نے انہیں بچالیا اور انہیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا۔

Q.2 What is worse than slavery? غلامی کس سے بدتر ہے؟ (Azk-G2)-16

Ans. Having no faith is worse than slavery. If we have no faith in God, we will be slave to everyone. Faith in God is the strength of the man. عقیدے سے محرومی غلامی سے بدتر ہے۔ اگر ہمارا خدا پر پختہ عقیدہ نہیں ہے تو ہم ہر شخص کے غلام ہوں گے۔ خدا پر عقیدہ ہی انسان کی اصل طاقت ہے۔

Q.3 Who cannot compete with the civilization of Makkah?

کس تہذیب کا مکہ کی تہذیب سے موازانہ کرنا مشکل ہے؟

Ans. European civilization can't compete with the civilization of Makkah because they are devoid of spiritual strength. They have no binding force as Makkah which unites Muslims and strengthens them.

یورپ کی تہذیب کا مکے کی تہذیب سے موازانہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یورپ روحانی طاقت سے عاری ہیں۔ ان میں مکہ کی طرح یکجا کرنے کی صلاحیت نہیں ہے جو تمام مسلمانوں کو اکٹھا کرتی ہے اور طاقتور بناتی ہے۔

Q.4 What has made the efforts of the Muslims fruitless? (Lhr-G2)-16

کس نے مسلمانوں کی کوششوں کو لاحاصل بنادیا ہے؟ (Azk-G2)-16

Ans. Dwindling faith in God has made the efforts of the Muslims fruitless. They also lacks in the faith in their glorious past. They don't see towards the civilization of Makkah for guidance. They seem to be captivated by the shallow civilization of west. (Shw-G2)-16 (Sgd-G1)-16

خدا پر عقیدے میں کمزوری نے مسلمانوں کی تمام کوششوں کو لاحاصل بنادیا ہے۔ وہ اپنے تابناک ماضی میں یقین نہیں رکھتے ہیں۔ وہ مکے کی تہذیب کو اپنی ہدایت کیلئے نہیں دیکھتے ہیں۔

Q.5 What is the moral lesson of the poem? نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

Ans. The moral lesson of the poem is that we should have firm faith in Allah. We should seek guidance from Islam rather than looking towards West. We should be united, fearless and self esteemed. اس نظم کا اخلاقی سبق یہ ہے کہ ہمیں اللہ پر راسخ عقیدہ رکھنا چاہیے۔ ہمیں مغرب کی طرف دیکھنے کی بجائے اسلام سے راہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔ ہمیں متحد، بے خوف اور خوددار ہونا چاہیے۔

Q.6 What is the present state of the Muslims as given in the poem?

اس نظم میں مسلمانوں کی کونسی موجودہ حالت بتائی ہے؟

Ans. The present state of the Muslims is very poor. They have no harmony among themselves. Their ranks are broken, minds are perplexed, prayers are cold and their feelings are not deeper than the skin.

مسلمانوں کی موجودہ حالت بہت ابتر ہے۔ ان کے درمیان ہم آہنگی نہیں ہے۔ ان کی صفیں درہم برہم ہیں، ذہن پریشانی کا شکار ہیں ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور ان کے جذبات محض دکھاوا ہیں۔

Q.7 What should the Muslim not do? مسلمان کو کیا نہیں کرنا چاہیے؟

Ans. The Muslim should not be impressed by the material progress of the west. They should turn to Makkah and believe in their glorious past.

مسلمانوں کو یورپ کی مادی ترقی سے متاثر نہیں ہونا چاہیے۔ انہیں مکہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اپنے تابناک ماضی پر یقین رکھنا چاہیے۔

****

Text Book Exercise

☆ **Answer the following questions.**

1. Who was Abraham (A.S.)?

Ans: Please see Q.No.1 in *(Text & Additional Questions Answers)* Exercise, at the start.

2. What is worse than slavery?

Ans: Please see Q.No.2 in *(Text & Additional Questions Answers)* Exercise, at the start.

3. Who cannot compete with the civilization of Mecca?

Ans: Please see Q.No.3 in *(Text & Additional Questions Answers)* Exercise, at the start.

4. What has made the efforts of Muslims fruitless?

Ans: Please see Q.No.4 in *(Text & Additional Questions Answers)* Exercise, at the start.

5. What is the moral lesson of the poem?

Ans: Please see Q.No.5 in *(Text & Additional Questions Answers)* Exercise, at the start.

6. What is the present state of the Muslims as given in the last stanza of the poem?

Ans: Please see Q.No.6 in *(Text & Additional Questions Answers)* Exercise, at the start.

7. Explain the last two lines in the second stanza of the poem.

Ans: Explanation

The poet criticizes at the hollowness of European civilization. They are scattered, they have no center of unity. Iqbal also expresses his strong conviction in the Islamic values. According to him, Islam promotes brotherhood, Unity and harmony. The Europeans are devoid of the feelings of true faith in God. So, their life is always perplexed.

❀❀❀❀❀

Poem 13	A Tale of Two Cities (دو شہروں کی ایک داستان) (John Peter)

(نظم کا مرکزی خیال)

اس نظم میں شاعر نے دوسری جنگ عظیم 1945ء میں جاپان کے دو بڑے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی کی تباہی کی منظر کشی کی ہے۔ امریکہ نے جاپان کو بطور حریف سبق سکھانے کے لیے دو ایٹم بم گرائے جس سے لاکھوں معصوم عوام کی نہ صرف اموات ہوئیں بلکہ انفراسٹرکچر اور معیشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ شاعر اس تاریخی المیے کے باوجود جاپانی قوم کو دوبارہ طاقتور ترین اقتصادی قوت کی حیثیت سے سامنے آنے پر خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ اس نظم میں شاعر نے جنگ اور جنون کے جذبات کو ناقابل برداشت قرار دیا ہے اور دنیا میں بھائی چارے، اور امن جیسے انسانی رویوں کی پیروی کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ شاعر امریکہ کے تکبرانہ اور غاصبانہ رویے کی مزمت کرتا ہے کہ کسی کو بھی انسانی حقوق کی پامالی کی اجازت نہیں۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference

These lines have been taken from the poem 'A Tale of Two Cities' written by John Peter.

Context

The poet describes the 'pains and pangs' of the people of two cities of Japan who had to bear the ravages of atomic explosions by the Allied forces. But they proved themselves determined and emerged as a strong nation. The poet asks the mankind to strive for a peaceful and harmonized society on the principles of equality and justice.

STANZA NO. 1

In the storms of the shrills	تیز ترین آوازوں کے طوفانوں میں
Of arms, smoke and the drills	اسلحہ، دھوئیں اور فوجی مشقوں (کی آوازوں سے)
All were scarred, burnt and afraid	تمام لوگ خوف زدہ، جلے اور سہمے ہوئے تھے
Powerless and helpless were they made.	انہیں کمزور اور بے یار و مددگار بنا دیا گیا تھا

Explanation

In this stanza, the poet has painted a very pathetic picture of the people of Japan. The wild passion of Allied forces brought death to the innocent citizens of Hiroshima and Nagasaki. They felt themselves helpless amidst the roaring to guns. They were made afraid and helpless. They were injured and burnt alive. Death and destruction did not spare anybody. The poet condemns war under all circumstances. It must be avoided as it brings death and destruction. The poet urges for a peaceful co-existence.

Stanza-2

Woeful were all the hills	تمام پہاڑ بھی افسردہ تھے
Wasteful were all the grills	تمام ذائقے بھی فنا ہو گئے تھے۔
None to share their moans	کوئی ان کی آہ و بکا میں ڈھارس دینے والا نہ تھا۔
None to lessen their groans.	کوئی ان کی آہ و زاری کو کم کرنے کے لیے نہ تھا۔

Explanation

In this stanza, the poet describes the devastated picture of the two cities of Japan. There was nothing but gloomy and deserted hills. Everyone became the victim of that ruthless attack. Nobody was left alive to share the 'Pains' of people. Everyone was crying with severe pain. The poet condemns war under all circumstances. It must be avoided as it brings death and destruction. The poet urges for a peaceful co-existence.

Stanza-3

The flowers, flavours all smashed	پھولوں اور خوشبوؤں کو اُجاڑ دیا گیا تھا۔
Burnt, crushed and all dashed	جلا دیئے گئے، روند دیئے گئے، پامال کیے گئے۔
And all passed through the grind	اور سب ظلم کی چکی میں پسے تھے
Leaving there nothing behind.	کہ کچھ بھی وہاں باقی نہیں بچا تھا

Explanation

In this stanza, the poet describes the destruction of natural beauty as a result of atomic attack. All the flowers and fruits were smashed. Similarly all the people had to suffer from unspeakable circumstances. But there was nothing left to be worried about as everything was turned into dust and rubble. The poet condemns war under all circumstances. It must be avoided as it brings death and destruction. The poet urges for a peaceful co-existence.

Stanza-4

No eye could look	کوئی آنکھ یہ (ظلم) نہیں دیکھ سکتی تھی۔
The explosion that took	اس (خوفناک) دھماکے کو
The lives of two glories	جس نے دو عظیم شہروں کی زندگیوں کو
In the moments of furies.	غیض و غضب کے جذبات (میں بدل دیا تھا)

Explanation

The poet criticizes at the Allied forces who ruined these two cities. Nobody was left alive to witness the miseries of others. They were in rags and looking helpless. They had to undergo the most crucial moment of their lives due to despotic mind-set. The poet condemns war under all circumstances. It must be avoided as it brings death and destruction. The poet urges for a peaceful co-existence.

Stanza-5

All was done by a nation	یہ صرف ایک قوم کی کارستانی تھی۔
Who in her wild passion	جس نے اپنے وحشیانہ جذبات میں بہہ کر
Cared not for the human rights	انسانی حقوق کا (ذرا) خیال نہیں رکھا
Nor saved them from deadly fights.	انہیں خطرناک جنگوں سے محفوظ نہیں کیا

Explanation

In this stanza, the poet criticizes at the American who dropped atomic bombs on poor people. The so-called torch bearer of humanity did not care for human beings and pushed them into deadly world wars. The poet condemns war under all circumstances. It must be avoided as it brings death and destruction. The poet urges for a peaceful co-existence.

Stanza-6

But how much great were they
Who bore the pains of black day
"Ashes are not merely the waste
They can really create the great."

لیکن وہ (جاپانی) کتنے عظیم انسان تھے۔
جنھوں نے اس یوم سیاہ کی تکالیف کو برداشت کیا۔
راکھ رائیگاں نہیں جاتی۔
اُنہوں نے اس (راکھ سے) اپنے آپ کو عظیم بنا دیا۔

Explanation

The concluding stanza is quite surprising for the reader. It proves the message of 'life through death'. The poet pays a tribute to the people of Japan who proved themselves glorious from all aspects. They bore the pangs of that 'Black day' manfully and rose to a strong nation. They worked hard and proved to the world that the 'ashes are not merely the waste, it can create the great nation.

Poem 13 — A Tale of Two Cities

Text & Additional Questions Answers

Q.1 Why did the people of the two cities look powerless and helpless? (Dgk-G1)-16 (Grw-G2)-16 (Rwp-G1)-16 (Mtn-G2)-16

دو شہروں کے لوگ لاچار اور مجبور کیوں گئے تھے؟

Ans. The poet criticized at the despotic mind-set which made the people of two cities powerless and helpless by throwing atomic bomb on them. They were in a precarious state. They were wounded, burnt, and frightened to death.

شاعر نے اُس غاصبانہ سوچ پر تنقید کی ہے جس نے ایٹمی بم گرا کر ان دو شہروں کے لوگوں کو لاچار اور مجبور بنا دیا تھا۔ وہ زخمی تھے، آگ سے جھلسے ہوئے تھے اور موت کی حد تک خوفزدہ تھے۔

Q.2 Describe the circumstances the victims had to pass through? (Grw-G1)-16 (Azk-G2)-16 (Sgd-G2)-16

وہ کیا حالات تھے جن سے متاثرہ افراد کو سامنا کرنا پڑا؟

Ans. The people were powerless and helpless because of atomic attack. They were in a precarious state. They were wounded, burnt, and frightened to death. There were cries everywhere but no one could share their moans.

ایٹمی حملے کی وجہ سے لوگ لاچار اور مجبور ہو گئے۔ ان کی حالت تشویشناک تھی۔ وہ زخمی تھے، آگ سے جھلسے ہوئے تھے اور موت کی حد تک خوفزدہ تھے۔ ہر طرف آہ و زاری اور چیخوں و پکار تھی، کوئی دوسرا اُن کو سننے کے لیے نہیں بچا تھا۔

Q.3 Describe the scene of devastation.

تباہی کا منظر بیان کریں۔

Ans. There was fires everywhere. There were heaps of rubble and the dead bodies were scattered everywhere.

ہر طرف آگ تھی، ملبے کے ڈھیر تھے ہر طرف انسانی لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔

Q.4 What is the moral lesson of the poem?

نظم کا اخلاقی سبق کیا ہے؟

Ans. The moral of the poem is that we should never use atomic weapons, come what may. Furthermore, we should not lose hope as the people of these two cities raised again to the heights of glory from the ashes.

نظم کا اخلاقی سبق یہی ہے کہ ہمیں کسی صورت ایٹمی ہتھیار استعمال نہیں کرنے چاہئیں چاہے حالات کچھ بھی ہوں۔ ہمیں امید کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے جیسا کہ ان دو شہروں کے لوگوں دوبارہ راکھ سے بلند ہو کر عظمت کی بلندیوں تک پہنچے۔

Q.5 Which were the two cities that were attacked?

کونسے دو شہر تھے جن پر حملہ کیا گیا تھا؟

Ans. Hiroshima and Nagasaki were the two cities of Japan that were attacked. These cities were attacked by America in the Second World War.

یہ جاپان کے دو شہر، ہیروشیما اور ناگاساکی تھے جن پر حملہ کیا گیا تھا۔ ان شہروں پر عالمی جنگ دوئم کے دوران حملہ کیا گیا تھا۔

Q.6 What is theme of the poem? نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

Ans. The theme of the poem is that determination and will power can rebuild the nation even after complete destruction. Only a strong determination is needed. نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ عزم اور قوت ارادی سے مکمل تباہی کے بعد بھی قوم کو دوبارہ تعمیر کیا جا سکتا ہے اس کے لیے پختہ ارادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

Q.7 What have Japanese done out of the ashes? جاپانیوں نے راکھ میں سے کیا حاصل کیا؟

Ans. The Japanese worked hard and rebuilt their cities out of the ashes. They became economic power of the world within next twenty years.

جاپانیوں نے سخت محنت کی اور راکھ میں سے شہروں کی دوبارہ تعمیر کی۔ وہ مکمل اگلے 20 سالوں میں دنیا کی معاشی قوت بن گئے۔

****

Text Book Exercise

1. Answer the following questions.

Ans: Please see (1 to 4) questions in *(Text & Additional Questions Answers) Exercise,* at the start.

5. Write down the rhyming words and use them in your sentences.

shrills: The people faced shrills in war.
drills: Pak-Army is busy in War-drills.
afraid: I am afraid of flood.
made: He has made several new articles.
hills: We enjoy visiting hills.
grills: war grilled everything.
moans: Everyone was moaning with tears.
Groans: The groans of patient were painful.
smashed: The players smashed six on the last ball.
dashed: The thief dashed to see police.
Grind : The people faced grind of Earthquake.
behind: Who is behind the door.
took: They took their kids to zoo.
Glories: The Glories of Islam has been proved in the world.
Furies: The furies of Non-Muslims will never end.

6. Write two more rhyming words:

i. afraid _____ _____ (maid, raid)
ii. moans _____ _____ (groans, loans)
iii. kites _____ _____ (lights, sights)

❁❁❁❁❁

Poem 14	My Neighbour Friend Breathing His Last! (میرا ہمسایہ قریب المرگ ہے) (A.R. Luther) Bullah Shah

(نظم کا مرکزی خیال)

یہ نظم بابا بلھے شاہ کی شہرہ آفاق "اٹھ گئے گواہنڈوں یار" کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہے۔ اس نظم میں شاعر نے موت کی اٹل حقیقت کو بیان کیا ہے کہ دنیا کے ہر شخص نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے کوئی شخص اس سفر آخرت سے نہیں بچا سکتا ہے۔ اس نظم میں شاعر اپنے روحانی پیشوا کی موت کے منظر کو بیان کرتا ہے اور اپنی بے بسی کی منظر کشی کرتا ہے۔ شاعر تمام انسانوں کو یہی سبق دیتا ہے کہ وہ موت کی حقیقت کو یاد رکھیں اور ہمیشہ احکامات الٰہی کی پیروی کریں شاعر بلھے شاہ خالق حقیقی سے اپنی گہری محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ خدا سے محبت کے بغیر دنیا اور آخرت میں کامیابی اور سکون ممکن نہیں ہے۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference

These lines have been taken from the poem "My Neighbour Friend Breathing His Last!" written by Bullah Shah.

Context

The poet is terrified with the death of his neighbouring friend. Death transfers a man from this mortal world into the eternal world. Death leaves behind extreme grief and sorrow for the bereaved persons. The poem proves that Man is helpless before death. The only defence against death is the love of God which supports in both worlds. The poem justifies the reality of death as an inevitable reality.

STANZA NO. 1

My neighbour friend breathing his last!	میرا ہمسایہ دوست قریب المرگ ہے۔
What should I do, O God! Aghast!	اے خدا! میں پریشان ہوں کہ کیا کروں
He is to leave, now can't remain,	اُسے جانا ہے، (وہ) اب رُک نہیں سکتا
Companions ready catch the train.	(اور اُس کے) ساتھی بھی (موت کی) ٹرین پکڑنے کیلئے تیار ہیں۔
What should I do, O God! Aghast!	اے خدا! میں پریشان ہوں کہ کیا کروں۔

Explanation

Bullah Shah wrote this poem on the death of his mentor. The poem shows that the sudden death of poet's friend makes him gloomy. He feels afraid of death. The death of a man is the death of all. The poet teaches us that God's love is the remedy of the fears of death.

STANZA NO. 2

On every side decamping talk,	چاروں اطراف (دنیا سے) رخصت ہونے کے چرچے ہیں
At every place are shrieks in stock	ہر طرف آہ و بکار جاری ہے۔
What should I do, O God Ú Aghast!	اے خدا! میں پریشان ہوں کہ کیا کروں۔

Explanation

The poet is horrified to see death all around of him. He also hears moaning and groaning of dear ones. Only God's love can rid us from the fear of death. The 'theme of death' is common in

mystic poetry. It teaches the readers that this world is temporary. We will have to leave it and pass on to the world hereafter.

STANZA NO. 3

Flare up flames in heart to height,	(دوست سے جدائی کی وجہ سے) دل میں لگی آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔
For, visible is not charming sight.	کیونکہ (دوست سے جدائی کے بعد) کوئی دلکش منظر دکھائی نہیں دے رہا۔
What should I do, O God! Aghast!	اے خدارا! میں پریشان ہوں کہ کیا کروں۔

Explanation

In the given stanza, the poet is feeling restless due to the death of his mentor. The poet feels unable to face the pangs of the separation of his friend. He feels that he will also die after him. The poet proves the fact that none can avert death.

STANZA NO. 4

Without His love, Bullah in loss,	بلھا اپنے محبوب (اللہ) کی محبت کے بغیر (یقیناً) خسارے میں ہے۔
Can hardly dwell here or across.	کیونکہ (محبوب کی دوری کیوجہ سے) دنیا اور آخرت دونوں میں اُسے سکون نہ ملتا ہے۔
What should I do, O God! Aghast!	اے خدارا! میں پریشان ہوں کہ کیا کروں۔

Explanation

The poet comes to the conclusion that only God's love is everything. If he succeeds in developing God's love in his heart, he will get everything. To get over his fears, he needs God's love. Without the love of God, the poet is in a loss.

Poem 14

My Neighbour Friend Breathing His Last!

Text & Additional Questions Answers

Q.1 When does a person remember God? انسان خدا کو کب یاد کرتا ہے؟ (Shw-G2)-16

Ans. A person remembers God when he is friendless and helpless. This isolation terrifies him and he remembers God to seek His Mercy. (Bwp-G2)-16

انسان خدا کو تب یاد کرتا ہے جب وہ بے یار و مددگار ہوتا ہے۔ یہ تنہائی اسے خوفزدہ کر دیتی ہے اور وہ خدا کے رحم کو پانے کیلئے اسے یاد کرتا ہے۔

Q.2 What is the effect of the death scene? موت کے منظر کا کیا اثر ہوتا ہے؟ (Dgk-G1)-16

Ans. The effect of the death scene is mournful and woeful. None can escape from death. The idea of leaving this world fills heart with fears. موت کے منظر کا اثر بہت غمگین اور المناک ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی انسان موت سے بچ نہیں سکتا۔ دنیا کو چھوڑ دینے کا خیال دل کو طرح طرح کے خوف سے بھر دیتا ہے۔

Q.3 Why does a person feel helpless on the death of a friend? (Lhr-G2)-16

دوست کی موت پر انسان کیوں لاچار ہو جاتا ہے؟ (Sgd-G1)-16

Ans. A person feel helpless on the death of a friend because he finds himself helpless in front of the decree of God. Though he loves his friend yet he could not save him from death. انسان اپنے دوست کی موت پر بہت لاچار محسوس کرتا ہے کیونکہ وہ خدا کے فیصلے کے آگے خود کو بے بس سمجھتا ہے۔ اگر چہ وہ اپنے دوست سے بہت محبت کرتا ہے مگر اس کے باوجود بھی وہ اسے موت سے نہیں بچا سکا۔

Q.4 Without whose love is Bullah in loss? کس کی محبت کے بغیر بلھا خسارے میں ہے؟ (Fsd-G2)-16

Ans. Bullah is in loss without the love of God. Bullah Shah is a mystic poet, he thinks that the aim of our life is to win the love of God without which man is in loss. (Rwp-G2)-16 خدا کی محبت کے بغیر بلھا نقصان میں ہے۔ بلھے شاہ ایک صوفی شاعر ہیں اُن کے نزدیک ہماری زندگی کا مقصد خدا کی محبت پانا ہے جس کے بغیر انسان خسارے میں ہے۔

Q.5 When do the flames in heart flare up to height?

دل میں بھڑکنے والے شعلے کب بہت زیادہ بڑھتے ہیں؟

Ans. The death of a close friend flared up the flames to height. The feelings of losing a friend are so depressing that world loses its charm and attraction. قریبی دوست کی موت نے دل میں شعلے بھڑکا دیئے۔ دوست سے بچھڑنے کا احساس اس قدر تکلیف دہ تھا کہ اس کیلئے دنیا کی کشش بے معنی ہو جاتی ہے۔

Q.6 What conclusion does the poet draw in the last lines of the poem? (Shw-G1)-16

شاعر نظم کے آخری اشعار میں کیا نتیجہ اخذ کرتا ہے؟

Ans. The poet concludes in the last lines of the poem that without the love of God he can hardly live in this world or the world hereafter. He believes that only God's help can sustain us. شاعر نظم کے آخری دو اشعار میں یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ اللہ کی محبت کے بغیر انسان اس دنیا اور آخرت میں مشکل میں رہتا ہے۔ وہ یقین رکھتا ہے کہ صرف خدا کی مدد ہی ہمیں بچا سکتی ہے۔

Q.7 What are feelings of Bullah on the death of his friend?

بلھے کے اپنے دوست کی وفات پر کیا جذبات ہیں؟

Ans. The poet, Bullah Shah, is in extreme agony on the death of his friend. He feels himself dead too. He wishes to die with his friend.

شاعر بلھے شاہ اپنے دوست کی وفات پر انتہائی اذیت میں ہیں۔ وہ اپنے آپ کو بے یار و مددگار سمجھتا ہے۔

****

Text Book Exercise

1. Answer these questions.

Ans: Please see (1 to 4) questions in *(Text & Additional Questions Answers)* Exercise, at the start.

5. Write down the rhyming words used in the poem.

Ans:

Last:	Aghast
remain:	train
Talk :	stock
height:	sight
loss:	across

6. The poet arrives at a certain conclusion in the last three lines of the poem. What is it? Write in your own words.

Ans: The poet concludes in the last lines of the poem that without the love of God he can hardly live in this world or the world hereafter. He believes that only God's help can sustain us.

7. Paraphrase the poem in your own words.

Ans: The poet is terrified with the death of his neighbouring friend. Death transfers a man from this mortal world into the eternal world. Death leaves behind extreme grief and sorrow for the bereaved persons. The poem proves that Man is helpless before death. The only defence against death is the love of God which supports in both worlds. The poem justifies the reality of death as an inevitable reality.

❁❁❁❁❁

Poem 15	He Came to Know Himself (وہ خود کی پہچان کیلئے آیا) (Sachal Sarmast)

(نظم کا مرکزی خیال)

اس نظم میں شاعر نے ''وحدت الوجود'' کے نظریے پر روشنی ڈالی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ خدا کائنات میں سرائیت پذیر ہے۔ عشق حقیقی میں منصور حلاج اپنا سر کٹوانے اور حضرت یوسفؑ بطور غلام مصر کی گلیوں میں بکنے کے لیے تیار ہوئے۔ اس نظم میں شاعر نے بندے اور خالق حقیقی کے درمیان گہرے تعلق کی عکاسی کی ہے۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference

These verses have been taken from the poem "He came to know Himself" written by Sachal Sarmast.

Context

The poem reveals a universal truth that God is omnipresent. A person who discovers himself, discovers God: He does not care for worldly afflictions, even he sacrifices himself in the name of God.

(Lines 1-4)

He came to know Himself	وہ خود کی پہچان کیلئے آیا
Naught else had He in view	اِس کے سوا اُس کا کوئی اور مقصد نہ تھا۔
To be able to realize this	اِس مقصد کی تکمیل کی خاطر
He got enmeshed in love.	وہ محبت میں سرائیت کر گیا (خود کو محبت میں گوندھ لیا)

Explanation

In these lines, Sachal Sarmast narrates his belief that God is everywhere. Man should realize that he is the best creation of God. Self-recognition helps the man to recognize God. He does not run after the world, rather he plunges himself in the love of his creator.

(Lines 5-8)

He alighted from high heaven	وہ (رب) بہشت بریں سے اُترا۔
To pour a cascade of love	محبت کا جھرنا بہانے کیلئے
Became Mansur to mount the gallows	منصور کی صورت میں سولی پر چڑھ گیا
Just to have His head cut off.	(عشق میں) اپنا سر کٹوانے سے بھی بعض نہ رہا۔

Explanation

In these verses, the poet describes the reference of Mansur in support of his argument. He says that God Himself came down from high heaven to pour a waterfall of love in the guise of Mansur. Mansur was the true lover of God, he was hanged for his annihilation in the love for God.

(Lines 9-12)

He treaded the bazaars of Egypt	وہ (حضرت یوسف کی صورت) مصر کے بازاروں میں پھرا
Just to be sold for a slave	اِک غلام بن کر بکنے کیلئے
Sachu speaks the bare Truth	سچل نے کھرا سچ کہا ہے۔
To speak of His sojourn on earth.	(رب) کے زمین پر عارضی قیام کا بتایا ہے۔

Explanation

In these verses, the poet presents another example of Hazrat Yousaf (A.S), who treaded in the bazaars of Egypt as a slave. He did not feel regret on these hardships rather he accepted them as the will of God. At the end of the poem, the poet unveils the truth that God himself has visited the earth and poured love.

Poem 15 — He Came to Know Himself

Text & Additional Questions Answers

Q.1 Why does the poet emphasize to know himself'? شاعر خود کو جاننے پر کیوں زور دیتا ہے؟

Ans. The poet emphasizes on knowing himself. Actually, he wants to say that one should know the purpose of his creation. He should bow before God to win His willingness to succeed in life.

شاعر خود کو جاننے پر زور دیتا ہے۔ درحقیقت وہ کہنا چاہتا ہے کہ انسان کو اپنی تخلیق کے مقصد اور غرض کو جاننا چاہیے۔ اسے خدا کے سامنے سر بسجود ہونا چاہیے تا کہ وہ زندگی میں کامیابی کے لیے اس کی خوشنودی حاصل کر سکے۔

Q.2 What makes one entangled in love? کوئی انسان محبت میں کیسے گرفتار ہوتا ہے؟ **(Azk-G1-16)**

Ans. When one comes to know the purpose of ones creation, one feels the love of God. He has blessed us with countless blessing.

جب انسان دنیا میں اپنی تخلیق کے مقصد کو جان لیتا ہے تو خدا کی محبت کو محسوس کرتا ہے۔ خدا نے انسان کو بے حساب نعمتوں سے نوازا ہے۔

Q.3 Why did Mansur mount the gallows? منصور پھانسی کے تختے پر کیوں چڑھے تھے؟ **(Shw-G2-16)**

Ans. Mansur mounted the gallows for the love of God. He sees God everywhere, so much so that, he sees God in himself. He choses gallows in the love of God. منصور عشق الٰہی میں پھانسی کے پھندے پر چڑھے۔ وہ خدا کو ہر طرف دیکھا کرتے تھے کہ انہوں نے خدا کو خود میں دیکھا۔ انہوں نے خدا کی محبت میں پھانسی کے پھندے کا انتخاب کیا۔

Q.4 What is the bare Truth? اٹل صداقت سے کیا مراد ہے؟

Ans. It is the bare truth that man is in loss, if Man is unable to discover God in the universe and in his heart.

یہ اٹل صداقت ہے کہ اگر انسان نے کائنات اور اپنے دل میں خدا کو نہ پایا تو وہ خسارے میں ہے۔

Q.5 What is the theme of the poem? نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟ **(Bwp-G1-16)**

Ans. The theme of the poem is that we should know ourselves in order to know God. نظم کا مرکزی خیال ہے کہ ہمیں خود کو جاننا چاہیے تا کہ ہم خدا کو جان سکیں۔

****

Text Book Exercise

Answer the following questions.

Ans: Please see (1 to 4) questions in *(Text & Additional Questions Answers)* Exercise, at the start.

5, Explain these lines:

He alighted from high heaven

To pour a cascade of love

Ans: In these verses, the poet describes the reference of Mansur in support of his argument. He says that God Himself came down from high heaven to pour a waterfall of love in the guise of Mansur. Mansur was the true lover of God, he was hanged for his annihilation in the love for God.

6. What does the poet say about "His sojourn on earth" in the last line?

Ans: The poet ends his poem by saying that man's existence on this earth is temporary and man is destined to die, therefore, he should speak the truth and love God.

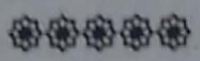

Poem 16	God's Attributes (صفات الٰہی) (Dr. Nicholson) Jalaluddin Rumi

(نظم کا مرکزی خیال)

اس نظم میں شاعر نے صفات الٰہی اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات کو بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہمیں شر اور برائی سے بچاتی ہیں۔ انسان کی فطرت ہمیشہ گناہ اور برائی کی طرف مائل ہوتی ہے لیکن صفات الٰہی جن میں البصیر، السمیع اور العلیم شامل ہیں ہمیں راہ راست پر رہنے میں مدد دیتی ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا احساس ہمیں گناہوں سے بچاتا ہے اور زندگی میں ہر لحظہ ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

(Text & Explanation)	(با محاورہ اُردو ترجمہ)

Reference

These lines have been taken from the poem "God's Attributes" written by Jalaluddin Rumi, and translated by Dr. Nicholson.

Context

The poem describes the importance of Divine attributes in Man's life. God's attributes are effective in guiding the man on the right path.

(Lines 1-4)

God calls Himself 'Seeing' to the end that — خدا خود کو بصیر کہتا ہے۔

His eye may scare you from sinning. — تا کہ اس کی نظر کا خوف تمہیں گناہوں سے باز رکھے۔

God calls Himself 'Hearing' to the end that — خدا خود کو سمیع کہتا ہے۔

You may close your lips against foul discourse. — تا کہ تم لغو باتوں سے اپنے ہونٹ بند رکھو۔

Explanation

In these lines, the poet emphasizes on the need of character building. He says that God's attributes help us in our character building. When God calls himself 'Seeing', it means that He urges us not to adopt wrong path. Similarly, when God calls himself 'Hearing', He urges us not to speak foul against others. With His divine attributes he wants from us that we should recognize his presence and avoid committing sins.

(Lines 5-6)

God calls Himself 'Knowing' to the end that — خدا خود کو علیم کہتا ہے۔

You may be afraid of Him to plot an evil. — تا کہ تم اُس کے خوف سے بُرائی کی منصوبہ بندی نہ کرو۔

Explanation

In these lines, the poet describes God's knowledge. When God says that He is 'knowing to the end', it means that He knows our actions. Nothing is concealed from His eyes. He knows what we speak and act. He just wants to make us think that we should avoid plotting against others. In this way, God's attributes are great blessings for man.

(Lines 7-10)

These are not mere accidental names of God	یہ تمام صفات (محض) حادثاتی نہیں ہیں۔
As a negro may be called camphor;	جیسے کسی حبشی کو حادثاتی طور پر کافور (سفید) کہہ کر پکارا جاتا ہے۔
So are these names derived from God's attributes,	یہ تمام نام خدا کی صفات سے اخذ کیے گئے ہیں۔
And not mere vain titles of the First Cause	یہ علت قدیم کے بے مقصد القابات نہیں ہیں۔

Explanation

In these lines, the poet says that God's attributes are not accidental names. A negre may accidentally be called campher, but God's attributes are justified. The redemption of man depends upon his firm belief in God and His attributes.

Poem 16 — God's Attributes

Text & Additional Questions Answers

Q.1 How many attributes are mentioned in the poem?

نظم میں کونسی صفات الٰہی کا تذکرہ کیا گیا ہے؟

Ans. There are three attributes of God mentioned in the poem "The Hearing, The Knowing, and The seeing". نظم میں السمیع، العلیم، اور البصیر کی تین صفات الٰہی کا ذکر کیا گیا ہے۔

Q.2 What makes one scared of sinning? انسان کو گناہ کرنے سے کون سی بات ڈراتی ہے؟ **(Bwp-G1)-16**

Ans. When one comes to know that God sees everything, he will become scared of sinning. He will not do wrong deeds as he knows that God is seeing him. **(Fsd-G1)-16** **(Sgd-G1)-16**

جب انسان جان لیتا ہے کہ خدا ہر چیز دیکھتا ہے وہ گناہ کرنے سے ڈر جاتا ہے۔ وہ بُرے اعمال نہیں کرے گا کیونکہ وہ یہ جانتا ہے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔

Q.3 What is the effect of of attributes of God on man? صفات الٰہی کے اثرات کیا ہیں؟ **(DGK-G2)-16**

Ans. The effect of the attributes of God is that we become afraid of sinning by keeping in our mind that God knows, sees and hears every thing. **(Mtn-G1)-16** **(Grw-G2)-16**

صفات الٰہی کے اثرات یہ ہیں کہ انسان یہ بات ذہن نشین کر لیتا ہے کہ خدا تعالیٰ جانتا ہے، دیکھتا ہے اور ہر چیز سنتا ہے۔ تو وہ گناہ کرنے سے خوفزدہ ہو جاتا ہے۔

Q.4 How do these attributes help in refining the character of a person? **(Shw-G1)-16**

صفات الٰہی انسان کے کردار کی تطہیر کیسے کرتے ہیں؟

Ans. When a person knows the attributes of God, his character is refined because he does not commit sins.

جب کوئی انسان صفات الٰہی کو جان لیتا ہے تو اس کا کردار پاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا ہے۔

Q.5 God call Himself 'Hearing'. How does this attribute of God help one in conversation? خدا ہر آواز خود سنتا ہے، یہ صفت الٰہی کس طرح انسان کی گفتگو میں مدد کرتی ہے؟

Ans. When a person comes to know that God is Hearing, he will never tell a lie. He thinks before he speaks. This saves him from the use of foul language.

جب انسان یہ جان لیتا ہے کہ خدا ہر چیز کو سن رہا ہے تو یقیناً کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔ وہ بولنے سے پہلے ضرور سوچے گا۔ یہ اسے لغو گفتگو سے بچاتی ہے۔

Q.6 Do you think these attributes of God are remembered and kept in mind by us in our daily routine work?

آپ کا کیا خیال ہے کہ صفات الٰہی کو یاد رکھا جاتا ہے اور ہم انہیں ہماری روزمرہ زندگی میں ذہن نشین رکھتے ہیں؟

Ans. We often ignore the attributes of God in our daily life. We should be aware of these attributes to make our life successful.

ہم اکثر صفات الٰہی کو اپنی روزمرہ زندگی میں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ہمیں اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کیلئے ان صفات الٰہی سے ضرور آگاہ ہونا چاہیے۔

Text Book Exercise

Answer the following questions.

Ans: Please see (1 to 6) questions in *(Text & Additional Questions Answers)* Exercise, at the start.

7. Make pairs of words similar in sound e.g. wait - weight

Words	Similar
1. end,	send
2. scare,	where
3. may,	way
4. vain,	sane
5. lips,	clips
6. day,	say
7. mere,	share
8. talk,	walk
9. that,	sat
10. dare,	where
11. bat,	pat
12. sheer,	clear
13. walk,	hawk
14. crane,	lane
15. sips,	lips
16. bend	send

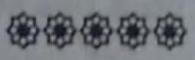

Poem 17	The Delight Song (خوشی کا نغمہ) (N. Scott Momaday)

(نظم کا مرکزی خیال)

اس خوبصورت گیت میں شاعر نے قدرت کے ساتھ اپنے گہرے تعلق کو بیان کیا ہے کہ کائنات میں تمام نظارے صرف انسان کی راحت اور خوشی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ شاعر علامتی طور پر دنیا کی تمام رعنائیوں کو انسانی خوشی کا مرکز قرار دیتا ہے کیونکہ آسمان، ستارے، چاند، سرسبز میدان، سمندر، بارش، برف اور تمام قدرت کے شاہکار انسان کو زندگی میں اطمینان بخشتے ہیں۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference

These lines have been taken from the poem "The Delight Song" written by N. Scott Momaday.

Context

The poem expreses the feelings of ecstasy when Man finds himself align with nature and universe. Man desires to enjoy and live a contented life.

(Lines 1-6)

I am a feather on the bright sky	میں روشن آسمان پر اِک پنکھ ہوں۔
I am the blue horse that runs in the plain	میں میدان میں دوڑتا ہوا اک نیلا گھوڑا ہوں۔
I am the fish that rolls, shining, in the water	میں پانی میں لوٹتی ہوئی اک چمکتی مچھلی ہوں
I am the shadow that follow a child	میں بچے کا تعاقب کرتی اِک پرچھائی ہوں
I am the evening light, the luster of meadows	میں سبزہ زاروں کی چمک دمک، شام کی شفق ہوں۔
I am the eagle playing with the wind	میں ہوا میں کھیلتا ہوا عقاب ہوں۔

Explanation

The poet shares his happy feelings when he finds himself in complete harmony with different objects of nature. These natural objects gratify and enhance his optimistic sensations. In extreme joy, he feels himself like a feather flying in the sky. He feels himself like a blue horse that runs in the plain. He also feels himself like a fish that rolls and shines in the water. Then he feels himself like a shadow that follows a child. He feels himself the evening light, the brightness of meadows and eagle playing with the wind. Infact the poet has used the metaphore of all the natural things that we find all around us. All these natural objects and their strong relation with the poet manifest that his life is carefree. The use of metaphors have enhanced the impression and the feelings of the poet about joy and nature.

(Lines 7-14)

I am a cluster of bright beads	میں اُجلے موتیوں کی اک مالا ہوں۔
I am the farthest star	میں بلندی کا تارا ہوں۔
I am the cold of the dawn	میں صبح سویرے کی خنکی ہوں۔
I am the roaring of the rain	میں بارش کی (برستی) آواز ہوں۔
I am the glitter on the crust of the snow	میں برف کی بیرونی پرت کی چمک ہوں۔
I am the long track of the moon in a lake	میں جھیل میں چمکتا ہوا چاندی کا طویل راستہ ہوں۔
I am the flame of four colours	میں چار رنگی شعلہ ہوں۔
I am the whole dream of these things	میں ان تمام اشیاء کا اک مکمل خواب ہوں۔

Explanation

In these lines, the poet ascertains his presence amidst different natural objects. He feels jubilance when he feels himself like a cluster of shining beads. Then he considers himself a distant star. He further feels himself the cold of the dawn, musical sound of rain, shine on the crust of the snow, long track of the moon in a lake and flame of four colours that depict variety of life. Finally he feels himself a dream of all these things. His friendly relation with nature has made his life easy and carefree. Actually, he wants to teach us the lesson of good relation with all. He also wants to say that we must be optimistic.

(Lines 15-20)

You see, I am alive, I am alive	آپ دیکھتے ہیں (کہ) میں زندہ ہوں، زندہ ہوں۔
I stand in good relation to the earth	میرا زمین سے اچھا تعلق ہے۔
I stand in good relation to the lords	دیوتاؤں کے ساتھ (بھی) میرے اچھے تعلقات ہیں۔
I stand in good relation to all that is beautiful	میرا ہر خوبصورت شئے سے اچھا تعلق ہے۔
I stand in good relation to all that is fruitful	میرا تمام مفید چیزوں سے اچھا تعلق ہے۔
You see, I am alive, I am alive.	آپ دیکھیں، میں زندہ ہوں، میں زندہ ہوں۔

Explanation

The poet concludes the poem with a message of establishing good relations with nature. He is of the opinion that we can live a happy and peaceful life if we utilize our mental and physical energies in positive things. Our good relation with the earth, human beings, and eye-catching natural objects can lay the foundation of a calm and fruitfull life. It is a universal message. Positive attitude towards life can transform the dream of the poet into reality.

Poem 17	The Delight Song

Text & Additional Questions Answers

Q.1 What do you understand when the poet says, "I am the shadow that follows a child"? (Fsd-G2)-16

شاعر جب یہ کہتا ہے کہ "میں ایک سایہ ہوں جو بچے کا پیچھا کرتا ہے" تو آپ اس سے کیا مطلب اخذ کرتے ہیں؟

Ans. The poet is in good mood and he feels himself like a soul who follows a person like a shadow. شاعر خوشگوار موڈ میں ہے اور وہ خود کو ایک روح کی طرح محسوس کرتا ہے جو کسی بھی انسان کا سایہ کی طرح پیچھا کرتی ہے۔

Q.2 How can the crust of the snow glitter? برف کی بیرونی پرت کیسے چمکتی ہے؟ (Sgd-G2)-16

Ans. The curst of snow glitters like a rainbow when the sun falls on it. It creates colours of light. It presents a beautiful scene. "برف کی بیرونی پرت اس طرح چمکتی ہے جیسے قوس قزح سورج کی روشنی پڑنے سے چمکتا ہے۔ یہ روشنی کے رنگ پیدا کرتے ہیں جو کہ ایک دلکش منظر پیش کرتا ہے۔

Q.3 What is the dream of the poet? شاعر کا خواب کیا ہے؟

Ans. The dream of the poet is to fly as a bird in the sky. He feels himself like a feather that flies ups and downs and over the woods, valleys and mountain ranges. شاعر کا خواب ہے کہ وہ ایک پرندے کی طرح نیلے آسمان میں اڑے۔ وہ خود کو ایک "پر" کی طرح محسوس کرتا ہے جو فضاء میں اوپر نیچے جنگلات کے اوپر، وادیوں اور پہاڑی سلسلوں میں اڑتا ہے۔

Q.4 What is the effect of man's good relation with the earth and the lords? (Bwp-G2)-16

انسان کی زمین اور قدرت کے دیوتاؤں کیساتھ اچھے روابط کے کیا اثرات ہیں؟

Ans. Man feels happy if he is in good relation with the earth and the lords. Man and nature are mutually related. انسان خوشی محسوس کرتا ہے اگر اس کے زمین اور فطرت کے دیوتاؤں کیساتھ اچھے تعلقات استوار ہوں۔ انسان اور فطرت کا آپس میں باہمی تعلق ہے۔

Q.5 What are things that keep a person alive? کیا چیزیں انسان کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہیں؟ (Dgk-G2)-16

Ans. If man is in good contact with the earth and the lords, he remains alive. Man is also the part of nature. It is nature that keeps a person alive. اگر انسان کا زمین اور فطرت کے دیوتاؤں سے اچھا تعلق استوار ہو جائے تو وہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ انسان فطرت کا حصہ ہے جو اسے ہمیشہ زندہ رکھتی ہے۔

Q.6 What is the theme of the poem? نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

Ans. The theme of the poem is that we should live life happily. We should have good contact with natural phenomenon. If we do so we will be happy, healthy and wise. نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہمیں زندگی کو خوشی سے گزارنا چاہیے۔ ہمارا قدرتی مناظر کے ساتھ گہرا تعلق ہونا چاہیے۔ اگر ہم یہ رشتہ استوار کر لیں تو ہم خوش، صحت مند اور عقل و دانائی والی زندگی گزار سکتے ہیں۔

*****

Text Book Exercise

Answer the following questions.

Ans: Please see (1 to 6) questions in *(Text & Additional Questions Answers)* Exercise, at the start.

7. Write down your opinion in a few sentences based on the theme of the poem.

Ans. The theme of the poem is that we should live life happily. We should have good contact with natural phenomenon. If we do so we will be happy, healthy and wise.

❁❁❁❁❁

Poem 18	Love-an Essence of All Religions (محبت تمام مذاہب کا نچوڑ ہے) (Dr. Nicholson) Jalaluddin Rumi

(نظم کا مرکزی خیال)

اس نظم میں شاعر جلال الدین رومی نے "محبت" کو لازوال جذبہ قرار دیا ہے۔ شاعر مدلل انداز سے یہ بیان کرتا ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب محبت کے اس انمول جذبے کے گرد گھومتے ہیں۔ محبت ایسی بے مثال طاقت ہے جو زندگی میں ناممکنات کو ممکن بناتی ہے۔ شاعر نے محبت کو سماجی، اخلاقی اور روحانی سرچشمہ قرار دیتے ہوئے اسے الہامی کہا ہے۔ جذبہ محبت سے معاشرے میں باہمی احترام، ہم آہنگی اور رواداری ممکن ہے۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference

These lines have been taken from the poem "Love-an Essence of All Religions" written by Jalaluddin Rumi and translated by Dr. Nicholson.

Context

Love is a binding force. It has power to transform hate into love. It can change mankind. The poet asks the readers to develop love as it creates positive energy in life.

(Lines 1-4)

Through love thorns become roses, and	محبت میں کانٹے پھول بن جاتے ہیں۔
Through love vinegar becomes sweet wine,	محبت سے سرکہ لذیذ مشروب بن جاتا ہے۔
Through love the stake becomes a throne,	محبت میں سولی بھی تخت بن جاتی ہے۔
Through love misfortune becomes good fortune	محبت میں بدنصیبی خوش نصیبی بن جاتی ہے۔

Explanation

The poet explains the importance of love in every matter of life. It has a magical power to change everything. There are many religions in the world that preach different theories and practices, but love is common virtue in all religions. It can change thorn into roses. A tortuous path can be changed into a royal road. Similarly, a bitter wine of vinegar can be changed into sweet wine. Love can change stake into throne. Love can change misfortune into good fortune.

(Lines 5-8)

Through love burning fire becomes pleasing light,	محبت میں دہکتی آگ خوشگوار روشنی بن جاتی ہے۔
Through love stone becomes soft as butter,	محبت سے پتھر مکھن کی طرح نرم بن جاتا ہے۔
Through love grief becomes a joy,	محبت میں رنج خوشی بن جاتا ہے۔
Through love lions become harmless	محبت میں شیر بے ضرر بن جاتے ہیں۔

The poet throws light on the chrismatic power of love. It can turn burning fire into a pleasing light. The poet refers to the strength of love of Hazrat Abraham (A.S) who was ready to be thrown into fire for the love of God. God turned the burning fire into pleasing light. In the same way stone can become soft as butter. Love can also change the wildness of a lion.

(Lines 9-12)

Through love sickness becomes health, محبت میں بیماری شفاء بن جاتی ہے۔

Through love wrath seems to be a mercy, محبت میں قہر رحم دکھائی دیتا ہے۔

Through love the dead rise to life, محبت سے مردہ بھی زندگی میں لوٹ آتا ہے۔

Through love the king becomes a slave. محبت سے بادشاہ غلام بن جاتا ہے۔

The poet believes that love has a healing power which leads towards life. Love can change the pessimistic feelings of sickness. Similarly, an extremely angry fellow can be happy through love. The dead also rise to life with the magical effect of love. Love can also make a king into a slave. The poet has firm belief in the power of love.

Poem 18 Love-an Essence of All Religions

Text & Additional Questions Answers

Q.1 Why does the poet emphasis on love? شاعر جذبہ محبت پر زور کیوں دیتا ہے؟

Ans. The poet emphasizes on love because he knows that love is the only power that can work wonders. It has the power to change enmity into friendship, vinger into sweet wine and wild animals into friends.

شاعر جذبہ محبت پر زور دیتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ صرف محبت وہ طاقت ہے جو کہ زندگی میں کرشمات دکھا سکتی ہے۔ یہ دشمنی کو دوستی میں، سرکہ کو میٹھی شراب میں اور جنگلی جانوروں کو دوستوں میں تبدیل کرتی ہے۔

Q.2 What is the effect of love? محبت کا کیا اثر ہے؟ (Azk-G1)-16

Ans. Love can make a cruel king into a kind person. It can change a lion into a harmless animal. It can turn rigidity into flexibility. جذبہ محبت ایک ظالم بادشاہ کو مہربان انسان میں تبدیل کر سکتی ہے۔ یہ شیر کو بے ضرر جانور میں تبدیل کر سکتی ہے۔ یہ سخت گیری کو نرمی میں بدل سکتی ہے۔

Q.3 Is life worth-living without love? کیا محبت کے بغیر زندگی کی کوئی وقعت ہے؟

Ans. No, life is not worth-living without love. Life becomes a bed of thorn without love. Love is life and there is no life without love. نہیں، محبت کے بغیر زندگی کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ محبت کے بغیر زندگی کانٹوں کی سیج بن جاتی ہے۔ محبت ہی زندگی کا نام ہے اور محبت کے بغیر کوئی زندگی نہیں ہے۔

Q.4 Why does the poet consider love an essence of all religions?
شاعر یہ کیوں خیال کرتا ہے کہ محبت تمام مذاہب کا نچوڑ ہے؟

Ans. The poet considers love an essence of all religions because all the religions of the world preach love. It emphasizes on love among one another. Brotherhood, equality, affection and well wishing are the outcome of love.

شاعر سمجھتا ہے کہ محبت تمام مذاہب کا نچوڑ ہے کیونکہ دنیا کے تمام مذاہب محبت کا پرچار کرتے ہیں۔ یہ نظم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت پر زور دیتی ہے۔ بھائی چارے، برابری، شفقت اور دوسروں کے لیے خیر سگالی کے جذبات محبت کے ماحاصل ہیں۔

Q.5 What is the theme of the poem? نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

Ans. The theme of the poem is that we should love mankind. We should live with peace and calm without enmity. It is possible when we love and respect one another. نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ ہمیں انسانیت سے محبت کرنی چاہیے۔ ہمیں زندگی میں امن اور سکون کیساتھ دوسروں سے دشمنی کے بغیر رہنا چاہیے یہ اُسی صورت ہی ممکن ہوگا جب ہم دوسروں سے محبت اور احترام سے پیش آئیں گے۔

****

Text Book Exercise

1. What is the effect of love?

Ans. Please see Q.No.2 in *(Text & Additional Questions Answers)* Exercise, at the start.

2. Is life worth living without love?

Ans. Please see Q.No.3 in *(Text & Additional Questions Answers)* Exercise, at the start.

3. There are a number of antonyms in this poem. Given below are words taken from the poem. Write down the antonyms as given in the poem.

Ans.

Example:

thorns	roses
misfortune	fortune
stone	butter
grief	joy
sickness	health
wrath	mercy
dead	alive
king	slave

4. Make pairs of rhyming words from the list of the words given below, e.g. fight-light.

Words	rhyming
1. roses	poses
2. gone	shown
3. health	wealth
4. fight	sight
5. throne	shown
6. poses	soses
7. joy	toy
8. wealth	health
9. light	height
10. toy	joy
11. thorn	warn
12. love	dove
13. horn	warn
14. dove	abve

❁❁❁❁❁

Poem 19	A Man of words and Not of Deeds (بے عمل باتونی شخص) (Robert Samber) Charles perrault

(نظم کا مرکزی خیال)

اس نظم میں شاعر نے زندگی میں عملی سوچ اور وقت پر کارکردگی کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں اہداف کے حصول کے لیے انسان کو جدوجہد کرنی ہوتی ہے اور اپنے عمل سے ہی مقاصد حاصل کر سکتا ہے۔ وہ شخص جو صرف باتیں کرتا ہے کبھی مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ شاعر اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ قول و فعل میں تضاد سے انسان کبھی بھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا ہے۔

(Text & Explanation)	(با محاورہ اُردو ترجمہ)

Reference

These lines have been taken from the poem "A Man of Words and Not of Deeds" written by Charles Perrault and translated by Robert Samber.

Context

The poem signifies the importance of practical approach in life. Those who merely boasts and do not involve in any practical work, have to face humiliation and failure. We must be practical and helping for others. The poet wants to say that actions speak louder than words.

(Lines 1-4)

A man of words and not of deeds,
Is like a garden full of weeds.
And when the weeds begin to grow,
It's like a garden full of snow.

ایک (محض) باتونی اور بیکار شخص
ایک گھاس پھوس سے بھرے باغ جیسا ہوتا ہے۔
اور جب یہ خودرو گھاس پھوس پروان چڑھنے لگتی ہے
(تو پھر) یہ (باغ) برف پوش کی طرح ہو جاتا ہے۔

Explanation

In these lines, the poet talks about an idle person whose life is no better than unwanted grass and snow. The poet is of the view that a person who merely uses words without action is like a garden full of weeds and snow.

(Lines 5-8)

And when the snow begins to fall,
It's like a bird upon the wall.
And when the bird away does fly,
It's like an eagle in the sky.

پھر جب برف پڑنا شروع ہوتی ہے۔
تو یہ دیوار پر بیٹھے پنچھی کی مانند ہو جاتا ہے۔
اور پھر جب یہ پنچھی دور (کہیں) اُڑ جاتا ہے۔
(تو پھر) یہ آسمان پر محوِ پرواز عقاب جیسا ہو جاتا ہے

Explanation

In these lines, the poet says that an idle person is like a bird who finds no place to settle in a garden full of snow. Snow covers every object and Birds find no place to reside. They just fly in the air. Similarly, a talkative person dreams of his success but in reality he moves towards a drastic end which ultimately proves a pit-fall for him. He may have the ability to fly like an eagle but without action he falls to ground.

(Lines 9-12)

And when the sky begins to roar,	اور جب آسمان گرجنا شروع کر دیتا ہے۔
It's like a lion at the door.	(تو) یہ دروازہ پر موجود اک شیر جیسا ہو جاتا ہے۔
And when the door begins to crack,	اور جب دروازہ چٹخنا شروع ہو جاتا ہے۔
It's like a stick across your back.	(تو) یہ ایک ایسی چھڑی جیسا ہو جاتا ہے جس کی چوٹ آپ کی کمر پر لگتی ہو۔

Explanation

The poet highlights the miserable condition of a talkative man who could not face challenges. He lacks in confidence. He does not need any other enemy to over power him, he himself is the creator of his own miseries. His idle talks lead him to disaster and people criticize at him. Hence, they prove to be 'a lion at the door'. 'Cracking of door' and 'stick on the back' are the realization of truth and fear. An idle person cannot face reality in life.

(Lines 13-16)

And when your back begins to smart,	اور جب آپ کی کمر دُکھنا شروع کر دیتی ہے۔
It's like a penknife in your heart.	(تو) یہ ایک ایسے باریک خنجر کی مانند ہوتا ہے جو آپ کے دل میں گھونپ دیا گیا ہو۔
And when your heart begins to bleed,	اور جب آپ کے دل سے خون رسنا شروع ہو جائے
You're dead and dead and dead indeed.	(پھر) آپ مر جاتے ہیں، مر جاتے ہیں واقعی مر جاتے ہیں۔

Explanation

In the concluding stanza, the poet further throws light on the humiliation faced by an idle man. When people criticize at him, it seems to him as if someone has injured him with a dagger. He feels that his heart is bleeding. He feels himself dead.

Poem 19 A Man of words and Not of Deeds

Text & Additional Questions Answers

Q.1 How does the life of a man pass through different phases?

ایک آدمی کی زندگی کس طرح مختلف مرحلوں میں سے گزرتی ہے؟

Ans. If a man is dull and does not want to do anything practical in his life, he is like a garden full of weeds and snow. But if he is practical in his life, he can change the barren land into a garden full of flowers and fruits.

اگر ایک آدمی نکما ہو اور زندگی میں کوئی بھی عملی کام نہ کرنا چاہتا ہو، تو پھر وہ ایک جھاڑیوں اور برف پوش باغ کی مانند ہوگا۔ لیکن اگر وہ اپنی زندگی میں باعمل ہوتا ہے تو پھر وہ اُجاڑ زمین کو پھولوں و پھلوں سے بھرپور باغ میں بدل سکتا ہے۔

Q.2 What happens when life is spent with the help of words and not of deeds? (Azk-G2)-16

کیا ہوتا ہے جب زندگی اعمال کی بجائے صرف الفاظ کے سہارے گزاری جائے؟

Ans. When the life is spent with the help of words and not of deeds, it becomes dull and drab. It does not bear any fruit, rather it becomes a boring journey towards death.

جب زندگی اعمال کی بجائے الفاظ کے سہارے گزاری جاتی ہے تو یہ بے رونق اور بے رنگ ہو جاتی ہے۔ اس کا کوئی ثمر نہیں ملتا۔ بلکہ یہ موت کی طرف ایک تھکا دینے والا سفر بن جاتا ہے۔

Q.3 What is the condition of the garden when the weeds start growing? (Mtn-G2)-16

جب باغ میں جھاڑیاں بڑھنا شروع ہوتی ہیں تو باغ کی کیا حالت ہوتی ہے؟

Ans. When the weeds start growing in the garden, it becomes a garden full of snow and weed and no flower blooms in such garden. No tree of such garden ever bears fruit of any kind. It remains a garden of weeds.

جب جھاڑیاں باغ میں بڑھنا شروع ہوتی ہیں۔ تو یہ باغ جھاڑی زدہ اور برف پوش ہو جاتا ہے۔ اور ایسے باغ میں کوئی پھول نہیں کھلتا۔ ایسے باغ میں کوئی بھی پھل نہیں پکتا۔ یہ ایک جھاڑی زدہ باغ ہی رہتا ہے۔

Q.4 What is the moral of the poem? (Lhr-G1)-16 (Grw-G1)-16

کہانی کا اخلاقی سبق کیا ہے؟

Ans. The moral lesson of the poem is that we should live an active life. We should be practical in life to make it useful. We should not be as dull as a stone. We should go on trying till success.

کہانی کا اخلاقی سبق یہ ہے کہ ہمیں ایک بھرپور زندگی گزارنی چاہیے ہمیں زندگی کو مفید بنانے کے لیے باعمل ہونا چاہیے ہمیں ایک پتھر کی مانند نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں کامیابی حاصل کرنے تک تگ و دو کرتے رہنا چاہیے۔

Text Book Exercise

Answer the following questions.

1. Paraphrase the poem.

Ans: The poem signifies the importance of practical approach in life. Those who merely boasts and do not involve in any practical work, have to face humiliation and failure. We must be practical and helping for others. The poet wants to say that actions speak louder than words.

2. How does the life of man pass through different phases?

Ans. If a man is dull and does not want to do any thing practical in his life, he is like a garden full of weeds and snow. But if he is practical in his life, he can change the barren land into a garden full of flowers and fruits.

3. What happens when life is spent with the help of words and not of deeds?

Ans. When the life is spent with the help of words and not of deeds, it becomes dull and drab. It does not bear any fruit, rather it becomes a boring journey toward death.

4. What is the condition of the garden when the weeds start growing?

Ans. When the weeds start growing in the garden, it becomes a garden full of snow and weed and no flower blooms in such garden. No tree of such garden ever bears fruit of any kind. It remains a garden of weeds.

5. Write down all the rhyming words in the poem and use them in sentences of your own.

Ans: **deeds:** We should perform good deeds.
weeds: I like sea weeds.
Grow: The farmers grow wheat in the fields.
Snow: They enjoy snow with friends.
fall: The monkey do not fall from tree.
wall: The clock is against the wall.
fly: The birds fly and chirp in the air.
sky: Sky is very high.
roar: The Lion was roaring in the zoo.
door: Who is knocking at the door?
smart: He works smart.
heart: She is feeling pain in heart.
crack: I heard the cracking sound.
back: They are back.
bleed: He is bleeding.
Indeed: Truth is indeed a blessing.

6. What is the moral of the poem?

Ans: The moral lesson of the poem is that we should live an active life. We should be practical in life to make it useful. We should not be as dull as a stone. We should go on trying till success.

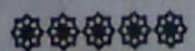

Poem 20	In Broken Images (مبہم تصورات) (Robert Graves)

(نظم کا مرکزی خیال)

شاعر ایک تیز طرار شخص سے اپنا موازنہ پیش کرتا ہے۔ تیز طرار شخص خیال کرتا ہے کہ وہ واضح تصورات رکھتا ہے۔ وہ اپنے واضح تصورات پر بے جا بھروسہ کرتا ہے اور خود ہی اپنے نتائج کو درست فرض کر لیتا ہے۔ اس کے نتائج اُسے ناکام بنا دیتے ہیں۔ لہٰذا وہ الجھ جاتا ہے اور بجائے سیکھنے کے وہ مزید کند ذہن بن جاتا ہے۔ اس کے برعکس شاعر نسبتاً کند ذہن ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ غیر واضح خیالات رکھتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے تصورات پر بھروسہ نہیں کرتا اور اپنے نتائج پر شک کرتا رہتا ہے۔ اس لیے مزید سوچتا رہتا ہے۔ اس لیے آخر کار سچائی اس پر آشکار ہوتی ہے اور وہ ذہین بن جاتا ہے۔

(Text & Explanation)	(بامحاورہ اُردو ترجمہ)

Reference

These lines have been taken from the poem "In Broken Images" writter by Robert Graves.

Context

The poem shows that we cannot spend our lives on the basis of false notions. We should not take things for granted. Inquiry into the nature of things paves the way to accept realities of life. The poet wants to differentiate between rational and conventional thinking pattern of a man.

(Lines 1-4)

He is quick, thinking in clear images;	وہ تیز ترین ہے۔ اور واضح خیالات کا حامل ہے۔
I am slow, thinking in broken images.	میں کند ذہن ہوں میرے تصورات مبہم ہیں۔
He becomes dull, trusting to his clear images;	وہ کند ذہن ہوتا جا رہا ہے اپنے واضح تصورات پر (اندھا) اعتماد کرتے ہوئے
I become sharp, mistrusting my broken images.	میں ذہین بن رہا ہوں اپنے مبہم تصورات پر شک کرتے ہوئے

Explanation

The poet has used two personsa in the poem, person 'He' and 'I'. 'He' represents a person who does not question and trusts in his understanding. Persona 'I' stand for a person who questions at everything and goes in to the depth of every matter. If a man stops questioning, he would be unable to find the reality of things. The poet says that Persona 'He' is quick in his clear images. But his hasty approach and quick understanding makes him dull as he easily believes in everything. While, Persona 'I' is a slow person, he possesses broken images. Belief in one's own clear images without proper inquiry is a self-deception which keeps us away from developing clear concepts. To be inquisitive is the way to develop clear understanding.

(Lines 5-8)

Trusting his images, he assumes their relevance;	اپنے تصورات پر بھروسہ کرتے ہوئے وہ ان کی اٹل حیثیت تسلیم کر لیتا ہے۔
Mistrusting my images, I question their relevance.	میں اپنے تصورات پر شک کرتے ہوئے ان کی اٹل حیثیت پر شک کرتا ہوں۔
Assuming their relevance, he assumes the fact;	وہ اپنے تصورات کو برمحل سمجھتے ہوئے حقیقت کو فرضی کر لیتا ہے۔
Questioning their relevance, I question the fact.	میں ان تصورات کے ربط کو جھٹلاتے ہوئے حقیقت کو پرکھتا ہوں۔

Explanation

Persona 'He' trusts in his images, to be final and authentic. He does not think critically and differently. On the contrary, Persona 'I' does not trust in his images. He thinks critically and analytically. Persona 'I', does not take things for granted. His nature leads him in the right direction and he finds the truth by questioning the relevance of images.

(Lines 9-14)

When the fact fails him, he questions his senses;	جب دنیاوی حقیقت اسے مایوس کرتی ہے تو اپنے حواس خمسہ پر شک کرتا ہے۔
When the fact fails me, I approve my senses.	حقیقت جب مجھے مایوس کرتی ہے تو میں صرف اپنے حواس پر انحصار کرتا ہوں
He continues quick and dull in his clear images;	وہ اپنے واضح تصورات میں جلد بازی اور کند ذہنی سے آگے بڑھتا ہے۔
I continue slow and sharp in my broken images.	میں اپنے شکستہ تصورات میں سست روی اور ذہانت سے آگے بڑھتا رہتا ہوں۔
He is a new confusion of his understanding;	وہ اپنی سمجھ بوجھ کی وجہ سے ایک نئی الجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔
I in a new understanding of my confusion.	میں اپنی تشکیک پسندی کی وجہ سے ایک نئی سمت کا تعین کر لیتا ہوں۔

Explanation

The poet talks about an over-confident person who is hasty in his understandings. He faces new confusion by his understanding. When his blind trust fails him he blames on his senses. But he does not learn any lesson. He keeps on getting sharp. He does not appear to be a sensible man who learns through experience. On the other hand, the persona "I" learn and admire his senses whenever he fails in finding facts. He remains inquisitive and slow in perceiving facts. He grasps something new from his confusion. Such type of people prove fruitful to the world. We gather from the poem that 'life cannot be spent on false concepts, it needs clear and fair inquiry to come out of confusion.

Poem 20 — In Broken Images

Text & Additional Questions Answers

Q.1 What is the state of two persons, one who trusts in clear images and the other who mistrust the broken images? دو افراد کے بارے میں بیان کریں، ایک جو اپنے واضح نظریات پر بھروسہ کرتا ہے اور دوسرا جو مبہم نظریات رکھتا ہے لیکن ان پر بھروسہ نہیں کرتا ہے؟

Ans. The person who blindly trusts in his images learns nothing in his life. But the person who doubts at his images and who, has broken image, remains inquisitive and finds new facts about life. وہ شخص زندگی میں کچھ نہیں سیکھتا جو اندھا دھند اپنے نظریات پر بھروسہ کرتا ہے لیکن وہ شخص زندگی کے متعلق نئے حقائق سے آشکار ہوتا ہے جو اپنے نظریات کو پرکھتا ہے اور مسلسل جستجو میں رہتا ہے۔

Q.2 Why does a person question his senses when the facts fail him?

ایک انسان اپنے حواس پر سوال کیوں اُٹھاتا ہے۔ جب حقائق اُس کو ناکام بنا دیتے ہیں؟

Ans. A person questions at his senses when the facts fail him.. He thinks more reasonably to discover the truth.

ایک انسان اپنے حواس پر سوال تب اُٹھاتا ہے جب حقائق اُسے ناکام بنا دیتے ہیں وہ مزید ہوش مندی سے سچ کو پا لینے کے متعلق سوچتا ہے۔

Q.3 Who is in a new confusion, of his understanding?

کون اپنی سمجھ کے متعلق نئے ابہام میں مبتلا رہتا ہے؟

Ans. The person who remains overconfident does not doubt at his images finally finds new confusion at the end.

وہ انسان جو خود پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ کرتا ہے۔ وہ اپنے تصورات پر شک نہیں کرتا ہے۔ آخر کار نئی مشکلات سے دوچار ہو جاتا ہے۔

Q.4 What is the moral lesson of the poem? نظم کا اخلاقی سبق کیا ہے؟ **(Fsd-G1)-16**

Ans. The moral lesson of the poem is that we should not blindly believe in our clear concepts because sometimes facts fail in daily life. We should be inquisitive to learn new facts. It will help us to enhance our knowledge and experience.

نظم کا اخلاقی سبق یہ ہے کہ ہمیں اپنے واضح تصورات پر بھی آنکھیں بند کر کے یقین نہیں کرنا چاہیے کیونکہ بعض اوقات روزمرّہ زندگی میں حقائق (بھی) ناکام ہو جاتے ہیں۔ ہمیں نئے حقائق جاننے کے لیے مسلسل جستجو میں رہنا چاہیے۔ یہ ہمارے علم اور تجربے میں اضافے میں مدد دے گا۔

Q.5 What conclusion does the poet draw in the last two lines of the poem?
نظم کے آخری دو مصروں میں شاعر کیا نتیجہ اخذ کرتا ہے؟

Ans. The poet draws the conclusion in the last two lines of the poem that the person who blindly believes in his clear images learns nothing. It is because he is not ready to learn anything new. And the person who has broken images learns new facts by mistrusting in his abilities. It is because he is ready to learn and accept new facts.

نظم کے آخری دو مصروں میں شاعر نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ وہ شخص کچھ نہیں سیکھتا ہے جو اپنے عقائد پر آنکھیں بند کر کے یقین کرتا ہے۔ کیونکہ وہ نیا کچھ بھی سیکھنے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ اور وہ شخص جو اپنی قابلیت پر اعتبار نہ کرتے ہوئے نئے حقائق سیکھتا ہے۔

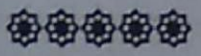

Text Book Exercise

Answer the following questions.

Ans. Please see (1 to 4) questions in *(Text & Additional Questions Answers)* Extercise, at the start.

5. Rewrite the poem in past tense.

Ans: Poem in Past Tense

He was quick, thinking in clear images; I was slow, thinking in broken images. He became dull, trusting to his clear images; I became sharp, mistrusting my broken images. Trusting his images, he assumed their relevance Mistrusting my images, I questioned their relevance. Assuming their relevance, he assumes the fact; Questioning their relevance, I questioned the fact. When the fact failed him, he questioned his senses; when the fact failed me, approved my senses. He continued quick and dull in his clear images; I continued slow and sharp in my broken images. He in a new confusion of his understanding; I in a new understanding of my confusion.

6. Paraphrase the first four lines of the poem in your own words.

Ans: The poem shows that we cannot spend our lives on the basis of false notions. We should not take things for granted. Inquiry into the nature of things paves the way to accept realities of life. The poet wants to differentiate between rational and conventional thinking pattern of a man.

7. What conclusion does the poet draw in the last two lines of the poem? Write in detail.

Ans. The poet draws the conclusion in the last two lines of the poem that the person who blindly believes in his clear images learns nothing. It is because he is not ready to learn anything new. And the person who has broken images learns new facts by mistrusting in his abilities. It is because he is ready to learn and accept new facts.

❁❁❁❁❁